

Posted On Kitab Nagri

مکمل ناول: راحتِ روح

تحریر: ایس مروہ مرزا

انتہائی تاریک، بھیانک اور موسلا دھار قہرناک بارش والی سیاہ رات تھی، بادل اور بجلی اس وحشت سے گرج رہے تھے کہ دل کانپ سا جاتا۔
اپنے کیے سارے گناہوں کا بوجھ قدرت اس کے کندھے سے اتارنے کا تہیہ کیے بیٹھی تھی، عبادِ حشمت کیانی نامی گرامی سیاست دان، دشمن کے وار سے اپنے ہی آنگن کو اجڑنے سے نہ بچا سکا تھا۔
علاقے کے نیشنل ہو سپٹل خون میں لت پت نسوانی وجود کو بانہوں میں اٹھائے وہ حلق کے بل چینختا داخل ہوا تھا۔
www.kitabnagri.com

اسکی سفید شرٹ خون سے تر تھی، چہرے پر کرب کی انتہا، تکلیف کی آخری حد لیے وہ جیتے جی شاید مر سا گیا تھا۔

حسین، دنیا کا فخر، اک وحشی بھی، شاید اک نادانستہ جرم کا مرتکب بھی تبھی تو قدرت نے اس کے اعمال اس کے سامنے لائے تھے

Posted On Kitab Nagri

اسکی ایک جنبش پر کئی ملک کے بڑے بڑے لوگ کٹ پتلی کی طرح ناچتے تھے مگر آج ہو اسپتال میں وہ صرف ایک اجڑا ہوا پور پور بکھرا دیوانہ اپنے ہاتھوں سے ریت کی مانند پھسلتی حیات کے بچاؤ کے لیے کچھ بھی نہ کر سکنے پر اپنے ہاتھ مل رہا تھا۔

جسے اپنی نہیں گلہ مینے اور اسکے وجود میں پلتی ننھی جان کی فکر خون کے آنسو رلا رہی تھی۔
گاڑی پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا، وہ آخری سانس لے رہی تھی مگر عباد حشمت کیانی نے اپنی آخری سانس کب کی حلق سے کھینچ لی تھی۔

گلہ مینے کو فوری طور پر آئی سی یوروم شفٹ کیا گیا تھا، پورے ہو اسپتال میں ایمر جنسی نافذ تھی۔
خونی جن زاد بن کر بھی بے بسی پر ماتم کرتے عباد سے کچھ فاصلے پر کھڑی ایک مغربی مکمل سیاہ لباس والی عورت بھی کھڑی تھی جو کرب ناک دیکھائی دے رہی تھی۔

"ممکن ہے ہمیں یہ آپریٹ فوری کرنا پڑے، انتظار کیا تو آپکی بیوی کے ساتھ ساتھ آپکے بچے کی جان بھی چلی جائے گی۔ گلہ مینے کا بہت خون بہہ چکا ہے عباد صاحب، ہمیں اجازت دیں کہ ہم آپکے بچے کو بچانے کی ایک کوشش کر لیں۔ دیر ہو گئی تو ہم مر لے کے ساتھ ساتھ اس بچے کو بھی کھو دیں گے"

جب ڈاکٹر ز اور نرسوں کی پوری ٹیم نے ماں کی ابتر حالت اور بچے کی زندگی کے خطرے کا بتایا تو اس لمحہ اپنی حاکمیت کے باوجود وہ شخص ہارے جوار کی کاروپ دھار گیا تھا، جسکے ہاتھوں اسکی ساری پونجی لٹ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ان پیپر زپر اس سنگین خطرے کے باوجود آپریٹ کی ہامی کے دستخط کرتے وقت وہ لاشعور میں اپنا جنازہ پڑھ رہا تھا، تکلیف نے تو اس سنگدل دل کے ہر کونے میں پنچے گاڑ لیے تھے، گل مینے نے گویا چلے جانا تھا، وہ یکدم اسکی پر بہار زندگی کے ہر باب سے ویسے ہی او جھل ہونے والی تھی جیسے شامل ہوئی تھی۔ بہت اجلت میں، شاید یونہی، بلا وجہ۔۔۔۔۔

اس سوہان روح انتظار کو کئی گھنٹے گزر گئے، یکدم پورے ہو سپٹل کی ساری روشنیاں گل ہو گئیں۔ ہر طرف افرا تفری مچ چکی تھی۔

دس منٹ ہی گزرے تھے کہ روشنیاں واپس بحال ہو گئیں مگر وہ ایک جملہ عباد پر اس پورے ہو سپٹل کی عمارت گرا گیا۔

"ہم نے آپ کے بیٹے کو بچا لیا تھا وہ بالکل ٹھیک اور صحت مند تھا مگر وہ ناجانے کیسے غائب ہو گیا۔۔۔۔۔"

اپنی سماعت میں پگھلا سیسہ اترتا محسوس کیے وہ پھری موج سا آئی سی یوروم کی سمت دوڑا۔ وہاں اسکی بیوی گل مینے کی لاش تھی، وہ اس بچے کو جنم دینے کے بعد بس چند لمحے جی سکی تھی، اسکے ساکت خاکی وجود پر سفید چادر ڈال دی گئی تھی۔

آنکھیں، روح، جسم اور جان سب ماتم منانے لگے۔

عباد نے اپنا کانپتا ہاتھ بڑھا کر ایک آخری بار گل مینے کا چہرہ افیت سے دیکھا۔

پورے ہو سپٹل کی اینٹ سے اینٹ بجا دی، جلد از جلد یہ خبر میڈیا میں پھیل گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"مشہور جزلست اور یوتھ کے پاور فل لیڈر عباد حشمت کیانی کا نو مولود بیٹا ہو سپٹل سے پُر اسرر طور سے غائب ہو گیا"

ہر چینل پر یہی خبر تھی، عباد کی اس تکلیف پر وہ سیاہ کپڑوں والی عورت استہزایہ ہنسی تھی، جیسے اس شخص کی افیت نے اسے سکون بخشا۔

جو عباد حشمت کے جسم سے لہو کا ایک ایک قطرہ نچوڑ دینے کی خواہاں تھی، اسکے نفیس اور خوبصورت چہرے پر نجس مسکراہٹ اور غرور درج تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اسے لگتا تھا یہ برستی بارش صرف امیر لوگوں کے لطف کا سبب بنتی ہے، اسے انجوائے کرنا تو امیروں کے چونچلے ہیں۔

www.kitabnagri.com
غریب لوگ جو بمشکل اپنا تن ڈھانپتے ہوں، انکے لیے یہ بارش انکے کچے گھروں کی تباہی تھی۔

وہ دن اسے آج بھی یاد تھا جب وہ کچی بستی کی جھونپڑیوں میں اپنی ماں، بابا، دادی اور دادا کے ساتھ غربت کے باوجود آسودگی سے رہتی تھی، ایک رات چراغ کے جلے رہ جانے نے پوری جھونپڑی کو جلا کر خاکستر کر ڈالا۔

Posted On Kitab Nagri

ماں، بابا اور دادی جھلس کر مر گئے، دادا نے کسی طرح منہا سلطان کو بچا تو لیا مگر وہ خود دھوئیں کے باعث دمہ اور سانس کے مرض کا شکار ہو گئے۔

جس آگ نے منہا کا سارا خاندان نکل لیا وہی آگ اسکے اندر اس ننھی تئیس سالہ عمر سے ہی اس سفاک زمانے کے لیے بھری تھی۔

سنان سڑک پر وہ مکمل بھیگی، آج پھر خود کے ساتھ ہوتی نا انصافی پر یوں راستے میں ہی سارا بلک بلک کر رونا چاہتی تھی۔

جس ہوٹل میں وہ ہفتہ وار کچن کی صفائی کی نوکری پر لگی تھی ان لوگوں نے ہفتے بعد زرا چوری کے الزام پر اُسے بنا تنخواہ دیے دھکے دے کر نکال دیا تھا۔

آج دادا جان کی دوا بھی لینی تھی، ایک دل تو چاہا کاش اتنے پیسے مل جائیں کہ وہ دادا کو زہر دے کر خود بھی کھالے اور اس درد دیتی حیات سے چھٹکارہ ملے۔

دادا نے اسے حکیم کے پیشے کے سنگ محنت مزدوری کیے سرکاری سکول میں پوری بارہ جماعتیں پڑھوائی تھیں مگر پچھلے تین سال سے وہ تقریباً اپنے کام کے مندے ہونے اور اپنی غربت کا سوچ سوچ بستر سے آگے تھے، منہا دن میں کئی چھوٹی موٹی نوکری، کام اور دھنڈا ڈھونڈ ڈھونڈ کر کرتی۔

ہر چھوٹا بڑا کام اسکی ننھی جان سہہ لیتی، اسے اپنا اور دادا کا خود ہی پیٹ پالنا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یہاں تک کہ آج صبح ایک کنسٹرکشن بلڈنگ میں اینیٹیں تک اٹھا کر چار سو روپے کما کر آئی تھی مگر یہ چار سو روپے اسے صرف دردناکی سے چرہ رہے تھے، اس کی بے بسی پر ہنس رہے تھے۔

چھوٹا سادو کمروں والا بوسیدہ، پرانا ہر سہولت کے فقدان والا ڈربہ نما مکان جس کا ہر مہینے تین ہزار کرایہ دینا پڑتا، اس کا اور اسکے دادا کے سر کو ڈھانپنے کا چھوٹا سا وسیلہ تھا۔

مالک مکان کو تو ہر پہلی کو نقطہ کرایہ درکار ہوتا، اُس ظالم بے حس کو اس سے کیا فرق پڑتا کہ وہ داد اپوتی کرایے کی ادائیگی کے لیے اپنے جسم کا کون سا حصہ بیچیں۔

بارش لمحہ بہ لمحہ تیز ہوتی جا رہی تھی، اور اسی شدت سے منہا کی درد اور تکان میں لپٹی ہچکیاں اس سنسان رات میں گونج رہی تھیں۔

وہ دادا کے سامنے کیسے روتی، جو خود اپنی موت کی دعا مانگتے تھے، حکیم کا پیشہ ٹھپ تھا، آجکل لوگ کہاں حکیموں کے پاس آتے تھے۔

ابھی کچھ لمحے ہی گزرے کہ منہا کو لگا اس نے کوئی بہت دردناک آہٹ سنی ہو، دل دہلاتی کلکاری۔

اپنی ہتھیلی سے آنکھیں رگڑتی وہ سڑک سے ملحقہ کچے راستے کی سمت بڑھی جہاں لکڑیاں اور کچھ ساتھ کچرے کے شاہد دھرے تھے۔

وہاں منصوعی چھت کے باعث بارش پہنچنے سے قاصر تھی۔

وہاں کا دل چیرتا منظر دیکھ کر اس کا سارا درد اور آہیں گلے میں گھٹ سی گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ تڑپ کر زمین پر بیٹھی اور وہ چھوٹا سانو مولود کمبل میں لپیٹا تڑپتا بچہ فوری اپنی گود میں بھر کر اسکی اکھڑتی سانس پر فوری اپنے کندھے پر لٹکائے بیگ سے چھتری نکالے کھول کر خود پر پھیلائی، بچے کی ابتر حالت محسوس کیے وہ سرپٹ تیزی سے اپنے گھر کی سمت دوڑی۔

وہ کچھ وقت پہلے پیدا ہوا بچہ گھر پہنچنے تک شاید سانس لینا چھوڑ چکا تھا، دادا جان، دروازہ کھولنے پر منہا کو ہاتھ میں اس گیلے کمبل میں لپیٹے بچے کو دیکھ کر وہ خود تڑپ کر دروازہ بند کیے پیچھے لپکے۔

"پُتری۔۔۔۔۔ یہ کیا ہے۔۔۔ پُتری یہ کس کا بچہ ہے"

دیوار کا سہارہ لیے لڑکھڑاتے ہوئے دادا جان نے دہل کر منہا سے پوچھا جو فی الحال کسی بھی چیز کا جواب دیے بنا اس برہنہ بچے کو باریک گھر کے اکلوتے خشک کمبل میں لپیٹتی بستر پر لٹائے خود تشویش سے دادا جان کی سمت مڑی۔

"دادو یہ مجھے پار والے راستے پر لکڑیوں کے کچرے سے ملا، یہ تڑپ رہا تھا۔۔۔۔۔ ک۔۔۔ کوئی کیسے کر سکتا ہے اس ننھی جان پر یہ ظلم۔۔۔۔۔ آپ حکیم ہیں ناں۔۔۔ اسے دیکھیں ناں دادو یہ تو لگتا ہے مر جائے گا۔۔۔۔۔ اسے دیکھیں ٹھنڈ بھی لگ سکتی۔۔۔ دادو اسکا دھیان رکھیں میں دودھ کا انتظام کر کے آتی۔۔۔۔۔"

اپنے کمائے آج کے وہ چار سو کے میلے نوٹ مٹھی میں زور سے دباتی وہ دادا جان کو بھاری اور آنسوؤں سے بھیگی آواز کے سنگ کہتی خود اُسی بھیگے خلیے میں اچھے سے گرد چادر لپیٹے باہر نکل گئی۔

Posted On Kitab Nagri

معظم سلطان اس نو مولود بچے کو دیکھ کر اپنی آنکھیں نم ہونے سے بچا سکے، فوری طور پر اپنا دوائیوں والا بیگ دیوار پر لگی کیل سے اتار کر وہ اس بچے کے پاس بیٹھے جو بظاہر سانس نہ لے رہا تھا۔
"اوسو ہنے مالکا زندگی دے اس بچے کو"

اپنے چمڑے کے بوسیدہ بیگ سے وہ کوئی خاص جڑی بوٹی کا مرکب زدہ مرتبان کھولے اس میں پساہوا کوئی دوائی کا مائع حالت ذخیرہ انگلی پر لگائے اس بچے کی روئی سے بھی نازک گردن اور سینے پر لگانے لگے، ہلکا سا اسکے ناک کے قریب لگایا۔

انہیں اندازہ تھا یہ بچہ چند گھنٹوں پہلے پیدا ہوا ہے، اسکی ناف پر لگا خشک خون اور وہ چٹکی سی بھی لال ہو چکی تھی۔

جھک کر اس بچے کے چھوٹے سے سینے سے کان لگایا تو بہت ہلکی دھڑکن محسوس ہوئی۔
بھلے وہ بچہ عام بچوں کی نسبت زیادہ صحت مند اور انتہائی خوبصورت تھا مگر جو سفاکی اس کے ساتھ ہوئی تھی اسکا بیچ جاناللہ کی کوئی کرامت ہی ہو سکتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Posted On Kitab Nagri

"اب تک تو وہ کسی کتے بِلے کی خوراک بھی بن گیا ہوگا، ہمارا انتقام تقریباً پورا ہو گیا۔۔۔۔۔ گل مینے تو قبر میں جا کر اپنے انجام کو پہنچی ہی ساتھ ساتھ میں نے عبادِ حشمت کیانی کو تاعمر کی افیت میں جھونک دیا۔۔۔۔۔"

ہو سپٹل کے اندھیارے کونے میں پشت کر کے چھپا نسوانی وجود جو مکمل ڈھکا تھا، کسی سے فون پر ہمکلام تھا۔

کوریڈو میں اس پھرے ریچھ کی ہجانی ڈھاریں یہاں تک سنائی دے رہی تھیں۔
مقابل وہ ایک نقاب پوش آدمی اسی بارش سے بھیگے چھوٹے سے ڈربے نما گھر کے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا۔
"ہاں سہی کہا، وہ مر گیا ہے۔۔۔۔۔ اب تم جا کر عباد کا غم غلط کرو۔۔۔۔۔ میں تم سے چالیسویں کے بعد ملوں گا"

اس پراسرار آدمی نے کہہ کر کال کاٹی اور سامنے اس گھر پر نظر گاڑے کچھ دیر اس جگہ وہ اچھی طرح ذہن نشین کرتا رہا اور پھر وہاں سے چلا گیا۔

پورے ہو سپٹل کے سٹاف کی روحیں تک تھر تھر کانپ رہی تھیں، پورے ہو سپٹل کو پولیس اور میڈیا نے گھیر رکھا تھا۔

"میں تم سب کو ایک ایک کر کے زندہ زمین میں گاڑ دوں گا، آخر کہاں گیا میرا بچہ۔۔۔۔۔ مجھے ڈھونڈ کر دو، ورنہ تم سب کی جان عبادِ حشمت کیانی خود لے گا۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

کوئی نہیں تھا آج اسکا درماں، اندر پڑی گل مینے کی لاش پر ماتم کرتا یا اپنے بچے کے کھو جانے پر خود کو بھی زندہ کسی قبر میں گاڑ دیتا جسے ابھی تک باپ کی نظر نے دیکھا تک نہ تھا۔
پولیس کے لوگ ہر ایک فرد سے پوچھ گچھ کر رہے تھے ہسپتال سیل کر دیا گیا تھا۔
بڑے بڑے منسٹروں کے تعزیت اور دل جوئی کے فون عباد کے پرسنل تقریباً ہم عمر گارڈ سراج علی کو سینکڑوں تعداد میں آچکے تھے۔

"ہے۔۔۔۔۔ عباد۔۔۔۔۔ سنبھالو خود کو ہنی، ہم ڈھونڈ لیں گے بے بی کو"

لگ بھگ پچیس سالانہ بصورت سی دوشیزہ، جس نے آگے بڑھ کر اس سرخ لہورنگ میں نہائے زخمی شیر کو بانہوں میں سموئے سنبھالنا چاہا مگر وہ اسے بُری طرح دھکا دیتا لہو چھلکاتے چہرے کے سنگ غرایا۔
گر سراج علی بروقت فاریہ کو نہ سہارہ دیتا تو وہ عباد کے دھکا دینے پر ابھی تک زمین بوس ہو جاتی، رہانت اور تضخیک کا احساس بمشکل جبر کرتی وہ سراج کو نفرت سے پرے دھکیلتی پھر سے زخمی شیر کی سمت بڑھی جس نے قنوطیت کے سنگ اس بُری طرح مکا ہوا میں لہرا کر دیوار سے مارا کہ خون کی لکیر اسکے ہاتھ کو سرخ انگارہ کر گئی۔

"عباد۔۔۔۔۔ عباد میں جانتی ہوں تم تکلیف میں ہو لیکن حوصلہ رکھو۔۔۔۔۔ میں ہوں ناں تمہارے ساتھ،
مما بھی ہیں۔۔۔۔۔ اس مشکل گھڑی میں خود کو تنہامت سمجھو"

Posted On Kitab Nagri

اس بھاری وجود والے کی پشت کو گھمانے کی ناکام کوشش کرتی وہ پھر سے اس وحشت ناک شخص کا چہرہ
تھانے کو قریب آئی اور اس بار عباد نے نفرت چھلکاتی لہورنگ آنکھیں گاڑے ایک لمحے میں فاریہ کا گلا
دبوچا۔

"اگر اپنی زندگی چاہیے تو فی الحال دفع ہو جاو یہاں سے فاریہ۔۔۔۔۔ اور اپنی اس ماں کو بھی لے کر گم
کر و شکل۔۔۔۔۔ تم جیسے مطلب پرستوں کی ہمدردیاں لے گا کیا اب عباد حشمت کیانی۔۔۔۔۔ مرا
نہیں ہوں۔۔۔۔۔"

بُری طرح حقارت سے اس لڑکی کو راہ سے ہٹاتا وہ پولیس کے لوگوں کی سمت لپکا مگر تمام ذلت کے
باوجود فاریہ نے مڑ کر کچھ فاصلے پر سیاہ لباس میں لپٹی اس عورت کو دیکھ کر شیطانی مسکراہٹ دی۔
"مرنے تو تمہیں دیں گے بھی نہیں سوئیٹ کزن، کیا سمجھتا تھا تم نے کہ تم فاریہ کیانی کے مقابلے میں
اس کوٹھے کی طوائف گل مینے کو لاو گے اور میں برداشت کر لوں گی، ہاہائیں تمہاری گل مینے جہنم میں اور
ساتھ تمہارا وہ بے گناہ بچہ۔۔۔۔۔ چیچ چیچ۔۔۔۔۔ عباد حشمت کیانی تم اب فاریہ کے پاس ہی لوٹو گے، اپنی
بیوی اور بچے کا غم مٹانے۔۔۔۔۔ مجھے انتظار رہے گا ہنی"

سفاکیت سے بھری ہوئی وہ لڑکی اتنا بڑا ظلم ڈھا کر یہ بھول گئی تھی کہ اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے۔
اور سب سے بڑھ کر مارنے والے سے بچانے والا بڑا ہوتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

دوسری سمت وہی نقاب پوش جو واپس سڑک کی سمت جا رہا تھا ایک تیز ترین ٹرک سے ٹکرانے کے باعث کئی فٹ دور جا گرا۔
بارش تھم چکی تھی مگر اس آدمی کے سر سے نکلتا خون سڑک پر جمع شدہ کھڑے ہوئے پانی کو لال انگارہ کر گیا۔
ٹرک ڈرائیور باہر نکل کر اس زخمی تک پہنچے جسکی سانس چل رہی تھی اور اسے لے کر ہسپتال روانہ ہو گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"دیکھو غریب لڑکی یہ کوئی بھک منگوں کا لنگر خانہ نہیں کہ تم کب سے بحث کر رہی ہو، کہہ دیا کہ ایک روپیہ بھی معاف نہیں ہوگا اس لیے نکلو شاہاش پتلی گلی سے"

چار سو میں چھوٹا سا فیڈر تو آگیا تھا مگر دودھ کے ڈبے کے لیے دو سو کم پڑ رہے تھے، منہا نے آج تک کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلا یا تھا مگر اس ننھی جان کے لیے اس وقت دودھ کا ڈبہ اشد اہم تھا۔

"دیکھو بھائی میں وعدہ کرتی کل تم کو پیسے دے جاؤں گی، مجھے دے دو پلینز گھر میں بچہ بھوکا ہے۔۔۔۔ اللہ نے اگر اتنا دیا ہے تو کسی مجبور کی مجبوری سمجھنے کی بھی کوشش کرو"

تاسف کے سنگ وہ ہنوز کاونٹر پر کھڑی بے بسی سے بولی مگر مقابل تو فرعونیت کا راج تھا، پیسے کی ناجانے کو نسی اکڑ۔

"جامعہ معاف کر فقیرنی، ایک پھوٹی کوڑی نہیں معاف کروں گا۔۔۔ سب جانتا ہوں تم جیسوں کی مکاری۔۔۔۔ دوبارہ تم نے شکل ہی نہیں دیکھانی۔۔۔۔ اب نکل یہاں سے ورنہ سیکورٹی بلوالوں گا"

Posted On Kitab Nagri

وہ ہٹ دھرم ساسفاک دکاندار زہریلے لفظوں سے منہا کا کلیجہ چیر گیا، مگر وہ اپنے آنسو روکنے پر مہارت رکھتی تھی۔

"اللہ کرے تیرا یہ سٹور آگ سے جل کر خاک ہو جائے، تجھے کھانے کو روٹی نہ ملے پھر تو بلک بلک کر روئے۔۔۔ بدعا دیتی ہے تجھے منہا سلطان۔۔۔ اور خبردار جو مجھے فقیر فی کہا، تیرے جیسے امیر سے تو لاکھ درجے اچھے ہم غریب ہیں۔ لعنت ہو تجھ پر"

ایک لمحے میں وہ خشک دودھ کا پیکٹ اٹھا کر اس دکاندار کے کاؤنٹر پر پٹختے تین سو کا وہ چھوٹا سا فیڈر بھی زمین پر پٹچ کر چار سو واپس مٹھی میں دبوچے باہر بھاگ گئی۔
بارش تھم گئی پر اسکی آنکھیں صورت برسات برسیں۔

"یا اللہ ہم جیسے مر بھی سہولت سے نہیں سکتے، مجھے ا۔ اپنی پرواہ نہیں وہ ننھا وجود مر جائے گا۔۔۔ کیوں دیتا ہے تو ان درندوں کو اولاد جو اسکے لائق نہیں ہوتے۔۔۔ مجھے راستہ بتائیں ناں ان چار سو روپوں میں اس بچے کی بھوک کیسے مٹے گی"

اپنی سو جھمی حلقوں کی زد میں ڈوبی آنکھیں رگڑتی وہ اپنی چپل گھسیٹے سڑک کے ساتھ ساتھ چلنے لگی۔
اچانک کسی آہٹ پر مڑی۔

سامنے ہی اسکے ساتھ ہوٹل میں کام کرنے والی حور نامی لڑکی بھاگتی ہوئی آتی دیکھائی دی۔

Posted On Kitab Nagri

منہا نے اپنا چہرہ رگڑے دھندلائی آنکھوں سے اسکو دیکھا جو اسکے قریب آن کی اور ہزار کے تین نوٹ اسکی سمت بڑھائے۔

"منہا۔۔۔ تم پر ہوٹل والے نے جس چوری کا الزام لگایا تھا وہ غلط فہمی تھی۔ اسکو اسکے پیسے مل گئے تھے، وہ شرمندہ تھا تبھی اس نے یہ تمہاری ہفتے کی تنخواہ بھیجوائی ہے۔۔۔ میں ابھی ہی نکلی تھی تم پر نظر پڑ گئی۔۔۔ یہ لو اور کل آ جانا واپس۔۔۔۔۔ اب میں جاتی"

اپنے ہاتھ میں آتے وہ تین نوٹ دیکھ کر منہا کی آنکھیں پھر سے بھیگ گئیں، بھرائی آنکھیں اٹھا کر نظر آسمان پر ڈالی جیسے اس پالن ہار کی شکر گزار تھی۔

فور اسے پہلے دوسرے سٹور کی سمت دوڑی، فیڈر، خشک دودھ کا ڈبہ، زیر و سائز ڈائپر اور بابا کی دوا میڈیکل سٹور سے لیے وہ خوشی خوشی گھر لوٹی۔

تب تک دادا جان چھوٹے سے لوہے کے برتن میں لکڑیاں جلا کر کمرے میں موجود ٹھنڈ کا خاتمہ کرنے میں کامیاب تھے۔

www.kitabnagri.com

وہ بچہ ابھی بھی سخت تکلیف میں تھا، مگر منہا کے ہاتھوں میں اتنے سارے لوازمات دیکھ کر وہ بھی اس اجاڑ گھر میں اس ننھے بچے کی آمد کی برکت دیکھ کر مسکرائے۔

وہ مکمل بھیگی تھی اب تو کانپ رہی تھی، اسکی کم سن خوبصورتی اسکے حالات نے دبا دی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اک نظر بیقراری سے اس بچے کی سمت دیکھتی وہ بھیگا سامسکائی، داداجان نے بڑھ کر شفقت سے منہا کا سرچوما۔

"م۔۔۔ یں پالوں گی اسے دادو، احد سلطان نام رکھتے ہیں اسکا۔۔۔۔۔ یہ ٹھیک تو ہو جائے گاناں"

اس روئی کے گولے جیسے نازک بچے کا نرم ملائم سا ہاتھ پکڑ کر سہلاتی وہ مڑ کر تڑپ کر داداجان سے پوچھتے بولی جو آگے سے تسلی آمیز مسکائے۔

"اگر بخار نہ ہو تو بہتر ہو جائے گا ان شاء اللہ، لیکن تم جاویہ گیلے کپڑے بدل لو ورنہ بیمار ہو جاو گی۔۔۔ میں یہیں ہوں احد سلطان کے پاس"

اپنی جان سے پیاری منہا کی فکر بھانپتے وہ اسے ملائم سی تاکید کرتے بولے جو ایک آخری پیار اور دکھ سے بھری نظر احد پر ڈالتی افسردہ سی دوسرے کمرے کی جانب چلی گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلی صبح طلوع ہو چکی تھی، ماحول کی یاسیت اور تندہی کم ہونے پر نہ آسکی تھی۔

پورے ہو سپٹل کے ایک ایک سٹاف ممبر سے پوچھ گچھ کی جا چکی تھی مگر وہ بچہ کیسے دیکھتے ہی دیکھتے غائب ہوا، کوئی بھی سمجھنے سے قاصر تھا۔

Posted On Kitab Nagri

فار یہ اس وقت جشن منانے کی خوشی اور اجلت میں ضرور تھی مگر اسکی شاطر ماں اور بھائی کے بقول اس وقت اسے عباد کے ساتھ ہونا چاہیے تاکہ وہ اس سے جویری رویہ روار کھے آیا ہے اسے اپنے رویوں میں نرمی برتنے کا خیال آئے۔

عباد کی پارٹی کے تمام لوگ اگلی صبح پورے وی آئی پی پروٹوکول کے سنگ ہو اسپٹل پہنچ چکے تھے، ان امیروں کے بھی اپنے ہی ڈھنگ اور چونچلے تھے، ایک منسٹر کے بچے کا کھوجانا ہو اسپٹل میں موجود ہر عام فرد کی زندگی اور موت سے بڑا مسئلہ تھا۔

وہ نقاب پوش آدمی ٹرک کی ٹکر کے بعد بے سدھ ہوئے ایک دوسرے ہسپتال میں زندگی اور موت کی کشمکش میں تا دیر مبتلا ہونے کے بعد کومہ میں جا چکا تھا۔

"نا جانے اسے کب ہوش آئے، کون ہے کوئی علم نہیں۔ اسکے پاس ملنے والا فون گرنے کی وجہ سے بالکل

بیکار ہو گیا ہے اور والٹ بھی نہیں ملا۔۔۔۔۔ تم ایسا کرو باہر جو پولیس کا آدمی کھڑا ہے یہ فون اور اس

بندے کی ساری صورت حال اسے بتادو۔۔۔۔۔ اگر اسکا کوئی جاننے والا مل گیا تو اسے لے جائے گا"

دوپرو فیشنل انداز میں گفتگو کرتے ڈاکٹر زاسکے کمرے سے نکل کر آپس میں بات کرتے باہر آرہے تھے،

اور اندر آئی سی یوروم میں وہ تیکھے نقوش والا رعب دار ساداڑھی مونچھ والا لگ بھگ تیس سالہ آدمی

ہوش و حواس سے بیگانہ پڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

خدا کی کوئی مصلحت تھی کہ عبادِ حشمت کیانی کے بچے کے زندہ ہونے کا گواہ بھی صرف وہی تھا مگر قدرت کو کچھ اور منظور تھا۔

دوسری سمت ہو اسپتال کے تمام ہیڈسٹاف نے عباد سے خاص طور پر اس کوتاہی کی معافی مانگی۔ اور جس نظر سے وہ انھیں بھینے چہرے سے گھورایہ ان سب کے جسموں سے روح نکال گیا۔

"جب تک میرا بچہ نہیں ملے گا یہ ہو اسپتال سیل رہے گا، بھاڑ میں جاؤ تم لوگ۔۔۔۔۔ وہ کوئی عام بچہ نہیں تھا، وہ عبادِ حشمت کیانی کا اکلوتا وارث تھا۔۔۔۔۔ کس منہ سے تم لوگ اپنی اس لازوال کوتاہی کی معافی مانگ سکتے ہو۔۔۔۔۔ ایک ہفتہ۔۔۔۔۔ صرف ایک ہفتہ ہے تم لوگوں کے پاس۔۔۔۔۔ اگر اس ایک ہفتے میں مجھے میرا بچہ زندہ سلامت نہ ملا تو انجام کے ذمہ دار تم لوگ ہو گے۔۔۔۔۔"

پورے کوریڈور میں عباد کی پارٹی کے لوگ اور پولیس کے اہل کار جمع تھے، اسکی اس روح نکالتی دھمکی پر ہو اسپتال کے اوپر نے تاسف اور بے بسی کے سنگ اس سفاک شخص کو دیکھا جو اپنی اولاد کی وجہ سے ہو اسپتال میں موجود دوسرے ہر مریض کی جان کو جوتی کی نوک پر رکھے دھاڑ رہا تھا۔

"دیکھیں سر آپ سراسر زیادتی کر رہے ہیں، آپ کیسے ہو اسپتال کے باقی لوگوں کو اس کی سزا دے سکتے ہیں۔ ہم آپکو کہہ رہے ہیں کہ یہ جو کچھ ہو آپ کے نام، شہرت اور کسی دشمنی کے باعث ہوا۔۔۔۔۔ لائیٹ کا شارٹ سرکٹ یقیناً جان بوجھ کر کروایا گیا ہے، سارے کیمرے بند ہو گئے تھے اب آپ خود بتائیں ہم کیا کر سکتے ہیں"

Posted On Kitab Nagri

وہ مودب سے اونر ہر درجہ معقول بات بڑے تحمل سے تمیز کا دامن تھام کر بولے، گولہجے میں اس شخص کے اثر و رسوخ کی دباو زدہ لہر موجود تھی۔

آج تک کی اپنی ساری نا انصافیوں کی قدرت اسے اس درجہ بے بسی سے نواز کر سزا دے گی یہ عباد کیانی نے کبھی نہ سوچا تھا، دل تو کراہ اٹھا، وہ دنیا کا فخر جس کا چہرہ رتن کی سی چمک سے جگمگاتا تھا آج بے بس، بے چارہ اور رند ہادیکھائی دیا۔

ناجانے عضہ حاوی تھا یا بے بسی، عباد نے لہو چھلکاتی آنکھیں اس اونر پر گاڑے خونخواری سے اسکا گریبان دبوچا۔

سراج علی نے بروقت معاملہ سنبھالا مگر اب اس شخص کے رویے سے پورا سٹاف عاجز آچکا تھا۔

"بھائی۔۔۔ کام ڈاون۔۔۔ چلیں آپ گھر۔۔۔ یہاں کا معاملہ میں خود دیکھتا ہوں"

وہ ڈر گیا تھا کہیں عباد اب کسی کا واقعی قتل نہ کر دے، ہر سٹاف ممبر کی حراساں سرد مہر نظریں سراج بھی دیکھ چکا تھا تبھی عباد کو پکڑے اسکے ہاتھوں سے اس اونر کا گریبان چھڑوایا۔

"ایک ایک کو حساب دینا ہو گا۔۔۔ سن لو تم سب کان کھول کر۔۔۔ صرف ایک ہفتہ"

شدید بگھڑے تیور لیے وہ سراج علی کے زبردستی لے جانے پر بھی تنبیہی انداز سے دھاڑ کر چلایا، ہر کسی کو جیسے سانپ سونگھ چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ تو ہم سب کو مارنے پر تڑا ہے، کیسے۔۔۔ کیسے ہوا آخر تم سب کہاں مرے تھے۔۔۔ مجھے ہر صورت پتا کر کے بتاؤ کہ کون لے کر گیا اس بچے کو۔۔۔ ہر چیز دوبارہ جانچو۔۔۔ مین سوئچ بورڈ پر، گرد و نواح میں انگلیوں کے جتنے نشان ملیں سب اٹھا لو۔۔۔۔۔"

وہ ہو سپٹل اونر سخت تشویش اور پریشانی سے اپنے سٹاف اور سیکورٹی کے لوگوں کو سختی سے تاکید کر رہا تھا۔

ہر طرف ہلچل تھی، کھرام تھا۔
پارٹی کے لوگ بھی ہو سپٹل سے نکل چکے تھے، مین ہیڈ کا خیال تھا کہ عباد کو وہ جلد یادیر پریس کانفرنس پر آمادہ کریں۔

الیکشن سرپر تھے اور ان سبکو جیسے اب اپنی جان کے لالے پڑتے محسوس ہوئے۔
یہ دنیا مطلب پرستوں کی تھی، کوئی کسی کو پوجتا بھی تبھی تھا کیونکہ اسکی ذات سے ان بھوکے درندوں کے مفادات جڑے تھے۔

www.kitabnagri.com

☆☆☆☆☆☆☆☆

Posted On Kitab Nagri

ساری رات برستی بارش نے انکے چھوٹے سے گھر کی چھت پڑکادی تھی، سویرے کی نتھری دھوپ میں وہ گھر کے چھت پر چڑھ کر دوپٹہ کمر پر کس کر باندھے مٹی اور گارے کالیپ لگا رہی تھی، چہرے پر بھی گالوں پر مٹی لگ گئی تھی۔

ایسا نہیں تھا کہ وہ کوئی فولادی جسم تھی، بلکہ ابھی تو اس نوخیز کلی نے کھلنا بھی شروع نہ کیا تھا، مصائب اور دکھوں کے باوجود وہ زندہ دلی سے جیتی جا رہی تھی، جب دل درد سے پھٹ جاتا تو جی بھر کر رو لیتی، اور اپنے آنسوؤں کو ہی عیاشی سمجھتی۔

اسے لگتا تھا اگر آنسو نہ بہائے جائیں تو جلد دل میں انکا زہر پھیل جاتا ہے۔

رب کے حضور جس طرح آج اس نے احد سلطان کی زندگی گڑ گڑا کر مانگی قدرت معترف ہوئی کہ اس بچے سے ایک ماں بھلے لے لی گئی مگر دوسری عطا ہوئی۔

دس بجے اسے ہوٹل نکلنا تھا، اپنی عزت اور آبرو بچا کر جینا وہ خوب جانتی تھی۔

بہت شوق تھا اسے سجنے سنورنے کا، اسکی بڑی بڑی غزالی آنکھیں کاجل کی سیاہی سے خوشمنا لگتیں، نرم

ہونٹ گلاب رنگ سے مزید ہوش ربا لگتے لیکن حالات نے سجنے کا نہ موقع دیا تھا نہ کوئی سبب۔

دادا جان چھوٹے سے صحن میں اس بچے کا کمبل دھو کر دھوپ میں پھیلا رہے تھے۔

جب سے دادا جان نے اسے احد کے دھڑ کن بہتر ہونے کا بتایا تھا وہ بہت خوش تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مہارت کے سنگ پورا چھت لیپ کروہ تھکی ہاری نیچے اتر آئی، دادا نے منہا کا چہرہ دیکھا اور آسودہ مسکرا دیے۔

"کیسے پالے گی اُسے، اور اگر محلے والوں کو اس بچے کی بھنک بھی پڑی تو جینا دو بھر کر دیں گے۔۔۔ پہلے ہی کتنے مصائب سے لڑ رہے ہیں، وہ بچہ ہمارے سر پر ذمے داری کے ساتھ ساتھ بہت بوجھ بھی ہے پُتری"

ان کہا سا ملال تھا جو معظم سلطان کے سادہ لہجے میں کر لایا، صحن میں لگے نل کے پاس بیٹھی اپنے مٹی سے بھرے ہاتھ دھوتی وہ گردن موڑ کر دادا جان کی فکر سے نڈھال حالت تکتی اٹھ کر قریب چلی آئی۔

"اگر اس بچے نے مرنا ہوا تو یہاں بھی مر ہی جائے گا دادو، لیکن اگر بچنا ہوا تب بھی یہی گھرا سکی مسیحائی کا مرکز ہے۔۔۔ خود سوچیں اندھیاری طوفانی رات میں وہ موت سے جا ملتا کچھ وقت قبل دنیا میں آتا بچہ منہا سلطان ہی کو کیوں ملا۔۔۔ وہ پالن ہار تو ہمارے سب حالات جانتا تھا ناں کہ ہم تو اکثر فاقے تک کرتے ہیں۔ پھر بھی رب نے اسے ہمارے گھر پہنچایا۔۔۔ آپ مصلحت سمجھیں زرا۔۔۔ وہ ننھی جان کیا بوجھ بنے گا جو ابھی خود اپنے ساتھ ہوتی سفاکی پر اللہ سے محو کلام ہو گا۔۔۔۔۔ اسے کیوں اتارا ایسے گھر جن درندوں نے اسے کچرے کے ڈھیر پر لا پھینکا"

آہستہ آہستہ چلتی ہوئی وہ کر بناک سی بولتی چلی گئی، یہاں تک کہ آنکھوں کے کنارے بھینگے۔

دادا لا جواب ہوئے۔

Posted On Kitab Nagri

پوتی نے کیوں، کیا، کیسے جیسے ہر سبب اور وجوہات کا معاملہ سامنے رکھا۔

"قیامت کی نشانیاں ہیں پُتری یہ، مجھے اس بچے سے بہت ہمدردی ہے پر پُتری تیری بھی فکر ہے۔۔۔۔۔

مجھے کچھ ہو گیا تو کیا بنے گا تیرا اور اسکا۔۔۔ میں تو تیرا بیاہ کرنے کا سوچتا ہوں کہ چلو میرے مرنے کے

بعد کوئی تو تیرا ہو پر اس بچے نے میرے ڈرد گئے کر ڈالے"

کمر ٹوٹی پھوٹی سی کرسی کی پشت سے ٹکائے وہ جیسے مترنم لہجے میں تھکے انداز سے منہا کو اپنے ڈر کہہ گئے۔ جسکے ماتھے پر نمودار ہوتی شکنیں دلخراش تھیں۔

"منہا سلطان آپ کے ہونے تک ہی جیے گی، ایسا نہ کہا کریں ناں۔۔۔ پھر مجھے لگتا ہے میں بُری پوتی ہوں۔۔۔ ہم جو خود کھائیں گے اسے بھی کھلا دیں گے۔۔۔ اگر وہ کسی کی غلطی بھی ہے داد دو تو اس بچے کا کیا قصور، کیوں اسے اس زلت سے گزارہ گیا۔۔۔۔۔ رہی بات محلے والوں کی، آپ کہہ دینا وہ منہا کا بیٹا ہے بس۔۔۔ دھکے دے کر نکال بھی دیا تو اللہ کی زمین بہت بڑی ہے۔۔۔۔۔ وہ رب جب جان جسم میں اور روح تن میں ڈالتا ہے تو اس بوجھ کو گھسیٹنے کی ہمت بھی دیتا ہے"

قریب آتی وہ داد ا جان کا جھڑیوں والا ہاتھ پکڑ کر چومتی اپنی آواز کو گٹھنے سے روک نہ سکی۔

دادا خود آبدیدہ ہوئے، قریب ہوئے اسکا سر چوما جو سختوں والی اس درجہ بے بس ہو کر بھی ہمت نہ ہار رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں تجھے شہزادی کی زندگی نہ دے سکا پُتری، لیکن منہا تو واقعی اس دنیا کی نہیں ہے۔۔۔ جن حادثات اور حالات سے ہم گزر آئے وہ تو زندہ رہنے کی امید نوچ لیتے پر مجھے فخر ہے تجھ پر کہ تو میرا بہت خون ہے، میری جان سے پیاری پُتری۔۔۔ تو فکر مت کر میں احد کا پورا خیال رکھوں گا۔۔۔۔۔ تیرے دادا کی تنہائی بھی دور ہو گئی۔۔۔ تو جا کام پے دیر ہو جائے گی"

وہ خود جیسے منہا کی ہمت پر رو سے دیے، منہا سلطان اپنے صبر پر خود مسکرا دی۔
کہاں آسان تھا اکیلے میں بلک بلک کر رونے کے بعد دادا کے سامنے زندگی سے خود کو بھر لینا۔
وہ نمی والی آنکھیں چراتی مسکراتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"یہ ہوئی ناں بات، وہ چراغ ہی کیا جو اپنے ارد گرد سویرا نہ کر پائے۔۔۔ میں آج دوبارہ سائٹ پر بھی جاؤں گی، جمیل بھائی نے وعدہ کیا تھا آج پورا ہزار دیں گے کام بھی دو گھنٹے کا ہو گا۔۔۔۔۔ آپکی دود وائیاں رہتی ہیں وہ لے کر ہی آؤں گی۔۔۔ دال پکادی ہے آپ محلے کے علی سے کھلوا کر روٹی منگوا لینا۔۔۔۔۔ پانی کا کولر بھی بھر دیا ہے۔۔۔"

www.kitabnagri.com

جھک کر دادا جان کی گال پر پیار دیے لپٹ کر وہ انھیں ہر روز کی طرح دن گزارنے کا ڈھنگ سیکھاتی اندر چلی گئی، وہ بس آس سے اسے جاتا تکتے رہ گئے۔

اندر پہنچ کر کمبل میں مکمل چھپے احد کو دیکھ کر وہ اسکے پاس ہی بیٹھی، وہ سارے آنسو جو آنکھوں میں دبائے تھے ایک ایک کر کے اسکی پیاری آنکھوں سے گرتے گئے۔

Posted On Kitab Nagri

یہاں تک کہ اک آنسو احد کے ننھے چہرے تک جا گرا۔

"اتنے پیارے ہو تم احد، کیا تمہاری ماں اتنی بے رحم تھی جس نے تمہیں خود سے اس بے رحمی سے نوچ ڈالا۔۔۔۔۔ اور تمہارا باپ، اسکا توذ کر کرنا بھی تو حسین ہے منہا کی زبان کی۔۔۔۔۔ تم بالکل مت گھبرانا، میں بنوں گی تمہاری ماں۔۔۔۔۔ کل کتنی مایوس تھی منہا سلطان، تم اچانک سے ملے ہو اور مجھ میں ہمت بھر گئی۔۔۔۔۔ اب دیکھنا میں پہلے سے زیادہ محنت کروں گی، تمہارے پیارے پیارے کپڑے لاؤں گی، چھوٹے چھوٹے جوتے۔۔۔۔۔ میں تمہیں کسی کے ناکردہ گناہ کی سزا جھیلنے نہیں دوں گی، تمہارے لیے ہر وہ چیز لاؤں گی جسکی تم خواہش کرو گے، لیکن بس ٹھیک ہو جاؤ۔۔۔۔۔ ہنسنے لگو، تھوڑا رو بھی سکتے ہو۔۔۔۔۔"

بھگی آنکھیں رگڑے وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر ننھی سی روئی سی پشت چومتی اسے پیار سے تکتی کمرے میں چلی گئی۔

گنے چنے تین سوٹ دیکھ کر تلخ سا مسکرائی، ایک ہی چپل جسے کئی سال سے گھسیٹ گھسیٹ کر اسکے تلوے گھسا دیے پر ہمت تھی وہ سلامت تھی۔

دادا بھلے حکیم تھے پر انکی دل کی بیماری انکی دیسی دواؤں سے ٹھیک نہ ہوتی تبھی ڈاکٹر کی مہنگی دوائیاں کھانی پڑتیں، ایسا بھی نہیں تھا کہ منہا کے لیے تن تنہا گھر سے نکل کر روٹی کمانا آسان تھا۔

Posted On Kitab Nagri

زمانے کی غلیظ، تاڑتی نظر، نجس جملے، کھا جاتی نوچ لیتی حوس سب سے اپنا دامن بچا بچا کر اب تو وہ ان معاملوں میں بہادر ہو گئی تھی۔

جہاں عزت پر آنچ کا خطرہ ہوتا اس جگہ اپنی حلال کمائی پھینک کر آنی پڑتی تب بھی پھینک آتی۔ یہ سفاک دنیا جس میں محنت کشوں کے قدردان آٹے میں نمک کے برابر تھے پر محنت کش غریب بھی ہو تو زمانہ اسے کچلنے کا کوئی موقع نہ چھوڑتا۔

وہ ہر چیز میں ماہر تھی، اسکے نازک مرمریں ہاتھ اینٹیں اٹھا کر پتھر اجاتے، پتلی انگلیاں جن پر ہوٹل کے برتن دھو دھو کر سو جن آ جاتی، لیکن منہا کو پرواہ ہی کب تھی۔

اسے پتا تھا باہر سے وہ جلد شکستہ و بوسیدہ ہو جائے گی مگر اسکے دل کی خوشبو اسے مہکائے رکھتی۔ ہوٹل میں بارہ ہزار مہینے کی نوکری اسکے لیے اس دنیا میں کسی عیاشی سے کم نہ تھی، لیکن وہ اسکے باوجود ہر ملتا عزت والا کام کرتی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

لیکن کبھی اپنی خوداری کو ٹھیس نہ پہنچنے دی۔

وہ جب اس گھر سے نکلتی تو رب سوہنا بھی خود اسکی حفاظت کرتا، وہ بہادر تھی، صرف اللہ کے سامنے رونے اور اسی سے ڈرنے والی۔

صبر کرنے والی، اور اللہ تو صابریں کو اپنا پسندیدہ دوست رکھتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

ہرے سبزہ زار تاحد نگاہ پھیلے وائیٹ پیلس کا اکلوتا بادشاہ عباد حشمت کیانی، جسکی زندگی کا مقصد صرف
پاور، پیسہ اور آسائشیں تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

جس نے ہارنا نہ سیکھا تھا، جو اپنے ساتھ نا انصافی کرنے والوں کو موت کی سزا سنانے میں دیر نہ لگاتا تھا۔
پیدائشی رئیس، حاکم اور لاڈلہ۔

اداجان کالاڈلہ جو آج اپنے سب سے عزیز پوتے کے یکدم اجڑنے پر اشک بار تھیں، وہ جب سے آیا تھا
انکی گود میں سر رکھے تڑپ رہا تھا۔

وہ چل نہیں سکتی تھیں، ناجیہ نامی سفاک بہو کے رحم و کرم پر جس نے اداجان کی ٹانگوں کو خود مفلوج کر
دیا تھا۔

خدا نے دو بیٹوں سے نوازا تھا، دونوں ہی اداجان کی آنکھوں کے تارے تھے، بڑا فارس کیانی جسکی ایک
ہی اولاد تھی عباد کیانی، بڑے اور دلربا بچے کی اولاد بھی اتنی ہی عزیز تھی۔ فارس اور اسکی بیوی دونوں مر
چکے تھے، مرے تھے یا مار دیے گئے اسکا علم کسی کو نہ تھا۔

چھوٹا بیٹا آرش کیانی، جسکی ناجیہ بیوی مگر وہ عورت اس ہنستے بستے گھر کی خوشیاں کسی پرانے بدلے کے
تخت اجاڑنے ہی یہاں آئی تھی۔

www.kitabnagri.com

اور اس اجاڑ میں اس نے اپنی راہ میں حائل ہوتے اپنے ہی شوہر کو قتل کروا ڈالا۔

دونچے، فار یہ کیانی، ایک نمبر کی سطحی، لالچی اور مفاد پرست جسے اپنے حسن پر ناز اور اس پوری جائیداد
کے اکلوتے وارث عباد کیانی کو تسخیر کرنے کا جنون لاحق تھا، بیٹا حارث کیانی جو ایک نمبر کا عیاش اور سر
پھر اساد و نمبری کے ہر کام میں ملوث زدہ شخص تھا اور ہو اسپتال میں اس وقت کو مے میں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اداجان کی آنکھیں خود سرخ تھیں۔

وہ عباد کے بالوں میں انگلیاں چلاتیں پوروں سے درد جذب کر لینا چاہتی تھیں مگر وہ جو دنیا جہاں پر دھاڑ آیا تھا دھاڑیں مار مار کر چینخنا چاہتا تھا۔

"وہ مر گئی ادا جان، میری نحوست کھا گئی اسے۔۔۔۔۔ میرا بچہ۔۔۔۔۔ میرا بد نصیب بچہ جسے مجھ جیسے باپ کے ہونے کی سزا ملی۔۔۔۔۔ میں مر جاؤں گا ادا جان میں اسے ک۔۔۔ کہاں سے ڈھونڈوں، وہ گلہ مینے کی آخری نشانی مجھ سے کیسے کھو گئی۔۔۔۔۔ میں کیسے جیوں گا ان خساروں کے ساتھ"

وہ سہمے درد کی آخری حد تک اترے تڑپ سا اٹھا، ادا جان کی خود جان سینے میں اٹکی تھی۔

"ہمت مت ہار میرے سوہنے، ان شاء اللہ ڈھونڈ لیں گے اُسے۔۔۔۔۔ جس نے بھی یہ کیا ہے خدا اسے غرق کرے۔۔۔۔۔ دادی قربان جائے تجھ پر خود کو ایسا غلط مت کہہ عباد۔۔۔۔۔ یہاں دیکھ میری طرف، دیکھ ناں سوہنے، دل مت روک"

وہ جیسے خود عباد حشمت کیانی جیسے مضبوط اعصاب والے کے ٹوٹ جانے پر سخت بکھر گئیں۔

اسکا بھیگا سرخ پر تا چہرہ چھوئے رندھی آواز سے بولیں۔

"ن۔۔۔ نہیں ادا جان مجھے میرے کیے کی سزا ملی ہے، قدرت چاہتی ہے میں اب آخری سانس تک تڑپتا

رہوں۔۔۔۔۔ میں نے جن جن لوگوں کے ساتھ اس حکمرانی میں نا انصافی کی، حق سلب کیے یہ اسی کا بدلا

ہے۔۔۔۔۔ کہا بھی تھا بابا سائیں کو مجھے اس گندی سیاست سے دور رہنے دیں، لیکن وہ جاتے جاتے مجھے اس

Posted On Kitab Nagri

دل دل میں دھنسا گئے۔۔۔ کہاں گیا میرا پاور فل نام، وہ بدبہ جب میں اپنے بچے تک کو ڈھونڈ نہ

پایا۔۔۔۔۔ میں مر گیا ہوں۔۔۔۔۔ اپنی خوشیوں کی خود قبر بنا کر اس پر ماتم کر رہا ہوں "

وہ تڑپ تڑپ کر سسکا اٹھا، اسکی سو جھی شہر رنگ آنکھیں خوفناک حد تک سرخی اوڑھ چکی تھیں،

پتھرائی آنکھوں سے آنسو اتر کر داڑھی میں جذب ہو رہے تھے۔

اداجان کا کلیجہ کٹ رہا تھا، وہ گہرے گہرے سانس لیتا اٹھا، اپنے اس بد نما وجود کو کہیں دفن کرنے کا دل

چاہا۔

گل مینے کا جنازہ شام کو تھا اور شام تک وہ خود کو اس ماتم کے لیے وقف کرنا چاہتا تھا۔

وہ ملک کی سپر ماڈل اور دنیا کی ایک بڑی نامور ہستی تھی جس نے صرف عباد کے لیے اپنا سب وارڈالا تھا،

لیکن وہ خود گل مینے کے لیے کچھ نہ کر سکا، نہ اسے بچا سکا نہ اسکی دی امانت کو۔

"اسکے ساتھ رہنا سراج علی" عباد کے بہر نکل جانے پر وہ دروازے میں کھڑے افسردہ سراج کو تکلیف

کے سنگ تاکید کرتیں خود بھی روتیں ہوئیں سر بیڈ کی پشت سے ٹکا گئیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Posted On Kitab Nagri

"اُسے تڑپتا دیکھ کر کلیجے کو ٹھنڈک پہنچی ماما، کس طرح اس نے مجھے ٹھکرا کر میری تذلیل کی۔ وہ دنیا جہاں کی غلیظ، نجانے کس کس کی نورِ نظر ماڈل، طوائف اور خرافہ سے وہ ساری محبت کی جو فار یہ کیانی کا حق تھی۔۔۔۔۔ اب وہ صرف میرا ہے، نہ گلِ مینے رہی نہ اسکی اولاد۔۔۔۔۔ وہ بنجر ہو گیا ہے جس پر اب فار یہ کیانی کی زہریلی محبت کی برسات ہوگی، اسے مزید اجاڑ دے گی۔۔۔۔۔ میں اُسکی جڑوں میں گھس کر اسے کھوکھلا کروں گی۔۔۔۔۔ اپنا، آپکا اور بھائی کا حق چھینوں گی جس پر وہ سانپ بن کر بیٹھا ہے"

جیت کا خمار اسکی نس نس میں ہلکورے لے رہا تھا، ایک سال بہت مشکل سے برداشت کرنے کے بعد وہ عباد سے اسکی سانسیں چھین کر خوشی میں سرمست تھی، کچھ فاصلے پر وہ یہاں کی بہت بڑی این جیو کی مالک ناجیہ کیانی جس نے اس معصوم عباد سے شاید اپنی اور اپنے بچوں کی محرومیوں کا بدلہ لیا تھا، نخوت پن لیے ٹانگ پر ٹانگ جمائے براجمان تھی، وہ سیاہ لباس والی ناجیہ ہی تھی۔

وہ جل رہی تھی کیونکہ اس پوری جائیداد اور جاگیر کا عباد حشمت کیانی واحد مالک تھا تبھی ناجیہ ہر صورت فار یہ کی شادی عباد سے کروانے کے درپر تھی۔

اس وقت بھی وہ میز پر چند فائلز کھولے سرسری سا جائزہ لیتی ساتھ ساتھ اپنی بیٹی کی جیت پر فاتحانہ مسکرا رہی تھی یہ جانے بنا کہ انکے کرموں کی تھوڑی سزا حارث کو مل چکی ہے جسکی خبر یقیناً گل مینے کے چالیسویں تک تو کسی کو ہونی ناممکن تھی کیونکہ وہ اوباش یو نہی گھر سے غائب رہتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ تو ٹھیک ہے ڈارلنگ لیکن یہاں بیٹھ کر سب خود بخود نہ ہوگا، ابھی لوہا گرم ہے۔۔۔ اسکی دل جوئی کرو، اسے اکیلا نہ چھوڑو۔۔۔ زخمی شیر ہے وہ، پہلے ہی ہمارے لیے عناد پالے بیٹھا ہے لہذا ہمیں محنت بھی بھرپور کرنی ہوگی"

وہ ایک ماں ہو کر اپنی اولاد کو گڑھے میں دھسنے کا راستہ دیکھا رہی تھی، فاریہ کی آنکھوں میں گویا رتن سی چمک ابھر چکی تھی۔

"یو آر رائٹ مائی پریشیس مام۔۔۔ آپ نہ ہوتیں تو یہ کبھی ممکن نہ ہو پاتا اور بھائی جنہوں نے اس بچے کو ٹھکانے لگایا لیکن گل میںے اور عباد کی گاڑی پر حملہ کسی اور نے کروایا تھا، جو کوئی بھی تھا وہ ہا ہا ہمارا تو بھلا کر گیا"

تفاخر سے راج ہنس سی گردن اکڑائے وہ شروع میں ناجیہ سے لپٹ کر آخر تک استہزائے ہوئی تو دونوں ماں بیٹی کے چہرے پر شیطانیت اتر گئی۔

ناجیہ جانتی تھی کہ عباد پر حملہ صرف ایک ہی انسان کروا سکتا ہے، تبھی شاطرانہ تاثر لیے مسرور ہوئی۔ لیکن اس ساری کہانی کے پیچھے ایک نہیں، دو انسان چھپے تھے، اک بظاہر وحشی دیکھائی دیتا مہربان اور دوسرا بظاہر مہربان نظر آتا وحشی اور سفاک۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"چلو جاو پھر۔۔۔۔۔ رات اُسکی گل مینے دفن ہو جائے گی، جا کر اسکا غم کم کرو۔۔۔ اور اُس سراج علی سے محتاط رہا کرو۔۔۔۔۔ ایک آنکھ نہیں بھاتا وہ عباد کیانی کا منحوس سیکورٹی کیمرہ مجھے، خاص کر جب تمہارے گرد منڈلانے کی کوشش کرتا ہے"

اپنی خود سے کہیں زیادہ فتنہ پرور مگر بد دماغ بیٹی کو تاکید کیے وہ آخر تک اسے محتاط رہنے کا اشارہ بھی دے گئی جس پر فاریہ نے حقارت سے سر جھٹکا۔

"بچار انا کام عاشق۔۔۔۔۔ ویسے ایک دوسرے کا غم غلط کرنے کو وہ دو ہی کافی۔۔۔۔۔ ہی ہی۔۔۔۔۔ مام لیکن پھر بھی میں جا کر دیکھتی اپنے چُنے کا کے کو سنبھالنے دیتا ہے یا ماتم میں ہی رہنا چاہتا ہے۔۔۔۔۔ سی یو" کھسیانی ہنسی کا تبادلہ کرتیں وہ دونوں نجس لگیں، فاریہ چہکتی ہوئی اس آسائشوں اور زیبائشوں سے بھرے کمرے سے باہر نکل گئی البتہ ناجیہ کی آنکھیں کسی غیر مرئی نقطے پر نفرت سے پتھر اگئیں۔

"واہ سرور حسین صاحب، آپ نے تو ناجیہ کیانی کا دل موہ لیا" آنکھوں میں سرور بھرے اس عورت کا چہرہ نہ جانے کس کے ذکر پر خباثت اور مضحکہ خیز مسکراہٹ میں ڈھل گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"آج مجھے تین بجے تک ہر صورت نکلنا ہو گا حور، سائیٹ پر کام ملا ہے۔۔۔ تم مجھے ایک گھنٹہ پہلے چھٹی لے دو گی ناں"

Posted On Kitab Nagri

ہوٹل کا بڑا ساتھ نگاہ پھیلا باورچی خانہ مکمل چمکائے، ایپرن سے ہاتھ صاف کرتی وہ میز اور کرسی کی جانب لپکی جہاں حور سبزیاں کاٹنے میں منہمک تھی، منہانے دوسری کرسی گھسیٹ کر ساتھ لگائے بیٹھتے ہی ملتجی ہوئے اپنی مجبوری بتائے درخواست کی تو حور رسان سے سر ہلائے مسکرا دی۔

"ہاں لے دوں گی تم چلی جاننا۔۔"

یہاں ہوٹل میں حور سے اسکی اچھی سلام دعا تھی اور منہا کی طرح حور بھی اکیلی گھر کی کمانے والی تھی، بوڑھی والدہ تھیں جو کبھی کبھار سلائی کا کام کر لیتیں۔

گھر کے ابتر حالات کے باعث وہ بھی باہر کمانے نکلی تھی، مگر وہ منہا کی طرح پڑھی لکھی نہ تھی بلکہ دو کلاسیں بمشکل پڑھ سکتی تھی۔

ہوٹل کے مالک کی بیوی دراصل حور کی ماں سے کپڑے سلواتی تھی تبھی حور کبھی کبھی سفارش کروا کے منہا کو جلدی چھٹی دلا دیا کرتی تھی۔

منہانے ممنون ہوئے حور کا ہاتھ پکڑے شکریہ کہا مگر اگلے ہی لمحے وہ پریشان سی ہوئی۔

"مجھے کچھ اور بھی کہنا تھا، اگر تمہاری نظر میں کوئی شام سے رات کی پارٹ ٹائم جاب ہو تو مجھے ضرور انفارم کرنا۔۔ دراصل کچھ اخراجات بڑھ گئے ہیں تبھی ان پیسوں میں گزارہ ناممکن ہوگا۔۔ میں تمہارا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گی"

Posted On Kitab Nagri

احد سلطان کی بہتر پرورش کے لیے منہا ایک اچھی نوکری چاہتی تھی تاکہ اسے دردِ بھٹک کر ایک ایک پیسے کے لیے جوتیاں نہ گھسیٹنی پڑیں۔

بارہ جماعتیں پاس تھی اور اسے اُمید تھی کہ جلد اسے کوئی اچھی اور قابلِ عزت نوکری ضرور ملے گی۔
حور اسکے پوچھنے پر پہلے تو کسی خیال میں کھوئی مگر پھر جیسے کچھ یاد آنے پر چونکی۔

"ہاں سچ یاد آیا۔۔۔ ہماری پروسن ہیں ناں کنز اباجی۔۔۔ ارے وہی جنکا شوہر بہت بڑے گھر میں ڈرائیور ہے، کوئی سیاسی بندہ ہے شاید امیر رئیس لوگ ہیں بہت۔۔۔۔۔ وہ آئی تھیں ایک ہفتے پہلے ہمارے گھر۔۔۔ اس گھر میں ایک آپا بچ بزرگ عورت ہیں جنکے لیے انھیں ایک تیمار دار پڑھی لکھی اور سمجھدار لڑکی دیکھ بھال کے لیے چاہیے تھی۔۔۔ تنخواہ بھی پچیس ہزار تھی۔۔۔ تمہیں تو پتا ہے میں تو پڑھی لکھی نہیں نہ مجھے یہ خیال رکھنے والے کام آتے۔۔۔ اور ویسے بھی اماں کو اتنے وقت کے لیے اکیلا بھی نہیں چھوڑ سکتی تو میں نے تو انکار کر دیا مگر تم اگر بیچ کر سکتی ہو تو میں آج ہی کنز اباجی کو تمہارا بتاؤں گی"

منہا کو لگا جیسے آج آسمان سے کوئی الگ ہی آسانی اسکے لیے اتری ہو، شکر گزاری سے اسکی آنکھیں نم تھیں۔

دل چاہا حور کا ہاتھ چوم لے مگر پھر بس مسکرا ہی سکی۔
اتنے سارے پیسوں سے وہ احد کو کیا کیا دلا سکتی تھی، یہ سوچ کر ہی منہا کا دل خوشی سے بھر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم ان سے ضرور کہنا حور۔۔۔ بہت شکریہ تمہارا، میں کرلوں گی مینج بس تم مجھے کسی طرح یہ نوکری دلوا دو، میں ان آنٹی کا پورے دل سے خیال رکھوں گی"

لہجے میں یقین اور آواز میں خوشی بھرے وہ حور کے اس احسان پر کھل اٹھی تھی، حور نے بھی مسکرا کر اسے تسلی دی اور ساتھ ہی کنز اباجی کو اپنے چھوٹے سے فون سے کال ملائی۔

منہاسار اوقت توجہ سے اسے بات کرتا سنتی رہی اور پھر اسکے فون بند کرنے پر منہا کی بیقراری پر اسے خوش خبری بھی دے گئی۔

"میں نے بات کر لی ہے کنز اباجی سے، کل جاب کے بعد ہم انکے گھر جائیں گے۔۔۔ وہ تمہیں اس بنگلے وغیرہ کا ایڈریس دیں گی تم چلی جانا وہاں سراج علی نام کے آدمی ہوں گے وہی تمہارا سرسری سائنٹرویو لیں گے۔۔۔۔۔ اب خوش ہو جاؤ لڑکی۔۔۔"

حور کی مسکراہٹ اور منہا کو زندگی کی کرن دیکھنا دونوں ہی حسین تھا، وہ بس پل پل اب اس جاب کو حاصل کرنے کے لیے دعا گو تھی۔

www.kitabnagri.com

احد کے آنے سے منہاسلطان کی زندگی بھی سنور رہی تھی مگر قدرت تو کچھ اور ہی طے کیے بیٹھی تھی، شاید منہا کی زندگی آسان نہیں البتہ مشکل ضرور ہونے والی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک تین بجے وہ ہوٹل سے نکل کر سیدھی سائیٹ پر ہی گئی، وہ بہت بڑی کنسٹرکشن بلڈنگ تھی جہاں کے انجینئر جمیل صاحب تھے، وہ منہا کے دادا کی حکمت کے باعث جان پہچان کی وجہ سے منہا کو اکثر و بیشتر یہاں اسکی ہمت کے مطابق کام دے دیا کرتے تھے۔

آج بھی اسے کچھ بلاکس اٹھانے تھے، ایک بلاک ہی اتنا بھاری تھا کہ اسے اٹھا کر دوسری جگہ منتقل کرنا اس ننھی پری کو ہلکان کر گیا۔

اوپر سے موسمِ شام ہوتے ہی پھر سے آبر آلود ہو گیا تھا، بارش کے باعث فضا ٹھنڈاؤڑھ رہی تھی۔ بلاکس اٹھا کر انکی جگہ رکھتے اسے پانچ بج چکے تھے، پورا جسم تھک سا چکا تھا، مگر حسبِ توقع جمیل نے اسے ہزار کے بجائے آج سخت کام کے باعث دو ہزار دیے تھے۔

"منہا اب یہاں تمہارے لیے کام ختم ہو گیا ہے، اس لیے ممکن ہے دوبارہ نہ بلاؤں۔۔۔ لیکن جیسے ہی کوئی تمہاری ہمت والا کام ہو امیں خبر پہنچا دوں گا۔۔۔۔۔ دادا جی کو میرا سلام کہنا۔۔۔۔۔"

وہ عمر رسیدہ سے جمیل بھائی اسے گویا مایوسی میں مبتلا کر گئے، وہ رکھائی سے سر ہلاتی وہاں سے نکل کر باہر آگئی۔

نیا کام ملنا نہ ملنا تو بعد کی بات تھی مگر یہاں سے کام ختم ہونے پر وہ تھوڑی افسردہ تھی۔ دادا جان کی چند رہ جانے والی دوائیں لینے وہ فارمیسی چلی گئی، مگر وہاں دور سے ہی مچی بھگدڑ اور اٹھتے دھویں نے منہا کے پاؤں پتھر کیے۔

Posted On Kitab Nagri

کسی انہونی کے احساس نے دل کچلا۔

کئی لوگ وہاں سے ہانپتے کانپتے دوڑ کر باہر نکل رہے تھے، منہا نے بھی پریشانی کے سنگ قریب ہی کھڑے آدمی تک پہنچ کر اس افر تفری کی وجہ جانی چاہی۔

"بھائی یہاں کیا ہوا ہے؟"

منہا کا لہجہ فکر سے اٹا تھا۔

"یہاں سامنے ہی سٹور میں سلنڈر پھٹ گیا تھا، پورا یوٹیلٹی سٹور چل کر خاک ہو گیا۔۔۔۔۔ دکاندار کو بچا لیا گیا ہے مگر وہ زخمی ہے شدید"

اپنی سماعت میں اترتی یہ ہولناک بات سن کر منہا پورے وجود سے کانپی، ذہن و دل میں ہتھوڑا برسا۔ کل رات کا منظر اور اپنی دی بد دعا سوچ کر وہ اٹے پیروں وہاں سے بھرائی آنکھیں لیے باہر نکلی۔ پوری سڑک سنسان تھی، کنارے پر لگے بلاک پر ٹک کر گہرے گہرے سانس بھرے جیسے خود کو تقویت دینے کی کوشش کی ہو۔

www.kitabnagri.com

کیا اس بندے کو منہا سلطان کی بد دعا لگی تھی، آنکھوں سے قطار در قطار آنسو بہتے گئے۔

سراٹھائے سیاہ بادلوں کی لپیٹ میں سمٹے آسمان کو دیکھ کر سرد سانس بھرا۔

"میں دوبارہ کسی کو بد دعا نہیں دوں گی پالن ہار، م۔۔۔ مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔۔ آپ تو جانتے ہیں منہا

نے دل سے تھوڑی کہا تھا۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ناجانے کیوں احساسِ جرم اسے کچھ کے لگانے لگا حالانکہ وہ جنرل سٹور والا پوری مارکٹ میں بدنیت، بد اخلاق اور سود خور کے نام سے مشہور تھا، وہ گاہکوں کو لوٹتا تھا، ہیرا پھیری کرتا تھا، اسکی سزا تو مقرر تھی مگر منہا کا دل اس دنیا جیسا سفاک نہ تھا، وہ تو روتے ہووے کو دیکھ کر رو پڑنے والی بندی تھی۔

ابر آلود اس قہرناک جگہ بیٹھے اس نے دوبارہ کسی کو بھی بد عادی نے سے توبہ کی تھی مگر وہ جانتی ہی کب تھی کہ اس کے ساتھ زیادتی کرنے والے ہر انسان کو اسکا پالن ہار بدلا بھی خود دیتا ہے۔

وہ صابر، شاکر منہا سلطان اپنے رب کی نیک روح تھی، شفاف روح، پاکیزہ روح۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

گل مینے کو قبر میں اتارتے ہی وہ واپس اپنے سنگدل روپ میں آچکا تھا، شام تک پھر سے بارش اتر کر سب جل تھل کر گئی تھی۔

www.kitabnagri.com

اپنے چہرے پر پتھر ایا نقاب اوڑھنا ہی جینے کا واحد سلیقہ تھا، سراج علی اس پورے وقت اس کے ساتھ رہا تھا، فاریہ کو منہ لگانا دور اس نے اپنے آس پاس بھٹکنے تک نہ دیا تھا۔

"ضروری کچھ بھی نہیں اس جہان حیرت

تمہارے بعد بھی زندہ رہے تو ہم سمجھے "

Posted On Kitab Nagri

جدائی اور تا عمر کی تکلیف اسکے سینے میں کہرام مچائے، لوٹ کھسوٹ کیے رگیں نوچتی جا رہی تھی پر اُسے جینا تھا، سب کچھ اپنی مرضی میں ڈھال لینا تھا۔

وہ عباد حشمت کیانی تھا جسے اپنے ارد گرد کی ہوا بھی اپنی مرضی کی چاہیے تھی، وہ جنازے سے واپسی پر اسطبل چلا گیا تھا، سراج کو اسکی حقیقی فکر تھی کیونکہ وہ مکمل بھگنے کے باوجود اس گرتی قہرناک بوندوں کو سہتاسیہ آسمان کی وسعت تلے ایک طویل تنہائی کا طلب گار تھا۔

یہ پورا فارم ہاؤس جس کے ساتھ ملحقہ اسطبل تھا عباد کیانی کی ملکیت تھا، مٹھی میں پاؤر، پیسہ اور شہرت کے باوجود وہ اپنے خالی اور کھوکھلے پن پر اذیت میں تھا، دل سے لے کر روح تک کانٹے بھرے تھے۔ آنکھوں میں لازوال کمی بصارت دھندلا رہی تھی۔

اداجان نے سراج علی کو ہمہ وقت عباد کے ساتھ رہنے کی تاکید کی تھی تبھی وہ بھی کچھ فاصلے پر ہاتھ باندھے کھڑا بارش میں بھیگ رہا تھا۔

"سراج علی۔۔۔ مجھے تنہائی چاہیے، تم واپس چلے جاو۔۔۔ میں آج کسی کی مداخلت نہیں چاہتا" دونوں ہاتھ ٹراؤزر کی جیبوں میں گھسائے وہ پتھر بن کر کھڑا تاحد نگاہ پھیلی وحشت پر نظر گاڑے حکم کر رہا تھا، سراج نے اک آزر دہ نگاہ بھائی پر ڈالی اور نیچ کا فاصلہ کم کرتا عین قریب پہنچا۔

"خود کو سزا مت دیں بھائی، جس نے بھی آپ کو اجاڑنے کی یہ گھناؤنی چال چلی ہے سراج علی اسے خود سزائے موت دے گا۔۔۔ آپ خود کو سنبھالیں، اداجان آپکے لیے فکر مند ہیں۔۔۔۔۔ میں چلتی ہوا

Posted On Kitab Nagri

تک سے اس معاملے میں تفتیش کروں گا۔۔۔ بھروسہ کریں مجھ پر، آپ کمزور نہیں ہیں۔ عبادِ حشمت کیانی ایک مضبوط شیر ہے"

وہ جانتا تھا عبادِ اول تو کبھی بکھرا نہ تھا اور اگر کبھی اس مضبوط ذات کے حامل شخص کو تکلیف پہنچتی تو وہ ریزہ ریزہ بکھر جاتا تھا، یہاں تک کہ اسے اب وقتی اور سطحی ساسمیٹنے والی گلِ مینے بھی منوں مٹی میں دفن ہو چکی تھی۔

"حارث کل سے غائب ہے سراج علی، تمہارا کام اسکی تلاش ہے۔۔۔ سرور حسین نے مجھے بچ میڈیا دھمکی دی تھی مجھے یقین ہے ہماری گاڑی پر اسی نے فائرنگ کروائی۔۔۔ تمہیں پتا ہونا چاہیے سراج علی کہ عبادِ اتنا کمزور نہیں کہ بنا انتقام لیے دنیا سے کٹ جائے۔۔۔ تم جاو میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ آج سے مجھ پر آرام و سکون حرام ہے"

کسی غیر مرئی نقطے پر حقارت سے نظر جمائے وہ ایک ایک لفظ احساس سے عاری ہوئے کہتا وہاں سے چلا گیا، سراج علی کی آنکھوں میں مانو لہو اتر ا، فوراً سے بیشتر اپنے دو گارڈز کو عباد کی ہر وقت حفاظت کی ڈیوٹی سونپنا خود وہ پورچ کی سمت کھڑی گاڑی کی سمت لپک گیا۔

"تو یہ طے ہو امیری مسافت غلط راستے کی سمت تھی، مجھ سے میرے روح اور بدن کا غرور لے لیا گیا، اتنی سنگین سزا کا مستحق نہیں تھا۔۔۔ میں تمہیں ڈھونڈ لوں گا بابا کی جان، اپنا آپ اس تلاش کے لیے وقف کر دوں گا۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

اپنے ساتھ پل پل تڑپتی سانسوں کو مشکل سے دوچار کیے وہ عہد باندھ رہا تھا، اپنی زندگی اس نے بیوی کی آخری امانت کی تلاش کے لیے وقف کی تھی۔

وہ رب جانتا تھا امین بننے تک عبادِ حشمت کیانی کو اسکی امانت سے دور کیسے رکھنا تھا، ہر کسی کے بس میں نہیں ہوتا امین ہونا۔

دوسری سمت اپنی نئی نوکری کی امید دادا کو دلائے وہ انکی خوشی کو دیکھ کر خود ملال میں لپٹ گئی۔

اپنے پہلو میں ایک پرسکون نیند لیتے احد کو دیکھ کر سارے ملال نے خوشی کا روپ دھار لیا۔

وہ اب کل کی نسبت بہتر تھا، مگر اتنی ننھی سی جان کو دیکھتے ہوئے وہ اسکی تکلیف کا سوچ کر ٹھیک سے مسکرا بھی نہ سکی۔

کروٹ احد کی سمت بدلے وہ اسکی نازک سی پیشانی چومے اپنی آنکھوں میں دنیا جہاں کی محبت سمیٹ لائی۔

"مجھے فکر نہیں ہے اب کہ کوئی تمہیں مجھ سے چھین لے گا، تمہارے والی وارث تو تمہیں بوجھ سمجھ کر

اتار گئے لیکن میں جان گئی احد سلطان کہ تم بہت بخت والے ہو۔۔۔ دیکھو تمہارے آجانے سے منہا

کے اندر بجھتی زندگی کسی نئے دیے کی مانند ٹمٹما اٹھی ہے۔۔۔ اور مجھے یقین ہے میں کل جاب بھی

حاصل کر لوں گی۔۔۔۔۔ پھر ہم خوشی سے ساتھ رہیں گے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ اس سے بات کرتی کرتی اپنی امید بھری آنکھوں کو مسکراہٹ دیتی بہت پیاری لگی، کب احد کو تکتے تکتے نیند میں اتری اسے خبر ہی نہ ہوئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

ہو سپٹل میں ہوش و حواس سے بیگانہ حارث کیانی اپنی جلد ہی عبرت پا گیا تھا، اسے لگی بدعا سکی اس حالت کی ترجمانی تھی۔ یہ مکافات تھا، جتنا وہ اس کرب اور اتر حالت میں رہتا اتنا اپنے گناہوں کا پھل بھگتا۔

اس نے تو سنگین گناہ کیا تھا، احد سلطان پر۔۔۔۔۔ اور اسے اللہ نے ایک بے گناہ ننھی جان پر یہ ظلم ڈھانے پر فوری پکڑ میں بھی لے لیا۔

دوسری طرف رات کا اخیر سناٹا تھا جب یکے بعد دیگرے دس عدد نقاب پوش آدمی دہکتے چمکتے بار میں داخل ہوتے ہی وہاں چلتی واہیات اور غلیظ پارٹی ہوئی فائرنگ سے روک چکے تھے، بار میں موجود وہ نشے میں دھت لڑکے اور انہی جیسی نجس لڑکیاں جو بظاہر اونچے خاندان کی تھیں مگر یہاں اپنے ماں باپ کی عزت کا جنازہ نکال رہی تھیں سب سہم گئے۔

اس مین ہیڈ کی دھاڑ سے سبکو سانپ سونگھ چکا تھا، بار کے جوئیر ہیڈ کو اس نقاب پوش نے گریبان سے بری طرح گھسیٹ کر دیوار سے پٹخا جس پر وہ سردیوار سے بجنے پر بلبلا اٹھا۔

"کہاں ہے تیرا باس۔۔۔۔۔ کل سے کدھر مرا ہے وہ بھونک جلدی"

کوئی اور نہیں وہ سراج علی تھا، اس نے عتاب و قہر کے سنگ ہر ممکنہ کوشش کیے اس اوباش سے لگ بھگ بیس بائیس سال لڑکے کی گردن دبوچے قہرناک آنکھوں سے روح فنا کیے استفسار کیا مگر وہ لڑکا تو خوف سے تھر تھر کانپتا کچھ بول نہ سکا۔

Posted On Kitab Nagri

"م۔۔۔م۔۔۔مجھے نہیں پتا قسم سے۔۔۔۔۔وہ کہہ کر گئے تھے کام سے ج۔۔۔جا رہا"
سراج کی انگلیاں اسکی گردن میں دھنسیں تو سانس کی عدم دستیابی پر وہ تڑپ کر رٹوٹوٹے ساسب کہہ بیٹھا۔

"کونسا کام۔۔۔جلدی بکواس کرور نہ یہیں تیری قبر کھود دوں گا۔۔۔"
سراج کا بس چلتا تو اسکی کچی مڑور ڈالتا مگر اسے عباد نے کبھی بھی کسی کو بے جاموت دینے سے منع کر رکھا تھا، حارث کے تمام دھندے اور اسکے جرائم سب پر عباد نظر رکھواتا آیا تھا۔
اپنے بابا سائیں اور چاچو کی زندگی میں ہی حارث بُری صحبت میں پڑ گیا تھا اور تبھی انہوں نے وصیت میں ساری جائیداد عباد کے نام کی تاکہ وہ جب سدھر جائے یا وہ بہتر جانے تبھی حارث کو اسکا حصہ سوچنے مگر ابھی تک عباد کو وہ یا اسکی بہن اس قابل کبھی نہ لگے کہ وہ پرکھوں کی کمائی جمع پونجی ان اوباش اور فتنہ پرور بہن بھائیوں کے سپرد کرتا۔

اور عباد کے اس فیصلے نے ہی ناجیہ اور اسکی اولاد کے دل میں عباد کیانی کے لیے نفرت بھر دی تھی۔
"وہ۔۔۔ک۔۔۔کسی کو"

وہ لڑکادم دینے کی افیت میں مبتلا جب سسکا تو سراج نے اپنی قوت کم کیے اسکا جبرُاد بوچا۔

"جلدی بول مردود۔۔۔۔۔"

سراج کی آواز میں لپٹی دہشت وہاں موجود ہر فرد کو کپکپا کر رکھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھکانے لگانے کا کہہ رہے تھے، م۔۔۔ مجھے چھوڑ دو۔۔۔ م۔۔۔ مر جاؤں گا"

وہ لڑکا ذیت سے سرخ ہوتا باقاعدہ سراج کی گرفت میں پھڑپھڑایا مگر یہ سنتے ہی سراج نے پوری قوت سے اسکے پیٹ میں گھونسا مارے ہی زمین بوس کیا اور اپنے آدمیوں کو اشارہ کرتے ہی بار سے اسی طرح نکل گیا۔

سارے لڑکیاں اور لڑکے کہرام مچاتے زمین پر نیم جان حالت میں اس لڑکے کی عبرت تکتے بار سے باہر بھاگے، ہر طرف بھگدڑ مچ چکی تھی۔



صبح نا جانے کس وقت وہ واپس پیلس پہنچا، آتے ہی ادا جان کے کمرے کا رخ کیا تھا، انھیں نیند میں دیکھ کر انکی پیشانی چومے وہ سیدھا اپنے کمرے کی سمت چلا گیا۔

آج اسکی ایک اہم میٹنگ تھی اور وہ سوگ میں بھی بن ٹھن کر رہنے کا عادی تھا تبھی شاور لینے اور اپنے اوپر سے اجاڑ زدہ لبادہ ہٹانے کی بھرپور کوشش میں تھا۔

ایک گھنٹے تک ٹرواز پہنے شرٹ لیس ٹاول گلے میں لٹکائے وہ روم میں آیا، نم نم چہرہ اور بال ٹاول سے رگڑے، کسرتی وجود کی کشش اور اسکی جاندار پر سنالٹی سحر انگیز تھی اور وہ خود اس خاندان کا سب سے پرکشش اور نفیس خدو خال رکھنے والا شخص تھا۔ بیڈ گرین ٹی اور ناشتہ ملازم پہلے ہی رکھ گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بیڈ پر اسکاڈنر سوٹ بھی نفاست سے دھرا تھا، آئینے کے سامنے کھڑا وہ اپنے آپ کو دیکھتا تلخی سے منہ موڑ گیا، ابھی جھک کر گرین ٹی کا مگ اٹھایا ہی تھا کہ دندناتی ہوئی وہ بے ادب اور غیر اخلاقی عادات والی لڑکی بنادستک دیے کمرے کا دروازہ کھولے اندر وارد ہوئی۔

عباد حشمت کیانی نے اسکی اس حرکت پر جبرے بھینچ کر مگ پہلے فرش پر دے مارا اور پھرے خونخوار درندنے کی طرح اس لڑکی کے ہوش واپس ٹھکانے لگائے گھوری سے نوازا۔

"جاہل عورت تمہیں کسی کے روم میں آنے کی تمیز ہے یا نہیں، گیٹ آؤٹ فرام ہیر"

دل تو یہی کیا کھڑے کھڑے اس منحوس کی جان لے مگر وہ جو کل سے اسے باولی بنے تلاش رہی تھی اسکے اس طرح روح فنا کرتے غصے کے باوجود آنکھوں میں سرور لیے عین عباد کے قریب ہوئی۔ انہی نفرت اور غصے سے لال ہوتی آنکھوں پر ہی توفلیٹ تھی، اس لڑکی کے بے جا لپکتے ارادے بھانپ کر عباد کی تندہی میں اضافہ ہوا۔

مگر وہ تو اسکے ہوش ربا وجود اور اسکی تپش سے آگ کا شعلہ بنی سرور میں لپٹی۔

"کلنگ ہاٹ، ہینڈ سم۔۔۔ اور کسی کے روم کا تو پتا نہیں لیکن عنقریب یہ میرا روم ضرور ہوگا، میں جانتی ہوں عباد تم گل کے بعد بہت تکلیف میں ہو، تنہا ہو۔۔۔ میں ہوں ناں، مجھے تم کیوں دھتکارتے ہو، میں تمہارے دل اور روح کے ہرزخم کا مداوا کروں گی۔۔۔ ہم مل کر بے بی کو ڈھونڈیں گے۔۔۔۔۔ پھر ایک فیملی بن جائیں گے۔۔۔ گل مینے کی اتنی ہی زندگی تھی جان اس بات کو تسلیم کرو"

Posted On Kitab Nagri

دونوں ہتھیلوں کو عباد کے چوڑے شفاف سینے سے جوڑے وہ بنا اسکی حقارت کی پرواہ کیے اسے اپنے جھوٹے جذبات اور مخلصی کا یقین دلاتی اس وقت عباد کو نہایت گھٹیا لگی مگر ناجانے کیا ہوا کہ عباد نے ساری نفرت وقتی طور پر دبائے اپنے تاثرات بہتر کیے۔

اپنی اولاد اور گل کے حوالے سے اسکا شک اس سفاک لڑکی اور اسکے خاندان پر تھا اور یہ چیز عباد بنا تحقیق کے کہہ نہ سکتا تھا اور نہ انکو فی الحال اس بات کا پتا لگنے دے سکتا تھا کہ وہ ان لوگوں کی سانپ جیسی حصلت سے بخوبی واقف ہے۔

"اچھا تو کیا کر سکتی ہو میرے لیے تم"

پلوں میں جبرے بھیج کر اسے ایک ہی جھٹکے سے لہرا کر کچھ فاصلے پر دیوار سے لگائے وہ خون آشام آنکھوں سے گھورا۔

فارہ کا دل گویا ہاتھوں سے پھسلا۔

"جو تم کہو۔۔۔ تمہارے لیے جان بھی دے سکتی ہوں"

جذب سے وہ عباد کے چہرے سے ہتھیلی لگائے اسکے گلابی ہونٹوں اور شہدرنگ ظالم آنکھوں کو رغبت سے دیکھتی یقین دلارہی تھی، عباد حشمت کیانی نے واپس اپنی فتنہ پرور حصلت کو جگایا، اس لڑکی کی ساری گیم اسی پر لٹائی۔

اس لڑکی سے سچ اگلوانے کے لیے وہ کسی بھی حد تک جانے کو تیار تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بھائی کہاں ہے تمہارا، کرتا ہوں اس سے تمہاری اور اپنی شادی کی بات۔۔۔۔۔ بہت ترس لیا تم نے، آئی تھنک مجھے خود بھی تمہاری اس حسرت کو پورا کرنے کے بارے فیصلہ لینا چاہیے۔۔۔ روح اور دل کی غذا تو میری گل کی یادیں ہیں پر جسم کی۔۔۔۔۔۔۔"

وہ آنکھوں میں مصنوعی ذومعنیت سی بھرے فاریہ کے چہرے سے صراحی دار گردن تک کے دہکتے حسن کا تفصیلی جائزہ لیے اک ایسا کھیل رچا گیا جس میں وہ شاطر لڑکی مکمل پھنس گئی بنا کچھ سوچے وہ عباد کے کندھے سے جالیٹی، اور اسکی اس حرکت پر عباد کی آنکھوں میں جسم کا سارا لہو چھلک آیا۔
خود سے اسے دور کرتا وہ سختی سے گھورا، جیسے اپنے جواب کا منتظر ہو۔

"وہ بھائی اپنے دوستوں کے ساتھ کاغان کی سیر پر گئے، چالیسویں کے بعد آجائیں گے۔۔۔۔۔ تم نے واقعی مجھے قبول کرنے کا ہی کہا ہے ناں عباد۔۔۔۔۔ تم نہیں جانتے کہ تم نے مجھے کتنی خوشی دی"
فاریہ کو اس قدر باولی خوشی میں دیکھ کر وہ خفیف سا بگھڑے دور ہٹا، وہ اسکے چہرہ موڑ لینے پر بیقراری سے مڑ کر پھر قریب آئی۔

www.kitabnagri.com

"ابھی دفع ہو جاؤ پھر یہاں سے، چالیسویں کے بعد ہی قریب بھٹکنا۔۔۔۔۔ ورنہ میرا ارادہ گرگٹ کی طرح بدلے گا اسکا تمہیں اچھے سے علم ہے۔۔۔۔۔ ویسے بھی تم نے اپنی اس منحوس دیوانگی سے جس قدر مجھے زچ کیا ہے فاریہ کیانی، جی تو چاہتا ہے تمہاری شکل تک نہ دیکھوں۔۔۔۔۔ اب جاؤ اور کمرے میں داخل ہونے کے ادا اب اپنی سیانی ماں سے سیکھ لینا"

Posted On Kitab Nagri

تفاخر اور نخوت سے وہ فارسیہ کیانی کو دن میں تارے دیکھائے زلیل کرتا خود اپنا سوٹ اٹھائے چینچنگ روم کی سمت بڑھ گیا جبکہ رہانت اور تضخیک کے اس احساس نے فارسیہ کا پورا جسم لرزادیا۔ اسکا بس نہ چلا اس شخص کو بھڑکی بھٹی میں جھونک دے۔

"تم سے محبت کرتی ہے فارسیہ کی جوتی، سمجھتے کیا ہو تم۔۔۔۔۔ تمہیں اپنے بس میں کر کے سسکتا اور تڑپتا دیکھنا چاہتی ہوں، تمہاری ساری پر اپرٹی اپنے نام لگو کر تمہیں سڑک پر بھیک منگوانے کے لائق نہ بنایا تو میرا نام بھی فارسیہ کیانی نہیں۔۔۔۔۔ اور تمہاری اس طرف داردادی کو بھی ماما جلد اوپر پہنچائیں گی۔۔۔۔۔ مروگے تم بھی اور دادی بھی۔۔۔۔۔ بھاڑ میں جاو عباد حشمت کیانی"

اپنے چہرے پر نفرت اور حقارت کی پر چھائیاں لائے وہ آہستہ آواز میں بڑبڑائی اور پیر پٹھے وہاں سے گئی مگر اسکے جاتے ہی عباد دروازے کی اوٹ سے باہر نکل آیا۔

فارسیہ کی ساری خرافاتی پلینگ وہ سن چکا تھا اور اسے کچھ دیر پہلے اس ذلیل لڑکی کے ساتھ کیے برتاؤ پر دلی فرحت نصیب ہوئی۔

بھاڑ میں تو اب وہ اس خرافہ کو پورے پروٹو کول سے چھوڑ کر آنے والا تھا۔

نور اسے بیشتر بیڈ تک پہنچ کر اپنا فون اٹھائے سراج علی کا نمبر ملایا۔

"اداجا کے لیے میں نے جو لڑکی لانے کا کہا تھا مجھے وہ کل تک چاہیے، یہ کام جلدی نمٹاؤ سراج"

Posted On Kitab Nagri

اپنی پیاری اور جان سے عزیز دادی جان کے لیے وہ کبھی رسک نہ لیتا تھا مگر ناجیہ ہر بار انکی میڈیسن بدل دیتی تھی، تبھی عباد چاہتا تھا کہ وہ کسی ایسی مخلص اور ایماندار لڑکی کو انکے پاس لائے جو کم از کم اس سارا وقت انکے پاس رہے جب وہ گھر سے باہر ہوتا ہے۔

وہ جانتا تھا جو لوگ تکلیف اور نقصان پہنچانے کے لیے آستین کے سانپ بنے ہیں ان کے سامنے وہ نہ کمزور پڑ سکتا ہے نہ ہلکا، وہ چاہتا تھا اپنے دشمنوں کو حسرت کی مار مارے، اور اسے کمزور اور شکستہ دیکھنا سکے ان فسادِ رشتہ داروں کی اک تشنگی بن کر رہ جائے۔

ایک آخری عناد بھری نگاہ دروازے کی سمت ڈالتا وہ واپس چہنچ کرنے بڑھ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

حسب معمول دادا جان کو احد کے سپرد کیے وہ ہوٹل نکلی، آج اس نے خاص طور پر اللہ کے حضور نوکری مل جانے کی دعا کی تھی۔

چار بجے تک وہ اپنا کام مکمل کرتی حور کے ساتھ ہی کنز اباجی کے گھر گئی۔

وہ دونوں کو خوش دلی سی ویلکم کیے چائے بنانے چلی گئی تھیں، انکے شوہر نے کچھ دیر پہلے ہی اس معاملے کا پوچھا تھا تو کنز نے اس لڑکی کا سر سری ذکر بھی کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

چائے لائیں وہ خود بھی اب منہا اور حور کے سامنے ہی بیٹھی تھیں، حور کو تو وہ اچھے سے جانتی تھیں تبھی منہا پر بھی انھیں بند آنکھوں یقین تھا۔

"میری بات ہوئی تھی سرتاج سے، وہ پوچھ رہے تھے میں نے تمہارا ذکر کیا تھا۔۔۔ یہ رہا انکے پیلس کا ایڈریس۔ کل تم صبح دس بجے چلی جانا، فضل جو میرے شوہر ہیں انکا حوالہ دے کر اندر بھجوانا چوکیدار کو سراج بھائی کے پاس۔۔۔ وہ تمہارا تھوڑا سا تعارف پوچھیں گے۔۔۔ نوکری کی ٹائمنگ وہ خود بتا دیں گے مگر ایک دن میں چھ گھنٹے لازمی دینے ہوں گے۔۔۔ تم کو چھ گھنٹوں پر کوئی مسئلہ تو نہیں ہو گا ناں منہا"

سر سری سی تفصیل فراہم کرتیں کنز، منہا کی اڑی ہوئیاں دیکھ کر فکر اور رسان سے بولیں جس پر وہ فوری سر ہلا گئی۔

"بس پھر ٹھیک ہے، تم کل دس بجے یاد سے چلی جانا۔ میری دعا ہے تمہیں نوکری مل جائے۔ وہاں میرے شوہر فضل ڈرائیور ہیں اور خود سراج بھائی بہت نیک اور اچھے انسان ہیں لہذا کوئی بھی وہاں مسئلہ ہو تو انکو کہہ دینا بلا جھجک بس وہاں کے دو نواب زادوں اور اکلوتی نواب زادی سے زرا محتاط رہنا وہ خاصے سر پھرے ہیں تینوں۔۔۔ باقی مجھے پتا ہے حور بتاتی رہتی ہے کہ منہا کتنی بہادر اور مضبوط ہے۔۔۔ خیر اب تم دونوں بیٹھو میں نے بریانی بنائی ہے رات کے لیے میں تم دونوں کو گھر کے لیے

ڈال دیتی"

Posted On Kitab Nagri

منہا اور حور کو نثار ہوتی نظروں سے تکتیں وہ اٹھ کر باورچی کی سمت لپکیں تو منہا نے خوف سے جھر جھری لی، اتنے بڑے بنگلے میں جانے کا سوچ کر ہی اسکا دل دہل رہا تھا۔
حور نے اسکی گھبراہٹ بھانپ کر اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے تسلی دینے کو دبایا تو منہا کو بھی چار و ناچار مسکرا نا پڑا مگر حقیقت میں وہ بہت ڈری ہوئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"ہمیں بہت دلی افسوس ہے عباد صاحب، آپ پر اور آپکی فیملی پر مشکل وقت ہے سمجھ سکتے ہیں لیکن عوام میں اس خبر سے ہلچل مچ چکی ہے۔۔۔۔۔ وہ لوگ آپ کے غم میں شریک ہونے کے لیے بیقرار ہیں، انکا لیڈر دکھ میں ہے لیکن وہ آپکو دیکھنے کے لیے بے تاب ہیں۔۔۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو ہم کل پارٹی پریس کانفرنس کر لیں۔۔۔۔۔"

www.kitabnagri.com

میٹنگ روم میں اس وقت ملک کے نامی گرامی سیاسی لوگ عباد حشمت کیانی کے سامنے براجمان تھے جن کے چہروں پر لکھی مطلب کی کہانیاں وہ ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر نخوت سے ملاحظہ کر رہا تھا، دشمن نے یہ وار اسے سوگ میں غرق ہو جانے کے لیے نوازا تھا اور عباد کے دوسرے روز ہی میٹنگ میں شمولیت کسی کے تلووں لگی اور سر پر بجھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس وقت بھی عباد کی نفرت بھری نگاہیں کسی ناپسند وجود پر پتھر تھیں جو اسکے زاویہ نگاہ سے پہلے ہی گڑ بڑا چکا تھا۔

"ہماری سیاسی دشمنی ایک طرف عباد کیانی مگر میں نے اس روز جو میڈیا کے سامنے دھمکی دی تھی وہ صرف میرا وقتی غصہ تھا۔۔ میں خود اس حادثے سے بہت افسردہ ہوا۔۔ دیکھو۔۔۔۔۔"

سرور حسین سفید کرتے کھڑکے سوٹ پر سیاہ چادر اوڑھے ایک مضبوط پارٹی کارکن تھا جسے پیٹھ پیچھے وار کر کے اب اپنے آپ کو ستھرا بھی کرنا تھا، اسکی بات ہاتھ کے اشارے سے واپس منہ میں دفن کرتا عباد اسکی سمت سے نفرت اور حقارت سے منہ موڑ چکا تھا۔
جبرے بھینچ کر سرور حسین نے یہ تضحیک برداشت کی۔

"جو کوئی اس سب کے پیچھے ہے اسے بچ میڈیا کے ہی عبرت بناؤں گا یہ بات یہاں بیٹھا ہر فرد سن لے، اپنی بیوی کی موت اور بچے کی گمشدگی کا پتا لگوانے تک مجھ پر سوگ تک حرام ہے۔۔۔۔۔ رہی بات کانفرنس کی تو خالد صاحب آپ کل اسکی تیاری کریں۔ میں عوام سے ضرور بات کرنا چاہوں گا۔ عباد حشمت کیانی کی پشت پر وار کرنے والے سن لیں کے مرا نہیں ہوں ابھی"

اپنے شک کے دائرے میں آتے ہر حریف کو وہ معتب ٹھہرا چکا تھا، ہر کوئی اسکی پاؤں اور اسکے رتبے کا معترف تھا، اس پورے شہر میں اسکی حکومت تھی، یہاں کے لوگ عباد حشمت کیانی کی وفاداری کے جہاں معترف تھے وہیں اسکے عتاب سے خوفزدہ بھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے علاوہ بھی وہ شہر کے چیرٹی معاملات کا صدر تھا، پچھلے دو سالوں میں ہر طرح کے مسائل کو حل کرنے کے ساتھ یہاں پر پھیلے جرائم کی روک تھام سے لے کر عوام کو ہوتے ہر مسئلے پر وہ اپنی پوری توجہ دیتا تھا۔

وہ لوگوں کے دلوں میں دھڑکتا تھا مگر خود کے ساتھ نا انصافی کرنے والوں کو اسے اپنے ہاتھ سے سزا بھی دینی پڑتی تھی۔

اس گندی سیاست کی دلدل میں اتر کر اسکے ہاتھ نا انصافی اور غداری کے قتل میں لہو سے رنگے تھے۔ دشمن ہر لمحہ اسکی تاک میں تھا، اسے نقصان پہنچانا اسکے ہر حریف کی اولین خواہش رہتی۔ اور ویسے بھی عباد حشمت کیانی کو باہر کے دشمنوں کی کیا ضرورت جب اسکا پیلس ہی آستین کے سانپوں سے بھرا ہوا تھا۔

سرور حسین کی آنکھوں میں ابلتی نفرت کو عباد جوتی کی نوک پر رکھ چکا تھا، سراج علی کو اس نے کام پر لگا دیا تھا اور خود وہ اب منظر سے ہٹنے کی غلطی نہیں کرنے والا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

بھائی کہاں ہیں؟"

Posted On Kitab Nagri

یکے بعد دیگرے دو بڑی گاڑیاں پیلس کے پورچ میں رکیں، دروازہ کھول کر نکلتے سراج علی نے لپک کر قریب ہی کھڑے گاڑے سے سرسری انداز سے پوچھا۔

"میٹنگ تھی انکی، پارٹی کارکنوں کے ساتھ"

وہ اسے مطلع کیے سراج کے اشارے پر وہاں سے ہٹا وہیں سراج علی کے ماتھے پر شکنیں اتریں، لان میں خرافاتی دوستوں کے سنگ انہی کی طرح دانت نکال کر ہنستی فاریہ پراک سرد نگاہ ڈالے وہ اس سمت لپکا جہاں فاریہ اپنے کچھ یونی لفنگے دوستوں کے ساتھ گپیں ہانک رہی تھی۔

"لو فاری۔۔۔۔۔ تمہارے گھر کا وہ منحوس سیکورٹی کمیرہ اکیٹو ہو گیا"

بے ڈھنگے ملبوسات، پھٹی جینز اور سرسری ٹاپس میں لپٹی لڑکیاں اور مردانگی کے نام پر کالک جیسے وہ زنانہ لڑکے جن کو دیکھ کر خوبروسا جاندار مرد سراج ویسے ہی تپ چکا تھا، وہیں ان میں سے ایک لڑکی نے سامنے سے آتے شیرجواں کے آنے کی خبر دی تو فاریہ نے حقارت سے گردن موڑ کر دیکھا اور تفاخر سے اپنی گردن اکڑائے اٹھ کر سینہ تانے سراج علی کی اچھٹی نگاہوں کے حصار میں آئی۔

اسکے وہ سارے دوست ترسی نگاہیں لیے سراج علی کی پروقار شخصیت دیکھ رہے تھے جو عباد حشمت کیانی کے دلفریبی کے اعلیٰ معیار سے تو کم مگر ایک دلکش مرد ضرور تھا۔

"کتنی بار منع کیا ہے ان نمونوں کو یہاں مت بلایا کرو فاریہ، آسان زبان سے سمجھا دینا اپنے ان لفنگے

دوستوں کو کہ دوبارہ یہاں نظر نہ آئیں۔۔۔۔۔ اپنی نہیں تو اس گھر کی عزت کا خیال کرو"

Posted On Kitab Nagri

ماتھے پر رگیں ابھریں اور وہ جس توند ہی سے اسکی سمت دیکھ کر جھاڑ رہا تھا فاریہ نے ایک لمحہ لگائے سراج کا گریبان دبوچے قہر آلود آنکھوں سے اسکی اس ہمت پر اسے گھورا۔

"ہاؤڈیو چیپ مین، تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے دوستوں کو پھر سے ایسا کہنے کی۔ اپنی اوقات مت بھولو سمجھے، نوکر ہو نوکر بن کر رہو۔۔۔۔۔ ہو کون تم فاریہ کیانی کو آرڈر دینے والے"

لہو چھلکاتی آنکھیں سراج کے پھینچے چہرے پر ڈالتی وہ حلق کے بل دھاڑی یہاں تک کہ پورے پیلس کے گارڈز دم سادھ گئے البتہ فاریہ کے بے شرم دوست اس کو انجوائے کر رہے تھے۔

"اپنی حد میں رہنا دوبارہ ورنہ تمہاری یہ اکڑ نکال کر دو منٹ میں تمہارے ہاتھ میں رکھ دوں گا، میں کون ہوں میری کیا اوقات ہے یہ مجھے تم سے جاننے کی ضرورت نہیں۔۔۔ پانچ منٹ میں انکو چلتا کر دو ورنہ تمہاری جان سراج علی خود نکالے گا۔۔۔۔۔"

جھٹکے سے فاریہ کی کسی بات کی پرواہ کیے بنا وہ اسکے ہاتھ اپنے گریبان سے آزاد کیے باقاعدہ اسے دھکا دیے روح فنا کرتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے دو گارڈز کے سنگ پیلس کے اندر بڑھ گیا جبکہ فاریہ کیانی کا چہرہ نفرت اور غصے سے سرخ بھبھول ہوا تھا، اسکا بس نہ چلا کہ اس شخص کے ٹکڑے کر ڈالے۔

"مرد ہو تو ایسا۔۔۔۔۔ ہائے"

ایک اور ترسی مخلوق کمٹ پاس کرتی سراج علی کو جاتا دیکھتی آگے بڑھی، البتہ فاریہ کے دماغ کی اس وقت چولیس ہل چکی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"ہمیں ہمیشہ زلیل ہی کرواتا ہوا اس منحوس سے تم فاری، لٹس گو گائیزاب ہم کہیں اور ہی ملیں گے" یہ ایک زنانہ ٹائپ لڑکا تھا جسے شائد سراج علی جیسے خالص پروتار مرد کو دیکھ کر کچھ زیادہ ہی مرچیں لگیں۔

"او کے جاو تم لوگ، اسکی طبیعت صاف کر لوں میں پہلے۔۔۔۔۔ میں تم لوگوں سے سوری کرتی یار۔۔۔ عباد نے سر چڑھا رکھا اسے، خود کو میرا مالک سمجھتا ہے کمینہ۔۔۔۔۔ بس پتا نہیں کیوں میں اسکی جان لیتے لیتے رک جاتی۔۔۔۔۔ خیر سی یو"

اپنے تمام دوستوں کو برہم اور منہ بگھاڑ کر جاتا دیکھتی وہ فوری ان سے معذرت کرتی راہ میں آئی مگر سب کی خاص کراری زلت ہوئی تھی تبھی شرم اور غیرت کھائے وہ لوگ چلے گئے مگر فاریہ پیر پٹھے، ناک کے نتھنے پھیلاتی اندر لپکی کیونکہ آج وہ سراج علی کی جان لینے والی تھی۔

ناجیہ اپنے کام سے نگلی تھی اور عباد بھی گھر نہ تھا، آج وہ واقعی اسے مار دینے والی لگی۔

طویل راہداری عبور کیے اس بھول بھولیوں جیسے پیلس کے چپے چپے سے واقفیت کے باعث وہ آخری کنارے تک پہنچے ساتھ ہی گلاس ڈوراوین کیے ملحقہ گولف گراؤنڈ پہنچی، یہاں وہ لوگ اکثر گڑسواری بھی کیا کرتے تھے۔

کچھ فاصلے پر ہی اسے سراج علی دو گارڈز کے ساتھ بات کرتا دیکھائی دیا جس نے دور سے ہی بپھری موج بن کر فاریہ کو آتا دیکھ کر جڑے بھینچے اپنے گارڈ کو فارغ کیا اور سینہ تانے اس طوفان کے سامنے تنا جس

Posted On Kitab Nagri

نے آؤدیکھانہ تاو تماچہ مارنے کی نیت سے ہاتھ تو اٹھایا مگر سراج علی اسکی مرمریں کلائی ناصر ف پکڑ چکا تھا بلکہ اگلے ہی لمحے دبوج کر اسے لہرا کر قابو کرتا فار یہ کے ہلنے تک کی سکت باقی نہ چھوڑے قہر آلود گھورا۔

"تمہیں کتنی بار کہا ہے اپنی حد سے نکلنے کی کوشش نہ کیا کرو"

وارنگ دیتا جتنا لہجہ لیے وہ تمللا اٹھا مگر وہ اسے پوری قوت سے دھکا دیتی پھنکار کر گرفت سے نکلی۔
"میں تمہاری جان لے لوں گی سراج، تم کتنے ڈھیٹ اور لیچڑ ہو۔۔۔۔۔ نفرت ہے مجھے تم سے، تنگ آپچی ہوں تمہارے ان منحوس رویوں سے۔۔۔۔۔ تم کس طرح مجھ پر حکم چلا سکتے ہو۔۔۔ اس پپلس کی پرنسپل پر۔۔۔۔۔"

حلق کے بل ہی وہ دھاڑتی ہی بولتی تھی، اس لڑکی میں تمیز اور تہذیب جیسا کچھ ہونا ایک دیوانے کا خواب تھا اور وہ یہ جواب اچھے سے جانتی تھی تب بھی سفاکیت سے دہرا نا نہ بھولتی۔

"میری نظر سے دیکھو تو نہ تم اس جگہ کے قابل ہو نہ میرے دل کے، کاش مجھے بھی تم سے نفرت ہو جائے۔ اتنی نفرت کہ تمہیں دیکھ کر نظر، سوچ کر دماغ اور یاد کر کے دل جل جائے۔۔۔ لیکن جب تک نہیں ہوتی تب تک تم پر حکم بھی چلاؤں گا اور تمہارا دماغ بھی درست کروں گا۔۔۔۔۔ اب گم کرو اپنی یہ شکل اور دوبارہ اس اس جگہ نظر نہ آنا جہاں میں نے تمہارا جانا ممنوع کر رکھا ہے۔۔۔۔۔ جاو یہاں سے

Posted On Kitab Nagri

اور یہ واہیات کپڑے پہلی فرصت میں بدلو، دوبارہ تمہیں جس انداز میں سمجھاؤں گا وہ تم پر اور تمہاری ماں دونوں پر گراں گزرے گا۔۔۔ سوچ لینا اب تو تمہارا وہ منصوبہ ساز لفظ گابھائی بھی سر پر نہیں " ایک ایک لفظ خونخوار تیور سے باور کرو اتنا وہ فاریہ کے ڈیپ گلے والی اپر اور ٹہنوں سے قدرے اونچی شارٹ جینز جو گھٹنوں سے پھٹی تھی اسے دیکھ کر حلق تک جلا، ناپسندیدگی سے منہ موڑ لیا جس کا مطلب تھا وہ فاریہ کی شکل تک دیکھنا نہیں چاہتا۔

دس بیس لعنتیں اور کئی زیر لب حرافات بکتی وہ اسے حقارت سے تکتی وہاں سے چلی گئیں البتہ سراج علی کا دل یہی کیا اپنے دل کو سینے سے گھسیڑ کر نکال کر کسی گہری کھائی میں جھونک آئے جو ایسی لڑکی کے لیے مر گیا تھا۔

اپنی بے بسی پر وہ آج تک ماتم ہی کرتا آیا تھا اور اسکی اس بے بسی کا گواہ عبادِ حشمت کیانی بھی تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"ان شاء اللہ تمہیں نوکری ضرور ملے گی، بس احد کی فکر مت کرنا پیچھے، میں اسے سنبھال لوں گا "

کنزاجی کی بھجوائی بریانی خود اور دادا دونوں کو پروسے وہ ساتھ ساتھ گود میں مزے سے نیند میں گم ہوتے احد پر بھی مسکرا کر نظر ڈالتی جا رہی تھی جو ابھی دودھ پی کر نیند میں اتر تھا۔

"ان شاء اللہ دادو، بس آپ احد کو ڈسپینسری لے جانا، اسکا خفانظقی ٹیکوں کا سسٹم بھی تو شروع کروانا ہوگا ساتھ ساتھ میں چاہ رہی اسے باجی نوشین سے مکمل چیک کروالوں میری ان سے واپسی پر بات ہوگئی تھی۔۔۔ پوچھ رہی تھیں کہ احد کون ہے تو مجھے اسے اپنی بہن کا بیٹا بتانا پڑا جو اپنی پسند سے شادی کر کے چلی گئی تھیں تبھی انکو اطمینان ملا۔ آپ اسے یاد سے لے جانا "

Posted On Kitab Nagri

منہا کی تاکید اور یاد دہانی پر وہ شفقت سے مسکرائے، منہا کا اسے بہن کا بیٹا بتانا بالکل سہی لگا کیونکہ جس معاشرے میں وہ رہتے تھے وہاں ایسی باتیں رسوائی اور ذلت بنتے دیر نہ لگتیں تھیں۔
کل تک بھلے وہ بے خوف تھی پر اب اسے اپنے ساتھ ساتھ احد اور دادا کا بھی سوچنا تھا۔
وہ ہر گز نہیں چاہتی تھی کہ لوگ احد کو مشکوک نگاہوں سے دیکھیں، اور احد سلطان میں منہا کی جان بس چکی تھی۔

"بہت اچھا کیا، میں بھی محلے میں یہی بتاؤں گا۔۔۔ میں اسے لے جاؤں گا پُتری بے فکر رہ۔ اللہ تجھے کامیاب کرے گا"

ڈھیر سی دعائیں سوچنے وہ اسے ہر فکر سے آزاد تو کر گئے مگر بھوک ختم ہوتے ہی وہ احد کو اٹھائے اٹھی اور نثار ہوئے اس چھوٹے سے گڈے کو دیکھا جو سانس آسانی سے لے رہا تھا۔
اسے اٹھائے ہی وہ اندر کمرے میں بڑھی، آہستگی سے اسے چھوٹے سے پلنگ پر لٹایا اور پاس ہی بیٹھی،
جھک کر اسکی پیشانی چومی، اسکے بال معظم صاحب نے آج خود ہی اتار دیے تھے اور اب تو وہ بالکل ہی چمکتا چاند لگ رہا تھا۔

"میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں احد، کبھی منہا کو مت چھوڑنا۔۔۔ تم میری زندگی ہو ماما کی جان۔۔۔ اُف کب بڑے ہو گے تم اور مجھے ماما کہہ کر بلاو گے۔۔۔ سچی تمہارے ان چھوٹے چھوٹے

Posted On Kitab Nagri

ہونٹوں سے یہ سننے کی بہت خواہش ہے۔۔۔۔۔ اب تم مزے سے آرام کرو میں زرا کل کے لیے کوئی ڈھنگ کا جوڑا دیکھوں۔۔۔۔۔ "

بہت پیار سے وہ احد کی ننھی ننھی انگلیاں چومتی مسکرا کر تکتی الماری کے ساتھ پڑے صندوق تک پہنچی اور اسے آہستگی سے کھولا۔

اس صندوق میں منہا کی ساری دنیا قید تھی۔

مگر اس وقت بس وہ اپنا ایک واحد اچھا سنبھال کر رکھا جوڑا نکال کر اسے رشک سے چھوئے مسکرائی۔
پچھلی سالگرہ پر دادا جان نے اپنی چاندی کی انگوٹھی بیچ کر منہا کو یہ جوڑا دلایا تھا، وہ انگوٹھی جو انکی بہت پسندیدہ تھی۔

تبھی یہ جوڑا منہا کو جان سے پیارا تھا۔

وہ سرخ کرتی جس پرست رنگی لیس لگی تھی اور پیلی پٹیا لہ شلوار جس کے گھیرے میں اس جیسی دو آرام سے آجائیں۔

www.kitabnagri.com

پھر وہ ململ کا ویسی ہی لیس والا دوپٹہ۔

جب منہا بہت خوش ہوتی یا جس روز بنا روئے دن گزارتی تبھی یہ سندر جوڑا پہنا کرتی مگر ناجانے کیوں دادا کہتے وہ اس کو نہ پہنا کرے کیونکہ اس میں منہا سلطان کسی سلطنت کی ملکہ لگتی تھی۔ جب وہ اپنی

Posted On Kitab Nagri

بڑی بڑی آنکھیں کاجل سے مزید سیاہ کرتی اور ہونٹ لالی سے رنگ لیتی تو داداجان ڈرتے کہیں اُنکی منہا کو کوئی زمانے کی نجس نظر نہ دیکھ لے۔

لیکن کل وہ بہت من سے یہ جوڑا پہننا چاہتی تھی، تاکہ اگر نوکری نہ بھی ملے تو منہا کے چہرے کی مایوسی وہ لال اور پیلا رنگ جذب کر لے۔

اپنے واحد پیارے جوڑے کو بہت دیر لگا کر استری کیے کرسی پر نفاست سے دھرا اور وضو کرنے باہر نکلی، داداجان کو سوتا دیکھ کر انکا ماتھا چومے ان پر کھیس اچھے سے کرواتی وضو کیے واپس کمرے میں گئی۔ نماز ادا کی اور کل کے دن کی عافیت کی دعا مانگتی وہ پلنگ پر احد کے پاس ہی آکر لیٹی۔ کب اس ننھے چاند کو دیکھتی وہ سوئی اسے خبر نہ ہو سکی۔

دوسری سمت بہت بڑے بنگلے میں رات کے وقت ہوتی پارٹی اور وہاں میکسی ڈریس میں لپٹی ناجیہ کسی آدمی کے روبرو کھڑی ڈرنک پینے میں مگن تھی۔

اس آدمی نے ڈنر سوٹ زیب تن کر رکھا تھا اور وہ ناجیہ کو ڈانس کرنے کی دعوت دے رہا تھا۔

ارد گرد بھی فسوں خیز دہکتے، دکتے سراپے موجود تھے، مدھر رومانوی موسیقی پر کپلرز قص کر رہے تھے، برہنہ بازوؤں اور پنڈلیوں والے ملبوسات میں وہ آپر کلاس عورتیں فخر سے لہرا رہی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

اُس آدمی نے ادا اور نزاکت سے ناجیہ سے وائین گلاس لے کر پاس سے گزرتے ویٹر کی ٹرے میں رکھا اور بے تکلفی سے ناجیہ کی پتلی کمر کے گرد بازو لپیٹ کر ایک ہی جھٹکے سے اسکے کان کے ساتھ اپنا منہ جوڑا۔

"اُسے مجھ پر شک ہے ڈارلنگ، دھمکی جو دی تھی "

سرگوشی پر ناجیہ پریشانی سے روبرو ہوئے مسلسل اس کے سنگ کیل ڈانس کر رہی تھی مگر سرور حسین کا چہرہ منظر عام پر آتے ہی وہ بھی اڑے حواس میں لگی۔

"نووے۔۔۔۔۔ اسکا شک دور کریں سرور صاحب۔۔۔۔۔ اس وقت ہم عباد کی دشمنی فیس نہیں کر سکتے۔ کچھ بھی کریں پلیز تاکہ وہ آپ پر اعتبار بحال کرے۔۔۔۔۔ بائے داوے آپ کو اپنا غصہ ہینڈل کرنا آنا چاہیے، ہماری بنی بنائی گیم چوپیت کر دیں گے آپ۔۔۔۔۔ ویسے بھی اگر آپ کو میری زندگی کا حصہ بننا ہے تو پہلے مجھے اس پیس کے اس ناگ سے اپنا حق لینا ہے۔۔۔۔۔ اپنے بچوں کا حق۔۔۔۔۔ آپ سمجھ رہے ہیں ناں کہ میں کیا کہہ رہی "

www.kitabnagri.com

موسیقی، رقص، اور نشاط انگیز ماحول سے بے نیاز وہ بس سرور حسین کی بے خود آنکھوں میں تکتی فیصلہ سنار ہی تھی جو اس وقت پھر سے اس ماحول کی طرح مست ہوئے اسکی کمر شدت سے جکڑے اسے اپنے چہرے کے روبرو لائے سانس بھر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"Leave it at that, I want to feel you deeply. As far as dispelling Ibad's doubts is concerned, I have already thought about what to do."

سب باتیں چھوڑ دو، میں تمہیں گہرائی سے محسوس کرنا چاہتا ہوں۔ جہاں تک بات رہی عباد کا شک (دور کرنے کی تو میں سوچ چکا ہوں کہ مجھے کیا کرنا ہے۔

بے خودی اور سرور حاوی ہوتے ہی وہ ناجیہ کی خباثت زدہ مسکراہٹ ملتے ہی اپنی اوقات پر اتر آیا تھا، یہ ان بے راہ رو نجس اور گھٹیا پر کلاس کے نام پر دھبہ نمالوگوں کے لیے فخر تھا کسی اور کی بیوی کو باہوں میں سمولینا اور کسی اور کے شوہر کو بہکا دینا۔

تیسری طرف عباد آتے ہی کچھ دیر ادا جان کے پاس بیٹھا تھا انھیں کل اس لڑکی کے آنے کا بتانے۔
"میری بات غور سے سُنیں ادا جان، وہ اگر کل سراج کو مناسب لگتی ہے تو آپ کی کئی کرنے پر معمور ہوگی مگر اس پیلس میں کیا ہو رہا ہے کیا معاملات ہیں ایسی کوئی تفصیل آپ بھول کر بھی اُسے نہیں دیں گی۔۔۔۔۔ اس وقت ہم جس سٹیج پر ہیں ہمیں اپنے سائے سے بھی محتاط رہنا ہے۔۔۔۔۔ آپ سمجھ رہی ہیں ناں "

پیار اور شفقت سے وہ ادا جان کا ہاتھ چومے انھیں ابھی وہیل چیئر لران میں واک کروا کر لائے خود اٹھا کر بستر میں لٹاتا کمبل اوڑھائے قریب ہی بیٹھا جو اسکی بات پر ہامی بھرے سر ہلا چکی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"میں سمجھ گئی میرے سوہنے، یہ بتاؤ ٹھیک ہے ناں پُتر "

بھلے وہ ساری دنیا کی آنکھوں میں سوگ کے باوجود دھول جھونک آیا پر اس فساد اور عذاب سی زندگی کو اپنے اہم حصوں کے بنا گھسیٹنے کا دکھ عباد حشمت کیانی کی شہد رنگ چمکتی آنکھوں کے کنارے سلگا گیا۔

وہ خوبصورت، پرکشش اور پروقار سا انکا پوتا جھلس کر رہ گیا تھا، اسکی ذات ماتم سی تھی، آواز میں ہوک سی تھی۔

"میرا بچہ، وہ مل جائے تو جی اٹھوں گا، میں تو شرم سے اب گل کی قبر پر بھی نہ جاسکوں گا نہ اسکی موت پر آنسو بہانے کی ہمت ہوگی۔۔۔۔۔ اسکی امانت اتنی آسانی سے کھودی، وہ کتنی تکلیف میں ہوگی ادا جان۔۔۔۔۔ بس آپ میرے لیے دعا کریں۔۔۔۔۔ ایک ہفتہ دیا ہے ہسپتال والوں کو، اسکے بعد زمین آسمان ایک نہ کر دیا تو میرا نام عباد حشمت کیانی نہیں۔۔۔۔۔ خیر آپ آرام کریں "

خفیف سی تکلیف میں لپٹا وہ انھیں بھی ملال میں مبتلا کرتا وہاں سے باہر نکلا تو دروازے پر ہی سراج علی موجود ملا۔

"حارث غائب ہے، پتا چلا ہے کسی لفڑے کے چکر میں نکلا ہے۔۔۔۔۔ کسی کو ٹھکانے لگانے کی بات کر رہا تھا۔۔۔۔۔ دوسرا ناجیہ اور سرور کی ملاقات کی خبر ملی ہے وہاں ج نساء کی پارٹی پر۔۔۔۔۔ یہ ناجیہ صاحبہ اور سرور بڑی ملاقاتیں کر رہے ہیں کہیں ان دو کا شادی کا پلین تو نہیں "

Posted On Kitab Nagri

کمرے سے نکلتے عباد کے ساتھ ہی چلتا وہ اسے جو خبریں دے رہا تھا اس پر عباد کی سرد مہری سے آنکھیں
تپش سے بھریں۔

"دو سپولے مل گئے تو مزید بڑا ڈھنگ ہی ماریں گے سراج علی اور یہ فاریہ والے ہنگامے کے بارے کیا
سن رہا ہوں میں گارڈز سے۔۔۔ تمہیں کتنی بار کہا ہے ایسی سفاک لڑکی پر صاف لعنت بھیجو۔۔۔ پر پتا
نہیں تمہیں کب ہوش آئے گی۔۔۔ جب اسے ہی نالی میں گرنے کا شوق ہے تو تم کتنا بچاؤ گے اُسے
گندگی سے۔۔۔۔۔ ہاں ہاں جانتا ہوں تمہارے جذبات لیکن میں اسے اب اس کھیل میں استعمال
کرنے والا ہوں لہذا اس پر ترس کھانا بند کر دو "

چلتے چلتے وہ رک کر جیسے سراج علی کو تنبیہ کرتا غرایا اور سراج کی تکلیف چہرے پر اترتے ہی عباد کو بھی
لہجہ نرم کرنا پڑا مگر عباد کی آخری بات نے سراج کا دل دہلا دیا۔

"میں اپنا دل سینے سے نکال کر پھینکنے پر قدرت کیسے رکھ سکتا ہوں بھائی، یہ میرے بس سے باہر ہے "
مضبوط لہجہ شکستگی سے ہمکنار ہوا تو عباد بھی افسوس سے اس کا یہ ویک پوائنٹ دیکھتے بد مزہ ہوتا جڑے بھینچے
اپنے کمرے کی سمت لپک گیا البتہ سراج علی کے چہرے پر صدیوں کی تھکن ضرور اتر آئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Posted On Kitab Nagri

اگلی دلفریب صبح کا قہر آلود دھند لکا شربت، زمین زادوں پر سایہ فگن ہو چکا تھا، گزری رات ہوتی پھر سے جل تھل کرتی بارش نے منظر تر و تازہ کر دیے تھے۔

وہ ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے جانے کے لیے تیار ہو چکی تھی، وہی دلفریب سرخ اور پیلا رنگ جس نے منہا سلطان کا روپ اُجال کر اسے اس خستہ حال بستی کا سب سے نمایاں اور نکھر اسرا پنا چھوڑا تھا۔ وہ بڑی بڑی پلکوں والی غزالی آنکھیں جن میں کاجل کی بھر مار نے اسکے حسن کی ہلکی سی دھک اُجاگر کی۔ ہونٹوں پر اسے کچھ لگانے کی ضرورت ہی نہ پڑتی وہ قدرتی گلاب رنگ کے تھے، وہ دھلی اُجلی سی احد سلطان کو بھی کپڑے بدلوائے اچھا سا تیار کرتی اٹھائے باہر لائی جہاں معظم صاحب ڈسپینسری جانے کے لیے تیار بیٹھے تھے۔

سفید خستہ سے کرتے تلے سفید اور سیاہ لائننگ والی دھوتی پہنے، سر پر حجاب کی پگ باندھے وہ منہا کے پیارے روپ پر دل میں کئی حفظ زبانی یاد سورتیں پڑھ کر منہا اور احد پر پھونکتے اس سے احد لیتے شفقت سے منہا کا سر چومے مسکائے، جو اپنے آپ کو چادر میں کوور کرتی اجازت لیتی باہر نکلی۔ کچی سڑک پر رات بارش کا پانی جمع تھا جس سے بچ بچاتی وہ تیز رفتاری سے جلد سڑک تک پہنچی۔ اپنے چھوٹے سے بیگ سے ایڈریس والا کاغذ نکالا اور کسی رکشے کے لیے انتظار کرنے لگی۔ دو منٹ تک رکشہ آچکا تھا، منہا نے اسے پتا تھمایا اور خود بھی پیچھے سوار ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

چادر کا چہرے پر نقاب سا اوڑھ کر وہ خود کو زیادہ محفوظ جانتی تھی۔
باہر گزرتے مناظر، معمولِ زندگی کے رنگ اور نظارے دیکھتی وہ گہری سوچوں میں غرق تھی۔
آج اسے امید تھی، اپنے حالات بدلنے کا یہ موقع اسے ہر صورت حاصل کرنا تھا۔
ایک گھنٹے کی مسافت پر رکشے والے نے پہلے تو رکشہ روکے سامنے تاحد نگاہ ڈیفینس اپر کلاس ایریا میں
رکشہ روکے حیرت سے دیکھا، ایک کچی بستی کی لڑکی ان رئیسوں کے گھر، خیر اپنا کام مکمل کرتا وہ منہا کو
گھر آ جانے کے بارے مطلع کر گیا۔
منہا نے بھرپور توجہ اور خاضر دماغی کے سنگ اتر کر رکشے والے کو اپنی جمع پونجی میں سے آٹھ سو کرایہ
دیا جو وہ رکشے والا ایک روپیہ کم نہ کرتا ضد سے پورے لے کر گیا۔
منہا نے رکشے والے کو منہ بگھاڑ کر دیکھا اور آٹھ سو دیتی سڑک کے پار گئی۔
وہ ایک بہت بڑا ذاتی کئی کنال پر پھیلا خوبصورت ایریا تھا جس کے دروازے کے تاحد نگاہ تو سرسبز صحن
تھا اور کہیں دور ہلکی ہلکی دھند میں دھند لایا ہوا وہ سفید رنگ کا پیلس جسے سفید پھولوں اور سبز بیلوں نے
جکڑ رکھا تھا۔
دوپٹہ سر پر نفاست سے جمائے وہ چادر شانوں کے گرد مضبوط کرتی اندر بڑھی، مین گیڈ پر ہی چوکیدار
نے مشکوک نظروں سے دیکھتے روکا۔
"کون ہو بی بی؟"

Posted On Kitab Nagri

تند ہی سے پوچھا گیا۔

"میں فضل بھائی کی سمت سے آئی ہوں، مجھے سراج صاحب سے ملنا ہے۔۔۔۔۔ یہاں جو پیروں سے معذور ہیں ناں انکی دیکھ بھال کے لیے نوکری کے لیے آئی ہوں "

منہا کچھ دیر تو سوچتی رہی اور پھر اپنی سمجھ کے مطابق بولی جس پر وہ ڈرائیور فوری لوہے کی سلاخوں والا گیڈ کھول کر اسے اندر آنے کا کہتا خود جاتے جاتے کسی آدمی کو اشارہ کرتے رکا۔

"یہ لڑکی نوکری کے لیے آئی ہے، اسے سراج بھائی تک پہنچا دو "

اس چوکیدار نے کسی اور آدمی کو تاکید کی اور منہا کو اسکے ساتھ جانے کا اشارہ کیا۔

منہا کی آنکھیں تو اتنے بڑے محل کو دیکھ کر نہ حیران تھیں نہ وہاں کی چمک دیکھ کر چندھائیں بلکہ وہ منہا سلطان تھی جسے عیش و عشرت سے لے کر زیبائش تک کی ہر چیز صرف پھندا لگتی۔

کوئی کہہ نہ سکتا تھا کہ وہ جھگیوں، جھونپڑی اور خستہ حال بستی کی ایک تھکی ماندھی لڑکی ہے جسے ایسا سب دیکھنے کی حسرت ہو، بلکہ وہ ان اونچی دیواروں اور سونے چاندی کی طرح چمکتے محل سے بے چین ہوئی، اسے کراہت محسوس ہوئی۔

ناجانے کتنی دیر تک وہ اس آدمی کے ساتھ اس محل میں آگے بڑھتی گئی، اسے لگا اگر اتنا راستہ وہ ہوٹل سے پیدل چلے تو آرام سے گھر پہنچ سکتی ہے مگر ان امیر رئیسوں کے تو گھر ہی پورے شہر جتنے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

آخر کار ایک آفس جیسے کمرے کے باہر اس آدمی کے رکنے پر منہا نے بھی سکھ کا سانس بھرا، اسکے پیر واقعی تھک چکے تھے۔

"سراج بھائی، یہ لڑکی آگئی ہے۔۔۔۔۔"

دروازہ واکیے وہ اندر داخل ہوئے مودب ہو کر باہر کھڑی منہا کے آنے کی اطلاع دے رہا تھا جسے منہا تجسس سے دیکھتی اس طرف متوجہ تھی جہاں سے وہ کسی کے آنے کی توقع کر رہی تھی مگر سراج علی نے اشارے سے انکو اندر بلا لیا تھا جو میز پر دھری اپنی دو عدد گنز میں گولیاں بھر رہا تھا۔

اندر داخل ہوتے ہی منہا کی نظر جب ان گنز اور گولیوں پر پڑی تو پورا چہرہ خوف اور ڈر سے سرخ پڑا، ناجانے کیا ہوا کہ وہ وہیں سے کانوں پر ہاتھ رکھتی حلق کے بل چیختی باہر دوڑی اور خود سراج علی اپنا سر پیٹتا اس سے پہلے فکر سے اٹھ کر کمرے سے نکلتا، منہا صاحبہ کسی پہاڑ سے ٹکرا کر یقیناً ریزہ ریزہ ہو جاتیں اگر عباد حشمت کیانی بروقت اور غیر ارادی طور پر اسکی کمر جکڑے اسے سنگ مرمر کے ظالم فرش پر گرنے سے نہ بچاتا۔

www.kitabnagri.com

اب منظر یہ تھا کہ کمرے کے دروازے میں کھڑے سراج کی شکل پر سفیدی کھنڈی تھی، وہ آدمی جو منہا کو لایا تھا وہ بھی حیرت اور صدمے سے منہ کھولے کھڑا تھا البتہ عباد حشمت کیانی جبرے بھیچے اس نازک سی سمی، نڈھال اور گرنے کے ڈر کے باعث عباد کی کمر سے قمیص جکڑ کر آنکھیں سختی سے میچ کر پتھر بن کر ہوا میں معلق ہوتی منہا کو بڑی گہرائی سے دیکھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ب۔۔ بھائی یہ گنزدیکھ کر ڈری اور پاگلوں کی طرح باہر بھاگ آئی۔۔۔۔۔"

معاملہ سنگین اور پتھر ہوتا بھانپ کر خود ہی سراج نے وضاحت کی گستاخی کی اور منہا جو حواس کھو بیٹھی تھی فوری اپنی پوزیشن کا احساس ہوتے ہی بوکھلا کر عباد کی جکڑی قمیص چھوڑے اپنی کم عقلی کو کو سے دو قدم دور ہٹی۔

دل یہی کیا زمین پھٹے اور وہ دُھنس جائے مگر وہ نظریں جو ہر ایک پر زہر خندی سے مرکوز ہو تیں تھیں وہ منہا سلطان پر بادلوں کی نرمی جیسا روپ دھار گئیں۔

وہ جو اس وقت اپنے کسی کام سے باہر جا رہا تھا، منہا کے ٹکرانے نے اسکے نفیس بوسکی کے سوٹ پر سلوٹیں اور شاید سینے کے پار کوئی کھینچاؤ پہنچایا تبھی عباد واپس سختی نگاہوں میں برقرار کرتا سراج کی جانب متوجہ ہوا۔

"اسے لے کر آفس آؤ، اسکا انٹرویو میں خود لیتا ہوں"

کمال اتر اہٹ کے سنگ کہتا وہ واپس اندرونی سمت اپنے دونوں گارڈز کے ساتھ بڑھا جبکہ منہا کی اس باولی حرکت پر سراج علی دھیماسا مسکرائے منہا کو مزید زمین میں دبا سا گیا۔

"یہ گنز تمہیں مارنے کے لیے نہیں تھیں بلکہ حفاظت کے لیے تھیں، چلو بھائی منتظر ہیں تمہارے"

Posted On Kitab Nagri

ہو نق بن کرا بھی کچھ دیر پہلے اس ٹکراتے شخص کی پُرکشش صورت اور پیاری سی رعب دار آواز سوچتی وہ سراج علی کی بات پر بل کھا کر مڑی جو کافی دیر سے آگے نکل چکا تھا، اپنی غائب دماغی کو کو سے وہ فوراً پیر گھسیٹتی سراج علی کے پیچھے لپکی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"کہاں تھیں آپ سارا دن اور رات۔۔۔۔۔ وہ منحوس میرے ہاتھوں مرتا مرتا رہ گیا۔۔۔۔۔ آپ کو بتا رہی ہوں میرا ضبط جواب دے گیا ہے۔ آپ عباد کو اپنے طریقے سے سمجھا دیں کہ اس سستے عاشق کی لگائیں کس دے ورنہ مجھے قاتلہ بنتے دیر نہ لگے گی"

اپنی سنہری شامیں اور پھر راتیں بھی سرور حسین اور اپنے اپر کلاس سرکل کے بیچ گزارے وہ گھر سدھار تو آئی مگر فاریہ کو پھری موج بن کر کمرے میں آتا اور ڈریسنگ پردہری ہر چیز فرش بوش کیے غراتا دیکھتی وہ چہرے پر دنیا جہاں کی شفقت اوڑھے اس جن زادی کو قابو کرنے قریب آئی مگر فاریہ کا غصے اور حقارت سے سرخ پڑتا چہرہ دیکھ کر اسکی گال سہلائے ماتھے پر ڈھلکے بال محبت سے سمیٹے۔

"شش۔۔۔۔۔ کام ڈاون ڈارلنگ۔۔۔۔۔ تمہارا کیا جا رہا ہے۔۔۔۔۔ زلیل کرتی رہا کرو اسے۔۔۔۔۔ مجھے خود کہاں اسکا تمہارے گرد منڈلانا پسند ہے مگر اسے کچھ کہنا سیدھا سیدھا عباد کو ناراض کرنے کے

Posted On Kitab Nagri

مترادف ہے۔۔۔۔۔ ایک بار تم دو کی شادی ہو لے پھر وہ عاشق خود اپنے جذبات پر ماتم کر کے شانت ہو جائے گا"

فاریہ کے ناقابل برداشت تیور اور اسکا مار ڈالنے والا جنون بھانپ کر ناجیہ نے اسے رساں سے تو جیہہ پیش کیے سمجھایا مگر وہ اس سب کو مزید برداشت نہیں کر پار ہی تھی۔

"ہنہ۔۔۔۔۔ وہ کیسے مجھ پر حاکم بن سکتا ہے مماء، اسکو یہ چھوٹ عباد نے دے رکھی۔۔۔۔۔ کبھی کبھی تو میرا دل چاہتا ان دونوں کو جان سے مار دوں۔۔۔۔۔ اور آپکو بھی اپنی انجوائمنٹ سے فرصت نہیں۔۔۔۔۔ لالہ نے دوبارہ کال تک نہیں کی۔۔۔۔۔"

ماں کی دو غلی سی فکر سے بیزار ہوئے وہ بیڈ تک جا بیٹھے اک نئے خدشے کو بیان کر رہی تھی جس پر اب ناجیہ کو بھی تشویش ہوئی۔

"وہ کہہ کر گیا تھا چالیسویں تک آجائے گا، تم تو جانتی ہو کہاں اپنی عیاشیوں کے بیچ اسے ماں بہن کا خیال آئے گا۔۔۔۔۔ میری پیاری سی پری مجھے اپنے سرکل میں ان رہنا پڑتا ہے، میری مجبوری ہے۔۔۔۔۔ این جیو کے حوالے سے سو کام دیکھنے پڑتے، سو پارٹیز اٹینڈ کرنی پڑتیں۔۔۔۔۔"

تم فکر مت کرو میں کرتی عباد سے بات۔۔۔۔۔ اور سراج کو بھی خود دیکھتی ہوں۔۔۔۔۔ جاو میرا بچہ فریش ہو جاو میں ناشتہ لگواتی ہوں"

Posted On Kitab Nagri

مصنوعی فکر اور پیار لٹائے بھی وہ فاریہ کی مسکراہٹ نہ پاسکی جو ماں کی باہیں جھٹکتی سرد مہری سے وہاں سے چلی گئی البتہ اسکے جاتے ہی مخصوص یونیفارم میں لپٹی عائنہ نامی پیارے سے نقوش رکھنے والی میڈ مودب سی ناجیہ کے روم میں داخل ہوئی۔

اس کے لیے اونچ جو س کے ساتھ ساتھ اس پیلس کی اک نئی اڑتی خبر لے کر جس کو سننے کے بعد ناجیہ کیانی کے چہرے پر نفرت اور سوچ کی گہری پر چھائیاں اتر چکی تھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ جو سراج علی تک بھاگ کر پہنچی تھی اسکے ہم قدم چلتی ایک بہت ہی بڑے فرنیچڈ اور خوبصورت سے آفس میٹنگ روم میں داخل تو ہوئی مگر منہا سلطان کی وہ آنکھیں جو اتنے بڑے محل کو دیکھ کر نہ چندھائیں وہ اس نفیس اور پیارے آفس روم کو دیکھ کر کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

اسے دیکھ کر یہ لگتا وہ کسی پرائم منسٹر کا ذاتی آفس روم ہے، سب سے پہلے تو اونچی اونچی ہاف وائیٹ اور کالے وال کرافٹ سے سچی دیواریں جن پر کئی کئی جگہوں پر بڑے بڑے رہنماؤں کی تصویریں آویزاں تھیں، قائد اعظم کی بڑی سی تصویر اس رولنگ باس چئیر کی چھلی دیوار کے اوپر نصب تھی۔

دونوں اطراف بہت سے رومز تھے جو مزید کئی پر اسرار راستوں کی سمت کھلتے، کمرے کی مناسب سے کالے اور بھورے رنگ کے پردے گلاس والز پر گرائے گئے تھے، عین درمیان میں ایرانی بڑا سا قالین

Posted On Kitab Nagri

پھیلا یا گیا تھا جس کے اوپر چھت سے لٹکتا وہ ہیرے موتیوں سے بنا فانوس جسکی روشنی منہا کی آنکھیں بھی چمکائی۔

باس رولنگ چیئر کے سامنے بڑا سا ٹیبل جس پر لاتعداد فانوز اور کھلا لپ ٹاپ دھرا تھا اور پھر قلم دان جن میں رکھے گئے قلم منہانے گویا اپنی ساری زندگی نہ دیکھے تھے۔

میز پر بھی خوبصورت سا کور شان کو بڑھا رہا تھا۔ آفس کی تیسری طرف خوبصورت سا سٹنگ ایریا تھا جہاں دو تین طرح کا عمدہ اور نیا نکور فرنیچر لٹک رہا تھا، وہاں دھرے واسیز میں موجود سفید اور جامنی پھولوں کی مہک دور سے ہی منہا کے حواس پر چھا رہی تھی اور کمرہ اس ٹھنڈ کے باوجود ہلکی پھلکی حدت میں ڈوبا جسم و جان کو سکون دے رہا تھا۔

"یا اللہ۔۔۔۔۔ یہ آدمی کہیں ملک کا صدر تو نہیں"

پھٹی آنکھوں کے سنگ وہ معصومانہ طرز سے بڑبڑائی تبھی ساتھ ہی آکر کھڑا سراج اسکی اس ہونق صورت پر ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا۔

www.kitabnagri.com

"ایم این اے عباد حشمت کیانی کے آفس میں کھڑی ہو تم، کیا واقعی تم نہیں پہچان سکی۔۔۔ اتنی پاپلر ہستی ہیں وہ۔۔۔ ینگ پو لیٹیشن اور خاص کر ہر دوسری لڑکی کا کرش۔۔۔"

اپنی طرح کی ایک ہم نسب سی معصوم لڑکی کے لیے وہ اسی کی طرح نرم پڑے اسکی اس حیرت کے بدلے اسے آگاہ کرتا بولا مگر وہ آگے سے سراج کو یوں دیکھنے لگی جیسے اس نے کچھ غلط سنا ہو۔

Posted On Kitab Nagri

"پھر میں ان پہلی لڑکیوں میں سے ایک ہوں گی جنکا ایسا میرر نہیں کبھی کرش نہیں ہو سکتا، میں نے کبھی نہیں دیکھا انکو نہ آج تک سیاست وغیرہ کے قریب بھی بھٹکی ہوں۔۔۔۔۔ میں آپکو سچی بات بتاؤں میں نے تو آج تک ووٹ تک نہیں دیا"

کمال ادائے بے نیازی سے وہ جب اپنے نیک خیالات اور ارادے مسکراتے ہوئے سراج کو بتا رہی تھی تو اسی لمحے وہ چیخ کیے اندر داخل ہوا مگر وہیں مبہوت ہوئے رک سا گیا۔
"اوہ بھائی آگئے۔۔۔ جاو تم"

سراج کی ہی نظر پڑی تو وہ اپنے چہرے پر منصوعی سی سپاٹ سنجیدگی اختیار کرتا سٹنگ ایریا کی جانب لپکا تو سراج نے منہا کو بھی جانے کی تاکید کی اور خود باہر نکلا۔

منہا نے اس بندے کے بھر مچیک کیے جواک اداسے صوفے پر براجمان ہوئے اپنی ٹانگ پر ٹانگ جمائے ایک بازو صوفے پر کھول کر نواب ابن نواب بنا بیٹھا اپنے پاؤں کو مسلسل جنبیش دیتا اسے نخوت سے تکتا وہاں آنے کا اشارہ دے رہا تھا۔
www.kitabnagri.com

پہلے تو کسی کے اتنے اوور بھرم اسے ہر گز ہضم نہ ہوتے مگر معاملہ جاب کا تھا تبھی وہ چادر اور بیگ وہیں پاس کھڑے بُت نما ہینگر سے لٹکائے دوپٹہ ٹھیک سے کرتی سٹنگ ایریا کی جانب بڑھی اور دل ہی دل میں اس بندے کو مغرور، امیر زادہ اور نواب جیسے کئی القابات سوچنے عین سامنے آرکی۔

وہ بندہ تو دیکھ کر ہی پوسٹ مارٹم کر رہا تھا، خوا مخواہ ہی منہا کی پیشانی پر نمی سی ابھری۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا نام ہے تمہارا بھولی سی لڑکی؟"

سرتاپا اک بھرپور نگاہ ڈالے ستفسار آیا، منہا تو اک لمحے بل کھا گئی۔

یہ بھولی سی لڑکی پر وہ خوش ہو یا خفا، سمجھ نہ پائی۔

"منہا سلطان"

سنجیدگی سے جواب آیا تھا، مقابل نے اس نام کے سنگ بخوبی سجتی اس انوکھی سی پراعتما د لڑکی کو دیکھا جو کچھ دیر قبل سراج کے ساتھ مسکراتی اسے بھولی سی دیہاتن ہی تو لگی تھی۔

"نام تو بڑا رئیسوں والا ہے؟"

مقابل کے طنزیہ سے سوال پر منہا نے اسے آنکھیں مکمل کھولے خفگی سے دیکھا۔

"آپکو میرے نام سے کیا لینا دینا، میں تیمارداری کے لیے جاب پر آئی ہوں تو آپ مہربانی فرما کر اسی کے بارے گفتگو کریں"

صاف گریز برتناسپاٹ لہجہ لیے وہ ایم این اے کے سامنے اس دلیری سے بات کر رہی تھی کہ عباد تو یہیں متاثر ہو گیا۔

"اعتماد قابل تعریف ہے تمہارا، کہاں رہتی ہو۔۔۔ گھر میں کون کون ہے۔۔۔ یہاں سے تمہارا گھر کتنی مسافت پر ہے منہا سلطان صاحبہ؟"

Posted On Kitab Nagri

یہ سارے سوالات بھی منہا کو اسے سراٹھا کر دیکھنے پر مجبور کر گئے کیونکہ سراسر بے جاتھے اور جس طرح وہ صاحبہ کہہ کر اسے زچ کر رہا تھا منہا نے بڑے تحمل سے غصہ دبائے چہرے پر نارمل تاثر لایا۔
"یہیں اسی دنیا میں رہتی ہوں، گھر ایک گھنٹے کی دوری پر ہے رکشے سے۔۔۔ اور میں اپنے دادا اور بیٹے کے ساتھ رہتی ہوں"

وہی پر اعتماد جواب مگر یہ بیٹے پر عباد کو گویا حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔
اتنی سی چھوٹی موٹی لڑکی شادی شدہ تھی۔

پہلی سوچ یہی دماغ میں آئی۔

"شادی شدہ لگتی تو نہیں ہو۔۔۔۔۔"

کریدتے ہوئے پھر اچھٹی آنکھوں سے گھور کر سوال آیا۔

"تو کیا ماتھے پر لگا کر لکھ لیا جائے تبھی اگلے کو یقین ہوگا۔۔۔ وہ میری بہن کا بیٹا ہے (اب خوش، آگیا چین

یا کوئی اور بھی جاسوسی باقی ہے)"

www.kitabnagri.com

پہلی باتیں تو وہ سلگ کر بول گئی مگر آخر پر منہ ہی منہ میں بڑ بڑائی جو عباد نے بھی زیر لب مسکان دبا کر انجوائے کیا۔

لڑکی دلچسپ تھی اور حس مزاح بھی رکھتی تھی، ادا جان کا سہی دل بہلانے کے لیے کار آمد لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"آج تک عبادِ حشمت کیانی سے کسی نے اس طرز سے اکتا کر بیزاریت سے بات نہیں کی، مجھے اچھا لگا تمہارا آٹے میں نمک ہونا۔۔۔۔۔ بائے داوے پہلے کبھی کسی کی تیمارداری کی ہے یا میری ادا جان پر ہی تجربہ کرنے آن نکلی ہو"

ایک تو اس بندے کا غرور اور ناک کا فخر پھر سوالوں کی بھرمار پر منہا نے چہرے پر شگفتگی لاکھ لانے کی کوشش کی مگر بے سود۔

"جی کی ہے، بے فکر رہیں۔۔۔۔۔ کیا میری جاب مل گئی مجھے؟"

منہا نے اسکی سمت دیکھتے ہوئے مطمئن کے ساتھ ساتھ خفیف سی بے چینی کے سنگ پوچھا۔
"کہیں اور اس بیچ جاب کی پریشن نہیں ہوگی، میں تمہاری سیلری ہفتے کے حساب سے بڑھاتا ہوں گا مگر دن کے چھ سے آٹھ گھنٹے تمہیں ادا جان کے ہر وقت ساتھ رہنا ہوگا۔۔۔ چھ تو لازمی کیونکہ اتنے گھنٹے میں گھر نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ اس گھر کے کسی مکین سے زیادہ بات چیت کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔ تم صرف اپنے کام سے کام رکھو گی اور اگر کوئی کام یا کچھ پوچھنا ہو تو سراج علی یہاں میری غیر موجودگی میں موجود رہتا ہے"

تمام تر معاملات طے کرتا وہ منہا کی بے چینی بھانپنے اٹھ کر دو قدم قریب آیا اور ناجانے کیا تھا اس شخص کی ذات میں کے وہ خواہ مخواہ اسکے پر وقار سراپے کے زیر سی لگی، وہ کچھ الگ سا تھا، پلوں میں منہا کی رائے اسکے لیے بدل سی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں ایک اور جگہ بھی جاب کرتی تھی تو کیا وہ چھوڑ دوں؟ یہ نہ ہو آپکو میری تیار داری سے رتی برابر شکایت ہو اور آپ مجھے نوابوں کا جو جلالی غصہ ہوتا اس میں آکر نوکری سے نکال دیں۔۔۔۔۔ گارنٹی دیں پہلے"

وہ جو شدید سنجیدہ اور سو برس سالگ رہا تھا، منہا کے سادگی سے یقین چاہنے پر اپنے نین نقش مسکراہٹ میں ڈھلنے سے روک نہ سکا۔

منہا تو اسے مسکراتا دیکھ کر گھبرا سی گئی۔

"گارنٹی تو کسی چیز کی نہیں ہوتی منہا سلطان لیکن چلو تمہیں دی، اور وہ نوکری پہلی فرصت میں چھوڑ دو۔۔۔۔۔ آؤ تمہیں ادا جان سے ملواتا ہوں، تمہارے پاس فون ہے؟"

رسان اور نرمی سے اُسے کہتا وہ چلتا ہوا یکدم مڑا تو اس کے سوال پر منہا نے نفی میں سر گمایا۔

"ٹھیک ہے سراج علی تمہیں فون دلا دے گا، تمہیں کب کب جاب پر آنا ہو گا وہ اطلاع دے دیا کرے گا۔۔۔ روٹین ایک جیسی نہیں ہوگی۔۔۔ آئی ہو پتم بیچ کر لوگی"

اپنی ہی دھن میں وہ اس پر اپنی وجاہت اور نرمی کی چھاپ بیٹھاتا اس آفس روم سے نکلا تو منہا نے بھی اسکے قدموں کی سمت سفر شروع کیا۔

کچھ دیر میں وہ ایک اور بڑا سا کمرہ تھا جہاں وہ عباد کے ساتھ داخل ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

بیڈ پر نیم دراز سی ادا جان کسی کتاب کی ورق گردانی کر رہی تھیں جب عباد کے ساتھ اس پیاری سی لڑکی کو آتا دیکھ کر شفیق سا مسکرائیں۔

"صبح بخیر ادا جان۔۔۔۔۔ آؤ منہا"

محبت سے آگے بڑھ کر ادا جان کا ہاتھ چومے وہ ساتھ اس سمٹی سی لڑکی کو مخاطب کر رہا تھا جو سن سی کیفیت میں اس بندے کے ساحرانہ حصار سے نکلتی قدموں کی مٹی چھوڑے قریب آئی تو ادا جان نے اسے بھی پیار سے نگاہوں میں مرکوز کیا۔

"یہ منہا سلطان ہے، میری غیر موجودگی میں یہ آپکے ساتھ رہے گی۔ امید ہے آپ کی تنہائی قدرے کم ہو سکے گی۔۔۔۔۔ اور منہا یہ ادا منہا کیانی ہیں، اس پیلس کی ادا جان اور میری دادو، تم انکا پورے دل سے دھیان رکھنا جیسے اپنے دادا اور بہن کے بیٹے کا رکھتی ہو۔۔۔۔۔ ہوپ سو آپ دونوں ساتھ اچھا وقت گزاریں گے"

مضبوط اور پُر یقین لہجے میں وہ دونوں کا تعارف کروانا ایک آخری نظر منہا سلطان پر ڈالتا اسی طرح وہاں سے اوجھل ہوا جیسے وہ تھا ہی نہیں، منہا کے حواس بو جھل سے ہوئے۔

اتنے بڑے رئیس کا اتنا مہربان انداز وہ سوچ کر خوش ہونے کے بجائے الجھ گئی، ادا جان نے اسے پیار سے تکتے پاس ہی بیٹھایا جس پر وہ بہت جبر سے چہرے پر مسکراہٹ لاسکی مگر دھیان تو وہ جادو گراپنے ساتھ لے گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پہلی بار ہی سہی پر منہا سلطان نے کسی مرد کے اخلاق سے اس درجہ متاثر ہو کر اسے جلد دوبارہ دیکھنے کی دعا مانگی تھی۔

ایسی دعا جو قبولیت تک بار بار جانے والی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔

Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"عباد۔۔۔۔۔ رکو"

کانفرنس کی تیاریاں دیکھنے جانے لیے اسے دیر ہو رہی تھی تبھی وہ اپنے گارڈز کے ساتھ تیاری کیے اجلت میں پیلس کی راہداری پار کرتا گاڑی تک پہنچا ہی تھا کہ ناجیہ کاکالی بلی کی طرح رستہ کاٹ کر عباد کے راہ میں حائل ہونے پر وہ کرنٹ کھائے ماتھے پر شکنیں لیے پلٹا جیسے اس روکنے پر شدید بیزار ہوا ہو۔
گرے سوٹ پر بلیک ویس کوٹ پہنے وہ نکھر ا اور جامد کر دیتے حسن کا مالک، نخوت سے ناجیہ کی سمت متوجہ تھا۔

"یہ کون لڑکی لائے ہو پیلس۔۔۔۔۔ کیا تمہیں ہم پر اعتبار نہیں رہا، اٹس سوانسلٹنگ۔۔۔۔۔ اور دوسرا تم سراج کو لگام کیوں نہیں ڈالتے کہ وہ فاریہ پریوں پابندیاں لگانا بند کرے۔۔۔۔۔ کل کو فاریہ تمہاری بیوی بنے گی تو کیا تم ہر ایرے غیرے کو یہ اجازت دو گے"
آنکھوں میں شدید برہمی لیے وہ عباد کو ہر درجہ لہجہ نرم رکھے شکایت کر رہی تھی جس پر پہلے تو عباد نے کان سے مکھی اڑائی اور پھر اپنی گلاس آنکھوں پر چڑھائے اس عورت کو اسی کے لائق نظر اندازی سوچنی جس پر وہ سرتاپا تلملا اٹھی۔

"پہلی بات ناجیہ صاحبہ میں اپنے کیے اور کہے ہر معاملے کا خود ذمہ دار ہوں، اس پیلس میں کون آئے گا اور کس پر کس طرز کی پابندیاں لگیں گی یہ فیصلہ بھی میرا ہے۔۔۔۔۔ اس وقت میں ایک اہم کام سے جا

Posted On Kitab Nagri

رہا ہوں جو آپ کی ان باتوں سے بہت زیادہ اہم ہے۔۔۔۔۔ آپ سے ایک تفصیلی ملاقات ضرور کروں گا لیکن وقت پر۔۔۔۔۔ معذرت چاہتا ہوں "

ناجیہ کو بُری طرح نظر انداز کرتا وہ پلوں میں اسکو اور اسکی ذات کو دو کوڑی کا کرتا اپنے ازلی ڈھنگ میں نظروں سے اوجھل ہو گیا اور وہ وہیں کھڑی حلق تک جل گئی۔

جتنی نفرت اسے عباد سے تھی شاید وہ بیان کرنے کے زمرے میں پروئی نہ جاسکتی تھی۔

دوسری سمت ہو سپٹل کے تمام کیمراز کئی کئی بار چیک کرنے کے بعد ایک مدھم سی ڈیجیٹل کمیرے کی فوٹیج پولیس کو مل چکی تھی اور کانفرنس سے پہلے عباد کو تھانے ہی بلوایا گیا تھا۔

تیسری طرف حارث کیانی کو مے سے ابھی تک نکل نہ سکا تھا، اسکے فون کی جانچ جاری تھی تاکہ جلد از جلد اسکے کسی گھروالے کا پتا لگو کر انفارم کیا جاسکے۔

جب تک عباد تھانے پہنچا وہاں اس کیس میں آتی اس پیش رفت کی خبر پہلے ہی میڈیا والوں تک پہنچ چکی تھی۔

www.kitabnagri.com

تھانے کے باہر میڈیا کارکنوں کا ہجوم تھا جو شدت سے عباد حشمت کیانی کے بیان کے منتظر تھے مگر

پریس کانفرنس تک اسے کسی میڈیا والے کو بیان دینے سے پارٹی کے لوگوں نے منع کر رکھا تھا۔

وہاں سے اپنے گارڈز کے حصار میں وہ بچ بچاتا اندر داخل ہوا تو اسے ہیڈ آفس روم میں لے جایا گیا۔

تھانے کا وہ پروتار دبنگ انچارج اسے وہ فوٹیج بڑی سکرین پر دیکھا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ایک سیاہ ہڈی میں لپٹا آدمی تھا جس نے کسی بچے کو اٹھا رکھا تھا، افسوس کے اندھیرا ہونے اور ہو سپٹل کے باہر مین راہداری کی سمت سے آتی روشنی کے باوجود اس آدمی کا چہرہ صاف نہ تھا۔

"مجھے اس آدمی کا چہرہ صاف چاہیے انسپیکٹر، کتنا وقت لگے گا اس پر؟"

سرد مہری سے وہ انسپیکٹر کی سمت استفہامیہ نگاہیں گاڑے بولا، مقابل بھی سنجیدگی میں اضافہ ہوا۔

"چار پانچ دن دیں ہمیں عباد صاحب، میں نے اپنی پرفیشنل ٹیم ہائیر کی ہے۔۔۔ وہ کچھ دن لگا کر اس فوٹیج کو کلئیر کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے۔۔۔۔۔ دوسرا آپ کی گاڑی پر جس جگہ حملہ ہوا وہاں دو فٹ کے فاصلے پر ہمیں گولیوں کے خالی شیلز ملے ہیں اور کچھ انگلیوں کے نشان بھی ان پر بھی ہم کام شروع کر چکے ہیں"

اس سمت سے آتی اتنی پیش رفت ہی عباد کو تھوڑا چین دے چکی تھی مگر اسکے بچے کو لے جانے والا یہ مشکوک آدمی عباد حشمت کے ہاتھوں ہی زمین دوز ہونے والا تھا اس میں کوئی شک نہ تھا۔

"جلدی کرو انسپیکٹر، میں زیادہ انتظار نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔ مجھے جلد از جلد اپنے بچے کو تلاش کرنا ہے۔۔۔۔۔"

وہ ان موہوم سے ثبوتوں پر ابھی بھی پریشان ہی تھا اور سختی سے ان سب کو کام تیز کرنے کا حکم بھی ملا۔ وہاں سے سیدھا وہ اپنے آفس ہی پہنچا جہاں سراج پہلے ہی آچکا تھا۔

پریس کانفرنس کی مکمل تیاری ہو چکی تھی جس کا مقصد عباد کا اپنی عوام کو اپنے ہونے کی تسلی دینا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ لوگ عبادِ حشمت کیانی کے دل سے جیا لے تھے اور اس مشکل وقت میں پارلیمنٹ کے بھی کئی اہم رکن عباد کی دل جوئی کے لیے میسر تھے۔

اسکے اثر و رسوخ سے وہ جلد یابدیر دشمنوں تک پہنچ جانے والا تھا اسکا یقین جتنا اسکے ماننے والوں کو تھا اتنا اسے بھی تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اد اصاحبہ کے ساتھ وہ شام تک رکی تھی، عباد کے گھر واپس آنے کی خبر ملتے ہی سراج اسے چھٹی کرنے کا کہتا باہر تک لایا اور اپنے ہاتھ میں پکڑا ٹچ فون منہا کی سمت بڑھایا جو اسے دیکھ کر منہ بسور گئی، بھلا اسے کہاں آتا تھا اس فون کا استعمال اور اسکے چہرے کے زاویے بھانپتا سراج سمجھ گیا کہ لڑکی کو فون دیکھ کر ہارٹ اٹیک آگیا ہے۔

اپنے روم کی بالکونی میں کھڑا عباد گھریلو نارمل سے ٹراؤز شرٹ کے خلیے میں نظر منہا پر ہی جمائے کافی انجوائے کر رہا تھا دوسری طرف لان میں ٹھہلتی فاریہ سراج کا اس لڑکی کے اس قدر قریب کھڑے ہو کر سمجھانے پر چہرے پر نا جانے کیوں ناپسندیدگی اتار لائی۔

"فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں، میں تمہیں سیکھا دوں گا لیکن فی الحال یہ دیکھو۔۔۔۔۔ جب میں کال کروں تو تمہیں یہاں ٹچ اور سوائپ کیے کال پک کرنی ہوگی۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

بہت توجہ سے وہ منہا کو فون پکڑائے اپنے فون سے کال ملا کر اسے پک کرنے کا طریقہ سمجھاتا بہت پیارا لگا یہاں تک کہ خود منہا کو اس کے نرم رویے میں عباد حشمت ہی کی جھلک ملی۔

وہ مسکرائی یہ جانے بنا کہ عباد حشمت کیانی اسکی انمول سی مسکراہٹ پر گہری نظریں رکھے ہوئے تھا۔
"بہت شکریہ آپکا۔۔۔ آپ بہت اچھے ہیں سراج بھائی۔۔۔"

فون دھیان سے گر جانے کے خدشے سے مضبوطی سے جکڑے وہ ممنون نظر سراج پر ڈالے بولی جو آگے سے اسی طرز میں مسکرا دیا۔

اپنا فون اپنے بیگ میں آرام سے رکھتی وہ اپنی چادر کھول کر گرد لپیٹے ان سے اجازت لیتی باہر نکلی جہاں سراج نے چوکیدار کو پہلے ہی اسے کالونی اور ایریا سے باہر تک منگوائی ٹیکسی تک چھوڑ کر آنے کا کہہ دیا تھا۔

یہ سب وہ عباد کے کہنے کے مطابق کرتا جب پلٹا تو سامنے پھنکارتی ہوئی فاریہ کو دیکھ کر بیزاریت سے منہ موڑنے ہی لگا تھا جب اس نے سراج کی توانا باز و پکڑے بچارے کو لہرا ڈالا۔

بالکونی پر کھڑا عباد کھسیانی ہنسی لیے اب ان دو پر گہرائی سے اپنی عقابی نظر جما چکا تھا۔

"کون لگتی ہے وہ تمہاری، گود میں ہی اٹھالیتے۔۔۔۔۔ انتہائی چیپ ہو، لڑکیوں کے گرد منڈلا کر بہت مزہ آتا ہے تمہیں"

Posted On Kitab Nagri

کل تک جو سراج علی کے رعب اور حق جتانے کو بُری طرح دھتکار چکی تھی آج اس سمت سے ہلکی پھلکی ناقابل یقین جیسی پر وہ چاہتا تو بہت کچھ تھا مگر چہرے پر مصنوعی برہمی سجائے اس سے چہرہ موڑ گیا۔ عباد نے مسرور ہوئے اپنے ایٹیٹیوڈ مین کے بھرم چیک کیے مسکراہٹ دبائی۔

جبکہ فاریہ کے تن بدن میں تو سراج کے منہ موڑنے پر آگ لگ گئی۔ گویا وہ تلملا اٹھی۔
"میں جس مرضی کے آگے پیچھے منڈلاؤں، تمہیں کس لیے تکلیف ہوئی۔۔۔۔۔ تمہیں تو میرا سایہ تک ناقابل قبول ہے تو کسی اور کا بھلا ہو جائے کیا مضائقہ"

کندھے اچکا کتابے نیازی کے سنگ وہ فاریہ کی جلن پر مزید تیل چھڑکتا چنگاری لگا کر سلا گیا تھا اور وہ سمجھ نہ پائی اس لمحے اپنی جان لے یا سراج کی۔

"مر جاو تم زلیل انسان۔۔۔۔۔"

جب اپنی بے بسی جان لینے پر آئی تو وہ پھر سے کوستی ہوئی اسے باقاعدہ دھکا دیتی پیرٹج کر اندر گئی البتہ اسکے چُنے سے دھکے پر سراج علی کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے وہیں بالکونی کی سمت غیر ارادی طور پر نظر

پڑتے ہی بھائی کی سراہتی نظر نے سراج کے چہرے پر واقعی پہلی بار خوشی کے مکمل رنگ اتار ڈالے۔

اسے کسی لڑکی کے ساتھ مل کر فاریہ کو جیلس کرنے کا خیال پہلے کیسے نہ آیا، جناب کے چہرے کی

شرارت بھری پراسرار مسکراہٹ نے گویا اک نیا عہد کیا تھا۔

دوسری سمت خوشی اور کہیں ناں کہیں بہت سکھ میں لپٹی وہ گھنٹے تک گھر پہنچی۔

Posted On Kitab Nagri

جواب کی خوشی اور وہاں کے سارے معاملات آتے ہی دادو کو بتائے مگر انکی سمت سے احد کے بارے
ملتی پریشان کن خبر نے منہا کی خوشی مانند کر دی۔

معظم صاحب جب دنکو احد کو ڈسپینسری لے کر گئے تو وہاں باہر گرد کے باعث وہ بہت زیادہ رونے لگا۔
ڈاکٹر نوشین نے جب اسکا مکمل چیک آپ کیا تو یہ انکشاف ہوا کہ اس کچھ دن کے بچے کو ڈسٹ الرجی کا
سنگین مسئلہ ہے جو ڈاکٹر نوشین کے بقول جینٹک ہے۔

انکا کہنا تھا اسکے باپ کو بھی یہ بیماری لاحق ہوگی تبھی وہ احد میں منتقل ہوئی۔

جب سے دادا نے منہا کو یہ بتایا وہ اسے سینے سے لگائے نازک گڈے کو ناجانے کتنے پیار دے بیٹھی۔
"ان شاء اللہ پہلی تنخواہ ملتے ہی ہم اپنا مٹی دھول والا صحن پکا کر واپس گے دادو، میں کسی دھول مٹی کو
کبھی احد کے آس پاس بھی بھٹکنے نہیں دوں گی۔۔۔۔۔ اس کے لیے اب سردی کے کپڑے بھی لاؤں

گی۔۔۔۔۔ میرا احد اس مسئلے سے کبھی تکلیف کا شکار نہ ہوگا۔۔۔۔۔ اتنی ننھی سی جان اور ایسا مسئلہ۔۔۔۔۔

میرا تو دل کانپ اٹھا کہ اگر ہمیں بروقت نہ پتا چلتا تو یہ تکلیف میں ہی مبتلا رہتا۔۔۔۔۔ کتنی دھول ہے

ہمارے گھر۔۔۔۔۔ لیکن میں احد کے لیے یہ ہوا تک خوشبو سے بھر دوں گی، دیکھیے گا دادو۔۔۔۔۔"

اپنے پیارے، جان سے عزیز احد کو اپنے سینے پر ہی سلائے وہ جس محبت سے اس کے لیے فکر میں آدھی
ہوئی جارہی تھی اس پر دادا جان مسکرا دیے۔

اپنے ان دو پیارے بچوں پر نظر سے بچنے کی ہر دعا پھونکی۔

Posted On Kitab Nagri

منہا کی محبت کے وہ معترف تھے، وہ تو چرند پرند تک پر مہربان تھی، یہ تو اسکی اولاد جیسا تھا۔
مگر آج منہا کی سوچوں میں اک چیز کا مزید اضافہ ہوا، بڑے سے محل کے جلالِ نواب کے بہروپ میں وہ آج ایک سچے اور پیارے دل والے انسان کو مل کر آئی تھی۔
وہ محور بن گیا ایک ہی دن میں منہا سلطان کی سوچوں کا جو خود اپنے تاریک سے ویران پڑتے کمرے میں کسی ان چھوٹی خوشبو کو محسوس کر رہا تھا۔
کچھ لوگ خوشبو ہی تو ہوتے ہیں، دیکھتے ہی دیکھتے پاس سے گزر کر ہمیں مہکا کر رکھ دیتے۔
وہ بھی اپنے پھٹے دل میں اترتی اک موہوم سی ڈھارس پر کچھ بہتر ہوا۔
گلِ مینے تو اسکی زندگی کا اہم حصہ تھی مگر اسے پتا تھا بنا وجہ کسی کے لیے دل موم ہر گز نہیں ہوا کرتے۔
آج شروع ہو گئی تھی منہا اور عباد کی اک ایسی کہانی جو نہ کبھی پہلے سنی گئی نہ دیکھی گئی۔
ایک سطحی سخت خول میں لپٹے نرم دل باپ کی امین بننے کی داستان، اک مسیحا کی انوکھی سی کہانی۔

www.kitabnagri.com

☆☆☆☆☆☆☆☆

"ضروری نہیں سراج علی جو تمہیں نظر آیا وہی سچ ہو، کبھی کبھار انسان بہت سی ایسی عادات کا شکار ہو جاتا ہے جو اسکے مزاج کا حصہ بن جاتی ہیں۔ میں نے ایک مدت سے اپنوں کے بیچ رہ کر خود کو اپنوں کے زہر سے بچانے کی کوشش کی مگر آ جا کر انہوں نے اپنی اوقات دیکھا دی۔ یہ دنیا ہے سراج علی، یہاں اپنا

Posted On Kitab Nagri

تو سایہ بھی نہیں۔ فار یہ کیانی ایک ایسی لڑکی ہے جسکے کئی چہرے ہیں لہذا میں تمہیں اختیاط کا ہی مشورہ دوں گا۔"

چند کاروباری فائیلز پر سائن کرتا وہ حقیقت میں شام سراج علی کی خوشی پر تشویش زدہ بھی تھا، تبھی اپنے بھائی سے بڑھ کر عزیز وفادار کو سمجھانا فرض جان رہا تھا۔

کانفرنس اچھے سے ہو گئی تھی، عباد جیسا پارٹی لیڈر اتنے بڑے سانچے کے بعد ویسے ہی ولولے اور جوش کے سنگ عوام اور میڈیا کے سامنے آیا تھا جسکے باعث اسکے چاہنے والوں میں اس اقدام کے بعد قدرے اضافہ ہوا تھا۔

ترچھی نگاہ اٹھائے عباد نے سراج کی سمت دیکھا جو سنجیدہ کھڑا تھا۔

"آپ کی بات درست ہے بھائی میں احتیاط کروں گا مگر کہیں پڑھا تھا کہ محبت جب ہوتی ہے تو بے وجہ نہیں ہوتی، ہمارے ذمے کوئی اہم فریضہ لگتا ہے۔ کوئی قرض، کوئی قربانی یا پھر کوئی مسیحائی"

بے لچک لہجہ لیے وہ عباد کے خدشات پر خود بھی اسے یہ کہہ کر لاجواب کر گیا تھا۔

"محبت کے بارے تمہارا فلسفہ مجھ سے کہیں بڑھ کر مضبوط ہے سراج علی، لیکن کبھی بھی اس محبت کو

خود پر حاوی مت ہونے دینا۔ یہ یاد رکھنا کہ تم عباد حشمت کیانی کا ایک مضبوط حصہ ہو"

Posted On Kitab Nagri

اظہار کرنا عبادِ حشمت کیانی نے سیکھا نہ تھا مگر کبھی کبھی جب سامنے والے کی اہمیت بتانی ضروری ہو تو وہ شاہانہ الفاظ چنتا تھا، سراج کے چہرے پر سوچ کی پرچھائیاں اس شرف پر ہٹ کر مسکراہٹ بنیں اور وہ فائز لیتا عباد کے آفس سے باہر نکل گیا۔

"اس جنون کو میں نے بھی خود پر حاوی ہونے نہ دیا تھا، لیکن عبادِ حشمت لگتا ہے یہ تو پھر بھی حاوی ہو جاتی ہے۔ آہ سراج علی آہ، دل آئے گدی پر تو پری کیا چیز ہے"

زیر لب سی خود کلامی کرتا وہ سرد سانس بھر کر رہ گیا، کئی دل پر دھرے بوجھ شام اترتے ہی اس پر چھا جاتے تھے۔

گل مینے کی محبت کے بدلے اسے کبھی خالص محبت نہ دے سکے کی سزا کیا اتنی سنگین تھی کہ اسے اسکی اولاد سے جدا کر دیا جاتا، یہ آسمانی نہیں محبت کے سچے چناؤ کی کوئی گہری آزمائش تھی جس پر عباد کا یقین پکا ہو رہا تھا۔

وہ تھک چکا تھا، انتظار سے، انتظار بھی وہ جو سہنا بڑا مشکل ہوا کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلا پورا ہفتہ اک روانی سے گزر گیا تھا، منہانے ہوٹل کے مالک سے جاب چھوڑنے کی درخواست کی جسے وہ مان چکے تھے، یہ پورا ہفتہ وہ کیانی پیلس میں اپنی جاب مکمل ایمانداری سے کرتی رہی تھی، اس پورا ہفتہ اسے دوبارہ عباد دیکھائی نہ دیا تھا کیونکہ الیکشن سرپر تھے اور وہ کئی کئی گھنٹے گھر سے غیر حاضر رہتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اداجان کو منہا سے اک الفت سی ہونی فطری تھی کیونکہ وہ انکا بہت دل سے اور من سے خیال رکھ رہی تھی، انکے کھانے پینے سے لے کر انکے آرام کا مکمل دھیان رکھتی، اداجان کی فرمائش پر اسے شاعری کی کتابیں پڑھ کر سناتی وہ کتنی ہی دیر منہا کے ان کہانیوں میں کھو جانے پر من ہی من میں مسکاتی رہتیں۔ گھر آ کر اسکی ساری توجہ صرف احد سلطان ہوتا، وہ زیادہ تر سویا رہتا مگر منہا کی گود میں وہ چند دنوں کا بچہ ماں کی خوشبو محسوس کرتا اپنی شہر رنگ آنکھیں کھولے تکتا رہتا۔

معظم صاحب اپنے مندے کا روبرو کے باوجود محلے کے اکاؤ کا قدر دانوں کا علاج پوری دل جمعی سے کرتے، رزق حلال ہو بھلے کم ہوانکی یہی خواہش تھی اور یہی چیز انہوں نے منہا سلطان کے اندر بھی پروان چڑھائی تھی۔

دوسری سمت عباد اپنے تئیں سرور حسین پر گہری نظریں رکھے ہوئے تھا، وہ بھی عباد کے شک کے باعث آجکل اپنی غلیظ سر گرمیوں کو چھوڑ کر ایک اچھا قدر دان بننے کی کوششوں میں تھا، مگر اسکے یہ ڈرامے بھی کسی کام کے نہ تھے۔

www.kitabnagri.com

سراج اور منہا کے بیچ ایک دوستانہ فضا قائم ہو چکی تھی، وہ منہا کا بھرپور خیال رکھتا نظر آتا تھا، اسکے لیے کام کے بیچ اکثر چائے بھجوانا، اداجان کے آرام کرنے کے وقت اس کے ساتھ لان میں ہلکی پھلکی دوستانہ گفتگو کرتے ہوئے چہل قدمی کرنا، فار یہ کیانی نے یہ ہفتہ جبر کے سنگ گزارا تھا، یکدم سراج کے بدلتے مزاج اس لڑکی کے اندر آتش بھڑکا گئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

یایوں کہنا زیادہ بہتر تھا کہ وہ پہلی بار سراج علی کے ساتھ کسی نسوانی وجود کو دیکھ کر ایسی سلگی تھی کہ دل کی راکھ تلے خود رسا اک جذبہ اپنی پہچان مانگنے اسکی ذات پر قہرناک دستکیں دینے لگا تھا، وہی جذبہ جسے سمجھنے کے لیے دل کی آنکھ کا بصیر ہونا لازم ہوا کرتا ہے، وہی جذبہ جس کے آگے انسان کو اپنی 'میں' اور انا دفن کرنی پڑتی ہے۔

وہ کڑتی، سلگتی اور جلتی جا رہی تھی، اپنی یونی دوستوں کے ساتھ ہوتی تو اسکے چہرے پر صرف بیزاریت دیکھائی دیتی، گھر ہوتی تو کمرے میں پڑی سوئی رہتی۔

ماں کو فرصت کہاں تھی کہ وہ فاریہ سے کبھی بھی اسکے دل کی حقیقی خوشی جاننے کی کوشش کرتی، بس بچپن سے فاریہ کے دماغ میں عباد پر حکمرانی کرنے کا خناس بھرتی رہی تھی، یہی حال حارث کا تھا جسکی تربیت عباد نے ہر ممکنہ خود کرنے کی کوشش کی مگر وہ اپنی ماں کو ہی سگا اور عباد اور دادی کو سوتیلا سمجھتا آیا تھا۔

ناجیہ نے اپنے دونوں بچوں کے دماغ میں صرف نفرت اور حکمرانی ہی بھری تھی، مگر وہ یہ بھول گئی تھی کہ جب رب کائنات دلوں میں اچھائی کا بیج لگا دے تو اس سے پھوٹے پودے کو تناور درخت بننے سے کوئی روک نہیں پاتا۔

تیسری طرف ہو اسپتال کے سٹاف کو کل ہی حارث کے کومہ کی کنڈیشن میں بہتری محسوس ہوئی تھی مگر وہ ابھی تک ہوش میں نہ آسکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پولیس بھی اپنی ہفتہ بھر کی محنت سے اس فوٹیج کو کلئیر کرنے میں کامیاب ہو چکی تھی جسکی خبر جلد وہ عباد کیانی تک پہنچا دینے والے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"آپ بتائیں ادا صاحبہ اگر آپکا من جو س پینے کا ہے تو میں بنالاتی ہوں"

اداجان کو وہ ابھی وہیل چیئر پر لان میں گما کر لائی تھی، جس کے بعد منہانے انھیں سہارا دے کر کھڑا کروائے بستر پر بیٹھایا اور انکی کمر کے پیچھے تکیہ رکھتی نرمی سے پوچھتے بولی۔

وہ آگے سے مسکراتی ہوئیں منہا کا ہاتھ پکڑے پاس بیٹھا گئیں جس پر وہ بھی خوشگوار سی حیرت میں لپٹی آرام دہ انداز میں بیٹھی۔

"میرا من تم سے باتیں کرنے کا ہے منہا، ہفتہ ہو گیا میں دیکھ رہی تمہاری سعادت مندی، تم پوری لگن سے میری خدمت کر رہی ہو۔ آج تک عباد نے میرے لیے کئی کئی ٹیکرز لائے ہیں لیکن تم واحد ہو جس سے ایک بیٹی جیسے احساسات محسوس ہوئے۔ چلو آج مجھے خود کے بارے بتاؤ، کیسی فیملی ہے تمہاری"

وہ بنا تمہید باندھے منہا کے پرسکون چہرے کو تکتیں بڑے مان سے پوچھ رہی تھیں جس پر منہا بھی اچھے سے مسکرائی۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ میرا فرض ہے ادا صاحبہ، میری نوکری ہے۔ رہی بات میری لگن اور محبت کی تو میرے دادا کہتے ہیں جو کام کرو دل سے کرنا چاہیے۔ آپ خود بہت شفیق خاتون ہیں تبھی تو میرا کام اور میری خدمت آپ کو پسند آئی"

پہلے تو منہا کو یہ سب وافع کرنا ضروری لگا، توقف لیے وہ مقابل کی آسودہ نظروں کو تکتی مزید بولی۔
"میرے بس دادا ہی سب تھے، اور اب میرا احد سلطان بھی میری زندگی ہے۔ میرا بیٹا، بہن کا بیٹا بھی تو میرا ہونا"

اپنی مختصر سی دنیا کا ذکر وہ محبت سے کرتی ادا جان کو بہت بھائی۔
لیکن بچے کے ذکر پر ادا جان کی آنکھوں میں اترتی اداسی منہا نے بھی محسوس کی۔
"اگر تمہیں بُرا نہ لگے تو کبھی احد کو لانا، میرا دل چاہ رہا کہ اسے دیکھوں جو تمہاری اتنی عزیز جان کا گوشہ ہے"

یہ کہتے ادا جان اک حسرت سی میں اتریں مگر منہا کچھ سوچتی ہوئی تھوڑی اداس سی ہوئی۔
"میں اسے ضرور لاتی لیکن ابھی کچھ دن پہلے ہی مجھے اسکی ڈسٹ الرجی کے ایشو کا علم ہوا، لہذا بہت احتیاط کرتی ہوں۔ لیکن جیسے ہی وہ تھوڑا بہتر ہو جائے تو میں اسے آپ سے ملوانے ضرور لاؤں گی"
صاف گوئی سے منہا تو جیہہ پیش کرتی بولی جس پر ادا جان مشکور سا مسکرائیں، منہا کی گال سہلائی۔
"اللہ اسے تم سے کبھی جدا نہ کریں، جاواب جو س لے آؤ"

Posted On Kitab Nagri

دعادیے وہ اداس سی کہہ کر تکیے سے کمر جوڑے آنکھیں بند کر گئیں جس پر منہا بھی رسان سے سر ہلاتی کمرے سے باہر تو آئی مگر بد تہذیبی کے سنگ کسی نے اسکی بازو بُری طرح جکڑ کر ایک ہی جھٹکے سے دیوار سے پٹخا۔

"آہہ۔"

کمر بُری طرح دیوار سے پٹخنے پر منہا کراہ اٹھی مگر مقابل خونخوار تیور لیے اسے گھورتی فاریہ منہا کے ہوش اڑا گئی۔

"بہت دن سے دیکھ رہی ہوں تمہیں، سوچا تھا خود شرم اور غیرت کر لوگی مگر تم جیسی مڈل کلاس چیپ لڑکیوں کو اپنے گرد منڈلاتے مرد کب بُرے لگ سکتے ہیں۔ سراج کے آگے پیچھے اگر تم دوبارہ نظر آئی تو میں تمہیں وہاں غائب کرواؤں گی کہ سی آئی ڈی بھی تمہیں ڈھونڈناں سکے گی۔ اور یہی دھمکی عباد کے لیے بھی، اول تو وہ تم جیسی کو منہ لگائے گا نہیں۔ مختصر یہ کہ اس گھر کے مردوں سے دور رہنا۔ دادی کے لیے آئی ہوناں تو انہی کی سیوا کرتی نظر آیا کرو"

قہر آلود نگاہوں اور ایک ایک لفظ حقارت سے چبا کر وہ منہا سلطان کی تضحیک کرتی اس بُری طرح ناک کے نتھنے پھیلائے پھنکاری کہ منہا خود حراساں سی لگی۔

بھلا وہ کب کسی مرد کے پیچھے منڈلائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہہ ہٹیں، ہٹیں پیچھے۔ میں نے ایسا کچھ نہیں کیا خوا مخواہ مجھ پر ایسا گندہ الزام لگانے کی کوشش بھی کیسے کی۔ اس پپلس کی مکیں ہیں تو کیا آپ کے پاس کسی کو بھی بے عزت کرنے کا سرٹیفکیٹ مل گیا ہے۔ دوبارہ مجھ پر ایسی واہیات الزام تراشی سے پہلے سو بار سوچیے گا فار یہ میم، میں یہاں جاب ضرور کرتی ہوں لیکن آپ کی غلام ہر گز نہیں"

فار یہ کا ہاتھ ایک ہی جھٹکے سے ہٹاتی وہ اس سے بھی زیادہ برہم و ناراض ہوئے کھڑے کھڑے فار یہ کیانی کو سلگا کر رکھ گئی، فار یہ کا بس نہ چلا اس زبان درازی پر منہا کا منہ نوچ لیتی مگر اس سے پہلے فار یہ یہ سب سہن نہ کرتی منہا کے منہ پر تماچہ مارتی، کسی مردانہ گرفت نے فار یہ کی نازک کلائی نا صرف عتاب سے جکڑی بلکہ اگلے لمحے خفیف سی مروڑ ڈالی، منہا تو سہم کر کبھی فار یہ کو کبھی قہر ناک آنکھوں سے فار یہ کو تکتے سراج کو دیکھ رہی تھی جو اس وقت انتہائی غضبناک تھا۔

وہ فار یہ کی ساری بکواس پہلے ہی سن چکا تھا۔
"منہا جاو تم جہاں جا رہی تھی"

www.kitabnagri.com

فار یہ پر سے نظر ہٹائے وہ نرمی سے منہا کو کہتا بولا جس پر وہ فوری سر ہلاتی کچن کی طرف بڑھی جبکہ فار یہ کے چہرے پر اس وقت نفرت کی گہری پرچھائیاں درج تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں اس بات سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے کہ میں کس کے پیچھے ہوں اور کون میرے پیچھے، اوقات کا طعنہ دیتی تھی تم مجھے، اب اپنی ہم نسب لڑکی ڈھونڈ لی ہے تو کیوں اسکا جینا حرام کرنے آئی ہو۔ تمہیں کیا تکلیف ہے فار یہ کیانی"

عباد کے ہفتے پہلے سمجھانے پر وہ خود بھی فار یہ سے کتر ایارویہ رکھے ہوئے تھا مگر اندر ہی اندر فار یہ کے جلس جانے کی بھی مکمل خبر رکھے ہوئے تھا۔

وہ سرخ بھبھول چہرہ جو ناجانے غصے سے تھایا تکلیف سے مگر سراج نے اسکی کلائی کو آزاد کرتے اسکے سر جھٹک کر جانے سے پہلے ہی دیوار پر بازو رکھے فار یہ کا راستہ روکا۔

"جواب؟"

درشتی سے یاد دہانی کرائی گئی تھی، فار یہ نے اپنی مٹھیاں بے بسی سے بھینچ لیں، ناجانے کتنا جبر کیا کہ چہرے کی رگیں تک تن آئیں۔

"بھاڑ میں جاو تم، تمہیں جواب دیتی ہے میری جوتی؟"

مکمل قوت بازو لگائے وہ سراج کی جاندار گرفت ہٹاتی غرائی مگر گرفت مضبوط ہوئی وہیں وہ تلخی سے چہرہ موڑے سراج پر آنکھیں گاڑ گئی جسکا خون پینا چاہتی تھی۔

"تو تمہیں بھی جواب دینے کا پابند نہیں ہے کوئی، سمجھ لو اچھی طرح سے"

Posted On Kitab Nagri

خفیف سی سختی سے وہ اسے مطلع کرتا پیچھے ہٹا مگر فاریہ نے جس زخمی اور کاٹ کھانے والے انداز میں سراج کو دیکھا یہ اس شخص کو بہت کچھ بتا اور سمجھا گیا۔

"تم انتہائی گھٹیا، کمینے اور منحوس ہو"

انگلی اٹھا کر وہ سرتاپیر سلگ کر غرائی۔

سراج علی ان القابات کا اتنا عادی تھا کہ اب تو فاریہ یہ نہ کہے تو اسے حیرت گھیر لیتی۔

"لیکن تم صرف اور صرف بیوقوف ہو فاریہ کیانی"

مزید دو قدم ہٹا وہ جتنا بولا۔

"کل میرے دوست آئیں گے گھر، دو فٹ دور رہنا ورنہ تمہاری قبر کھود دوں گی"

یہ سب وہ کسی مخفی احساس کے تحت اسے بتا رہی تھی، سراج علی کہیں دل سے اس لڑکی کے ٹوٹے بکھرتے وجود کا معترف ہوا۔

"اگر ان میں سے کسی ایک نے بھی پیلس میں قدم رکھا تو قبریں انکی کھود دوں گا"

بنا کسی وحشت اور حقارت کے وہ بس سرسری سے خفیف بگھڑتے تیوروں سے فاریہ کو کہتا وہاں سے چلا گیا مگر وہ پیچھے کھڑی نا جانے کیوں نہ مسکرا سکی نہ روپائی، چہرے پر جسم کا سارہ لہو ضرور چھلک چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عباد اپنے کئی گارڈز کے سنگ تھانے آچکا تھا، اسے صبح ہی انسپیکٹر زین نے خبر پہنچادی تھی۔ آہل کار عباد کو سیدھا انویسٹیگیشن روم میں لائے جہاں پہلے ہی بڑی سکیرین پر وہ فوٹیج پاز کی گئی تھی۔ آسمانی کرکتے سوٹ پرویس کوٹ پہنے، سرخ لہو چھلکاتے پیروں میں ملتانی مردانہ چپل، بالوں کا مہذب انداز اور چہرے کی تازگی چھپاتی بڑھی بیرڈ، صاف شفاف نقوش جن پر اس وقت سرد مہری چھائی ہوئی تھی۔

"ہم نے اس آدمی کا پتا لگوایا ہے عباد صاحب، آپ اسکی پہچان کر لیں۔ باقی کی کاروائی ہم اسکے بعد شروع کریں گے"

انسپیکٹر زین نے تمہیدی انداز میں عباد کو با علم کیا اور ساتھ ہی کمپیوٹر پر بیٹھے آدمی کو وڈیو چلانے کا اشارہ کیا۔

وہ وڈیو بہت زیادہ تو نہیں مگر قدرے صاف ہو چکی تھی، عباد کی کڑی نظر اس وقت سکیرین پر تھی جہاں سے وہ آدمی بچہ اٹھائے باہر نکل رہا تھا، اور پھر عباد حشمت کیانی کے اشارے پر وہ وڈیو روک کر زوم کی گئی۔

اس چہرے کو وہ لاکھوں میں بھی پہچان سکتا تھا، پورے جسم کا لہو اس وقت عباد حشمت کیانی کی آنکھوں میں سمٹ چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جبرے بھینچے وہ غراتا ہوا کرسی سے اٹھا اور پاس پڑی میز پر پوری قوت سے اپنا ہاتھ مکے کی طرح لہرا کر مارا۔

"حارث، حارث۔ پیٹھ پیچھے مجھ پر اتنا سنگین وار کرنے والا تو تھا حرام زادے، تجھے تو اس جگہ گاڑوں گا جہاں تیرا نام و نشان بھی نہ ملے گا"

اس بار وہ اپنے ہاتھ کا مکا دیوار پر مار چکا تھا جس سے اگلے ہی پل خون کی لیکر پھوٹی، خود افسیٹکر زین تھوڑا فکر مند سا عباد کی پشت پر کھڑا اس کے عتاب کو جانچ رہا تھا۔

"عباد صاحب، اگر آپ اجازت دیں تو ہم اسکی تلاش شروع کریں؟"

نرم سا استفسار ہوا جس پر عباد بھی اپنے ہاتھ سے نکلتے خون پر اک زخمی نگاہ ڈالتا مڑا۔

"حارث کیانی، مجھے یہ دودن کے اندر اندر چاہیے تھانیدار، دودن صرف۔ زمین میں بھی اگر یہ جا کر چھپا ہے تو ڈھونڈ کر لاؤ"

لہو چھلکاتے چہرے سے وہ حکم صادر کرتا ساتھ ہی پھری موج بنا تھانے سے نکل گیا۔

دوسری سمت ادا جان کو جو س دینے کے بعد وہ وہیں سیڑھیوں پر ادا اس سی جا بیٹھی، کیسے وہ امیر زادی اس پر ایسا گھٹیا الزام لگا سکتی تھی۔

رہ رہ کر اپنی بے بسی پر غصہ آرہا تھا، تبھی مانوس سی آہٹ پر وہ مڑی جہاں سراج ہاتھ میں خاکی پیکٹ لیے اسکے ساتھ ہی برادرانہ مسکان سجاتا بیٹھا۔

Posted On Kitab Nagri

منہانے فوری چہرے کی اداسی دبائی۔

"یہ تمہاری ویک کی سیلری، صبح بھائی کہہ کر گئے تھے تمہیں یاد سے دے دوں۔ بہت ایمانداری اور خلوص سے تم نے ادا جان کی دیکھ بھال کی"

وہ اس وقت اتنی اداس تھی کہ بنا کچھ پوچھے وہ پیکٹ بے دلی سے پکڑ لیا مگر دل میں عجیب سی بے چینی تھی۔

"مہینے بعد بھی دیتے اکھٹی تب بھی قبول تھا مجھے، خیر آپ واقعی بہت اچھے ہیں۔ وہ فار یہ میم کیا آپ کے لیے کوئی جذبات رکھتیں سراج بھائی، می میرا مطلب وہ ایسا لگا مجھے"

اس وقت منہا کا تجسس پیک پر تھا، اور اسکی سمت سے یہ غیر متوقع سوال سراج کو بھی سنجیدہ کر چکا تھا۔
"یہ تو مجھے بھی نہیں پتا لیکن تمہیں اس سے دبے یا سکے رویے سے اداس ہونے کی ضرورت نہیں، بلکہ

تمہارے آجانے سے ہی مجھے سہولت ملی۔ تم جیسا چل رہا چلنے دو، دیکھتے ہیں پٹاری سے کیا نکلتا ہے"
ساری اداسی سراج بھائی کے معصوم سے پوز سے ہی ختم ہوئی اور منہا جس طرح شرارتی چہرہ کیے اسکی سمت دیکھ رہی تھی یہ سراج کو بھی مسکراہٹ دے گیا۔

"مطلب آپ میرے ساتھ مل کر انھیں جیلز کرنا چاہ رہے، ہا ہا بھائی مجھے ہنسی آرہی"

منہا کی سادہ سی بات پر وہ بھی اسی سادگی سے کندھے اچکاتا واقعی اس وقت منہا کی طرح کا ہی ہم عمرا لڑ لڑکا معلوم ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

ہارن کی آتی آواز پر سراج فوری اٹھ کر چلا گیا کیونکہ شاید عباد گھر آچکا تھا، منہا نے سراج کو جاتے دیکھا اور پھر یونہی بے دلی سے وہ خاکی پیکٹ کھولا۔

مگر اس کے اندر موجود رقم دیکھ کر منہا کے چہرے پر غصہ اتر چکا تھا۔

ہفتے بعد اسے پورے پچیس ہزار دیے گئے تھے، سارا سکون ان ڈستے ہوئے روپوں نے اجاڑ ڈالا۔

ابھی تو وہ فون کے پیسے بھی تنخواہ سے آہستہ آہستہ دینے کا سوچ کر بیٹھی تھی جس پر ہوتی اک نئی مہربانی منہا کو سلگائی۔

"منہا سلطان کو سمجھ کیا لیا ہے تم نے نواب زادے، میں یہاں تمہاری دولت کی ہوس میں آئی ہوں کیا جو تم مجھے اتنے پیسے دے کر متاثر کرنا چاہتے۔ بات کرنی ہو گی مجھے آخر یہ کس نوازش کے تحت دیے مجھے"

بنا عقل سے سوچتی وہ اس وقت ناجانے کیا اوٹ پٹانگ سوچتی بھڑک چکی تھی، عباد حشمت کیانی کے آفس کارخ کرتی وہ اپنے ہاتھ میں وہ بے کار لفافہ جکڑے قدموں کی رفتار بڑھا چکی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"ڈاکٹر وہ ہوش میں آرہا ہے"

Posted On Kitab Nagri

کسی نسوانی آواز پر وہ سفید کوٹ میں لیٹا کسی مریض سے محو کلام ڈاکٹر پلٹا، فائنلی انھیں اسی خبر کا انتظار تھا۔

وہ نرس کے ساتھ ہی اس کمرے کی جانب لپکا جہاں حارث کیانی آخر کار ہفتے بعد کومے سے نکل آیا تھا مگر ڈاکٹر اور نرس کے فکر مند تاثرات کے سنگ اندر بڑھنے پر وہ انھیں ناشناسائی کے سنگ تکتا اٹھنے کو سکا مگر نرس نے فوری لپک کر اسے سہارہ دینے کو کمر کے پیچھے تکیہ ٹیکا۔

"تھینک گارڈ تم ہوش میں آئے جوان، کیسے ہو۔ کون ہو تم اور اب کیسا محسوس کر رہے ہو"

وہ ڈاکٹر اپنے پیشہ ورانہ انداز میں حارث کی پیلی پڑتی رنگت کو تکتے سوال کر رہے تھے جو اپنے سر پر بنے زخم اور اس سے اٹھتی ٹیسوں پر بلبلا اٹھا۔

"مم میں، میں کون ہوں۔ وہ لڑکی اور بچہ یاد ہیں۔ مم میرا نام۔۔۔ میرا نام نہ۔۔ نہیں جانتا۔۔۔ می۔۔ میرا سر"

بولنے اور دماغ پر زور ڈالنے کی کوشش میں وہ مزید بے جان ہوا تبھی اسکی یادداشت کی کمزوری پر ڈاکٹر نے حیرت سے نرس کی جانب دیکھا۔

"دیکھو جوان تم اپنے ذہن پر زور ڈالو، رات تک تمہارے ٹوٹے فون کی ڈیٹیلز بھی آجائیں گی لیکن تب تک تم یاد کرنے کی کوشش کرو۔ تم سڑک پر شدید زخمی حالت میں ملے تھے، کسی ٹرک نے تمہیں ٹکڑا کر ماری تھی"

Posted On Kitab Nagri

ہر ممکنہ کوشش کیے وہ ڈاکٹر، حارث سے اسکی اس لا تعلقی پر مزید کریدتے بولا مگر حارث کو کچھ یاد نہ تھا سوائے ذہن میں اک بچے اور لڑکی کا ہیولا گھوم رہا تھا۔

کچھ ہی لمحوں میں سر کے درپر وہ اپنا سر جکڑے بال نوچتے حلق کے بل دھاڑا تبھی نرس نے فوری ڈاکٹر کے کہنے پر اسے انجیکشن دیا جس سے پلوں میں حارث کیانی کی تڑپتی ذات پر سکون ہوئے بے سدھ ہو گئی۔

ڈاکٹر نے تشویش سے کن پٹی سہلائی اور اک نظر اس نیم جان وجود پر ڈالی۔

"جیسے ہی اسکے فون کی ڈیٹیلز آئیں مجھے خبر کرو"

نرس کو سرسری سی تاکید کرتا ڈاکٹر باہر نکلا وہیں نرس بھی اس کمرے سے باہر نکل گئی۔

حارث کیانی کے گناہوں کی عبرت شروع ہو چکی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"اُبڈھے، کیا ہمارے منہ پر بیوقوف لکھا نظر آرہا ہے۔ کتنے سال سے تو تم دادا پوتی ادھر رہ رہے۔ یہ اچانک بہن اور پھر اسکا بچہ کہاں سے نکل آیا۔ سچ بتا کون ہے یہ، کہیں تیری پوتی کا کوئی کارنامہ۔۔۔۔۔"

منہا اور معظم نے محلے میں بھی احد کی سچائی منہا کی بہن کی بیٹی کے طور پر ہی بتائی تھی مگر آج سب محلے کے لوگ جمع ہوئے انکے گھر آئے تھے اور انکا مقصد صرف ٹوہ لینا تھا۔

احد کو وہ سلا کر خود صحن میں کب سے بیٹھے ان چار پانچ بستی کے نام نہاد عزت دار آدمیوں کی بکواس سن رہے تھے مگر اب جب اس ایک چھپچھورے اور فضول آدمی نے منہا کی ذات پر کیچڑا چھالنا چاہا تو معظم

Posted On Kitab Nagri

صاحب سے یہ دیکھانہ گیا، اٹھ کر پوری قوت سے وہ اس آدمی کے منہ پر اپنے ہاتھ کا کرارہ تماچہ دیتے ساتھ ہی اسکا گریبان دبوچ چکے تھے۔

"اپنی یہ گندی زبان یہیں روک لے شہباز، ورنہ گدی سے کھینچ لوں گا۔ خبردار جو تو نے میری منہا پر ایسا بیچ الزام لگانے کی جرت بھی کی۔ احد جو بھی ہے تم سب لوگ اپنے کام سے کام رکھو۔ نکلو یہاں سے ورنہ کلہاڑی سے سرچیر دوں گا تم سب کے"

معظم صاحب کی بھلے سانس پھول گئی مگر انکا عتاب پوری بستی جانتی تھی تبھی وہ سب ہی دب گئے مگر وہ آدمی جس کو زیادہ مرچیں لگی تھیں اپنی یہ تضحیک بھول نہیں سکتا تھا۔
"بیچ سن کر ایسے ہی کڑوا لگتا ہے حکیم صاحب، پتا کروالوں گا میں۔ اور اگر آپکی بتائی بات غلط نکلی تو دھکے دے کر تم تینوں کو یہاں سے نکلواؤں گا"

جاتے جاتے وہ حقارت سے معظم صاحب کو دھمکی دیتا ٹڑخ کر غرایا مگر وہ اسے دونوں ہاتھوں سے دفع دور کے اشارے کرتے لعنت بھیج رہے تھے۔ سب کو گھر کے دروازے سے باہر نکالے جب تک وہ واپس صحن تک آئے انکا سانس ناقابل حد تک پھول چکا تھا۔

آنکھیں بھی اس خوف سے بھرے نم ہوئیں جو انھیں پہلے ہی دن سے خدشے سالاحق تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میرے مولا، ان زلیل بے نسلے لوگوں سے میری منہا کی حفاظت کر۔ احد کو ان کے شر کے بچا۔ ہمیں رسوا مت کرنا میرے رب، میری منہا کی زندگی پہلے ہی بڑی مشکل ہے سوہنے سائیاں، مجھ ناکارہ بوڑھے اور اس معصوم بے گناہ وجود کو میری منہا پر بوجھ نہ بننے دینا"

لبے لبے تنفس بہتر کرنے کو سانس بھرے وہ تھکے اور رندھے چہرے کو اٹھائے رب سے دعا گو تھے، ناجانے ابھی منہا کو کیا کیا سہنا اور دیکھنا باقی تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"مجھے بات کرنی ہے ان سے سراج بھائی، انکی ہمت کیسے ہوئی مجھے اتنے پیسے دینے کی"

عباد اس وقت کسی کا سامنا نہیں چاہتا تھا تبھی اس نے سراج کو کچھ اہم کام سوچنے کمرے سے باہر بھیجا تو وہیں غصے سے بھری منہا کو آتا دیکھ کر سراج نے پریشانی کے سنگ منہا کا عتاب دیکھا۔

"منہا، یہ تمہاری خدمت کا معاوضہ ہے۔ بھائی اس وقت اچھے موڈ میں نہیں ہیں تم کل بات کر لینا"

اپنی طرف سے سراج نے اسے تنبیہ کر دی مگر منہا ہر صورت ملنے پر بضد تھی تبھی اسکا اصرار مانندنہ پڑتے دیکھ کر وہ دوبارہ اندر گیا جہاں عباد گلاس ونڈو کے ساتھ لگ کر کھڑا سپاٹ چہرہ لیے باہر تاحد نگاہ سر سبز اراضی کے اس پار ڈھلتے سورج پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔

آہٹ کے باوجود نہ پلٹا۔

Posted On Kitab Nagri

"بھائی منہا آپ سے بات کرنا چاہتی ہے، میں نے روکا لیکن"

سراج کے وضاحت دینے پر وہ اسکی بات کاٹ گیا۔

"بھجوا سے"

وہی پتھر ایا انداز۔

سراج سر ہلاتا باہر لپکا اور منہا کو اندر جانے کا اشارہ کیے خود وہاں سے او جھل ہو گیا۔

منہا نے اندر داخل ہوتے ہی وہاں موجود سناٹے اور وحشت کے علاوہ اضافی جس بھی محسوس کی، نظر ایش ٹرے کی جانب گئی جہاں تازہ ادھ پیاسیگریٹ دھواں چھوڑ رہا تھا۔

تو محترم عیشوہ سازوں کی طرح اس چیز کے شوقین بھی تھے، مگر وہ یہ صرف غصے اور عتاب کو کم کرنے کو پیتا تھا۔

"کہو منہا"

سختی سے استفسار آیا تھا جس پر منہا اپنی سوچوں سے نکلی اور نیچ کا فاصلہ طے کرتی وہ لفافہ اسکی چوڑی میز پر با آواز بلند پٹخا۔

وہ جو پلٹ کر کمر پر ہاتھ باندھے کھڑا تھا، اس خاموشی پر پلٹا تو منہا اک لمحہ اسکے چہرے پر چھائے غصے

والے تاثرات پر ٹھنڈی پڑھ گئی۔

سارے لفظ زبان پر اٹکے۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ۔۔ آپ نے مجھے ہفتے کی سیلری پچیس ہزار کیوں دی، وہ تو چھ ہزار تک بنتی ہے ناں، پھر اس ایکسٹرا مہربانی کی وجہ پوچھ سکتی ہوں"

ساری زندگی کی ہمت جمع کیے وہ ان ساحر سی برہم آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بے خوفی سے بولی، مقابل نے تحمل سے منہا کا بھرپور جائزہ لیا۔

سیاہ کھلے گھیرے والی شلوار پر سفید قمیص جن میں سیاہ دائرے تھے، شفاف سے چہرے اور گردن کی پھر ہاتھوں کی ابھرتی رگیں، وہیں سر پر لیا منہا کا آنچل جیسے وہ بہت دھیان سے سنبھالنا بھی جانتی تھی۔ ستواں سی ناک، چہرے کی جاذبیت بڑھاتے ہونٹ، وہ سیاہ آنکھیں جو بڑی بڑی پلکوں کی گرفت میں حسین و جاذب لگتیں۔

بنا کسی منصوبی حسن کے وہ بلاشبہ پُرکشش تھی۔

خود کے اس بری طرح کھٹکتے پوسٹ مارٹم پر وہ تھوڑا گھبرائی۔
"کیونکہ تمہارے گھر ایک چھوٹا بچہ اور ایک بزرگ ہیں، سو ضروریات ہوتی ہیں بچوں اور بزرگوں کی۔"

یہ پچیس ہزار تمہاری ایمانداری اور خلوص سے ذمہ داری نبھانے کی جائز رقم ہے"

بہت مطمئن اور ساکت کرتا انداز لیے وہ منہا کے سارے جوابات دے چکا تھا مگر وہ آگے سے مزید بھڑک چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ بچہ اور بزرگ منہا کی ذمہ داری ہیں، آپ کی نہیں۔ میں اپنی جائز کمائی سے بھی انکا بھرپور خیال رکھ سکتی ہوں۔ لہذا آپ مجھے صرف میرا جائز حق دیں اور ہاں ایک ہزار ہفتے آپ کاٹ لیجئے گا کیونکہ جو موبائیل آپ نے مجھے دیا اسکی قیمت بھی مجھے واپس کرنی ہے"

خود داری اور پراعتما دی کے سنگ وہ ایک ہی لمحے میں عباد حشمت کیانی کو لا جواب کر گئی، وہ تو جیسے اس درجہ گستاخی پر سامنے والے کو کھڑے کھڑے سزا سنا دیتا تھا مگر یہ لڑکی اسے غصے کے باوجود کسی سزا کو نہ سنانے پر اسکا تکی معلوم ہوئی۔

مگر منہا ضرور عباد کے چہرے کی عتاب سے ابھرتی رگوں کو بھانپنے نظر جھکا گئی، حق بات سے پیچھے ہٹنا اس نے کبھی نہ سیکھا تھا۔

"چپ چاپ یہ پیسے اٹھاؤ اور نکل جاؤ یہاں سے، ورنہ میرے غصے کی خواہ مخواہ بھیٹ چڑھ جاو گی۔ اپنی یہ خود داری دوبارہ میرے سامنے دیکھانے کی جرات مت کرنا"

خفیف سا بگھڑ کر وہ آبرو اچکا تا خود بھی دھمکی پر اترتا، منہا نے ہفتے پہلے تک جو اس بندے کے بارے اچھا تاثر بنایا ایک لمحے میں پاش پاش ہوا۔

"مجھے آپکا احسان نہیں چاہیے، میں صرف اپنی حق دار رقم ہی لوں گی ورنہ آپ نے ابھی منہا کی خود داری دیکھی نہیں۔ ان پیسوں کو دے کر حقیقت میں آپ کیا چاہ رہے مجھ سے، کھل کر بتائیں تاکہ آپکی سوچ مجھ پر کھل سکے"

Posted On Kitab Nagri

منہاب واقعی زیادتی پر اتر آئی، جس طرح عباد نے اسکے یہ سلگتے لفظ برداشت کیے یہ وہی جانتا تھا۔
"تمہیں پتا ہے تم کہاں کھڑی ہو اور کس سے مخاطب ہو گستاخ لڑکی، عباد حشمت کیانی ہوں میں تمہاری
کچی بستی میں پھر تا کوئی آوارہ نہیں۔ اگر ادا جان کی مجبوری نہ ہوتی تو تم یہاں اس بکو اس کے بعد دیکھائی
نہ دیتی۔ رہی بات حق کی تو اگر یہ پیسے نہ لیے تم نے تو یہاں تو دور پورے ملک میں تمہیں کہیں نوکری
نہیں ملنے دوں گا۔ اپنے بچے اور دادا پر رحم کرو، تمہاری یہ باتیں میں پہلی اور آخری بار برداشت کر رہا
ہوں دوبارہ چانس نہیں دوں گا"

پوری زندگی میں منہاسلطان پر کسی نے اتنا غصہ نہ کیا جتنا یہ بھرار پچھ اتار گیا، وہ خود سمجھ نہ پایا کہ وہ
کیوں بلا وجہ منہا پر برس پڑا ہے۔

عباد کی نظروں کی تپش وہ نہ سہتی ہوئی آنکھوں میں نمی بھری گئی، کیا سوچا تھا اور یہ شخص کیا نکلا۔
"اٹھاو اسے"

دھاڑ کر حکم کرتا وہ منہا کو بھی ڈرا گیا جو قہر ناک آنکھیں عباد پر ڈالتی مجبوراً وہ پیکٹ اٹھاتی اپنے آنسو
دبائے مڑی مگر پھر سے کسی آواز نے اسکا دل، آنسو اور قدم سب روک دیے۔

"منہاسلطان"

ناجانے کیوں مگر وہ جب اسکا پورا نام لے کر پکارا تو منہا کا دل تک تڑپا۔

وہ بھی اس بار نہ پلٹی، بس آنسو روکنے کی کوشش کرتی رہی۔

Posted On Kitab Nagri

"پلٹو"

حکم سماعت میں اتر اتو وہ سرد مہری چہرے پر سجائے نڑوٹھے پن سے مڑی۔

"مجھے تمہاری خوداری پر کوئی شک نہیں ہے بیوقوف لڑکی، معاف کرنا میں زیادہ بکواس کر گیا لیکن یہ دنیا صرف خوداری سے نہیں بلکہ سمجھداری سے چلتی ہے۔ تم جس طبقے سے آئی ہو وہاں پیسہ نہیں رشتے اور احساس اہم ہیں مگر جس طبقے میں تم ابھی کھڑی ہو یہاں پیسہ اہم ہے۔ ادا جان مجھے میری جان سے بھی عزیز ہیں اور انکی ایک دن کی بے لوث خدمت پر عباد لا کھوں لٹا سکتا ہے، تمہیں تو پھر میں نے تمہاری خوداری اور عظمت کے لحاظ سے یہ رقم دی ہے۔ اب منہ سیدھا کرو"

وہ تو سن سی عباد کے کہے الفاظ میں ہی کھو چکی تھی، یہ انسان کیا تھا، اس بار تو منہا کے دل تک سرایت کر گیا، وہ بو جھل پلکوں والی لڑکی عباد کی سمت ناشائستگی کے سنگ تکتی رہی اور وہ یہ بھانپتا رہا کہ وہ ملول زیادہ جیتی ہے مگر اسکا یہ مطلب نہ تھا کہ وہ اسے آگے بھی رلاتا۔

دھیرے سے اپنی جگہ چھوڑتا وہ عین روبرو آکر کھڑا منہا کی سرخ ہوتی آنکھیں دیکھتا مسکرایا۔

"میں تمہیں ایک اور اچھی آفر اور جاب دینے کا سوچ رہا ہوں، لیکن بے فکر رہو اسکی سیلر ری نہیں دوں

گا۔ تمہارا خوداری کا صدمہ بڑھانا نہیں چاہتا۔ تم اپنے دادا اور بیٹے کے ساتھ پیلس کے سرونٹ کو ارٹر

میں آکر رہ سکتی ہو، وہ بہت اچھی اور معیاری جگہ ہے۔ چلو تم ایسا کرنا اسکا رینٹ دے دینا۔۔۔۔۔ ایکچولی

مجھے جو تم سے کام ہے اس کے لیے تم ہر وقت میسر چاہیے ہو"

Posted On Kitab Nagri

وہ منہا کی بھرائی سی دھوپ چھاؤں سے سچی آنکھیں بڑے اشتیاق سے تکتا اسے یہ سب کہہ کر واقعی سن کر گیا، منہا تو چکرا کر رہ گئی تھی۔

مگر عباد اس کے بوکھلائے تاثرات پر دل سے مسرور ہوا۔

"ایسا کونسا کام ہے آپکو؟"

ڈرتے ڈرتے مگر مضبوط لہجے میں وہ عباد کی ذومعنی مسکراہٹ تکتی منمنائی۔

"وہ بعد میں، لیکن قابل اعتبار انسان ہوں بھروسہ کرنا سیکھو۔ میں اپنے انڈر کام کرتے ہر انسان کی مکمل

حفاظت کا ذمہ خود لیتا ہوں منہا، شرط بس یہ ہے کہ وہ مجھ سے وفادار رہے۔ تم اپنے دادا سے بات کرو

آج جا کر، اگر وہ مان جاتے ہیں تو زبردست۔ نہیں تو میں سراج علی کو بھیجوں گا وہ قائل کرنا جانتا ہے۔

اپنے بیٹے کو تم یقیناً اچھی اور صاف ستھری زندگی دینا چاہتی ہو، یہاں اگر وہ قریب سکون سے رہیں گے تو

تم بھی روز آنے جانے کی مشکل سے نکل آؤ گی"

بہت نرمی اور رومان سے وہ منہا کو اس سب پر قائل کر رہا تھا جو صرف اس وقت احد کے بارے سوچ

رہی تھی۔

منہا کو کسی گہری سوچ میں ڈوبا دیکھ کر وہ بھی متجسس ہوا۔

"م۔۔ میں بات کروں گی دادا سے جا کر، لیکن رینٹ والی بات پر آپ قائم رہیں گے۔ اور فون کے پیسے

بھی لیں گے، میں بس یہی سیلری لوں گی مہینے کی"

Posted On Kitab Nagri

پھر سے منہا کی خوداری پر وہ دانت کچکچاتا سر جھٹکے منہ بسور گیا، مگر جو بھی تھا یہ لڑکی تبھی کچھ خاص اور خالص سی روح لگی تھی۔

"مہینے کا پچاس ہزار، نہ تمہاری نہ میری۔۔۔۔۔"

حتمی فیصلہ کرتا وہ چٹان کی طرح جمی اس لڑکی کو کہتا پر اسرار ہوا۔

منہا نے دل ہی دل میں اس بندے کو جی بھرے کو سا مگر چار و ناچار وہ سر ہلا گئی۔

"ڈیس لائک گڈ گرل، تم ہیرا ہو اور اچھی روح ہو منہا سلطان۔ خوش ہو جاؤ تمہیں عبادِ حشمت کیانی سا جوہری اور قدر دان میسر آ گیا"

تفاخر سے سر اٹھائے وہ گہرا مسکراتے دو قدم پیچھے ہٹا اور اک مزید بھر پور نگاہ منہا کے اترے چہرے پر ڈالی جو عباد کی مشکوک حرکتوں پر لرزی۔

"آپ بہت عجیب انسان ہیں"

جنجھلا کر وہ اس بندے کو کہہ اٹھی، عباد نے متبسم ہوئے سر ہلائے داد و وصول کی، یہ اسکے نزدیک اچھا کمپلیمنٹ تھا۔

"اب جاؤ، شیرنی بننا کم کر دو میرے سامنے۔ میں جان گیا ہوں تم کو بھولی لڑکی"

Posted On Kitab Nagri

جان بوجھ کر شاید منہا کو زچ کرنے کو اسے بھولی لڑکی کہتا باوقار چال چلتا وہاں سے ملحقہ سٹڈی کی سمت لپک گیا جبکہ منہا کا گلاب چہرہ ایک بار پھر بری طرح مر جھا کر رہ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"یہ کیا ہے سرور صاحب؟ کس چیز کے ڈاکو منٹس ہیں"

میز پر دھری فائیل پر تنقیدی نگاہ گاڑے درشتی سے سوال آیا تھا جس پر مقابل گہری مسکراہٹ اتر چکی تھی۔

"اس پلاٹ کے جو مجھے ہر صورت درکار ہے، تمہیں یہ فاریہ سے اپنے نام لگوا کر مجھے دینا ہوگا۔ بہت اچھا پرافٹ مل رہا ہے، ہم سیل کر کے وہ ساری رقم انویسٹ کریں گے کاروبار میں"

رولنگ چیمبر پر بڑے آرام سے براجمان وہ یہ جھٹکا دیتے ناجیہ کی آنکھوں میں اترتی سرد مہری بھانپ چکا تھا۔

"لیکن یہ میں اس سے کیسے لے سکتی ہوں، یہ فاریہ کا ہے اور اسی کار ہے گا"

ناجیہ نے ہر ممکنہ لہجے کو نرم رکھے منع کرنا چاہا مگر سرور اپنی جگہ چھوڑ کر اٹھتا ہوا گھوم کر اس مغربی لباس میں لپٹی حسینہ تک پہنچا اور ہاتھ بڑھایا جسے ناجیہ نے چار و ناچار تھام تو لیا مگر وہ مکمل خفا معلوم ہوئی۔

مقابل کی بے خود نظریں ناجیہ کے ہوش رہا پختہ حسن کا بھرپور جائزہ لیتی یکدم سنجیدہ ہوئیں۔

Posted On Kitab Nagri

"اور کیا میں فاریہ کے لیے غیر ہوں، کل کو وہ میری بھی تو بیٹی ہو گی۔ اور یہ سب میں تمہارے لیے ہی تو کر رہا ہوں ڈارلنگ، تم سب کے اچھے فیوچر کے لیے۔ ویسے بھی میں اپنا سب کچھ پہلے ہی بزنس میں انویسٹ کر چکا ہوں، کچھ رقم کی کمی ہے تو بتاؤ تم سے نہیں کہوں گا تو کس سے کہوں گا۔ رہی بات فاریہ کی وہ تو ویسے ہی عباد کے ساتھ شادی ہوتے ہی پیلس اور عباد حشمت کیانی کے اثاثوں کی مالک بن جائے گی۔ پھر اس چند کڑور کے پلاٹ کی کیا اہمیت رہے گی"

بہت ہی چالاکی سے سرور حسین جیسے عیاش اور موقع پرست نے اپنا داؤ کھیل دیا تھا، یہاں اگر ناجیہ انکار کرتی تو وہ سوچ چکا تھا کہ عباد کو اسکی حقیقت بتا دے کہ گل مینے پر فائرنگ ناجیہ کیانی نے کروائی تھی اور اسی وقت کے لیے اس شاطر نے ناجیہ کی ریکارڈنگ تک کر رکھی تھی۔

سرور حسین ایک نہایت کمینہ اور کرپٹ پولیٹیشن تھا اور اسکے اب تک کئی سکینڈل بھی آچکے تھے، وہ عیاش کے ساتھ ساتھ ایک گندی اور کھلی ذہینت کا بدکردار شخص تھا مگر ناجیہ کیانی کو اس نے بڑی مہارت سے شیشے میں اتار لیا تھا۔

www.kitabnagri.com

اسکی وجہ شاید ناجیہ سے اسکی پر اپرٹی ہتھیانا تھا، ناجیہ کے شوہر کی زندگی میں بھی اسکے سرور سے تعلقات رہتے تھے اور جب انکو ناجیہ کے یہ کرتوت پتا چلے تو انہوں نے خاندان کی عزت اور وقار کو اہم جانتے ہوئے ناجیہ کو طلاق دے دی مگر یہ طلاق بند کمرے میں اک راز بن کر رہ گئی اور یوں اسی رات ناجیہ نے اپنے شوہر کا ایکسیڈنٹ کروا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

شاید یہ اسکی نفرت تھی جو اس نے کسی بے گناہ انسان کی جان لے کر نکال لی۔
یہ راز بھی صرف سرور حسین جانتا تھا اور یہی وجہ تھی کہ ناجیہ اس وقت اس مطلبی شخص کے سامنے
اپنے کیے کے باعث بے بس و مجبور تھی۔
"اتنا سوچو گی تو مجھے لگے گا تمہیں مجھ پر اعتبار نہیں، یا ایک پلاٹ ہی تو ہے۔ آج جتنا پیسہ لگائیں گے کل
اس سے کئی گنا زیادہ وصول بھی کر لیں گے"
مقابل کے شش و پنج میں مبتلا چہرے کو تکتا وہ مزید لقمہ دیتا مسکین ہوئے بولا جس پر ناجیہ نے اپنے اور
اس کے بیچ فاصلہ بنائے میز پر رکھی فائیل اور اپنا بیگ اٹھایا۔
رات ہو چکی تھی اور اسے اب نکلنا تھا۔
"میں بات کروں گی فار یہ سے، اب چلتی ہوں"
بے دلی اور روکھے پن سے کہتی وہ آفس روم سے نکلی وہیں سرور حسین کھسیانی خبیث مسکراہٹ چہرے
پر سجائے دونوں ہاتھ پتلون کی جیبوں میں گھسائے ہنسنا۔
"آہ آرش کیانی، تیری سب سے بڑی سزایہ عورت تھی۔ تجھے زندہ درگور بھی کیا اور حقیقت میں مروایا
بھی، ناجیہ بیگم تم جتنی مرضی شاطر اور عقل مند سمجھ لو خود کو، سرور حسین کی عقل پر حاوی نہیں ہو
سکتی۔ جان جان کہہ کر تمہاری جان لینا خوب آتی ہے مجھے"

Posted On Kitab Nagri

اپنی مونچھ کوتاودیتا وہ کسی غیر مرئی نقطے پر نظر جمائے اپنی چال سرعام کر چکا تھا، یہ دنیا ایسی ہی مطلبی اور خود غرض ہوتی ہے، یہاں ہر دوسرا انسان آپکو کچلنے کے در پر ہے۔

سرور حسین ایک عقابی نظر اور لومڑی سی ذہینت کا مالک تھا، اپنے دیوالیہ ہوتے بزنس اور گرتی ریپوٹیشن کو وہ اب پیسے سے اجالنے کا تمنائی تھا۔

الیکشن کے لیے ووٹرز خریدنے کے ساتھ ساتھ وہ اس بار عباد حشمت کیانی کے مد مقابل آنے کو تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"تو پھر کیا سوچا آپ نے دادو، مجھے تو بہت مناسب لگا۔ ہم انھیں کرایہ دیں گے میں نے بات کر لی، ویسے بھی جو آج محلے والوں نے واہیات کام کیا اسکے بعد میں تو مر کر بھی آپ دو کو یہاں ان وحشیوں کے رحم و کرم پر نہ چھوڑوں"

www.kitabnagri.com

گود میں احد کو لیے وہ اسکی بڑی بڑی کھلی آنکھیں جھک کر چومتی ساتھ ہی تخت پر تکیے سے ٹیک لگا کر بیٹھے معظم صاحب سے مخاطب ہوئی جنکے چہرے پر سوچ کی گہری پر چھائیاں درج تھیں۔ انھیں بھی اللہ پاک کے اس بروقت وسیلے کی سمجھ آئی تھی، انکی دعا قبول ہو گئی تھی۔

"بہت نیک دل انسان لگتے ہیں وہ، لیکن اس سے بڑا رحم دل وہ پیارا اور سونہارا ہے جو بہتر وسیلے بناتا ہے۔ یہ جگہ جہاں معظم سلطان نے عزت اور رشک سے سفید پوشی کے کئی برس کاٹے، کبھی نہ سوچا تھا

Posted On Kitab Nagri

پلوں میں لوگ ہماری عزت کی دھجیاں بکھیر دیں گے۔ غریب کے پاس عزت ہی تو واحد خزانہ ہوتی ہے پُتری، لیکن مجھے دکھ ہوتا ہے کہ یہ واحد شے بھی ہم جیسوں سے چھنتے دیر نہیں لگتی " فطری تھا کہ وہ ان لوگوں کی بے رحمی یاد کرتے آبدیدہ ہوئے، منہا خود بھی کرسی سے اٹھ کر دادا تک آئی اور ایک ہاتھ سے انکی آنکھوں سے بہتی نمی جذب کی اور آزر دہ ہوئی، وہ چند دنوں کا احد سلطان بھی جیسے انھیں تکتا اداس ہوا۔

"جب تک اللہ نہ چاہے کوئی عزت نہیں چھین سکتا دادو، آپ ان بے فیض لوگوں کے لیے دل بُرامت کریں۔ کل مالک مکان کو اسکا کرایہ ادا کر دیجئے گا میں سراج بھائی کو کہوں گی وہ آپکو اور احد کو لینے آجائیں۔ بالکل بھی اداس نہ ہوں، میں کبھی آپکا سر جھکنے نہیں دوں گی، بھلے ہم وہاں جا رہے لیکن سراٹھا کر، کسی کا احسان نہیں لے رہے۔ جب میرے پاس اتنے پیسے جمع ہو جائیں گے ناں کہ ہم چھوٹا سا اپنا گھر لے سکیں تو ہم پیلس بھی چھوڑ دیں گے۔ کسی ایسی جگہ چلے جائیں گے جہاں کے لوگ دوسروں کے معاملوں میں ٹانگ نہ اڑاتے ہوں " www.kitabnagri.com

وہ جو دکھی تھے منہا کی ہمت اور ڈھارس بندھاتی امید اور زندہ دلی پر دل سے مسکرائے، دونوں پر نثار ہوتی آنکھیں باری باری ڈالیں۔

Posted On Kitab Nagri

"ان شاء اللہ پُتری، بس میری دعا ہے تُو اور احد کبھی اس بُرے زمانے کے رحم و کرم پر نہ ہو۔ میں خود یہی چاہتا ہوں کہ تو ایک دن اپنی اس خواہش کو ضرور تکمیل دے، میں تجھے وہ سب نہ دے سکا منہا مگر مجھے پتا ہے وہ رب سوہنا تجھے ہر وہ شے ضرور دے گا جسکی تو مستحق ہے "

دادا جان کی بہتر ہوتی تسلی آمیز ذات اور رشتک منہا کی آنکھوں میں رتن سی چمک بھر چکا تھا، دونوں ہی احد سلطان کی سمت تکتے جی جان سے مسکرائے جواب اپنے ہاتھ پیر چلانے کی پوری کوشش کرنے لگا تھا۔

"منہا کی جان "

ما تھا چومتی وہ اسے کسی متاعِ جان سا خود میں سمو گئی، نظر دادا جان سے ملی تو اک احساس تھا حفاظت کا جو منہا کے دل تک اتر۔

دادا اہمت تھے اسکی مگر احد یقین تھا اسکا، کامل یقین۔

دوسری سمت ناجیہ نے وہ فائیل فاریہ کے سامنے رکھی تو بنا کوئی اعتراض کیے وہ سائن کر گئی جس پر خود ناجیہ کو ہارٹ اٹیک آتا آتا رہا۔

فاریہ بکھرے سے خلیے میں بنا کچھ بولے واپس کمرے میں چلی گئی، ہر شے سے دل اچاٹ ہو چکا تھا۔ شاندار وضع والا لگژری روم مگر اندر باہر لگی آتش اسے جہنم کی طرح سلگا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بار بار سراج علی کے طنزیہ جملے اور گریز یاد کرتی وہ گہرے گہرے سانس بھرتی وہیں بستر پر اوندھی جا لیٹی، چہرہ ہر احساس سے عاری تھا۔

وہ خود نہیں جانتی تھی کہ اسے کیا ہو گیا ہے تبھی کل وہ خود کو پہچاننے کی ایک بڑی کوشش کا پلین بنا چکی تھی، حادث کے برعکس فاریہ کو کبھی جائیداد، پیسہ، زیورات کا کوئی لالچ نہ تھا وہ ہمیشہ سے ماں کی لاڈلی رہنے کے باعث غلط راستے کی سمت چلتی آئی تھی۔

کبھی کبھی ماں باپ کے کیے کا پھل انکی بے گناہ اولاد بھگتی ہے اور ایسا ہی فاریہ اور حادث کے معاملے میں تھا۔

حادث تو پھر بھی بد معاش اور عیار طبعیت کا مالک تھا اور اسکے کرتوت ہی اسے اسکی پہچان سے بے دخل کر چکے تھے مگر فاریہ صرف اور صرف ناکردہ گناہوں کی سزا بھگت رہی تھی۔

تیسری طرف حادث کے ٹوٹے فون کی مرمت ہوتے ہی اسکے فون پر صرف دو نمبرز ہی مل سکے تھے جن میں ایک فاریہ کا تھا اور دوسرا سرور کا۔

اور اتفاق سے ڈاکٹر نے پہلی کال سرور حسین کو ہی ملائی اور اس خبر کو سن کر اس شاطر نے ڈاکٹر کو اسے جلد لے جانے کا بھرپور یقین دلاتے ہوئے کال کاٹی اور کتنی ہی دیر ہنستا رہا۔

Posted On Kitab Nagri

مگر یہ صرف اسکی خام خیالی تھی کہ وہ ایک اور مہر اپا چکا ہے کیونکہ پولیس کے باہمی رابطے کے باعث انھیں ہوسپتال میں موجود اس یاداشت کھوچکے انسان کی خبر مل چکی تھی اور فجر کے وقت پولیس کے لوگ اس ہوسپتال، حارث کی پہچان کرنے جانے والے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلی صبح فجر کا وقت تھا جب پولیس کے کچھ اہل کار اس مشکوک آدمی سے ملنے ہوسپتال داخل ہوئے وہیں بیرونی راہداری پر کھڑا سرور کا آدمی بھی پولیس کے آنے کی اطلاع سرور تک پہنچا چکا تھا۔ ڈاکٹر کی ٹیم پولیس کو لیے اس مین کمرے کی سمت بڑھی، جہاں مدہم سی روشنی کاراج تھا۔ انسپیکٹر نے اندر داخل ہوتے ہی حارث کو پہچان لیا تھا جو اس وقت خاص دواؤں کے زیر اثر غنودگی میں تھا۔

www.kitabnagri.com

"یہ اپنی یاداشت کھو بیٹھا ہے سر، ہم نے اسکے جاننے والے کو اطلاع دی تھی مگر ابھی تک کوئی نہیں آیا"

پولیس کے لوگوں کو حارث کیانی پر نظریں جماتے دیکھ کر ڈاکٹر نے اپنے پیشہ ورانہ انداز میں وضاحت دی جس پر دبنگ اور پروقار سے انسپیکٹر زین کے ماتھے پر شکنوں کا جال بن گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ ہمارے ساتھ جائے گا، اسکی مکمل میڈیکل فائیل تیار کریں اور اس میں وجہ بھی درج ہونی چاہیے کہ اسکے ساتھ کیا ہوا۔ آدھے گھنٹے کے اندر اندر یہ کام نمٹائیں "

زین نے اپنے رعب میں لپٹ کر حکم دیا جس پر وہ لوگ ضروری کاروائی مکمل کرنے باہر نکلے وہیں وہ زین نامی تھانیدار اپنی جیب سے اپنا فون نکال کر کوئی نمبر ملاتا دوسرا ہاتھ جیب میں گھسائے کچھ دور جا کھڑا ہوا۔

آفس میٹنگ روم میں وہ کچھ ڈاکو منٹس سٹڈی کر رہا تھا جب گلاس ٹیبل پر وا بھریٹ کرتے فون نے عباد کی توجہ کھینچی۔

"حادثہ مل گیا ہے عباد صاحب لیکن ایک بُری خبر ہے "

تھانیدار نے صاف گوئی سے معاملہ کہتے ہوئے مصالحتاً چپ اوڑھی جس پر عباد تلملا کر اٹھ کھڑا ہوا۔

چہرے پر لہو چھلک چکا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیا بری خبر ہے؟ "

عباد نے سختی سے استفسار کیا۔

"ایک حادثے میں اسکی یاداشت چلی گئی ہے، وہ کل ہی کومہ سے نکلا ہے شاید۔ کسی ٹرک نے اسے ٹکڑ ماری تھی، میں اسے یہاں سے اپنی کسٹڈی میں لے جا رہا ہوں، ہم اسکی کنڈیشن کے حساب سے تفتیش

Posted On Kitab Nagri

شروع کریں گے، آپ دن کو کسی وقت بھی تشریف لے آئیے گا، ہو سکتا آپ کو دیکھ کر اسکے دماغ کے بند راستے کھل جائیں "

گویا اس خبر نے عباد کا دل سلگادیا تھا، پھر سے اپنے لخت جگر سے اتنی دوری پر جا بسا تھا جہاں سے چلا تھا۔ آنکھیں تھیں کہ انہونی کے خوف نے انگارہ کیں۔

"ہوں، ٹھیک ہے میں چکر لگاتا ہوں "

سر سری سا کہہ کر فون بند کیے وہ بے دلی سے اسے کرسی پر پٹختا خود چلتا ہوا گلاس ونڈو تک آیا، کھلی سرسبز آراضی کے پار مدھم مدھم اجالا پھیل رہا تھا مگر عباد حشمت کیانی کی ذات اندھیرے میں اتر رہی تھی۔

"کہاں ہو تم بابا کی جان، یا اللہ مجھے میری اولاد سے ملا دیں۔ یہ تکلیف تو میرا اندر کھا دے گی، مجھے اسکی کوئی تو خبر دے دیں "

یاسیت اور قنوطیت کی انتہا لیے وہ روشنی زمین پر پہنچانے والے رب سے ہمکلام تھا، راتیں تو اسکی نیند سے اور سکون سے عاری تھیں ہی اب لگتا تھا زندگی بھی ہونے والی تھی۔

سرد سی سانس بھرتا وہ اپنے اندر کے غبار کو دبانے کی ادنیٰ کوشش کرتا رہ گیا مگر ذہن و دل پر اترا بانجھ پن سکون کی کاٹ کرتا جا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بابا کو خاص تاکیدیں کرتی وہ انھیں ٹھیک چار بجے تک سراج بھائی کے آنے کا کہتی گھر سے چادر اوڑھے نکلی تو محلے کی غلیظ نظریں آج اس نے عتاب سے بھری محسوس کی تھیں، ایسے جیسے وہ لوگ اسے نوچ کھانے کو تیار ہوں۔

دادا جان اور احد کی سلامتی کے لیے ان تک غائبانہ دعائیں سوہنیتی وہ پیلس تو پہنچ گئی مگر اسکا دھیان آج صرف احد اور دادا کی سمت تھا، اس وائیٹ کیانی پیلس میں پھیلی سوگوار سی چپ سے اسے مزید وحشت ہوئی۔

اداجان کا آج ریگولر چیک اپ تھا تبھی ڈاکٹر آج انکے پاس موجود تھا اور خود منہا انکے لیے تازہ اونچ جو س بنانے کچن میں آئی تو یونیفارم میں ملبوس ملازمہ پہلے ہی کسی کا بریک فاسٹ بنا رہی تھی۔ منہا نے اپنا کام خود کیے کچھ تازہ اور فریش مالٹوں کا جو س نکالا اور گلاس میں ڈالا، ایک گلاس مزید بھی بن گیا تھا کیونکہ مالٹے رس سے خاصے بھرے تھے۔

www.kitabnagri.com

"عباد سر بھی آج اونچ جو س پیسئیں گے، تھینک یو منہا تم نے میری ہیلپ کردی "

وہ عائشہ نامی ملازمہ بڑی خوش دلی سے عباد کے ناشتے کی ٹرے سجائے گلاس میں جو س ڈالتی ممنون ہوئی تو منہا نے بھی رساں سے مسکراہٹ کا تبادلہ کیا اور اداجان کا جو س لیے واپس انکے کمرے کی سمت ہی جا

Posted On Kitab Nagri

رہی تھی جب وہ راستے میں ناجانے کہاں سے آکر حائل ہوئے اسکی ٹرے سے اونچ جو س اٹھا کر گلاس،
ہونٹوں سے لگا چکا تھا۔

منہا نے اس بد تہذیبی پر عباد کو شکایت بھرے انداز سے دیکھا جو آگے سے محفوظ ہوتا اسے ایک ہی
سانس میں پی کر گلاس واپس منہا کے ہاتھ میں پکڑی ٹرے میں رکھتا محترمہ کے تیوروں کو بڑی تفصیل
سے جانچنے لگا۔

"جس دن انکا ڈاکٹر مینا کے ساتھ فیزیکل ایکس سائز سیشن ہوتا ہے وہ جو س نہیں پیتیں، دودھ و دہنی
پیتیں گی کیونکہ ایکس سائز کے بعد وہ کافی کمزور اور تھکا فیل کرتیں خود کو۔ ایسے میں جو س انکے گرم
ہوتے جوائنٹس کے لیے مناسب نہیں ہوتا۔ یہ ٹپس تم یاد رکھنا "

سارا موڈ پلوں میں خوشگوار ہوا تھا کیونکہ وہ اسے بہت پیار سے وضاحت دیتا واپس مڑا ہی تھا جب منہا غیر
ارادی طور پر ہی اسے بلا بیٹھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"سنیں "

مسکراہٹ دبائے وہ اسی طرح پلٹا اور منہا کے اڑے اڑے رنگ دیکھے۔

"ہاں کہو "

منہا کے پرکشش مگر اداس چہرے کو فوکس کرتا وہ بولا۔

"آج دادو وادراحد آجائیں گے "

Posted On Kitab Nagri

ناجانے کیوں مگر وہ یہ کہتے ہوئے کافی بو جھل تھی، عباد مکمل طور پر منہا کے بے جان ہوتے انداز تکتا اسکی جانب مڑا۔

"ٹھیک ہے آج رات ہی تمہیں تمہاری فل ٹائم ڈیوٹی کا بھی علم ہو جائے گا، اور ہاں اپنے دادا کو میری طرف سے شکریہ کہہ دینا میں جلد ان سے ملاقات کروں گا اور تمہارے بیٹے سے بھی "

منہا کے چہرے کو مرکوز کیے وہ اسکی ان کہی بے چینی بھانپتا اسے اطلاع دیے پھر مڑا مگر منہا کا دل چاہا وہ ابھی نہ جائے تبھی پھر پاگلوں کی طرح پکار بیٹھی۔

"بات سنیں"

اس بار عباد حشمت کیانی نے اپنی مسکراہٹ دبانے کی کوشش نہ کیے مکمل مڑ کر سینے پر فرصت سے ہاتھ باندھے منہا سلطان کو دیکھا جو یوں عباد کی توجہ پر بوکھلا سی گئی۔

"آریو اوکے منہا سلطان؟ کوئی پریشانی یا الجھن ہے تو تم سراج علی سے ڈسکس کر سکتی ہو "

بڑے تحمل سے وہ منہا کو مشورہ تھمائے سنجیدہ ہوا مگر وہ تھوڑی بو جھل ہوئے نظر جھکا گئی۔

"یعنی آپ سے نہیں کہہ سکتی "

لبوں کو کچلتے وہ ہچکچاتی ہوئی منمنائی تھی، عباد نے بڑی تفصیلی نگاہ ڈالے منہا کی سمت دیکھا جو واقعی پریشان سی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اس کے لیے ہمارے بیچ دوستی کا رشتہ ہونا ضروری ہے، میں دوست بنانا تو نہیں لیکن اپنے ٹکرا اور معیار کے مخلص لوگ مجھے متاثر کرتے ہیں۔ اگر تمہیں عبادِ حشمت کیانی کی دوستی قبول ہے تو رات تمہاری اگلی ڈیوٹی کے ساتھ ہم تمہاری یہ فی الحال والی پریشانی بھی ضرور ڈسکس کریں گے۔ ابھی مجھے ضروری کام سے نکلنا ہے، سی یو"

پر اعتماد انداز میں وہ منہا کو ساکت سا چھوڑے وہاں سے پلوں میں او جھل ہوا اور کتنی ہی دیر منہا اسکے گم ہو جاتے سراپے کی سمت ہی تکتی رہی۔

نا جانے کیوں مگر وہ انسان اپنے گرد اک جادوئی حصار لیے آتا تھا، منہا کا دل پہلی بار اتنا بے قرار ہوا تھا۔ اتنے بڑے انسان کے بارے ایسا سوچنا منہا کو جھرجھری میں قید کر گیا، سر جھٹکا پراف اس دل کا کیا کرتے جو لاکھ جھٹکنے سے بھی ویسا ہی دھڑکتا رہا۔

فوری اپنی منتشر سوچیں سمیٹتی وہ واپس کچن کی سمت بڑھ گئی۔

دوسری طرف آئینے کے سامنے ہوش ربا حسن کی ملکہ کسی پارٹی کے لیے تیار ہو رہی تھی، فاریہ کیانی بلاشبہ ایک حسین اور پیاری لڑکی تھی اس پر جب وہ تھوڑا سبج جاتی تو دیکھنے والوں کے لیے دل سنبھالنے مشکل ہو جاتے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

آج اس نے خود سے عہد لیا تھا کہ وہ سراج علی سے جڑے اپنے خیالات کی وجہ جان کر رہے گی، کیوں اسے سراج علی کے رویے دکھ دے رہے تھے وہ آج آریا پار کی اس افیت سے نکلنا چاہتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔

Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"تم لوگ کلب پہنچو میں آرہی ہوں، دراصل اس پیلس میں تم لوگوں کی جان کو ایک درندے سے خطرہ ہے"

فون کان سے لگاتی وہ ٹانگوں سے اٹھی نازیبہ منی ڈریس کے اوپر جیکٹ پہنے جان بوجھ کر گارڈ سے بات کرتے سراج علی کے عین پیچھے آکر کھڑی بولی مگر دھیان اس نے مکمل فون پر دیا، سراج علی پہلے تو اسکے لباس کے اس قدرے نجس ہونے پر اپنا غصہ دباتا ان دو گارڈز کو واپس بھیجے خود نا صرف مڑا بلکہ روح فنا کرتی نظر اپنی گاڑی کا ڈور اوپن کرتی فاریہ پر ڈالی اور اسے ایک ہی جھٹکے سے گاڑی سے لگتا خونخوار آنکھوں سے گھورا۔

مگر فاریہ کے دل کو اخیر ٹھنڈک پہنچی تھی۔

"تمہیں پہننے اوڑھنے کی تمیز بھول گئی ہے، دفع ہو جاو اور ڈھنگ کے کپڑے پہن کر آؤ۔ میرے ضبط کا امتحان مت لو فاریہ کیانی ایسا نہ ہو آج تم پر میرا ہاتھ اٹھ جائے"

سرخ آنکھوں سے ہی وہ اسے تنبیہ کرتا اپنی بات باور کروا چکا تھا مگر اثر کرنے کے بجائے وہ آگے سے ڈھیٹ بنی ہنسی تھی جو سراج کے غصے کو مزید بھڑکا گیا۔

اپنے چہرے تک سراج علی کی جھلساتی نظر اور غصے سے ہانپی سانس تک سے وہ نہ سمجھ پائی کہ اسکا جواب اسے وہ کئی بار بے بسی سے دے بیٹھا ہے۔

آج وہ دونوں ایک دوسرے کو دو الگ زارویوں سے دیکھ رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہاری ہمت نہیں یہ کرنے کی، میں جو بھی پہنوں جیسا براڈریس پہن کر پارٹی میں جاؤں تمہیں اس سے کوئی کنسرن نہیں ہونا چاہیے۔ تم رہو اپنی اس بہن جی ٹائپ منہا کے ارد گرد منڈلاتے۔ میں تمہاری غلام نہیں ہوں نہ مجھے فرق پڑتا ہے تمہارے کسی لفظ سے۔ میں تو چاہتی ہوں تم مر جاؤ تاکہ میری زندگی تو آسان ہو۔ میرا باپ مر چکا ہے، دوسرا باپ بننے کی کوشش مت کرنا آئندہ "

سراج علی کی سیاہ شرٹ کا گریبان دبوچے وہ نفرت سے اسکی سیاہ آنکھوں میں جھانک کر ایک ایک ستم بڑی فراغ دلی سے ڈھار ہی تھی اور وہ اپنی جگہ پتھر کا وہ بت بنا تھا جسکے مسمار ہونے کو بس فاریہ کی اک مزید ٹھوکر درکار تھی۔

آج اسے واقعی لگا جیسے یہ لڑکی واقعی صرف نفرت کے ہی لائق ہے۔ وہ اپنا گریبان فاریہ کے ہاتھوں سے چھڑواتا اس پر اک سوہان روح نگاہ ڈالے دو قدم دور ہوا۔ فاریہ کیانی کا دل کانپا تھا، یقیناً کانپا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جواب مل رہے تھے اور کچھ ملنے باقی تھے۔

"کلب جارہی ہوں اپنے سب دوستوں کے ساتھ، رات لیٹ ہو جاؤں گی ماما کو بتا دینا "

بنا سراج علی کی مزید آنکھیں تکتی وہ گاڑی میں جا بیٹھی، سراج علی نے اپنی آنکھیں اس منظر سے ہٹا کر بند کیں، وہ جا چکی تھی مگر سراج علی کی آنکھوں میں تکلیف کا جہاں اتر ا تھا وہ بھی اسے دبانپڑا کیونکہ عباد پوری تیاری کے سنگ بیرونی فیصل عبور کرتا پورچ ہی کی سمت آرہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس وقت سراج علی کمزور پڑنا فورڈ نہیں کر سکتا تھا تبھی بھائی کے قریب پہنچتے ہی ساتھ جانے کو لپکا مگر عباد نے اسکا کندھا جکڑے اپنی سمت موڑا۔

"تم یہیں رکو، منہا کے دادا اور اسکے بیٹے کو انکے گھر سے لاو گے یہاں۔ دوسرا کام تمہارا فاریہ پر نظر رکھنا ہے، جس طرح وہ نمائش کی دکان بنے نکلی ہے اس پیس کی عزت ساتھ گئی ہے اسکے۔۔۔۔۔ میں تھانے کے معاملات خود دیکھتا ہوں "

عباد نے اس وقت پہلے سے کمزور ہوتے سراج کو کچھ پوچھ کر مزید نڈھال نہ کیے کچھ اہم کام سوچنے اور اپنے گارڈز کے سنگ باوقار سراپے اور چال کے ساتھ اپنی گاڑی کی سمت لپک گیا۔ جبکہ سراج علی اس وقت صرف سرد سانس ہی کھینچ سکا جو دل پر زخم اور آتش ایک ساتھ پہنچا رہی تھی۔



ہاتھوں میں بیڑیاں اور جھکے سر کے ساتھ وہ انوسٹیگیشن روم میں شیشے کی دیوار کے اس پار سر ڈھلکائے بیٹھا تھا، سامنے ہی اپنا طیش ضبط کرتا عباد جسکا بس نہ چلا وہ حادثہ کیانی کے اس وجود کے چیتھڑے اڑا دے، زین خود کڑی نظر گاڑے حادثہ کی صورت حال پر نظر جمائے تھا۔ اندر دو کانسیل حادثہ سے سرسری تفتیش کر رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ بچہ یاد ہے مجھے، یہ نہیں جانتا وہ کون تھا۔ وہ لڑکی بھی یاد ہے جو اسے لے گئی تھی، مم میں کون ہوں خدا کے لیے مجھے بتاؤ، تم لوگ کون ہو اور مجھے کیوں باندھ رکھا ہے۔ م۔۔ میرے سر میں بہت بھیانک درد ہیں مجھے چھوڑ دو "

سخت تکلیف اور اذیت سے وہ یہ بیان دے رہا تھا جس پر عباد کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا اور وہ پھری موج بنا انوسٹیکیشن روم میں داخل ہوتے ہی حارث کو گریبان سے گھسیٹے اسے زمین پر اس ظالمانہ انداز سے پٹخ چکا تھا کہ اس اچانک حملے پر حارث کے حلق سے دلخراش چیخ ابھری۔

غیض و غضب کے سنگ اس کے پہلے سے زخمی وجود کو درپے در لائیں اور ٹھوکریں ماریں، یہ تو انسپیکٹر زین بروقت پہنچ کر اس پھرے جن کو قابو کر گیا ورنہ آج عباد اسکی جان لے کر ہی دم لیتا۔
"حرام زادے اس دن کے لیے تجھے ہر عیش کرنے کی اجازت دی تھی میں نے کہ تو مجھے ہی ڈنگ مارے، خدا کی قسم اگر مجھے ایک خون معاف ہوتا تو تیری چمڑی ادھیڑ کر تیرا یہ ظالم سینہ سل کر رکھ دیتا۔ میرا معصوم بچہ، کیا بگاڑا تھا اس نے تیرا وحشی ماں کے وحشی درندے، میں تیرے حلق سے، تیری دماغ کی رگوں سے بھی سچ نکال کر دم لوں گا "

عباد کا جان لیوا جلال اس وقت تھانے کے ہر آدمی کو سنسنی میں مبتلا کر گیا مگر حارث سسکتا اور بلکتا بس زمین پر تڑپ رہا تھا، اسے یہ تک سمجھ نہ آئی کہ اس پر یہ وحشیانہ حملہ کیوں ہوا ہے۔

"کام ڈاؤن عباد صاحب، جوش سے نہیں پلیز ہوش سے کام لیں۔ آئیں میرے ساتھ "

Posted On Kitab Nagri

کسی بھی طرح عباد کو قائل کرتا وہ باہر لایا جو دم دینے کی اذیت میں تھا، اپنوں کے گھاؤ سہتے سہتے اسکا سینہ پھٹنے کے دہانے پر تھا مگر یہ لوگ تھے کہ اسکی نازک طبیعت پر ستم ڈھاتے جا رہے تھے۔
اگر اس وقت کوئی عباد کو دیکھ لیتا تو یقیناً اسکے عتاب سے خوف کھا جاتا۔

"وہ میری معصوم اولاد جسے میں نے دیکھا تک نہیں انسپیکٹر، کیسے ہوش کروں آخر۔ جلد از جلد اس مردود کی یاداشت واپس لاؤ۔ اسکو بجلی کے جھٹکے لگا دیا جو بھی۔ میرا بچہ ناجانے کہاں ہوگا، اس سے پہلے کہ میں اس کی جان لے لوں تم بس اس سے سچ اگلاؤ، زیادہ وقت نہیں دوں گا۔ گل مینے کے چالیسویں سے پہلے مجھے اسکے قاتل ڈھونڈنے ہیں، اسکی امانت تلاش کرنی ہے۔۔۔۔۔ تم سن رہے ہو انسپیکٹر "

اپنے تحکمانہ لہجے کو ہر صورت مضبوط کرتا وہ غصے اور حقارت سے مڑ کر غرایا تھا، جس پر انسپیکٹر فوری سر ہلا چکا تھا۔

"مجھے لگتا ہے اسکی یاداشت سے ہی وہ معاملہ بھی جڑا ہے، مانیں نہ مانیں یہ بھی آپکے کسی قریبی ہی کا وار ہے۔ ہم اپنی ہر ممکنہ کوشش کر رہے ہیں ان شاء اللہ آپکو جلد رزلٹ دیں گے "

زرا محتاط لہجہ اپنا زین نے اپنے خدشات کے ساتھ ساتھ یقین دہانی بھی دی جس پر عباد جبرے بھینچتا تلملاتا ہوا تھا نے سے نکل گیا، دل و دماغ ہر شے کو آگ لگا کر بھسم کر دینا چاہتے تھے۔
آفس پہنچ کر ساری میٹنگز کیسنل کرتا وہ بس تکلیف میں خود سے ہی جنگ لڑتا رہا۔

Posted On Kitab Nagri

دوسری طرف سراج ٹھیک شام چار بجے منہا کے دیے پتے پر پہنچ گیا تھا، اسکو منہا نے سمجھا کر بھیجا تھا کہ اگر محلے کا کوئی اس سے پوچھے تو وہ کہے کہ وہ اسکی بہن کا شوہر ہے۔
تبھی اسی شہباز نامی دیہاتی آدمی سے سراج کاٹا کراہوا جس کو آجکل معظم صاحب کے گھر کی ٹوہ لینے کا شوق لاحق تھا۔

"کون ہے اے تو، کیا لگتا ہے ان تینوں کا "

جاہلانہ طرز سے وہ معظم صاحب کا گھر کے باہر انتظار کر رہا تھا تبھی اس آواز اور ہتک آمیز لہجے پر چونک کر مڑا۔

"والی وارث ہوں، کوئی اعتراض "

سراج ایسے لوگوں سے ڈیل کرنا خوب جانتا تھا اور اسکی بات نے اس آدمی کو سہی کرارہ اور ٹکا جواب دے دیا تھا۔

"واہ بھئی، ایک دم سے ان سفید پوشوں کے والی وارث بھی نکل آئے۔ پہلے یہ بچہ آیا اور اب بچے کا کچھ لگتا بھی۔ لے جا ان نحوستوں کو ویسے بھی یہ عزت دار بستی ہے، خس کم جہاں پاک "

وہ آدمی اپنی نفرت تو انڈیل گیا تھا پر سراج کو تشویش میں مبتلا کر گیا، خاص کر وہ اس آدمی کی ٹون اور الزام تراشی جیسی باتوں پر کسی سوچ میں اتر چکا تھا مگر معظم صاحب کے احد کو اٹھا کر باہر آنے پر وہ اپنے خیالات سے نکلا، نظر اس کیوٹ سے کمبل میں پیک احد پر گئی تو وہ ناچاہتے ہوئے بھی جھک کر اسکی پیشانی

Posted On Kitab Nagri

چو متامود ب ہوئے معظم صاحب سے سرپردست پھرتا انھیں احتیاط سے لیے محلے سے نکلا، سارا رستہ لوگ انھیں کھا جانے والی آنکھوں سے دیکھتے رہے۔

لیکن سراج اپنے تمام شکوک و شبہات منہا سے خود فرصت سے ڈسکس کرنے کا ارادہ کر چکا تھا۔ پیلس تک کا سفر سراج ان سے ہلکی پھلکی باتیں کرتا رہا اور وہ لوگ پیلس کے دوسرے دروازے سے اندر داخل ہوئے جو خود ایک شاہانہ چھوٹا سا گھر تھا، آغاز میں ہی باغیچہ تھا اور پھر گھر جسکی منہا نے صفائی مزید کروادی تھی، ویسے تو پہلے ہی یہاں گرد کا نام و نشان نہ تھا۔

دادو اور احد کو پیار کرتی وہ سراج کے ساتھ ہی لان تک آئی جو اسے ممنون نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ "تھینک یو سوچ سراج بھائی، آپ کا کون کون سا احسان سنبھالوں "

اسے منہا کا مشکور ہونا پسند نہ تھا بلکہ آج تو منہا نے محسوس کیا تھا جیسے وہ تھوڑا پریشان ہے۔

"بھائی احسان نہیں کیا کرتے بلکہ یہ فرض ہوتا نکا، تمہارا محلہ واقعی اس قابل نہیں تھا کہ تم سب مزید وہاں رہتے منہا۔ تھینک گارڈ کہ تم سب ایک اچھی اور قابل جگہ پہنچ آئے۔ یہاں ساری سہولتیں ہیں، کسی بھی چیز کی کمی ہو تو تم مجھے بتانا۔ تمہارے دادا آج سے میرے بھی بزرگ ہیں لہذا کبھی انکا دل بہلانے آتا رہوں گا۔ باقی تمہارا احد تو ہے ہی پیارا "

رسانیت سے وہ منہا کو اپنا مزید گرویدہ کرتا واقعی آج بھائی سے بڑھ کر لگا، محلے والی بات پر تو منہا کا ویسے ہی کلیجہ کٹا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ سلامت رہیں بھائی"

منہا سے کچھ بولانہ جارہا تھا اور وہ نم آنکھوں سے بس یہی کہہ سکی جس پر وہ اسکے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھتا وہاں سے چلا گیا۔

اسے فاریہ کی نگرانی کرنی تھی جسکے لیے وہ اب کلب نکل رہا تھا۔

خود منہا نے سات بجے واپس پیلس جانا تھا مگر تب تک وہ اپنے گڈے کے ساتھ یہ پیارا وقت گزارنے اندر بڑھی۔

وہ چھوٹا سادو کمروں والا فرنیشر اور بالکل پیلس ہی کی طرح پیارا اور روشن گھر تھا، ایک طرف اوپن کچن اور دوسری طرف باتھ۔

چھوٹا سالانچ اور سٹڈی کے ساتھ ہی سٹور تھا، ٹی وی بھی تھا، فرشوں پر بہترین قالین تھے، چھتیں فانوس سے بھری تھیں۔

منہا کو کہیں سے بھی وہ سرونٹ کو ارٹرنہ لگا، ایسا لگا وہ چھوٹا سا بنگلہ ہی ہے۔

یہ واقعی سرونٹ کو ارٹرنہ نہیں تھا بلکہ عباد حشمت کیانی کی من پسند چھوٹی سی دنیا تھی۔

سونے کے اتنے بڑے پنجرے میں اسکا جب دم گھٹتا تو وہ یہاں آ جاتا تھا، بھلے یہ دو لوگوں کی رہائش کا

ایک پیارا اور ڈریم ہاوس تھا مگر عباد یہاں آ کر سمٹی دیواروں اور کم فاصلے والے کمروں سے انسیت

محسوس کرتا۔

Posted On Kitab Nagri

اور عباد حشمت کیانی نے بنا سوچے اپنی یہ چھوٹی سی کیانی پیلس کے مخالف سمت بنی سیکورسی جگہ منہا سلطان کو سو نپ دی جسکے پیچھے کوئی توجہ ضرور تھی۔
جس وجہ کا کھلنا بھی باقی تھا۔

سات تک وہ داد و کوپر ہیزی کھانا بنا کر دیتی، احد کو فیڈر دیے اسکا ڈائپر اور کپڑے بدل کر دادا کو سو نپتی واپس وہیں سے منی دروازے سے پیلس داخل ہوئی جو کچن میں کھلتا تھا، جسکا سراج اسے بتا کر گیا تھا۔
منہا کو آج عباد کا شدت سے انتظار تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

لپکتے، لہکتے، ناچتے کئی لڑکیاں اور لڑکے اس وقت کلب میں جگمگاتی تیزست رنگی روشیوں میں مست تھے، بیک گراؤنڈ میں کوئی چیپ سا گانا انتہائی اونچی آواز میں چل رہا تھا۔
www.kitabnagri.com
ہر ایک کے ہاتھ میں ڈرنکس تھے، کچھ سوفٹ اور کچھ و سکی، فار یہ بھی اپنے دوستوں کے جھرمٹ میں بے دھڑک ہوئے ہنستی ہوئی ناچ رہی تھی۔

اس نے جیکٹ اتار دی تھی جس سے اسکا نازیبہ لباس مزید اسکے وجود کی ساخت و افح کر رہا تھا، یہی نہیں اسکے باقی دوست بھی اس سے برے کپڑے پہنے مست ہو کر ڈانس کر رہے تھے۔

"تم نے کبھی پی ہے؟"

Posted On Kitab Nagri

اسی کا ہم عمر نشے میں دھت دوست ڈرنک کا گلاس لہرائے فاریہ سے پوچھ رہا تھا جس پر وہ اسکے ہاتھ میں پکڑے گلاس کو دیکھتی بنا سوچے اس سے جھپٹ گئی۔

کیونکہ کچھ فاصلے پر وہ سراج علی کو کلب میں داخل ہوتا دیکھ چکی تھی۔

"تم کہتے ہو تو یہ لو۔۔۔۔۔ پی لی"

اس اوباش اور موالی خلیے والے لڑکے کے سینے پر ہاتھ رکھتی وہ مدہوش ہوئے وہ گلاس لبوں سے لگا چکی تھی جس پر وہ لڑکا متاثر کن ہنسے فاریہ کی کمر اس سے پہلے ٹچ بھی کرتا، کچھ ٹوٹنے کی آواز آئی اور اس لڑکے کی ہیبت ناک دھاڑ گونجی، سراج علی اسکی وہ بازو توڑ کر اسے زمین پر دھکا دے چکا تھا۔

فاریہ اس سے پہلے ہی وہ گندی سمیل والا مشروب پیے منہ کے برے زاویے بناتی سراج کو دھکا دیتے پیچھے ہٹی، کلب میں ناچتے لوگ تھم چکے تھے، زمین پر تڑپتے اس لڑکے کو کلب کے لوگ اٹھا کر لے جا چکے تھے کیونکہ سراج علی ہر ایک کو جہنم واصل کر دینے کے تیور لیے تھا۔

"ت۔۔۔۔۔ تم آگئے، م۔۔۔۔۔ مجھے پتا تھا"

www.kitabnagri.com

وہ مزید ویٹر سے وائٹن کا گلاس لیتی پینے کی کوشش میں لہکتی ہوئی بولی مگر سراج اسے اپنے حصار میں لیے اس سے گلاس لے کر واپس اسی ٹرے میں رکھ چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پیچھے چلتا میوزک مزید تیز ہو چکا تھا اور وہ جو سراج کے سینے سے سر ٹیکے مشکل مشکل سانس بھر رہی تھی یوں لگا گرنے کو تھی، سراج نے اسکا جھکا سر اٹھائے خود کی سمت کیا جسکی آنکھیں سرخ ہونا شروع ہو چکی تھیں، فاریہ کی ایسی حالت سراج علی کی روح نکال رہی تھی۔

"چلو یہاں سے فاریہ"

اسے ساتھ ہی لگائے وہ اس جھرمٹ سے نکال کر جب تک باہر گاڑی تک لایا وہ مکمل طور پر حواس سے نکل چکی تھی، اپنی جیکٹ اتارے وہ ایک بازو اسکے گرد ہی باندھے اسکی برہنہ بازو اور جسم چھپانے کو اسکے گرد ڈالتا اسکے سینے سے لگ کر تیز تیز سانس لینے کو محسوس کرتا گاڑی کھولنے کو جھکا تو فاریہ نے اسکے سینے سے سر اٹھائے اسکی متورم اور تکلیف میں ڈوبی آنکھیں دیکھیں۔

"ا۔۔۔ اس نے م۔۔۔ مجھے ٹچ کر ناچاہا، تم نے ا۔۔۔ اسے مارا۔ کیوں، کیوں آئے تم "

وائن کا اثر تھا کہ وہ اپنے ہوش میں نہ تھی ورنہ سراج علی کے اتنے قریب وہ خود کیسے آسکتی تھی، وہ تو پتھر کا مجسمہ تھا۔

www.kitabnagri.com

بنا کچھ بولے وہ اسے زبردستی گاڑی میں بیٹھائے بند کرتا گہرا سانس بھرے دوسری طرف سے آکر بیٹھا تو وہ سر سیٹ سے ٹیکے اسکی ہی طرف مدہوش آنکھوں سے دیکھ رہی تھی، سراج اپنے دل کو کٹنے سے روک نہ سکا۔

Posted On Kitab Nagri

گاڑی کا دروازہ بند کیے فاریہ کی سمت جھک کر اس کا سیٹ بیلڈ باندھنا چاہا مگر وہ اسے ٹیک چھوڑے گریبان سے پکڑے خود پر جھکا گئی، وہ بھی اگر سیٹ کا سہارا نہ لیتا تو شاید دونوں کے چہرے ٹکرا جاتے۔

"بولتے کیوں نہیں، ک۔۔۔ کیوں جان نہیں بچ۔۔۔ چھوڑتے میری۔۔۔۔۔"

وہ اس وقت جس حالت میں تھی سراج خود پر بہت مشکل سے جبر کیے تھا، آج دل خواہ مخواہ ساری حدیں پار کر لینے پر بے خود ہوا۔

وہ سرتاپا اسکی محبت ہو کر اس کے لیے جیسے دل ہی دل میں تڑپ رہی تھی یہ سراج علی کے حوصلے پر کاری وار تھا۔

"کیوں ہاتھ لگایا تم نے اس حرام چیز کو، نفرت ہو رہی ہے مجھے تم سے۔ تمہارا دل پہلے کم ناپاک تھا فاریہ جو یہ زہر بھی خود میں انڈیل آئی ہو، کاش میرے پاس حق ہوتا تمہیں اس کی کڑی سزا دینے کا۔ چھوڑو"

سرخ گوشوں والی آنکھیں لیے وہ فاریہ کو نفرت سے جتنا اس کے ڈھیلے پڑتے ہاتھوں سے گریبان چھڑوائے واپس اپنی نشست پر ٹکا مگر فاریہ کی آنکھیں پلوں میں بھیگی گئیں۔

"تم جب کسی اور کے آس پاس جاتے ہو تو دل جل۔۔۔ جلتا ہے ناں میرا، م۔۔۔ مجھ سے نفرت نہ کرو۔ م۔۔۔ میں مر جاؤں گی۔ در۔۔۔ درد ہو تا دل میں"

Posted On Kitab Nagri

سٹیرینگ پر سراج کار کھا ہاتھ تھا مے وہ اسکی گود میں ہی دہری ہوئے جالیٹی، کوٹ تو وہ پہلے ہی اتر گیا، سراج علی نے اسکی یہ باتیں تو سہن کر لیں مگر جس طرح وہ اسکا ہاتھ جکڑے ہوئے آنسو بہا رہی تھی یہ دل کے ہر احساس کو کاٹ گیا۔

اسے لگا جیسے یہ سب اس غلیظ چیز کا اثر ہے، اب وہ فاریہ کے کسی انداز سے دھوکہ نہ کھانے کا فیصلہ لے چکا تھا۔

"یہ سب اس گند کو اندر اندر نیلنے کا اثر ہے فاریہ بی بی، اب تو تم مرویا جیو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اٹھو یہاں سے اور انسانوں کی طرح بیٹھو"

اپنا ہاتھ اسکے سر دبرف کی طرح تخی ہاتھوں سے کھینچتا وہ اسے اٹھ جانے کا سختی سے حکم دیتا آج واقعی کٹھور لگا تبھی وہ بھی اپنی آنکھیں رگڑتی اٹھ کر واپس بیٹھی اور سر سیٹ سے ٹکا دیا۔ سراج اسکی سمت دیکھے بنا گاڑی چلا چکا تھا مگر آنکھیں تھیں کہ دھندلاتی جا رہی تھیں۔

"سراج۔۔۔۔"

دلخراش آواز لیے وہ جب بولی تو آواز گھٹ سی گئی، سراج کے ہاتھوں کو بریک لگی، گاڑی جھٹکے سے رکی۔

مگر وہ رخ موڑ لینے کی ہمت کہاں سے لائے یہ مشکل تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"مم۔۔ میں ٹوٹ رہی ہوں اندر ہی اندر، ت۔۔ تم میرے سوا تو کسی کو دیکھتے ن۔۔۔ نہیں تھے ناں۔
اب۔۔۔ اب بھی نہ دیکھو مجھے تکلیف ہوتی ہے، سراج علی سنوناں مجھے "
اسکی اور لپکتی وہ اسکے موڑے چہرے کو ہزار ہا اپنی سمت موڑتے دلسوزی سے سسکتی رہی پر وہ پتھر بنا اپنے
گریز پر قائم رہا۔

"انف از انف، اپنی یہ بکواس بند کرو فاریہ۔۔۔ نہیں یقین مجھے اب تم پر، بہت سہ لیا اپنی تذلیل کو۔
اب تمہیں تڑپاؤں گا، تم ٹوٹ جاو یا بکھر جاو میری بلا سے۔۔۔۔۔ سراج علی تمہیں نہیں سنے گا۔ آئی
ہیٹ یو فاریہ کیانی، شدید نفرت۔۔۔۔۔ ایساں۔۔ لگتا ہے اگر دل تمہارے لیے ایک بار بھی اور
دھڑکا تو اس پر تا عمر کی جہنم واجب ہو جائے گی "
اپنی سمت سے وہ شاید پہلی بار پھٹ پڑا تھا پر آج اسے فاریہ کے یہ آنسو اس بدحواس حالت میں جھوٹے
لگے تھے۔

وہ اسکے کندھے سے ہی لگی اپنے نرم ہاتھ کو اسکی گال سے جوڑے رہی، اس حسرت اور آس میں کہ وہ
اسکی سمت دیکھ کر اپنے کہے لفظ واپس لے لے گا مگر پیلس آنے تک وہ فاریہ سے بھاگتا رہا۔
خود پر مسلط ہوتی فاریہ سے دامن بچاتا باہر نکلا اور دوسری طرف سے اسکا بازو پکڑے باہر لایا تو وہ کھڑے
ہونے کی کوشش میں ڈگمگائی، ہاتھوں میں سراج کی شرٹ خود ساختہ جکڑی اور وہ آنکھیں آن ملیں۔

Posted On Kitab Nagri

"میری تکلیف محسوس نہیں ہوئی تمہیں، میں خود انجان تھی کہ کون ہو تم میرے۔۔۔۔۔ مجھ سے نفرت نہ کرو ناں، تم مجھے خود سے ک۔۔۔۔۔ کیسے اتار کر پھینک رہے، مت چھوڑو۔۔۔۔۔ سراج علی " اس وقت سراج کی ساری ہمت ختم تھی، اس لڑکی نے اسے کسی قابل نہ چھوڑا تھا، وہ گارڈ کو اندر سے ناجیہ کو بلوانے کا اشارہ کرتا خود پیچھے ہٹا مگر ہاتھ بڑھائے اسکے شانے کو تھامے رکھا کہ کہیں وہ گرنے جائے۔

سراج کی پھیری نظر فاریہ کی جان لے رہی تھی۔

"جو تم نے آج کیا اسکے بعد تم ممنوع ہو گئی میرے لیے، کیا یہی طریقہ رہ گیا تھا مجھے انتہائی افیت دینے کا۔ جتنے زخم تم نے مجھے لگا دیے ہیں وہ کب بھریں کچھ خبر نہیں۔ جانتا ہوں صبح ہوتے ہی تم پھر سے وہی سفاک روپ دھار لو گی جو تم ہو۔۔۔۔۔ ایسی دوغلی تکلیف کو میں اہمیت نہیں دیتا، ایسا ظہار جو ایک حرام چیز پینے کے بعد کیا جائے حرام ترین ہوتا ہے " وہ صاف صاف لفظوں میں دامن کھینچ گیا تھا پر اسکی آنکھیں فاریہ کو سب سچ کہہ رہیں تھیں، اندر سے آتی ملازمہ ناجیہ کے کہنے پر پہنچی جسکے ہاتھ میں سراج اسکا ہاتھ تھما تو گیا مگر فاریہ نے روتے ہوئے جبراً ہی سراج کا ہاتھ اس شدت سے جکڑا کہ رگیں ابھر آئیں۔

"آئی لو ویو آئی سویر، تم۔۔۔۔۔ تم کہو ناں اسے میں اس سے دور نہیں جانا چاہتی۔ "

Posted On Kitab Nagri

فارہ کی یہ بات ملازمہ کو بھی جھٹکادے گئی وہیں سراج کی آنکھیں فارہ کے اس ستم پر مزید شعلہ ہوئیں۔

"چلیں میم، آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں"

عائشہ نے ہی سراج کے کہنے پر معاملہ سنبھالے اسکا ہاتھ سراج کے ہاتھ سے چھڑوایا اور لیے اندر تو بڑھی مگر وہ بے سدھ سی ہوئے وہیں عائشہ کی بازو میں ہی لہرائی جب اسکی چینچ پر سراج غیر ارادی طور پر دوڑ کر اس زمین پر گر کر بے جان ہوتی فارہ تک پہنچا، اسکی آنکھوں میں تیرتی نمی فارہ کے ہونٹ پر جا گری۔

فوری اسے بازوؤں میں بھرتا وہ پیلس میں داخل ہوا، فارہ کے روم تک پہنچے اسے آہستگی سے بیڈ پر لٹایا اور ملازمہ کی سمت مڑا۔

"اس نے جو باہر کہا وہ تم کسی کو نہیں کہو گی عائشہ، ورنہ تمہاری جان لے لوں گا۔ اب رکو اسکے پاس میں ڈاکٹر کو لاتا ہوں۔ ہلنا مت یہاں سے"

www.kitabnagri.com

ایک ہی غراتی دھمکی سے وہ عائشہ کو وارننگ دیتا باہر نکلا تو وہ بھی حراساں سی ہوئے پاس ہی ٹکی، لحاف کھول کر فارہ کے لباس کو چھپانے کو اس پر کروایا۔

ناجیہ خود بیقراری سے کمرے میں داخل ہوئی تو عائشہ نے اسے صرف اسکے ڈرنک کا ہی بتایا جس پر ناجیہ اپنا سر تھام گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"اس لڑکی کا کیا کروں میں، اچھا تم رات اسکے پاس ہی رہنا۔ سراج علی ڈاکٹر لاتا ہے، میڈیسن سے بہتر ہو جائے گی۔ میری صبح این جیو کی خواتین سے میٹنگ ہے تو مجھے جلدی سونا ہے "

اس سفاک عورت کو اپنی اولاد کی زرا جو قدر اور فکر تھی، وہ منصوعی پیار دیکھاتی چلی گئی تھی، کچھ ہی دیر میں سراج ڈاکٹر کے ساتھ آچکا تھا۔

فارہ کا معائنہ کیے وہ اسے کوئی انجیکشن دیتا خود پریشان کھڑے سراج تک پہنچا۔

"الکو حل کے سائیڈ ایفیکٹ ہیں، شاید پہلی بار لی ہے۔ اسکے علاوہ دماغی طور پر ڈسٹرب لگ رہی ہے۔ انجکشن دے دیا ہے صبح تک بہتر ہو جائے گی۔ بخار ہو گیا تو ٹھنڈی پٹیاں کر دیجئے گا "

اپنی کائنات کے تھم جانے کے بعد یہ ایک اور اعصاب پر بھاری خبر سراج کو توڑ پھوڑ گئی تھی۔ ڈاکٹر کو عائشہ کے ساتھ رخصت کرتا وہ خود بیڈ کے قریب آیا اور اک آزر دہ نگاہ فارہ پر ڈالی۔

آج جیسے وہ اسکے لیے تڑپ رہی تھی یہ اسے بھی تکلیف کی انتہا سے ملوا گیا۔

"آہ فارہ آہ، تم کیوں م۔۔۔ میری جان لینے پر تکی ہو "

www.kitabnagri.com

بھاری مضبوط آواز کرچیوں میں بٹ گئی تھی، وہ مزید یہاں نہ رک سکتا تھا تبھی باہر نکل گیا، عائشہ کو اسکی رات بھر دیکھ بھال کی تاکید کرتا وہ خود شاید آج اپنی تکلیف بانٹنے کوئی کندھا ڈھونڈنا چاہتا تھا کیونکہ اسکے

Posted On Kitab Nagri

دل پر بھی آج کئی آنسو درج ہو چکے تھے جنکو بہانا بہت اہم ہو گیا تھا تبھی اس نے بنا سوچے منہا کے دادا کے پاس جانے کا فیصلہ لیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں عباد سر بلارہے ہیں"

وہ جو ابھی ہی ادا جان کی رات کی میڈیسن کے لیے دودھ بوائیل کر رہی تھی، عائشہ کے آکر اطلاع دینے پر سر ہلاتی دودھ کا گلاس پکڑے کچن سے نکلتی ہوئی ادا جان کے کمرے تک پہنچی جو حسبِ توقع کسی کتاب کو پڑھنے میں محو تھیں۔

منہا پر نظر پڑتے ہی انکی آنکھوں میں نرمی اتر آئی۔

"میں نے سنا ہے تمہارا بیٹا اور دادا آگئے ہیں، اب تورات ہو گئی مگر کل تم اسے میرے پاس لاو گی ناں"

کتاب بے دلی سے ایک طرف رکھے وہ حسرت کے سنگ منہا کے پاس آکر میڈیسن دینے اور گلاس تھمانے پر مسکرائی۔

"ضرور لاؤں گی ادا صاحبہ، آپ میڈیسن لے لیں"

رسان سے ہامی بھرتی وہ محسوس کر رہی تھی جیسے وہ بزرگ عورت جی سی اٹھی ہوں۔

منہا انکو سونے کے لیے تکیہ نکال کر آرام سے ٹیک لگواتی مڑی ہی جب ادا جان نے اسکا نازک ہاتھ جکڑے روکا۔

"کچھ چاہیے آپکو؟"

ادا جان کے بیقرار چہرے کو تکتی وہ نرمی سے ان سے استفسار کرتی بولی مگر ناجانے کیا تھا کہ وہ ٹال گئیں، ہاتھ بڑھا کر منہا کی گال سہلائی اور اسے آرام کرنے بھیجا۔

Posted On Kitab Nagri

مین لائٹ آف کیے وہ اس پیارے سے کمرے سے نکلتی دروازہ بند کیے عباد کے آفس کی سمت بڑھی مگر یکدم ہی اسکے قدم تھم گئے۔

ناجانے کیوں مگر دل پہلی باریوں ہچکچاہٹ میں تھا، مگر کہیں دل کے نہاں خانے میں کوئی احساسِ فرحت بھی تھا۔

گرے شارٹ قمیص اور وائٹ پاجامے پر نفاست سے اوڑھادوپٹہ درست کرتی وہ آخر عباد کے آفس روم تک پہنچی، ہلکا ساد بایا تو وہ کھل گیا۔

سامنے ہی وہ ٹیبل پر لیپ ٹاپ رکھے رولنگ چیئر پر بیٹھا کسی کام میں منہمک تھا جب منہا کے آنے کی آہٹ پر مکمل متوجہ ہوا۔

"آؤ منہا، تمہارا ہی ویٹ کر رہا تھا"

لیپ ٹاپ بند کرتا وہ کرسی سے اٹھ کر منہا تک پہنچا جو متذبذب سی معلوم ہوئی، یکدم ہی اس شخص کی ساری توجہ دے دینا اسے آج کچھ زیادہ ہی پیارا لگا۔

"جی کہیں"

نظر جما کر وہ منتظر ہوئی۔

پر عباد حشمت کیانی اس جواب کے بعد اسکا سر تا پا اک بھر پور جائزہ لیتا دو قدم پیچھے ہٹا اور اسکے یوں دیکھنے پر وہ تھوڑی سیٹھائی۔

Posted On Kitab Nagri

"سب سے پہلے کل تم عائشہ کے ساتھ مال جاو اور جیسی ڈریسنگ وہ کرتی ویسے چند جوڑے لو۔ تھوڑا گروم کرو خود کو یہ میری ذاتی رائے ہے کہ جیسا دلیس ہو ویسا بھیس بدلنے میں کوئی قباحت نہیں " اپنے مشرقی خلیے پر عباد کا اعتراض وہ خفگی سے مسترد کر چکی تھی اور عباد کی چھٹی حس اسے بتا چکی تھی کہ محترمہ میں دوڑا پڑنے کا وقت ہو اچا ہوتا ہے۔

"کیا خرابی ہے میرے خلیے میں، مجھے آپکی یہ بات بہت بُری لگی "

بے خوفی سے وہ عباد کو انکار کرتی سرد مہری سے بولی مگر مقابل کے انداز ہنوز ویسے ہی رہے۔

"خرابی نہیں ہے منہا سلطان مگر خود کو وقت اور حالات کے مطابق ڈھالنا ہی بہترین ہوتا، عائشہ تمہیں سیلون بھی لے جائے گی، تھوڑی بد لو تا کہ مزید کانفیڈنس آئے تم میں "

وہ اسکا اس قدر گہرا جائزہ اور یہ تجویز کیوں دے رہا تھا، ایک پل وہ سرتاپیر گھومی۔

مقابل نے منہا کی ناپسندیدگی بغور محسوس کی تبھی مزید بولنے کو تیار ہوا ہی تھا کہ منہا کے کہے لفظوں نے عباد کو نہ صرف خاموش کیا بلکہ سنجیدہ بھی کیا۔

"آپ مجھے کانسڈلی بتائیں گے کہ کیا جاب ہے میری، آپکو کوئی حق نہیں کہ آپ میری ذاتیات میں داخل ہوں۔ میں جیسی ہوں ویسی ہی ٹھیک ہوں "

منہا کے بھڑک اٹھنے پر عباد کے چہرے پر بھی تناؤ آیا، بھلے وہ مخلص اور وفادار لڑکی تھی مگر جذباتی بھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"پہلے تم اس جاب کے لیے گروم ہو جاؤ دین بتاؤں گا، آؤ بیٹھو اور صبح جو سوال چھوڑ کر گیا تھا اس کا جواب دو"

شاید منہا سلطان وہ واحد تھی جسے عباد رعایت دیتا تھا، تبھی ہر معاملے کو چھوڑے وہ سٹنگ ایریا کی سمت بڑھا اور صوفے پر بیٹھتے ہی منہا کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا جس پر وہ چار و ناچار آ کر بیٹھی، نظر جھکائے رکھی مگر اسکے نظر جھکانے نے عباد کو بے چین کیا تھا۔

سرتاپہ وہ نازک سی لڑکی کہیں اندر ہی اندر الجھی تھی اور یہ بات عباد دیکھ کر ہی جان گیا۔
"منہا سلطان میری طرف دیکھو"

مسلسل منہا کے نظر جھکانے پر وہ تپ کر غرایا تو منہا بھی فوری سراٹھاتی روہانسی ہوئی۔
"ریکس، میں تمہیں ڈانٹ نہیں رہا۔ بتاؤ کیا پریشانی ہے۔ مے بی کچھ ہلپ کر سکوں"

پر سکون ہو کر بیٹھا وہ اس بار نرم لہجے میں پوچھ رہا تھا جس پر منہا نے غائب دماغی سے اسے دیکھا جو اتنی توجہ اور دھیان سمیٹے دیکھ رہا تھا کہ وہ دل تک کچھ بیقرار ہوئی۔

"وہ فاریہ میم، انھیں لگتا ہے میں یہاں کے مردوں پر ڈورے ڈالتی۔ کل انہوں نے مجھے اتنی باتیں سنا دیں، اگر وہ میرے دادا کو یہ سب کہہ کر ہرٹ کر گئیں تو میں برداشت نہیں کروں گی۔ آپ کی کزن ہیں وہ تو آپ انھیں سمجھا دیں میں یہاں صرف جاب کرتی"

Posted On Kitab Nagri

منہانے یہ تو کہنا نہیں تھا مگر وہ سمجھ نہ پائی کہ وہ کیوں ہر بات بھول گئی ہے، عباد نے سنجیدگی سے اسکی بات سنی اور کچھ دیر خاموش ہوئے اسکے دیکھتا رہا جو بہت زیادہ عجیب محسوس ہو رہی تھی۔

"سراج علی دیکھ لے گا اسے، وہ تمہارے دادا تک یہ واہیات سوچیں اگلنے کی جرت نہیں کرے گی۔ لہذا تم ریلکس رہو "

پلوں میں وہ اسے لا جواب کرتا منہا کو ساکت کر گیا تھا، وہ سمجھ نہ پائی اب کیا کہے۔

"اور کوئی پریشانی؟ "

منہا کو کھویا ہوا دیکھ کر وہ پھر سے اسے متوجہ کرتا بولا۔

"نہیں "

یک لفظی جواب دیتی وہ اسکی نظروں سے فرار کیے اٹھ کھڑی ہوئی، عباد ہنوز آرام دہ انداز سے بیٹھا اسے ہی جانچتا رہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بیٹھو واپس "

نرم سا حکم اس بار سخت ہوا تو منہا واپس بیٹھی عباد کی طرف دیکھنے لگی جو اس وقت شدید سنجیدہ تھا۔

"میں دوست ہوں آج سے تمہارا، سراج یہاں مددگار اور ہمدرد ہے تمہارا۔ لہذا کوئی بات بھی ہو تم آکر ڈسکس کر سکتی ہو۔ کلئیر "

Posted On Kitab Nagri

عباد کے اسکی آنکھوں میں تک کر سمجھانے پر وہ مبہم سا مسکرا دی کہ اسے خود بھی پتہ نہ چلا کہ وہ کتنی پیاری لگی اس لمحہ۔

"مجھے گہرا نیلا رنگ پسند ہے"

کچھ دیر منہا کی مسکراتی خاموشی بھانپتا وہ یہ بات کرتے منہا کو بھی چونکا گیا۔
"مطلب"

ہو نوق بنے سوال آیا۔

مقابل لبوں پر گہرا تبسم پھیلا۔

"مطلب کے کل تم گہرے نیلے ڈریس زیادہ خریدو گی، اور میں مزید کوئی بہانہ نہ سنوں۔ یہ مشرقی

لباس تم پر بہت چلتا ہے مگر عائشہ کی طرح تم جینز، کرتی پر حجاب بھی لے کر اپنا ارمان پورا کر سکتی"

جیب سے سگریٹ نکال کر سلگائے وہ اپنی ہی رو میں حکم سناتے بھر میں دھوئیں کا غبار خارج کرتا منہا کے پتھر ائے چہرے کی جانب دیکھنے لگا جو پھر سے تپ کر غراتی کھڑی ہوئی۔
www.kitabnagri.com

"آپ نے مجھے سمجھ کیا لیا ہے، اور کیوں پہنوں میں آپ کی پسند کا رنگ۔ وجہ بتانا پسند کریں گے"

سخت تیور لیے وہ استفہامیہ آنکھیں عباد کے مطمئن چہرے پر ڈالے غرائی۔

"ٹھیک ہے تم اپنی پسند کے رنگ لے لینا وائشو"

Posted On Kitab Nagri

فوری بیان بدلتا وہ اٹھ کر عین منہا کے روبرو آیا جو اسکے منہ سے نکلتے دھوئیں سے ویسے ہی منہ بسورتی گھوری۔

"آپ سگریٹ کیوں پیتے ہیں؟"

یہ سوال وہ ہر گز کرنا نہ چاہتی تھی مگر پوچھ بیٹھی۔

عباد نے فوری مڑ کر اس سلگائے سگریٹ کو ایش ٹرے میں مسل ڈالا، اور چہرے پر مسکراہٹ لیے دوبارہ روبرو ہوا۔

"جب لگتا ہے عباد حشمت کیانی کسی الجھن میں پھنس گیا تبھی بس ایک آدھ کش، زیادہ سے سانس متاثر ہونے لگتی میری، تم ٹرائے کرو گی"

اس طرح کی نمونہ آفر کرتا وہ سراسر مذاق میں تھا اور منہا واقعی منہ کھولے پھٹی آنکھوں سے حیرت کا پوز دیے کیوٹ لگی۔

مطلب اس شخص کو سانس کا کوئی مسئلہ تھا اور تب بھی ڈھیٹ بنا سگریٹ پھونک گیا تھا، جھر جھری لیے وہ اس عجیب شخص پر حیران تھی۔

"استغفر اللہ آپ کو میں چرسے، بھنگی یا سگریٹ نوش لگتی"

ہول اٹھتی وہ منہ بگھاڑے عباد کے دیکھنے پر نظر جھکاتی گڑ بڑائی مگر وہ اس سے محظوظ ہوا۔

"اگر تم عباد حشمت کیانی کی دوست بن گئی ہو تو سمجھو کچھ بھی بن سکتی ہو"

Posted On Kitab Nagri

یہ جملہ دراصل کئی مفہوم رکھے ہوئے تھا مگر منہا کی ناقص عقل میں نشئی اور بھنگی ہی گھوم رہا تھا تبھی وہ منہ پھلائے کھڑی اسے گھورتی جا رہی تھی۔

"تمہارا بیٹا کیسا ہے"

کچھ دیر بعد وہ یونہی سرسری سا سوال کیے بولا تو منہا کے چہرے پر فوری کھوئی مسکان واپس آئی۔

"ٹھیک ہے، دادو کے پاس ہی ہے وہی میری غیر موجودگی میں اسے سنبھالتے ہیں"

منہا کا جواب سن کر وہ یونہی رخ موڑے رنجیدہ سامیز کی جانب مڑا جہاں کسی فوٹو فریم پر عباد کی نظریں ٹک کر آزرده ہوئیں۔

منہا نے بھی عباد کا غمزہ ہونا نوٹ کیا۔

"بہن مر گئی ہے کیا تمہاری؟"

عباد کے سوال پر منہا نے آنکھیں چرائے حلق خشک ہوتا محسوس کیا۔

"جی"

www.kitabnagri.com

گھٹی آواز سے ہی وہ بولی۔

"بہن کا شوہر؟"

اگلا سوال آیا۔

"وہ بھی"

Posted On Kitab Nagri

منہا سے جھوٹ بولنا مشکل تھا پر وہ بول گئی۔

نظر پھر سے عباد پر تھی جو کسی تصویر کو تاسف سے دیکھ رہا تھا۔

"کتنی عجیب بات ہے کہ لا وارث کو کبھی کبھی وارث نصیب ہو جاتے آسانی سے اور کبھی کبھی وارث

دنیا جہاں میں لا وارث بن کر رہ جاتا۔ سب نصیب کی بات ہوتی ہے منہا سلطان "

پھر سے وہ کرب زدہ سا اسکا نام پکارے منہا کو بھی اک انجانی اور مانوس سی تکلیف میں لپیٹ گیا۔

"آپ کیوں اداس ہو گئے "

منہا کا فکر سے پوچھنا عباد کو اداسی سے نکال لایا تبھی وہ اس دوسری سمت دھری نوٹو پر سے توجہ ہٹائے

منہا تک پہنچا اور بنا کچھ بولے اسے دیکھنے لگا۔

اسکے یوں منہ سی کر منہا کو دیکھنے پر وہ بھی گھبرائی۔

"پہلے کل تم میری بات پر عمل کرو تو اپنی اداسی کل بتاؤں گا۔ ایک کپ کافی بنادو اپنے ہاتھ کی "

فرمانشی پروگرام کھول کر منہا کو حکم کرتا وہ واپس نوابی انداز سے کرسی پر جا بیٹھا اور لیپ ٹاپ کھول لیا۔

منہا نے سرد سانس کھینچے عباد پر نظر ڈالی اور بنا کچھ کہے آفس سے باہر نکل گئی۔

عباد بھی اسکے جاتے ہی اپنی توجہ واپس کام پر کر چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے ہمیشہ سے ارمان تھا میرے بھی دادا یاد دی ہوتے، لیکن وہ میرے پیدا ہونے سے پہلے ہی اس دنیا سے چلے گئے۔ ہر ایک کی زندگی میں کوئی نہ کوئی کمی ہوتی ہے، لیکن منہا کے پاس آپ اور احد ہیں تو وہ یقیناً خوش قسمت ہے "

معظم صاحب کے ہاتھ کی بنی عہدہ چائے سے مستفید ہوتا وہ ساتھ ساتھ کچھ فاصلے پر صوفے کے گرد تکیے کے حصار میں لیٹے سوئے احد پر نگاہ ڈالے مسکایا، اسکے لہجے میں اک دکھ بولا تھا جو محسوس کن تھا۔

"بتایا ہے مجھے منہا نے کہ کیسے تم نے اسکی مدد کی پتر، مجھے بھی اپنا دادا ہی سمجھ لو۔ ویسے بھی نیک دل اور پاکیزہ ذہن کے مالک لگتے ہو تم مجھے "

کبھی کبھی آنسو بہانے سے زیادہ آسان انھیں چھپانا ہوا کرتا ہے، وہ بھی یہاں آیا تو کسی کندھے کی تلاش میں تھا مگر اب دل میں اک عجب سی تسلی اس جگہ آتے ہی محسوس ہوئی کہ وہ سارا کرب فراموش کر گیا۔

www.kitabnagri.com

اسے زرا اندازہ نہ تھا کہ معظم صاحب اسکی فطرت تک جھانک لینے کی خاصیت رکھتے ہیں۔

"دل و دماغ کی ہم گارنٹی نہیں لے سکتے، کب بغاوت ہو جائے کچھ خبر نہیں "

اس چائے میں سراج علی کو اک شفقت سی محسوس ہوئی، اسکا ایک ایک گھونٹ تشفی تھا۔

وہ گہرے افکار کا مالک تھا معظم صاحب اسکی گہرائی تک پہنچ چکے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"بلکل، دل کی تورتی برابر گارنٹی نہیں ہوتی برخوردار"

اک آہ سی تھی جو انکے لہجے میں اُتری تھی تو سراج علی انکے کسی خواب میں ڈھل جاتے چہرے کی سمت متوجہ ہوا۔

"کبھی محبت کی ہے آپ نے؟"

چائے کا زائقہ یکدم ہی افیت نے نچوڑا تو وہ کپ بے دلی سے میز پر رکھتا اک آس سے سوالیہ ہوا۔

اور اسکے سوال پر معظم صاحب کے جھریوں والے چہرے کے خدو خال متبسم ہوئے۔

"کی تھی، ہماری بستی میں وہ چوڑیاں بیچنے آتی تھی، ذات کی مسکن۔ لیکن اسکی نیلی آنکھیں۔۔۔۔۔ لیکن ہم ازل کے غریب و مسکین لوگ جنھیں اور کئی آسانیوں کے ساتھ ساتھ محبت کے اظہار کا حق بھی نہ ملا۔ اور کئی محبتیں مجبوریوں کی دلدل میں دھنس جاتی ہیں۔

محبت بچھڑ گئی زندہ رہا، کوئی اور زندگی بنی تب بھی زندہ رہا۔ زندگی گزرتی رہی تب بھی زندہ رہا۔

اپنی بیوی، بیٹے اور بہو کو زندہ آگ میں جلتے دیکھتا تب بھی زندہ رہا صرف منہا کے لیے۔ اور اب منہا اور

احد ہی محبت ہیں میری"

آہوں سسکیوں میں لپٹی داستان مکمل کرتے وہ جب سراج کی سمت بے ساختہ مڑے تو اسکی آنکھوں میں درد کی اخیر اور ضبط کی آخری حد تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ بہت زندہ دل اور بہادر لڑکی ہے، لیکن زندہ دلی اور بہادری بڑے امتحان لیتی ہے۔ احد کون ہے تو ؟"

سراج کے دماغ میں ایک بار پھر الجھن تھی اور اسکے سوال پر معظم صاحب مصالحت سے چپ تو اوڑھ گئے مگر دل میں وہ یہی سوچ رہے تھے کہ بنا منہا کو بتائے وہ احد کی سچائی نہیں کھول سکتے۔

"منہا کی چچا زاد بہن کا بیٹا ہے، یتیم اور بے سہارا ہو گیا تو وہ بن گئی اسکی ماں "

اُجلت میں ہی بات بناتے وہ فوری سراج کی تشویش ختم کرتے بولے اور سراج کا دھیان بٹ بھی گیا۔

"اللہ سلامت رکھے دونوں کو، میں عباد بھائی کے آبائی گاؤں کا رہائشی ہوں۔ والدہ گاؤں میں رہتی ہیں، وہاں چھوٹا سا فارم ہاوس ہے بھینسوں اور بکریوں کا کاروبار۔ ایک پندرہ سالہ چھوٹا بھائی ہے معراج علی۔ بابا کی وفات ہو چکی ہے۔ بابا بھی عباد بھائی کے والد فارس کیانی کے اہم ساتھی تھے اور ایک حادثے میں دونوں کی وفات ہو گئی۔ تب سے میں عباد بھائی کی حفاظت پر معمور ہوں۔ والدہ وہاں معراج کے سپرد کیے مطمئن ہو کر بھائی کے ساتھ رہتا ہوں "

www.kitabnagri.com

کوئی اپنا ساملا تو سراج نے بھی اپنی کہانی بیان کی، شاید کسی طرح وہ دل ہلکا کرنا چاہتا تھا۔

"اللہ تم سب کو اپنی امان میں رکھے، اچھا ہے فرض کے ساتھ ساتھ ماں بھائی جیسے غائبانہ سکھ دل کو قرار دیتے ہوں گے "

دادا جان کی خام خیالی تھی کہ سراج علی کو قرار میسر تھا تبھی تو وہ دل جلاسا مسکرایا۔

Posted On Kitab Nagri

"جسے بے اختیار و ناہنجار محبت ڈس لے اسے کہاں قرار، کیا منہا کی طرح آپ میرے لیے بھی دعا کریں گے؟"

ماں کی دعائیں، بھائی کی محبت کے ساتھ ساتھ شاید وہ کوئی ایسی اجنبی دعا بھی چاہتا تھا جو اسکے دل کو چین پہنچائے۔

معظم صاحب نے اسکا سر دپڑتا ہاتھ مضبوطی سے جکڑے کندھا تھپکایا۔

"ضرور کروں گا فرزند، تم سے دل ہلکا کر کے کچھ تمہاری سن کر دلی راحت ملی"

شفقت سے لبریز ہوئے وہ سراج علی کو بھی ہلکی سی مسکراہٹ دے گئے۔

دوسری طرف منہانے کافی بنوا کر ملازم ہی کے ہاتھ بھجوائی اور خود بھی واپس آگئی، سراج کی اس سے راستے میں ہی ملاقات ہوئی۔

وہ اسے شب بخیر کہتا خود بھی فاریہ کے روم کی سمت لپکا جسکے سرہانے بیٹھی عائشہ ٹھنڈی پٹیاں کر رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

سراج کے اندر آنے پر وہ مودب ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کب سے صرف آپکا ہی نام لے رہی ہیں یہ سراج بھائی، اگر انکو آپ سے محبت ہے تو کیوں پڑی ہیں عباد سر کے پیچھے"

Posted On Kitab Nagri

ناچاہتے ہوئے بھی عائشہ کی زبان پر کھجلی تو ہوئی مگر سراج نے اسے خونخوار نگاہوں سے ایک ہی گھوری نوازی جس پر وہ گرم ہو جاتا پانی بدلنے فوری کمرے سے نکل گئی۔

وہ چلتا ہوا اس بے سدھ وجود تک پہنچا جسکے جسم کو شدت سے حدت نے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ ساری ناراضگی اور نفرت کہیں دور جا کر مفقود ہوئی اور وہ اسکا بے جان ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے اس ظالم کے چہرے کی چھپائی تکلیف دیکھ کر خود بھی افیت میں مبتلا ہوا۔
دل کو شدید کرب نے گھیرا۔

"جو آج ہوا کاش تمہیں صبح ہوش میں آنے پر یاد نہ رہے فاریہ، خود کے لیے تمہیں ٹرپتا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔ تم نے میرے دل کو خون کر دیا، میں تمہیں کبھی معاف نہیں کرنا چاہتا۔ افسوس کہ تمہاری جگہ کسی پتھر کو کیوں نہ چاہ لیا مجھ سے بیوقوف نے"

ان بند آنکھوں کے پیچھے جانے وہ کتنی افیت لیے تھی کہ اسکی تپش سراج کو اپنے آپ تک اترتی محسوس ہوئی، بے اختیاری اور لا تعلقی میں بھی وہ اسے نہ پکارے یہ چاہتا تھا وہ۔

وہ اس سے بھاگنے کو اٹھا ہی تھا جب گرم ہاتھ نے سراج علی کی دو انگلیوں کو خواب ناک کیفیت میں جکڑ لیا۔

سراج کا دل بھی درد میں ڈوبا۔
آنکھوں میں سرخ سی گھٹا چھائی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ لڑکی نیند اور بے گانگی کے غلبے کے باوجود تڑپ رہی تھی، اسکے نیم والے کھلے تھے اور کچھ بولنے کو پھڑپھڑا رہے تھے۔

آہستہ آہستہ سانس لینے کی آواز نے سراج علی کو مزید وہاں رکنے میں دشواری پیش کی تبھی وہ سنگدلی سے ہاتھ چھڑوائے ناصر ف اٹھا بلکہ بنا پیچھے تکتا باہر نکل گیا۔

کسی ایک کونے میں جہاں سہل تھا اپنے آپ کے دامن سے لپٹے خسارے کا ماتم کرنا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔

www.kitabnagri.com

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"یاد کرنے کی کوشش کر خبیث، کیوں ہو سپٹل سے بچے کو لے کر گیا تھا۔ بول ورنہ تیری چمڑی ادھیڑ
دوں گا "

کل سے اب تک زین کے لوگ اپنی ہر ممکنہ کوشش کیے حارث کو نرمی اور سختی دونوں سے ڈیل کر رہے
تھے مگر اسکا ایک ہی جواب تھا کہ اسے نہ تو وہ بچہ یاد ہے نہ یہ کہ وہ بچہ کون ہے۔

"مم۔ مجھے نہیں پتا پلیرز حم کرو مجھ پر۔۔۔۔۔"

زین کے مشتعل روپ کے سنگ گردن دبوچنے پر وہ حلق کے بل دھاڑا تھا۔
"اس لڑکی کو دیکھا تھا، سکیچ بنوا سکتے ہو۔ اب اگر تم نے انکار کیا تو تمہارے منہ میں ڈالوں گا گرم تیل۔
پھوٹ جلدی "

ایک آخری کوشش کرتا زین اس کے ماتھے پر ڈھلکے بال نوچتا اسکی سو جھی آنکھوں میں آنکھیں گاڑے
دبنگ ہوئے استفسار کرتا بولا جس پر وہ کراہٹیں اور جسم کے مختلف حصوں سے اٹھتے درد پر افیت دباتا
ہاں میں سر ہلاتا سسکسارا جس پر زین اسکی جان بخشی کیے دو قدم دور ہٹا۔

"گڈ۔۔۔۔۔ رضی فوری سکیچ ماسٹر کو بلواو یہاں۔ اور حارث کیانی کے جتنے کالے دھندے ہیں سب کی
تفصیل کی ایک فائیل بھی تیار کرو "

Posted On Kitab Nagri

اپنے ساتھی کا نسیبیل کو اطلاع کرتا وہ حادثہ کے سرایک طرف لڑھکا کر اکھڑے سانس لینے کو ناگواری سے تکتا باہر نکل گیا۔

دوسری طرف ہلکی پھلکی صبح پورے پیلس پر اتری سفید آشیانے کو دلکش بنا رہی تھی، آسمان سے نئے نویلے اترتے سورج کی ٹھنڈی کرنیں روشنی کرتی جا رہی تھیں۔

اپنے جہازی سائز بیڈ پر مطمئن اور آرام سے سوئی ناجیہ کا فون چڑچڑاتی ٹون کے سنگ بجاتا وہ منہ کا زاویہ بگھاڑے اس وقت فون کے بجنے پر آنکھیں مسلے تکیہ ٹھیک کرتی سائیڈ ٹیبل پر رکھے فون تک ہاتھ بڑھائے اس پر سرور کی آتی کال دیکھ کر چہرے پر سرد مہری سمیٹ لائی۔

یقیناً وہ فاریہ والے معاملے ہی کو جاننے کا طلب گار تھا۔

"کہیں سرور، اتنی صبح کال کی خیریت "

غنودگی سی آواز میں ملائے مقابل کو بیزار سا جواب ملا جس پر وہ اپنے آفس روم میں وائین کا گلاس لبوں سے لگاتا چکر کاٹتے ہوئے گلاس وال تک پہنچا۔

www.kitabnagri.com

"تمہارا بیٹا حادثہ، جیل کی سلاخوں میں ہے اور تم مزے سے سو رہی۔ عباد کو مل گیا ہے وہ اور میرے آدمیوں سے خبر ملی کہ کسی حادثے میں اسکی یادداشت چلی گئی۔ کتنی لکی ہونا تم، تمہاری اولاد سانپ اور ناگ ہونے کے باوجود تمہارے بچاؤ کا سبب بن ہی جاتی ہے۔ وہ لوگ اسے عباد کے بیٹے کو لے جانے

کے جرم میں پکڑ کر لائے تھے "

Posted On Kitab Nagri

اس دل دہلاتے طنزیہ انکشاف پر ناجیہ کی نیند بھک سے اڑی اور چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑا۔
آنکھوں میں تکلیف الگ امدی۔

"کیا بکواس کر رہے ہیں، حارث تو یہاں تھا ہی نہیں "

مشتعل سے زیادہ وہ افیت میں چلائی اور مقابل اسکی تکلیف کو انجوائے کیا گیا۔

"سچ ہے ڈارلنگ، اب تم فوراً سے فائیل لے کر پہنچو تاکہ میں اسکی ضمانت کا کچھ کروں۔ کیونکہ یونوویل
کے تم اسے عباد کے چنگل سے اکیلے نہیں نکال سکتی "

یہ شخص جسے اس وقت بھی اپنی ہی پڑی تھی ناجیہ کا دل چاہا اس شخص کو بھی ایسی ہی مار مارے جیسی اس
وقت یہ منحوس ڈیزور کر رہا تھا مگر وہ ایک شاطر عورت تھی اس لیے ہوش سے کام لینا چاہتی تھی۔
"سائن کر دیے تھے فار یہ نے، پہنچتی ہوں۔ لیکن پلینز آپ میرے بچے کو ان وحشیوں سے بچالیں۔
ناجانے کس افیت میں ہو گا وہ "

ناجیہ کا ٹپ کر گزارش کرنے پر سرور نجس سامسکا یا مگر اگلے ہی لمحے چہرے پر شرافت انڈیل لایا۔
"ڈونٹ وری۔ تم پہنچو "

خوشامدی سا حوصلہ دیے وہ کال کاٹ چکا تھا، ہڑ بڑا کراٹھے وہ تیزی سے چینیج کرنے بڑھی۔
کچھ ہی دیر میں گہری جامنی لئیر ڈریس پہنے وہ ہلکا پھلکا تیار ہوئے کلچ ہاتھ میں تھامے وہ فائیل پہلے ہی
ملازمہ کے ہاتھ گاڑی میں رکھوا چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

دبے پیروں سے نکلتے ہی کسی دبنگ قدموں کو جکڑ لیتی آواز نے ناجیہ کے جہاں قدم روکے وہیں سانس بھی حلق میں اٹکایا۔

وہ ابھی سراج کے ساتھ بہت دن بعد جاگنگ کر کے آیا تھا اور عائشہ اسے جو س کا گلاس تھما کر واپس چلی گئی تھی۔ ناجیہ کو اتنی صبح سجا سنورا دیکھ کر عباد کا حلق جلا مگر وہ محفوظ تاثرات کے سنگ ناجیہ کے مڑ کر اعتماد انداز کو دیکھتا دو قدم قریب ہوا۔

"کیسی ماں ہیں آپ ناجیہ صاحبہ، لُچے لفنگے بیٹے کی کوئی خبر نہیں اور بیٹی شراب کے نشے میں دھت واہیات کپڑے پہنے نمائش کا بازار بنے کلبوں سے ملتی ہے۔ کچھ ہوش ہے کہ کیانی خاندان کی عزت آپ کی یہ نایاب اولاد دو کوڑی کی کرچکی ہے۔ کہیں آپ بھول تو نہیں بیٹھیں کہ آخرت میں آپکو ہر چیز کا حساب دینا ہے"

اچھٹی نگاہیں مرکوز کیے وہ تند ہی اور سرد مہری سے ناجیہ کو اسکے اصل سے ملوانا کبھی نہ بھولا تھا اور جب سے اسے سراج نے رات کا معاملہ بتایا تب سے عباد کو آتش نے گھیر رکھا تھا۔

ناجیہ کے ماتھے پر نمی کے قطرے بتا رہے تھے کہ وہ اب اپنے بھیانک انجام سے سے زیادہ عباد سے خوفزدہ ہے۔

"بچے ہیں دونوں، سمجھ جائیں گے۔ لیکن اتنا یاد رکھو کہ وہ کبھی کچھ غلط نہیں کر سکتے۔ فاریہ کو تم سمجھاؤ آخر کو وہ تمہاری ہونے والی بیوی ہے"

Posted On Kitab Nagri

اتناسب جان کر بھی وہ عباد کے سامنے اپنی ناکارہ اولاد کو ڈیفینڈ کر رہی تھی اور عباد کا بس نہ چلا اس عورت کو اسی واقعی اصل اوقات یاد دلاتا۔

دادی کی پرورش اسے اس عورت کی اس کھوکھلی عزت کو پاش پاش کرنے سے روک لیتی، جڑے بھینچتا وہ دو قدم مزید قریب ہوا جیسے دیکھ کر ہی روح فنا کر دے گا۔

"بیوی۔۔۔۔۔ اسکو بیوی بناؤں گا میں؟ اسے سمجھانے کی نہیں، کسی اونچی جگہ سے نیچے دھکا دینے کی ضرورت ہے۔ میں نے فاریہ کے لیے ایک فیصلہ لیا ہے اور جلد یا بدیر اس پر عمل کر دوں گا۔ بس ایک ذاتی مسئلہ حل ہو لے، اور کسی نے بھی اگر عباد حشمت کیانی کے اس فیصلے میں یا کسی دوسرے معاملے میں ٹانگ اڑائی وہ میرے غضب کا شکار ہو گا۔ اب آپ تشریف لے جاسکتی ہیں "

عباد کے بھیانک تیور اور یہ فیصلہ ناجیہ کو خوفزدہ اور حراساں کر چکا تھا اور جس طرح وہ اسکے آخری طنزیہ جملے پر وہاں سے واک آؤٹ کیے گاڑی تک پہنچی، پورا جسم برف کی طرح ٹھنڈا ہو چکا تھا۔ ناجیہ جانتی تھی کہ عباد کاراٹ فاریہ کی ناقابل برداشت حرکت کے بعد سراج علی سے باندھنے کا ہی فیصلہ تھا جو وہ جیتے جی کبھی نہیں ہونے دے سکتی تھی۔

اس ضمن میں بھی اسے اب سرور جیسے کی مدد درکار تھی، فاریہ کو وہ صرف عباد کی بیوی بنوانا چاہتی تھی اور عباد اسکے پلین پر پانی پھیر چکا تھا۔

عباد کی کینہ تو ز نظریں تب تک ناجیہ پر تھیں جب تک وہ پیلس سے باہر نہ نکل گئی۔

Posted On Kitab Nagri

پاس آکر خاموشی سے کھڑے ہوتے سراج علی کی موجودگی محسوس کیے وہ مڑا۔

"فاطمہ خالہ سے بذاتِ خود یہ بات کرنے گاؤں جاؤں گا، مجھے یقین ہے وہ اس بد سلیقہ اور ہٹ دھرم فاریہ کو سدھار دیں گی۔ بہت جلد میں ایک ٹرپ پلین کرنے کا سوچ رہا ہوں۔ میں، تم، منہا، ادا جان اور فاریہ۔۔۔۔۔ گاؤں میں سالانہ میلہ ہے تم جانتے ہو دوسرا اس بار میری وجہ سے انہوں نے میلے کے بجائے میلاد کا اور گلہ مینے کے لیے قرآن خوانی کا اہتمام کیا ہے۔ یہ سفر ممکن ہے ہم چاروں کی زندگی بدل دے گا سراج علی "

اپنے ارادے سے کسی غیر مرئی نقطے پر نظر جما کر آگاہ کرتا وہ سراج علی کی آنکھوں کی دھندلی روشنی کیسے نظر انداز کرتا۔

مڑ کر روبرو ہوئے اس شیر جوان کے شانے تھامے۔

"آپکو وہاں جا کر ہمیشہ ڈسٹ الرجی کی سنگین شکایت ہو جاتی ہے بھائی "

اس بار اک نرم سی گزارش آئی تبھی تو وہ سراج علی کی اتنی فکر پر حسین مسکرا اٹھا۔

"لیکن اس بار اہم ہے جانا، میں خود بھی منہا کے ساتھ کچھ وقت چاہتا ہوں "

یہ پہلی بار تھا کہ عباد نے اپنے دل کی خواہش سرعام کی، سراج مبہم سا مسکرایا۔

"آپکو بھاگنی ہے کیا وہ ؟ "

دوستانہ سوال تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ اچھی دوست بن سکتی ہے میری، پتا نہیں کیوں لیکن اسے جب بھی دیکھتا ہوں ایسا لگتا ہے یہ کچھ خاص ہے۔ محبت اور عشق کی تو عمر چلی گئی سراج علی، مگر اس دنیا میں کچھ روحیں ایسی اُتاری جاتی ہیں جو بکھرے وجود اور پھٹے دلوں کی ہمدرد ہوتی ہیں "

یہ بتاتے ہوئے وہ کسی گہرے خیال میں اتر، سراج علی نے اس کے کندھے پر برادرانہ تسلی کے سنگ ہتھیلی جوڑی۔

"مجھے خوشی ہے آپ نے گل مینے کے بعد خود تک آتے راستے بند نہ کیے کسی عورت پر، ویسے بھی جب آپکا وارث ان شاء اللہ آپکو مل جائے گا تو اسے بھی ایک ماں کی ضرورت ہوگی۔ وہ ماں منہا ہو تو کیا مضائقہ جو پہلے ہی ایک بچے کی مسیحا بنی ہوئی ہے "

سراج علی کی تجویز عباد کو اچھی لگی اس سے بڑھ کر وہ اپنے بچے کے مل جانے کی ہاں اور ناں والی اذیت سے ملول ہوئے رخ موڑ گیا۔

دل درد سے بھر گیا تھا۔

www.kitabnagri.com

"تم سے بہت امید ہے مجھے سراج علی کہ تم فار یہ کیانی کو راہ راست پر لاو گے، گاؤں میں ہی تم دوکان کا کھڑا کروادو گا۔ میں آخر وقت تک کوشش کروں گا کسی مظلوم کو ناکردہ گناہ کی سزا نہ ملے۔ میں چچا جان، بابا، تمہارے بابا اور گل مینے کی موت کا انہی سے انتقام لوں گا جو حقیقت میں قصور وار ہیں۔ حادثہ بھی اصل مجرم نہیں ہے جانتا ہوں۔ یہ عورت جو آستین کا سانپ بن کر ہماری جڑوں میں گھسی ہے یہ ہے

Posted On Kitab Nagri

اصل مجرم۔ اور میں اسکی رسی مکمل دراز کروں گا، اتنی ڈھیل دوں گا کہ کائنات کا نظام بدل جائے گا۔
پھر لوں گا ایک ایک افیت اور آنسو کا حساب "

ہمیشہ سے وہ سراج علی ہی کے سامنے اپنے پھٹے دل کو دکھاتا تھا، گل مینے سے اسے واقعی میں محبت جیسا
کوئی جذبہ لاغلق نہ ہوا تھا بلکہ اک والہانہ کشش سی سوار ہوئی تھی۔

ایک فیشن ویک کے آخر میں ایم این اے عباد حشمت کیانی کو ایز آ شو سٹاپر مدعو کیا گیا تھا، وہ خوبصورت
لکس کی وجہ سے سوسائٹی میں ہینڈ سم اور ہاٹ پولیٹیشن کے طور پر جانا جاتا تھا اور گل مینے وقت کی نور
نظر، کچھ سال پہلے تک فیشن کونین سمجھی جانے والے سپر ماڈل۔

وہیں سے دو خوبصورت لوگوں نے ایک دوسرے کو کشش ثقل کی طرح متوجہ کیا تھا اور عباد جسے اپنی
سیاست اور پارٹی کے کاموں سے فرصت نہ تھی، اس حسن کی دیوی کا وقتی سہی مگر اسیر ہوا، اس میں بھی
ساری کوشش اس لڑکی کی تھی جس نے اپنی خوبصورتی اور دلربا دواؤں کے ساتھ ساتھ اپنی سمجھ داری
اور معاملہ فہمی کے سنگ عباد کو اپنے بارے سوچنے کے لیے مجبور کیا، ایسے بڑے بڑے پولیٹیشن بعض
اوقات سیاست میں نمایاں ہونے کے لیے بھی ایسی شادیاں کیا کرتے ہیں، جن میں محبت نہیں البتہ سمجھ
داری اور ضرورت کو اول پر ترجیح دی جاتی ہے۔

شاید وہ ایسی باہمی کشش تھی جس میں گلیمر زیادہ تھا، کسی آسمان کے ستارے کو دسترس بنالینے کا
جنون۔

Posted On Kitab Nagri

تب عباد اک اور انسان ہوا کرتا تھا، بے فکر، جنونی، نئی نئی جوانی اور پاور کے نشے میں جا گزریں سا مضبوط اور خود مختار مرد۔

جانتا تھا اسکا یہ فیصلہ اسکے چھپے آستین کے سانپ جگادے گا تب بھی اس نے گل مینے سے شادی کی۔ وہ شادی ملک کی سب سے حسین اور مدتوں یاد رکھنے والی شادی تھی۔

اور شاید شادی کے اس ایک سال کے اندر اندر عباد نے اپنا ہر شوخ جذبہ گل پر لٹایا، لیکن اسے گل مینے کی ذات سے محسوس ہوتی کشش جلد ہی ماند محسوس ہونے لگ گئی تھی، گویا وہ اسکا ایک عام سا انتخاب ہی ثابت ہوئی۔

بیوی کی موت کا دکھ اور بیٹے کی ناجانے کب تک کی جدائی۔ بہر حال یہ دونوں دکھ تب بھی انتہائی سفاک تھے۔

ماضی کے چند ہی جھروکے اسکی آنکھیں سرخی میں لپیٹ گئے، اسے صبر کرنا تھا اور صبر کے لیے کسی ہمدرد کی ضرورت تھی۔

www.kitabnagri.com

سراج علی لا جواب تھا، خود سے بھی اسے جنگ لڑنی تھی۔ سوہان روح سی جنگ۔

Posted On Kitab Nagri

"آج میرا احد تو ہیر و لگ رہا، دادو میں اسکے واپسی پر مزید پیارے پیارے کپڑے لاؤں گی۔ آپکے لیے بھی اچھے اور پیارے سوٹ لانے ہیں۔ بس پہلے احد کو ادا جان سے ملو الاؤں پھر میں عائشہ کے ساتھ جاؤں گی "

بیڈ پر احد کو مکمل دھیان اور احتیاط سے لٹا کر اسکو شترٹ اور گرم ٹراؤزر پہنائے وہ اسکے ننھے اور نازک ہاتھوں پر موٹے سچرا نزر لگا رہی تھی اور معظم صاحب کافی وقت سے کسی گہری سوچ میں تھے تبھی وہ منہا کی بات بھی سن نہ سکے تھے۔

"میرا حد تو ہینڈ سم ہیرو ہے، آاا آج تو ادا جان پر بجلیاں گرائیں گے سوہنے موہنے ادا سلطان صاحب۔۔۔۔"

وہ چند دن کا احد منہا کے گال پر پیار دینے سے دھیماسا مسکا یا تو اسکی شہر ر نگ آنکھیں بھی چمکیں مگر منہا کا دھیان داد ا جان کے کھوئے تاثرات نے منتشر کیا تبھی وہ تھوڑی سنجیدہ اور فکر مند ہوئی۔

"دادو کیا بات ہے، آپ ابھی تک میرے بتائے خدشوں کو سوچ رہے؟"

رات منہا نے دادا کو عباد کے کچھ الجھے رویے کا بتایا تھا اور یہ بھی کہ وہ اسے اپنی وضع بدلنے اور گروم ہونے کا کہہ رہا تھا تبھی منہا کو لگا وہ ابھی تک اسی میں الجھے ہیں۔

منہا کے مخاطب کرنے پر وہ اپنے خیالات سے نکلے اور ایک نثار نگاہ احد پر ڈالی جو واقعی نظر لگ جانے کی حد تک پیار الگ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں پُتری اس بارے نہیں سوچ رہا، بس مجھے احد کے بارے فکر ہے۔ مجھے سراج علی بہت بھایا ہے، ہے بھی ہمارے ہی جیسا۔ اگر تمہاری شادی اس سے ہو جائے تو احد کی سچائی بھی ہم اسے بتا سکتے۔ پتا نہیں کیوں لیکن مجھے ایسا لگتا ہے جیسے ہم اسکی سچائی چھپا کر کچھ غلط کر رہے ہیں "

داد اپنی سوچ کے مطابق اور رات سراج علی سے ملاقات کے بعد ایک بہترین سوچ لیے ہوئے تھے مگر منہا کو یہ بات سن کر حقیقی صدمہ ہوا تبھی وہ کرنٹ کھائے اٹھ کر چلتی ہوئی داد تک آئی اور انکے پاس ہی بیٹھے انکا جھریوں والا ہاتھ تھاما۔

"دادو وہ میرے لیے بھائی جیسے ہیں، ویسے بھی مجھے یقین ہے وہ فاریہ میم کو پسند کرتے تو آپ پلیز ایسا ویسا نہ سوچیں نہ ایسا ذکر کبھی ان سے کیجئے گا۔ اور رہی بات احد کی تو ہم نے کوئی گناہ تھوڑی کیا، میں کسی کو یہ حق نہیں دوں گی کہ کوئی میرے احد کو کبھی غلط نگاہ سے دیکھے یا اسکی ذات کو کریدنے کی جرت کرے۔ آپ نہ کریں خود کو ہلکان۔ کہا ہے ناں ہم جلد ان سب سے بھی دور چلے جائیں گے "

نرم ہتھیلی دادا کے چہرے سے جوڑے وہ تاسف سے انھیں وضاحت و توجیہ ایک ساتھ پیش کرتی آخر تک روہانسی ہوئی۔

معظم صاحب کا خود دل کچھ بوجھل سا تھا۔

"ٹھیک ہے میں دوبارہ ایسا نہیں سوچتا، بس فکر ہے تم دو کی کہ مجھ بیمار بندے کی زندگی کا کیا بھروسہ "

Posted On Kitab Nagri

وہ بھی کیا کرتے، صدمات سہتا دل آہٹوں تک پر سہم سہم جاتا تھا اور منہا انکے سینے سے جا لگتے شاید خود بھی کہیں دل سے اداس تھی۔

"آپ ایسا نہ کہا کریں ناں دادو، آپ یہ چاہتے ہیں کہ اتنے دن سے جو منہا روئی نہیں رو کر یہ گھر سر پر اٹھالے۔ آپ جان ہیں میری، میرا حوصلہ۔ میری ماں، بابا سب آپ کی صورت میرے پاس ہیں۔ کبھی ایسا خواب میں بھی نہیں سوچ سکتی کہ آپکے بنا رہنا ممکن ہے۔ اچھے دادو وہیں ناں تو ایسا نہیں کہنا "

وہ بڑی بڑی غزالی آنکھیں جب نم ہوتیں تو معظم سلطان کا دل ڈوب جاتا، سارے خدشے پس پشت ڈالے وہ اپنی انمول سی پوتی کے سارے آنسو ہاتھ کی پشت سے جذب کیے اسکی پیشانی چومے مسکرائے۔

"نہیں کہتا، اچھا جاملو الا احد کو۔ پھر اسے مجھے دے جائیں اسے سنبھال لوں گا۔ اچھے سے جیسا عباد صاحب نے کہا ہے ویسا ہی کر۔ برا انسان نہیں ہے وہ، ویسے بھی تجھے تو خود کتنا شوق ہے سجنے سنورنے کا، اچھے کپڑے پہننے کا۔ میں بھی اسی بہانے اپنی گڑیا کو سجا سنورا دیکھ لوں گا۔۔۔۔۔ جا میری دھی رانی "

دادا کی سمت سے ملتی ہمت سمیٹے وہ تھوڑی پر اعتماد ہو گئی تھی، تبھی تو خوشی خوشی احد کی سمت لپک کر ہاتھ پیر چلا کر منہا کے اٹھاتے ہی مسکرا اٹھتے احد کی پیشانی چومتی وہ کمرے سے نکل گئی۔

اداجان سے اس نے وعدہ کیا تھا جو پورا ہونے والا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

دوسری طرف سکیچ ماسٹر نے اس مجرم کے بتائے چند ٹوٹے پھوٹے اشاروں سے سکیچ پر خدو خال بنا کر چہرہ ترتیب دیا تھا۔

جس وقت منہا نے اس لکڑیوں کے کچرے کے ڈھیر سے اس بچے کو اٹھایا تھا تب حارث نے بہت غور سے اس لڑکی کا چہرہ دیکھا تھا، چونکہ اس کے تھوڑے وقت بعد ہی اسکا ٹرک کے ساتھ حادثہ پیش آگیا تھا مگر اس قریبی وقت اور اس چہرے کو حارث کے لاشعور نے کسی طرح ازبر کیے پچھلا سب فراموش کر دیا تھا۔

اسے یہ تو یاد تھا کہ وہ ایک بچہ اور ایک لڑکی تھے مگر یہ یاد نہ تھا کہ اس نے اس بچے کو اس جگہ رکھا تھا اور جانے کوروانہ بھی ہونے کو تھا مگر اس لڑکی کے اس بچے کی جانب متوجہ ہو جانے نے حارث کو وہاں رک جانے پر مجبور کیا تھا۔

انویسٹیکیشن روم میں اس وقت زین ہاتھ سینے پر باندھے سکیچ ماسٹر کے اس سکیچ کو آخری ٹچ دینے کو توجہ سے دیکھ رہا تھا جبکہ حارث کیانی کی بے بس حالت واقعی ایسی تھی کہ زین نے اپنے لوگوں کو اس پر مزید ٹارچر کرنے سے روک دیا تھا۔

کیونکہ اس نے طبی مشورہ بھی لے لیا تھا جس کے مطابق یہ ٹارچر حارث کیانی کے لیے جان لیوا ثابت ہو سکتا ہے۔

"لے جاو اسے"

Posted On Kitab Nagri

حارث کا کام مکمل ہوتے ہی زین نے کانسٹیبل کو حارث کو لے جانے کا اشارہ کیا اور خود وہ واپس پلٹا جہاں وہ آرٹسٹ اب وہ سکیچ پیپر زین کی سمت بڑھا رہا تھا۔

زین نے وہ پیر تھا اور گہرائی سے اس نسوانی خدو حال والے چہرے کو دیکھا۔

"مجھے نہیں لگتا کہ یہ واقعی وہی لڑکی ہوگی، جب اسے باقی کچھ یاد نہیں تو یہ لڑکی یاد کیسے رہ گئی۔ اور اس سب میں اس لڑکی کا کیا رول ہے۔ کیا اس نے یہ بچہ اس لڑکی کو بیچا ہوگا؟ یا پھر کوئی خاندانی دشمنی کہ وارث کو ٹھکانے لگانے کی نیت۔۔۔۔۔"

اپنے آفس تک کا فاصلہ طے کرتا وہ سخت جھنجھلاہٹ میں مبتلا تھا، ابھی کئی گھنٹیاں کھلنی باقی تھیں۔ سکیچ ہنوز تھا مے وہ اپنا فون میز پر سے اٹھائے عباد کا نمبر ڈائل کر چکا تھا مگر اس کا فون اسکے آفس میں بج رہا تھا لیکن خود عباد کہیں بھی آس پاس نہ تھا۔

دو تین بار ٹرائے کے باوجود فون نہ اٹھائے جانے پر زین نے کال آف کیے اپنے کانسٹیبل کو آفس میں بلایا۔

www.kitabnagri.com

"یہ سکیچ تم عباد صاحب کو خود بخاظت انکے گھر تک پہنچا کر آؤ گے، اور انہیں کہنا مجھے کال کر لیں۔ اگر یہ لڑکی انکے ارد گرد ملازمین یا دور پار کے کسی بھی حوالے میں ہوئی تو وہ پہچان لیں گے۔ لیکن اگر تب بھی وہ اسے نہ جانتے ہوئے تو پھر ہم اسکی اپنی طرح تلاش کریں گے"

Posted On Kitab Nagri

وہ سکیچ احتیاط سے وائیٹ انویلپ میں ڈالتا ہوا زین اسے تاکید کرتا تھا مائے بولا جس پر مقابل نے فوری لیتے ہی سر ہلائے اجازت چاہی۔

کچھ دیر بعد میز پر دھرے لینڈ لائن کی بجتی ٹون پر زین پلٹ کر فون تک پہنچا اور ریسور اٹھا کر کان سے لگایا۔

ناجانے اس طرف سے کیا خبر ملی تھی کہ اسکے ماتھے پر شکنوں کا جال بُن گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ہو جائے گی کل تک تمہارے لاڈلے کی ضمانت، اس کی یادداشت جانا پلس پوائیٹ تھا۔ یقیناً اس انسپیکٹر کو خبر مل گئی ہوگی اس سرپر انز کی۔ ڈونٹ وری ڈار لنگ جب تک میں ہوں تمہارے ساتھ تمہیں بالکل ٹینس ہونے کی ضرورت نہیں"

www.kitabnagri.com

بہت ہی عالیشان سایہ بنگلہ جہاں کی ہر چیز قابل ستائش اور رئیسانہ تو تھی ہی ساتھ ساتھ زیبائش اور یہاں کے خوبصورت پرسکون ماحول میں سرور حسین کی جانب سے یہ خبر ناجیہ کیانی کا کچھ وقت پہلے کا تباہ کن موڈ بحال کر گئی۔

فائیل دیکھ کر تو سرور کے منہ میں پانی آچکا تھا، کئی کڑور مالیت کا یہ پلاٹ تو سرور کی لاٹری تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پھر جیسے وہ اسے کمر کے گرد بازو پھیلا کر اپنے قریب کھڑا کیے اس کو محبت سے چور لہجے میں بولا یہ ناجیہ کا سرور پر لڑ کھڑاتا اعتماد پھر بحال کر گیا۔

"تھینک یو سو مچ ہنی، آپ نے واقعی مجھے آدھی ٹینشن سے نکال دیا "

سینے پر نگاہ ڈکائے وہ آدھا ٹھیک ہونے کا اعتراف کرتی سرور کو بد مزہ کر گئی جو آج کچھ اور ہی موڈ میں تھا مگر اب ناجیہ کے گریز کرنے اور لپک کر صوفے پر جا بیٹھنے پر وہ بھی چلتا ہوا اُن کا گلاس میز پر رکھے متوجہ و سنجیدہ ہوئے ناجیہ کی طرف دیکھنے لگا جو کسی سخت قسم کے انتشار میں مبتلا تھی۔

"اور کیا ٹینشن ہے تمہیں، سب ٹھیک ہے؟ "

سرور کا کرید تا انداز نارمل اور سرسری تھا تب بھی ناجیہ بتانے کو بیقرار ہوئی۔

"سراج علی۔۔۔۔۔، میرے منصوبوں کی راہ میں آئے گا جانتی ہوں۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ اسکا کام تمام

ہو جائے۔ ویسے بھی بہت وفاداری نبھالی اس نے اور اسکے باپ نے۔۔۔۔۔ میں نہیں چاہتی کہ ہمارے ہاتھوں اس منحوس کی وجہ سے اتنا سب کچھ چلا جائے۔ خود فار یہ اس سے تنگ۔۔۔۔۔ آپ پلیز اس کی یا تو ٹھکانی کروا کے دھمکادیں یا اگر ٹھیک لگے تو مروادیں۔ کچھ دن عبادا سکی موت پر بھی رو دھو کے چپ ہو جائے گا "

یہ سفاک اور وحشی عورت اپنے مقصد کی تکمیل کے لیے ناجانے کن کن کا قتل کرنے والی تھی، سرور کو اسکی قاتلانہ ذہنیت کا تو پہلے ہی علم تھا مگر وہ کسی کو کسی وقت بھی راہ سے ہٹا دے گی یہ معلوم نہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم پاگل ہو گئی ہو، پہلے ہی وہ گل مینے کی موت کی تفتیش کروانا پھر رہا۔ مجھ پر صرف اسکو شک تھا، کوئی ثبوت نہیں تبھی خاموش ہے لیکن جس دن اسے میرے خلاف ثبوت ملا وہ مجھے اگلی سانس لینے کی مہلت نہ دے گا۔ اور اس کریٹیکل سچویشن میں تم چاہتی کہ اسکے ایک اور اہم حصے پر وار کروں۔ اُس ناٹ پاسیبل ناجیہ یہ خطرناک ہو گا "

خالص انکاری لہجے میں وہ ناجیہ کی عقل پر تلملاتا اسے یہ حقائق بیان کرتا تھے سے اکھڑ سا گیا تھا مگر ناجیہ چپ چاپ تماشا دیکھنے والوں میں سے ہر گز نہ تھی۔

"آپ کے خلاف کوئی ثبوت اسے کبھی مل بھی نہیں سکے گا، مجھے پتا ہے کتنا پکا کام کرتے آپ۔ سو پلیز سراج علی کو ایک ہلکی پھلکی ڈوز دلوادیں۔ ورنہ عباد اسے فاریہ سے جوڑ دے گا۔ بیٹھے بیٹھائے ہم ساری پراپرٹی سے تو ہاتھ دھوئیں گے ہی ساتھ ساتھ فاریہ کے نام لگی جائیداد بھی مفت میں اس سراج کے قبضے میں ہوگی۔ سمجھنے کی کوشش کریں سرور "

یہ عورت اس وقت نہ تو ایک ماں تھی نہ انسان، بلکہ پیسے کی ہوس کا شکار ہوئی ایک سوداگر تھی۔ اور جب دو سوداگر بیٹھے ہوں تو ان کے درمیان صرف لین دین اور تجارت ہی کے معاملات طے ہوا کرتے ہیں۔

سرور کے چہرے پر پلوں میں پھیلتی ذومعنی مسکراہٹ بتا رہی تھی کہ وہ شیطان صفت شخص کوئی منصوبہ گھڑ چکا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"اگر ایسی بات ہے تو ٹھیک ہے، ملنا پڑے گا سراج علی سے۔۔۔۔۔ ہا ہا بہت ہی شاطر دماغ ہے ڈار لنگ تمہارا، آئی تھنک شیطان اپنے دماغ کی چار جنگ تمہی سے کروانے آتا ہوگا "

پلوں میں سرور حسین کے بہکتے تیور اس حسن کی ملکہ کے حسن سے ٹکراتے مدہوش سے ہوئے اور اسکی اس بات نے ناجیہ کو بھی غلیط مسکان سوئی۔

دونوں کے چہروں پر اتنے نجس فعل کے بعد بھی فاتحانہ مسکراہٹ تھی جو بتا رہی تھی کہ رسی ڈھیلی ہونا شروع ہو چکی ہے۔

دوسری طرف فاریہ نے جس طرح کل سے اب تک افیت میں لمحے کاٹے اسکا وجود، ذہن اور جسم چشم دید گواہ تھا۔

عائشہ اسکے لیے اسی کے کہنے پر لیمن جو س لیے جب تک کمرے میں آئی وہ شاور لے کر نارمل سی وائیٹ شرٹ اور بلیک گھٹنوں سے پھٹی جینز میں لپٹی بال ڈرائے کرنے کے بعد عائشہ کے رُے رکھتے ہی خود بھی بیٹھی۔

www.kitabnagri.com

آنکھوں کی سوزش اور سرخائی کل رات کی افیت کی گواہ تھی وہیں فاریہ کو محسوس ہوا وہ ابھی بھی ہلکے بخار کی زد میں ہے۔

ابھی پہلا سیپ ہی بھرا تھا کہ فاریہ کے ذہن میں رات کے منظر ہیولیوں کی صورت اترتے گئے، آنکھیں پلوں میں سرخی میں نہا گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

پورے جسم پر کپکپی طاری سی ہوئی۔

"۔۔۔۔۔ رات کیا ہوا تھا بولو؟"

عائشہ جو اسکے زردیوں میں ڈھلتے چہرے کو دیکھ کر پہلے ہی خوفزدہ تھی، فاریہ کی ہیبت ناک دھاڑ پر دو فٹ اچھل کر کانپی۔

"و۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔"

فاریہ کی سرخ آنکھیں دیکھ کر عائشہ کے لفظ اسکے حلق میں دبے مگر اس سے پہلے کہ وہ عائشہ کا گلاد باکر جواب مانگتی، عائشہ کانپتی ٹانگوں سے کمرے سے باہر بھاگ گئی اور اسے واقعی یہی محسوس ہوا کہ فاریہ اسکا قتل کر دے گی، تبھی ہونق ہو کر بھاگتی وہ کسی اہم کام کو نمٹا کر واپس آتے سراج سے اس بری طرح ٹکرائی کہ اس پہاڑ کو تو کچھ نہ ہوا البتہ وہ ٹکڑا کر سیدھی فرش پر جا گری۔ اتنی سنجیدہ صورت حال میں سراج مسکراتا ہوا عائشہ کی سمت جھکے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے واپس کھڑا کیے سنجیدہ ہوا جو خوف اور شرمندگی سے اب نڈھال تھی۔

"کیا کوئی بھوت دیکھ لیا ہے عائشہ، کیا ہوا؟"

سراج کا سوال سرسری تھا مگر عائشہ سے تو صدمے سے کچھ بولا نہ گیا البتہ وہ جس سمت انگلی سے اشارہ کر رہی تھی، سراج علی کی آنکھیں جل اٹھیں۔

"کیا وہ ٹھیک ہے؟"

Posted On Kitab Nagri

فکر لیے وہ اسکی انگلی کے تعاقب میں دیکھتا نرمی سے استفسار کر رہا تھا مگر عائشہ کی اڑی ہوائیاں دیکھ کر خود ہی بیزار منہ بنائے فاریہ کے کمرے کی سمت لپکا۔

"یا اللہ سراج بھائی کی حفاظت کرے گا اس ڈائن سے "

منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی وہ کچن کی سمت دوڑ گئی البتہ جب تک سراج پہنچا، کمرے کو اجاڑ کر وہ فرش پر بیٹھی بال نوچے سر جھکائے رو رہی تھی۔

ناشتے کی ٹرے یقیناً اس نے فرش پر دے ماری تھی تبھی پتھر کے برتنوں کی کرچیاں اور گلاس کے کانچ سے فرش بھرا تھا اور ڈریسنگ پر رکھی ہر چیز فرش پر جا بجا بکھری تھی۔ بیڈ پر نہ چادر تھی نہ تکیے۔

یہ حالت زار اور بیڈ کے ساتھ لگ کر زمین پر بیٹھی فاریہ کی تکلیف اس پہاڑ جیسے سراج علی کو شکستہ کر گئی۔

یہ اجڑا حال دیکھ کر سراج سمجھ چکا تھا کہ مضبوط قوت ارادی کی مالک فاریہ کیانی رات کا کوئی لمحہ فراموش نہ کر سکی ہے۔

پھر عباد لالہ کا لیا فیصلہ کہ وہ لاکھ دامن چھڑوا کر بھاگنے کا سوچتا مگر یہ اب ناممکن تھا۔

مکمل سیاہ میں وہ آج بھی جاذب اور پروقار دیکھائی دے رہا تھا، ہاں مگر آنکھوں کی حالت فاریہ سے مختلف نہ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اٹھو یہاں سے"

قریب پہنچتے ہی کانچ سے بچ بچاتا وہ اس ماتمی لڑکی تک پہنچا اور بازوؤں سے پکڑ کر کھڑا کیا مگر جس طرح وہ کھڑی ہوئے لہو لہان آنکھوں اور تیر زاویے سے سراج کی سمت دیکھ رہی تھی یہ سوہان روح تھا۔

"ڈونٹ ٹچ می۔۔۔۔۔ نکلو یہاں سے۔۔۔۔۔"

ہوش میں آتے ہی وہ سراج کو جھٹک کر اس سے پہلے پیچھے ہٹی، پیر میں کانچ کے ٹکرے کے پیوست ہونے پر تکلیف سے سسکتی وہیں گر ہی پڑتی اگر وہ جھٹکا گیا ہمدرد دوبارہ اسکی اور لپک کر اسے نہ سنبھالتا۔ فارسیہ کی تکلیف اور مزاحمت کی پرواہ کیے بنا وہ اسے بازوؤں میں اٹھائے روم سے ملحقہ سٹنگ ایریا تک لایا جو پیر سے نکلتے خون سے زیادہ اس شخص کے سہارے پر افیت میں تھی۔

"ہلنا مت، آتا ہوں"

صوفے پر بیٹھائے اسکا پاؤں آہستگی سے میز پر رکھے سختی سے تنبیہ کیے وہ باہر لپکا اور فارسیہ کو پیر سے نکلتے خون اور دھنسے کانچ کی تکلیف ہی محسوس نہ ہوئی۔

درد تو کہیں اور تھا، وہ روم میں آیا تو ملازمہ ساتھ تھی جسے وہ روم کلئیر کرنے کی تاکید کرتا خود سٹنگ ایریا میں آیا، وہ نظر جھکائے ہر ممکن کوشش کیے رونا روک رہی تھی پر سانس متاثر ہونے پر پورا نازک جسم لرز رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پورے دھیان سے وہ پیر سے وہ کانچ کا ٹکڑا نکالنے سے پہلے اپنا ہاتھ فاریہ کی سمت بڑھا چکا تھا مگر وہ کسی صورت نظر تک ملانے کے قابل نہ تھی تو ہاتھ کیسے ملائی۔

وہ روئی زرد آنکھیں پھیر گئی مگر سراج کو اسکی افیت پسندی پر زرا حیرت نہ تھی۔

کانچ کا ٹکڑا جھٹکے سے نکال لیا مگر فاریہ صرف آنکھیں سختی سے میچ گئی۔

وہ اسکے پیر سے نکلتے خون کو صاف کرتا اسکو مرہم لگاتا رہا اور وہ چہرہ پھیر کر ماتم جاری کیے رہی۔

سفید پٹی باندھتے ہی وہ زمین سے اٹھ کر فاریہ کے ساتھ بیٹھا جو پیر زمین پر واپس رکھے اٹھ کر جانے کو تھی جب سراج نے اسکی بازو پکڑ کر روکا مگر ہنوز وہ آنسو ضبط کیے رخ موڑے رہی۔

"رات جو ہوا اسے بھول جاو، جانتا ہوں وہ سب تم نے سچ نہیں کہا۔ وہ صرف اس ناپاک چیز کا گندا اثر تھا۔ لہذا تمہیں مجھ سے شرمندہ ہونے یا منہ چھپانے کی ضرورت نہیں۔ یہ بات میری روح تک اتری ہوئی ہے کہ تم مجھ سے کتنی نفرت کرتی ہو۔ اس لیے اس خود ساختہ افیت سے نکل آؤ "

ساری سچائی پر ایمان لانے کے باوجود وہ سنگدل بنا فاریہ کی ظاہری تکلیف ہٹانے کی کوشش میں یہ بھی بھول گیا کہ اس نے فاریہ کو بھی آج ایسا گہرا زخم دیا جو کبھی بھر نہیں سکتا تھا۔

چند آنسو ان آنکھوں سے نکل کر عارض پر اترے۔

"ہاں۔ آئی ہیٹ یو "

Posted On Kitab Nagri

خود کو مضبوط کرتی وہ ہتھیلی سے آنکھیں رگڑے رخ واپس سراج کی جانب موڑے ڈھٹائی سے بولی تھی
اور سراج علی کے دل کو دھکا لگا۔
"آئی نو"

فارہ سے نظر ہٹائے وہ تھکے لہجے میں بولا اور وہ لڑکی اندر تک ٹوٹ پھوٹ سا گئی۔
"دیکھو! ڈھونڈو!"

اس روئے زمین پر۔۔ کوئی ایسی آنکھ ہے؟

جو میری آنکھ کی طرح تمہارے لیے بین کرتی ہو "

فارہ کیانی کے دل تک تکلیف اتر رہی تھی اور وہ یہ تکلیف اس پاس بیٹھے لا تعلق بنے ظالم سے کہہ بھی نہ
سکتی تھی۔

"میں نے اپنے دل سے لا تعلق کا اظہار کر دیا، نہیں جانتا اب اس دل کو جو تمہارے لیے دھڑکتا ہے۔ ان
آنکھوں سے ناٹہ ختم میرا جو تمہارے خواب لیے پھرتی تھیں اب زخمی ہیں۔۔۔۔ تم مجھ سے ٹھیک سے
نفرت کرو فارہ "

بنا نظر ملائے وہ ایک اور ظلم ڈھائے کہہ کراٹھ کھڑا ہوا اور فارہ نے جبراً پھر سے چہرہ موڑا۔

Posted On Kitab Nagri

"شدید نفرت ہے مجھے تم سے، کل جو ہو اسب جھوٹ اور غلطی تھی۔۔۔ تم صرف نفرت ہی کے لائق ہو۔ تم سے نفرت کرنا میرے لیے خوشی اور سکون کا باعث ہے سن رہے ہوناں، تم مرو یا جیو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ سب جھوٹ تھا فریب تھا سن لو۔۔۔۔۔"

یہ سب وہ شاید کہہ کو خود کو بہلا رہی تھی مگر سراج علی پتھر کا وہ بُت تھا جسے آخری ٹھوکر بھی لگ چکی تھی۔

گزری رات کہیں دفن بھی ہو جاتی تب بھی سراج علی اس کی تباہ کاری فراموش نہ کر سکتا تھا جو اسکے اندر اور باہر سب جھسلا گئی۔

"سن لیا"

دو لفظ کہتا وہ جانے کو مڑا ہی تھا کہ وہ زخمی پیر کے باوجود اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تمہیں میرے آنسو لگیں گے سراج علی"

روح کھینچ لیتی وہ یہ سفاک جملہ ادا کرتی بولی جس پر سراج دل جلی مسکراہٹ چہرے پر سجائے اس سرتاپا اسکی ہو جاتی لڑکی کو دیکھنے لگا۔

"جیسے تمہیں میرے لگ گئے"

دگنا سفاک جملہ اچھا لتا وہ پلوں میں فاریہ کے ہر منظر سے او جھل ہوا اور وہ جو نا جانے کتنے آنسو روکے بیٹھی تھی، صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھتے ہی بہانے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

اپنے آپ سے اتنی وحشت اور نفرت کبھی پہلے تو محسوس نہ ہوئی تھی، آج تو رگ رگ سے کٹے جانے کی تکلیف اٹھ رہی تھی اور فاریہ کابس نہ چل رہا تھا وہ خود کو کہیں زندہ دفن کر آتی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"تھک رہا ہوں ادا جان، اتنے سے دنوں میں ہی، ایسے لگتا ہے جیسے جان سولی پر لٹکی ہے۔ نہ نجات ہے نہ سزا کی یقین دہانی"

سر ادا جان کی گود میں رکھے وہ جب بھی تھک جاتا تو اپنے دل کے کھرے سچ انہی کو بتاتا، وہ بھی اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کی شفیق پوروں سے عباد کے سر کا درد دور کرنے کی کوشش کرنے لگتیں۔ انکا بس ہی کہاں چلتا تھا کہ وہ اپنے اس عزیز پوتے کو کوئی مکمل خوشی سونپ سکتیں، خود بھی تو وہ اس پر اپنا آپ بوجھ ہی جانتی تھیں۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا میری جان، میرا بہادر عباد کبھی ہمت نہیں ہارے گا"

شاید وہ اپنا ٹوٹا حوصلہ نظر انداز کیے بس عباد کی تسلی کو اسکے پاس آسودہ و مطمئن رہتیں تاکہ وہ کبھی بھی پریشان نہ رہے۔

"ہار بھی گیا تو کون سا کسی کو خبر ہوگی"

اس بار عباد نے اپنی آنکھیں بند کئے سر دسانس کھینچے یہ افیت ناک جملہ زیر لب دہرایا مگر ادا جان کی آنکھیں تو دروازے سے اندر داخل ہوتی منہا کو دیکھ کر مسکائیں جو اپنے دھیان میں متبسم سے احد کو اٹھائے اندر تو آگئی مگر ادا جان کی گود میں سر رکھ کر کسی چھوٹے بچے کی طرح ادا اس ہو کر انکا ہاتھ سینے سے لگا کر لیٹے عباد کو دیکھ کر وہیں پتھر ہوئی۔

"منہا، آجاو بچے"

Posted On Kitab Nagri

وہ جو واپس جانے کا سوچ رہی تھی ادا جان کے پیار سے پکارنے پر ہچکچاتی ہوئی آگے آئی تو عباد نے بھی آنکھیں کھولے غیر ارادی طور پر منہا کو دیکھا تو جس طرح وہ احد کو لیے کھڑی تھی، اسے اس لڑکی پر سے نظر ہٹانا دشوار اور دقت طلب فعل لگا۔

فوری اٹھ کر بیٹھتا وہ بیقرار سا ہوا، منہا تو کنفوز تھی مگر پھر بھی احد کو آہستگی سے ادا جان کی پھیلانی بازوؤں میں پکڑائے خود بھی تب مسکرائی جب ادا جان نے احد کو دیکھتے ہی اسکی پیشانی چومی مگر عباد اس پیارے سے بچے کو دیکھ کر ساکت ہوا۔

یہ اتفاق تو ہر گز نہ تھا کہ وہ خوب جو عباد جیسی آنکھیں لیے اسے دیکھ رہا تھا، دل میں کھینچا ہوا تو وہ ہڑبڑا کر مخمور مسکراہٹ اوڑھ کر کھڑی منہا کو دیکھنے لگا جو عباد کے دیکھنے پر نظر اس سے ملتے ہی تھوڑی گھبرائی۔ ادا جان تو احد کو پیار کرنے میں مصروف تھیں تبھی عباد اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا، اسکے یوں فرار ہونے کو منہا نے بری طرح محسوس کیا۔

یہاں عباد اپنے دل کے بے تاب و بیقرار ہونے کو سنبھالتا باہر کھلی فضا میں نکلا وہیں چوکیدار کے اپنی سمت آنے اور ساتھ پولیس کے اہل کار کو دیکھ کر عباد فوری انکی سمت لپکا۔

"یہ سکیچ حارث نے بنوایا ہے، اسکے بقول یہ بچہ اس لڑکی کے پاس ہے۔۔۔ آپ یاد سے زین سر سے بات کر لیجئے گا انکے پاس کچھ ہے بتانے کو"

Posted On Kitab Nagri

پولیس کا وہ آدمی وہ انویلیپ دیے اور زین کا پیغام دیتا واپس نکل گیا مگر اس سے پہلے عباد وہ سکیچ اوپن کرتا، پہلے وہ اپنے آفس کی سمت بڑھا۔

سکیچ میز پر رکھے وہ فوری میز پر دھرے فون تک پہنچا اور زین کا نمبر ملا یا۔

دوسری ہی بیل پر فون اٹھالیا گیا۔

"ہاں بولوزین"

سنجیدگی سے استفسار آیا تھا۔

"حادث سے مزید تفتیش بیکار ہے عباد صاحب، اور اسکی ضمانت بھی کل تک ہو جائے گی۔ جب تک اسکی یاداشت نہیں آتی ہم نہیں جان سکتے سچائی۔ ضمانت بھی اس لیے آسانی سے ہو جائے گی کیونکہ حادث کی دماغی پستی کی خبر اس انسان کو ہے جو ضمانت کروا رہا۔ یہ سکیچ بھیجا ہے جو حادث نے بنوایا ہے۔ یہ لڑکی کون ہے اور وہ بچہ اس نے اس لڑکی کو کیوں دیا سمجھ سے باہر ہے۔۔۔ وہ یہ بھی نہیں کہہ رہا کہ

اس نے دیا۔۔۔ بس اسکا کہنا ہے کہ وہ اس بچے کو لے گئی"

www.kitabnagri.com

زین نے تو عباد کو مزید سن کر دیا تھا، بے دلی اور مایوسی کے سنگ وہ فون بند کرتا اس سکیچ تک لپکا۔

اس انویلیپ کو کھولنا ہی چاہا کہ بج اٹھتے فون نے پھر سے عباد کی توجہ نوچ لی۔

فون ضروری تھا تبھی دوبارہ زین کی سمت سے ملتی کسی خبر کو سنتے ہی وہ سکیچ وہیں فائیل میں رکھتا وہ تیزی

سے روم کی سمت چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

گل مینے کے قتل کیس کے حوالے سے کچھ اہم معلومات ملی تھیں تبھی وہ ہو سپٹل گیا تھا۔
شاید اس گن کے بارے میں جس سے گل مینے پر حملہ ہوا تھا اور کچھ اور بھی تھا جو وہ خود عباد کو بتانا چاہتے تھے۔

دوسری طرف ادا جان کو اک عجیب سی انسیت اور پیار سا احد سے محسوس ہوا اور وہ زیادہ دیر اسکو اٹھائے رہیں، خود احد انکے پاس بالکل ویسے پر سکون تھا جیسے منہا کے پاس تھا۔
مگر احد کے سو جانے پر منہا اسے لیے واپس دادو کے پاس لے آئی، اسے عائشہ کے ساتھ جانا تھا تبھی وہ سراج بھائی کو ادا جان کو دیکھنے کا کہتی خود عائشہ کے ساتھ باہر نکل آئی۔
مال میں پہنچ کر منہا نے وہاں کی رنگینی اور شوخی دیکھ کر کوئی خاص خوشی محسوس نہ کی، اسکے بقول امیر لوگوں کے لیے یہ بڑے بڑے مال سبجے تھے۔

بھلا وہ اور عائشہ یہاں کے مہنگے کپڑے کیسے انورڈ کر سکتی تھیں تبھی وہ اسے خود گھسیٹ کر اپنے معیار کی جگہ ایک پیاری سی بوتیک لائی۔

www.kitabnagri.com

"تمہیں پتا ہے منہا، فار یہ میم بہت خطرناک بلا ہیں۔۔۔ تم بھی ان سے بچ کر رہنا "
مختلف کپڑے دیکھتی عائشہ ابھی تک صدمے میں تھی تبھی کہہ بیٹھی اور منہا نے کندھے اچکائے بے نیاز تاثر دیے ہاں میں سر ہلایا اور آگے بڑھ گئی۔

"یہاں تو نیلا رنگ ہی نہیں "

Posted On Kitab Nagri

کچھ دیر کی تلاش کے بعد منہانے جھنجھلا کر سر تو جھٹکا مگر وہ کیوں نیلے کی تلاش میں ہے یہ احساس ہوتے ہی چہرہ پر تپش ہوا۔

خود عائشہ مسکرا کر ایک بہت پیاری نیلی شارٹ فرائی لہراتی منہا کے سامنے آئی۔
"یہ دیکھو، یہاں کا سب سے پیارا فرائی ہے۔ زیادہ مہنگا بھی نہیں۔ تین ہزار کا دے رہے وہ بھی ود اسٹالر"

عائشہ نے جس مزے سے قیمت بتائی اس پر منہا کا منہ واقعی کھل گیا۔
کہاں وہ ایک ایک ہزار کے لیے اینٹیں اٹھاتی تھی اور کہاں یہ صرف ایک فرائی تین ہزار کی۔
کانوں سے دھواں نکالتی وہ فوری اس کو پرے کرتی باہر لپکنے لگی تبھی عباد کی کہی بات پھر سے منہا کو یاد آئی۔

چار ونا چار وہ خوبصورت ساڈریس لے بیٹھی۔
ساتھ میں جینز عائشہ نے زور زبردستی دلوائی اور مزید دو اور مختلف رنگ کے جوڑے لیے وہ کچھ جوتے بھی خرید چکی تھی۔

بلکہ بیس ہزار جو وہ کئی چیزوں کے لیے لائی تھی، سب اسی کی شاپنگ پر لگ گئے اور کچھ پیسے سیلون میں بہہ گئے، پھر احد اور دادا کے لیے عائشہ سے پیسے لیے اور کہا کہ وہ گھر جا کر دے دے گی۔

Posted On Kitab Nagri

منہا کو کہاں اندازہ تھا کہ یہاں چیزیں اسقدر مہنگی ہوں گی اور زر اسامنے سنوارنے پر یہاں ہزاروں لے لیے جاتے ہوں گے۔

واپسی میں انھیں کئی گھنٹے لگے۔

عائشہ سے لیے پیسے واپس کرنے کے بعد وہ احد اور دادو کی شاپنگ انکودیکھانے لگی، اور دادا کی فرمائش پر وہ نیلا فراک بھی پہنا اور جب وہ پہن کر ہچکچاتی ہوئی باہر آئی تو خود معظم صاحب کتنی ہی دیر منہا کی نظر اتارتے رہ گئے۔

حجاب گلے میں رول کیے، بالوں کی ٹیل پونی بنائے، پیروں میں آج ہی لائی نازک چپل پہنے وہ بالکل بدل گئی تھی۔

پھر سیلون میں جا کر اسکے روپ میں اک الگ ہی نکھار اتر چکا تھا، بے ڈھنگی اور اسکی خود شیپ دی گئی پلکیں اب حسین طرز سے شکل اوڑھے تھیں، پھر چہرے پر سکربنگ اور کلنزنگ سے رونق آگئی تھی۔ ابھی بھی ہر منصوعی حسن سے عاری ہو کر بھی وہ کئی حسیناؤں کو مات دے رہی تھی۔

"مجھے پتا ہے میری منہا کسی محل کی شہزادی جیسی ہی ہے، آج تو واقعی تجھے دادا کی نظر نہ لگ

جائے۔۔۔۔۔"

قریب آکر منہا کی پیشانی چومے وہ کہیں دل سے ڈرے سے بھی لگے، اور منہا خود یوں کمفر ٹیبل نہ

تھی۔ تبھی بے قرار سی لگی۔

Posted On Kitab Nagri

حالانکہ فراک نے اسکے بانکے وجود کو مکمل چھپا سالیاتھا، پھر اسکے لمبے بال بندھے ہو کر بھی کمر پر پھیلے ہوئے تھے۔

"بس ابھی تھوڑی عادت نہیں تو عجیب لگ رہا ہے، لیکن وہاں سب ایسے ہی ڈریسنگ کرتے تو عباد سر مجھے مائی سمجھتے تبھی یہ مشورہ دیا۔ یہ بڑے لوگ اور انکے خزرے بھی بڑے۔ خیر میں بدل لیتی اسے کل یہی پہن کر جاؤں گی "

اپنی بوکھلاہٹ چھپاتی وہ فوری کہہ کر بھاگ گئی اور دادا جان مسکراتے ہوئے احد صاحب تک پہنچے جو ہاتھ پیر چلاتا اپنی ہی دنیا میں مگن مسکرا رہا تھا۔

منہا کمرے میں پہنچی تو بڑے سے دیوار میں نسب آئینے میں اپنا جائزہ لیتے گھبرائی۔ ٹیل پونی فوری کھولی تو سیاہ بال کندھوں پر ڈھلک آئے، اپنا آپ دیکھ کر وہ خود بھی کہاں پہچان رہی تھی۔

ناں ناں کرتے بھی دونیلے ڈریس کیوں لے بیٹھی تھی، اب یہ سوچیں اسے پریشان کر رہی تھیں۔ وجود سر دپڑ رہا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے آئینے میں اپنا عکس دھندلا کر عباد کا عکس بن گیا۔ یہ منظر دیکھتی وہ کانپ ہی تو اٹھی، ڈر کر آنکھیں مسلیں تو نہ عباد تھا وہاں نہ اسکا عکس۔

Posted On Kitab Nagri

"یا میرے اللہ یہ کیا تھا، ک۔۔۔ کیوں اس انسان کی کہی ہر بات مجھے متاثر کر رہی ہے۔۔۔ میرے دل کو بہکنے سے بچائیے۔ میں ایسے کسی جذبے کا شکار نہیں ہو سکتی۔۔۔ مجھے صرف احداور دادو کے لیے جینا ہے۔۔۔ کوئی تیسرا میری توجہ کا حق دار نہیں ہو سکتا "

اپنے کانپتے دل کی سلامتی مانگتی وہ پریشان و فکر مند تھی، امر بیل کی طرح کوئی احساس پاؤں سمیت ذات کے گرد چڑھے لیٹ رہا تھا۔

فوری اٹھ کر اس نیلے رنگ کو خود سے الگ کرنے وہ واش روم کی سمت لپک گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"جس جگہ آپکی گاڑی پر حملہ ہوا تھا وہاں قریب ہی ہمیں گن ملی ہے عباد صاحب، اور گل مینے کو لگنے والی گولی اسی گن سے چلی ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ جس کے نام پر یہ گن رجسٹر ہے اسکا کر مینل ریکارڈ بھی نکلا لیا گیا ہے۔ یہ فاضل گوجانامی ایک کرائے کے قاتل کے نام رجسٹر ہے۔ آجکل وہ مفروضہ ہے، ابھی دو ماہ پہلے ہی تین سال کی قید کاٹ کر نکلا تھا "

اس وقت وہ سب ہو سپٹل کے ایک روم میں موجود تھے جہاں زین کے علاوہ کچھ مزید سیکورٹی ٹیم کے لوگ موجود تھے۔

عباد کی آنکھوں میں گویا خون اتر چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تو کب تک پکڑ میں آئے گا وہ آخر، مجھے ہر صورت وہ چاہیے "

غصہ جبراد بائے وہ ان سب ہی کو قہر آلود آنکھوں سے تکتا استفہامیہ ہوا۔

"ہمیں بھی اسی کی تلاش ہے اب، یہ کیس ہم نے اپنی طرف سے سلجھا کر زین صاحب کے سپرد کر دیا ہے۔ امید ہے اب آپ ہمارا ہو سپٹل ان سیل کر دیں۔ پلنر عباد صاحب ہمیں پہلے ہی بہت نقصان ہو چکا ہے "

پہلے اس سی سی ٹی وی فوٹیج اور اب اتنے بڑے ثبوت کے بعد عباد نے بھی اپنی سختی کم کیے ہو سپٹل ان سیل کا حکم دے دیا تھا اور ہو سپٹل کا عملہ اسکے مشکور و ممنون تھے۔

وہ زین کے ساتھ ہی سپاٹ چہرے کے سنگ بیرونی سمت آیا اور اضطرابی انداز سے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

"آپ نے سیکچ دیکھا؟ "

زین کا سوال سرسری تھا۔

www.kitabnagri.com

"نہیں دیکھ سکا، جاتے ہی دیکھتا ہوں۔ مجھے جلد از جلد اس قاتل کے ملنے کی خبر چاہیے۔ تاکہ پتا چلے کس نے اسے ہائیر کیا تھا۔ اگر اس کے پیچھے سرور نکلاتو میں خود اسکے ٹکڑے کروں گا۔۔۔۔۔ مجھے مایوس مت کرنا اور یہ پراگر س جلدی چاہیے "

Posted On Kitab Nagri

ماتھے پر لاتعداد بل ڈالے وہ زین کو حکمانہ لہجے میں ایک ایک لفظ باور کرواتا گاڑڈز کے ہمراہ اپنی گاڑی کی سمت لپک گیا۔

دوسری طرف ملازم عباد کے آفس کی ہلکی پھلکی صفائی کر رہا تھا، فائلز اٹھا کر ترتیب سے رکھنے پر بے دھیانی میں وہ سکیچ گر کر ٹیبل کے کہیں دور نیچے جا گرا، چونکہ ٹیبل کی نچلی سطح زمین سے تقریباً جڑی تھی تبھی اس کے نیچے چلی جاتی چیز ہاتھ سے بھی اٹھانا ممکن تھی اور ملازم کو تو ویسے بھی اس کاغذ کے گر کر میز کے نیچے جانے کا پتا بھی نہ چلا۔

اور یوں ایک بار پھر عباد اس منہا کے بنے سکیچ سے کچھ وقت دور ہو گیا۔ تیسری طرف ناجیہ جب تک واپس وائٹ پیلس لوٹی، فاریہ کا خیال آتے ہی وہ اسکے کمرے ہی کی سمت لپکی۔

عائشہ نے ساتھ چلتے ہوئے فاریہ کے صبح والے کارنامے کی نہ صرف تفصیل دی بلکہ فاریہ کے سارا دن سے اب رات تک کمرے میں ہی بند رہنے کا بتا کر تشویش زدہ کیا۔

عائشہ کو اسکے لیے کھانا لانے کا کہتی خود ناجیہ فاریہ کے روم کی سمت بڑھی۔ دروازہ نیم وا کیا تو وہ بیڈ پر اوندھی لیٹی لیمپ جلانے اور بجھانے میں مگن آنکھیں سامنے گلاس وال کی سمت پتھرائے ہوئے تھی۔

اپنی اولاد کے اس ماتم کی خود ناجیہ کو سمجھ نہ آئی۔

Posted On Kitab Nagri

"فار یہ واٹ ہسپین ڈارلنگ؟ ہو کیا گیا ہے تمہیں۔۔۔۔۔ نہ تو تم خود پر توجہ دے رہی اور نہ عباد پر۔ ایسے کیسے چلے گامائی لو، اٹھو بات کرو مجھ سے "

اس وقت پر ناجیہ کو اپنا مطلب ہی عزیز تھا تبھی پیار کے ساتھ اسکے بال سہلائے اسے مخاطب کیے بولی مگر اس لڑکی نے تو جنبش تک نہ کی۔

"تمہیں پتا ہے اس عباد نے حارث کو پکڑ لیا تھا، بہت مشکل سے کل ضمانت ہو پائے گی۔۔۔ وہ جان گیا تھا کہ اس بچے کو حارث نے ہی اٹھایا تھا۔۔۔۔۔ تم سن رہی ہو "

اس انکشاف پر اس بت بنے وجود میں حرکت ہوئی تبھی وہ کروٹ بدل کر فوری اٹھ بیٹھی۔

"مطلب وہ اب مجھ سے شادی نہیں کرے گا، کیونکہ حارث بھائی کو یہ کرنے کے لیے میں نے کہا تھا اور یہ بات بھی عباد جان گیا ہو گا "

غائب دماغی سے وہ یہ کہتی ناجیہ کو ایک خبطی اور بدحواس ہی تو لگی، ایک دن میں ہی اسکی پھول سے فار یہ مر جھا کر ہوش و حواس سے بیگانی کیوں ہو گئی تھی یہ اب اسے حقیقی صدمہ دے چکا تھا۔

"ایسا کچھ نہیں ہوا کیونکہ حارث کی یادداشت چلی گئی ہے، اور تم ایسا فضول کیوں بول رہی۔ عباد کی شادی صرف تم سے ہو گی اور تم اسے ضد سے غصے سے اور پیار جیسے بھی ہے مناو گی۔۔۔ اب اٹھو فریش ہو،

خلیہ درست کرو اور عباد آتا ہے تو اسکے ساتھ کچھ وقت گزارو۔۔۔۔۔ ایسے تو وہ تم سے مزید بیزار ہو جائے

گا۔۔۔۔۔ ہری اپ "

Posted On Kitab Nagri

اپنے منصوبے کی تکمیل کی راہ ہموار کیے وہ فاریہ کو پمپ کرتی خود بھی اٹھ کھڑی ہوئی، عائشہ کے کھانا لانے پر وہ فاریہ کو سختی سے ڈنر کرنے کا کہہ کر گئی تھی مگر فاریہ کیانی کی بھوک اور پیاس کے ساتھ ساتھ ہر احساس بھی مر گیا تھا مگر پھر بھی وہ اپنے آپ کو سراج کے سامنے مزید بے وقعت نہ کرنے کا سوچتی ماں کی بات پر عمل درآمد کرنے فریش ہونے بڑھی۔

نوتک عباد واپس آیا تو تب تک ادا جان تو سوچکی تھیں البتہ وہ بھی بناڈنر کیے ہی سیدھا آفس تک پہنچا۔ اسے اچھے سے یاد تھا کہ وہ سکیچ اس نے بنا دیکھے فائل میں رکھ دیا تھا، ساری فائلز الٹ پلٹ کر دیکھیں مگر کہیں بھی اس سکیچ کا نشان نہ ملا۔

ڈراز تک گنگنال ڈالیں اور اس ایک موہوم سے ثبوت سے دستبرداری عباد کو گویا پاگل کر گئی۔ اور پھر اسی لمحے جب وہ اشتعال میں لپٹا آفس کی صفائی کرنے والے ملازمین سے پوچھ گچھ کر رہا تھا تو فاریہ کی آمد اسے مزید سلگا گئی۔

سب کو باہر جانے کا اشارہ کرتا وہ خود بھی لہو چھلکاتی آنکھیں نارمل کرتا فاریہ کی سمت مڑا جو ہر احساس سے عاری پیر کی تکلیف کے باوجود نارمل چال کے سنگ اسکے قریب چلی آئی۔

"کافی دن سے تم نے مجھے اپنا ایک لمحہ بھی نہیں دیا، وجہ پوچھ سکتی ہوں؟"

سرسری اور عجیب سی ٹون میں وہ بوجھل سا سوال کر رہی تھی۔

"جب وجہ جانتی ہو فاریہ تو اسے تسلیم بھی کر لو۔۔۔ اچھا ہوا تم خود آ گئی۔۔۔ آؤ بیٹھو کچھ اہم بات ہے"

Posted On Kitab Nagri

موڈ ہر ممکنہ بہتر کرتا وہ واپس رولنگ چئیر تک پہنچے بیٹھا اور فاریہ بھی اس کے کہنے پر سامنے براجمان ہوئے اسی کو دیکھ رہی تھی جو صاف صاف فارہ کے اندر بدلاؤ بھانپ چکا تھا۔

"میں جانتا ہوں تمہارے دماغ میں میرے نام کا فتور تمہاری ماں کا کیا کرایہ ہے، اور زندگی فتور کے بل بوتے پر نہیں گزرا کرتی۔ دل کی شادی ابی اہم ہے۔ تم اگر مجھ سے شادی کرتی ہو تو میرے پاس تمہیں دینے کو ایک لمحہ بھی نہ ہو گا۔۔۔ لہذا اپنے دل کی اصل مراد کو پہچانو تاکہ میں تمہارے حق میں کچھ بہتر کر سکوں "

آج شاید بہت مدت بعد وہ فاریہ سے انسانی طریقے اور دوستانہ لہجے میں مخاطب تھا اور وہ یہی سوچ رہی تھی کہ اگر واقعی اس شخص کو یہ پتا چلے کہ اسی کے کہنے پر حادثہ نے اس کے بچے کو کچرے پر پھینک دیا تو وہ یقیناً کھڑے کھڑے اس کی جان لے لیتا۔

"تم مجھ سے کب کر رہے شادی؟"

ڈھیٹ بنی وہ اپنے موقف پر پہاڑ کی طرح ڈٹی تھی اور عباد نے ناگواری سے اسے دیکھا۔

"سراج علی کی شادی کرنے کا سوچ رہا ہوں۔۔۔ اپنی کا بھی کوئی ارادہ نہیں "

دانستہ یہ ذکر چھیڑے وہ صرف فاریہ کے تاثرات دیکھنے کا متمنی تھا اور اس کا وار واقعی ٹھیک نشانے پر لگا تھا۔

فاریہ کے چہرے کا رنگ بھک سے اڑا اور آنکھوں کی پتلیاں ساکت ہوئیں۔

Posted On Kitab Nagri

دل کے نہاں خانے میں درد سا اٹھا۔

"ٹھیک ہے پھر جب ارادہ ہوا تو بتادینا مجھے "

آنکھیں چرا کر کہتی وہ اٹھ گئی، شاید دل اتنا نازک ہو گیا تھا کہ یہ سب سہنا ممکن نہ رہا۔

"ایک ہفتے تک گاؤں جا رہے ہیں ہم، سراج کی وہیں شادی ہے۔ تم بھی چلو گی میرے ساتھ ایز آ یو نو

فیوچر وائف۔۔۔۔۔ جبکہ منہا تو جائے گی ہی ادا جان بھی جا رہیں۔۔۔۔۔"

جان بوجھ کر فاریہ کا امتحان لیتا وہ اسکے صبر کا پیمانہ لبریز کر رہا تھا۔

بمشکل آنکھوں میں اتر آتی نمی دبائے وہ عباد کی سمت متوجہ ہوئی جو گہرائی سے اسے جانچنے میں محو تھا۔

"شیور، ضرور جاؤں گی تمہارے ساتھ۔ گڈ نائٹ "

اپنے صبر سے خود بھی کھیلتی وہ کرچیاں سی آنکھوں میں سمیٹے مڑ گئی۔

عباد حشمت کیانی کے چہرے پر کچھ پل پہلے کی خفگی ہٹ گئی۔

مگر آفس روم سے باہر نکلتی وہ گہرے سانس بھرتی دیوار کا بمشکل سہارہ لے سکی تھی۔

دل ایسے کٹ رہا تھا کہ سانس لینا دو بھر ہوا۔

اسی سمت آفس کی طرف آتے سراج نے اپنے قدموں کو روک لیا اور شاید دل کو بھی۔

"تم کیسے کر سکتے ہو میرے ساتھ یہ "

Posted On Kitab Nagri

خود کلامی کرتی وہ آنکھیں رگڑتی وہاں سے پلٹ گئی اور جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہوئی سراج کی دھڑکن سینے میں جامد رہی۔

پھر جب وہ اندر پہنچا تو عباد سے اصل معاملہ جاننے کے بعد حقیقت میں صدمے میں اتر گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔

Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"کیا مطلب سیکچ کھودیا؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے عباد صاحب "

عباد کی بات سن کر زین کو حقیقی حیرت کا جھٹکا لگا اور وہ بھی ابھی پھر سب ملازمین سے پوچھ گچھ کیے باہر لان میں نکل آیا اور پہلی کال ہی زین کو کی۔

"نہیں پتا کہاں گیا، خیر تمہارے پاس اسکی کوئی کاپی تو ہوگی؟ "

عباد نے ماتھا مسلتے سوال کیا مگر بد قسمتی سے وہ ایک ہی اور جنل پیج تھا، مقابل کے نفی میں ملتے جواب پر عباد نے گہرا سانس کھینچا۔

"کل اسکی ضمانت ہو جائے گی، بہت مشکل سے اس سے یہ ایک ثبوت ملا تھا اور مجھے نہیں لگتا کہ دوبارہ وہ بن سکے گا۔ خیر آپ فکر مت کریں وہ جگہ جہاں حارث کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا میں خود جاؤں گا۔ ارد گرد پوچھ گچھ کرتا ہوں۔ آپ بھی اپنے تئیں حارث سے پوچھتے رہیے گا "

زین نے موہوم سی تسلی تو دے کر کال بند کر دی مگر عباد ضرور اس سب سے ذہنی انتشار میں مبتلا تھا، اپنی سمت آتے سراج کو دیکھ کر وہ چہرے پر سنجیدگی لائے اسکے عین قریب آکر رکنے پر دھیماسا مسکرا کر سینہ تھپک کر اسے ہمت سونپ چکا تھا۔

"اسے آپ نے نہ بتا کر مزید کوئی بڑا وبال اپنے سر لے لیا ہے بھائی، وہ اس وقت تکلیف میں ہے اور ایسا نہ ہو وقت پڑنے پر مجھ سے شادی والا جھٹکا اسکی جان لے جائے "

Posted On Kitab Nagri

سراج کے زراہچکچا کر پیش کیے گئے خدشات پر عباد مسکرا اٹھا، سراج علی کے جذبات پر آج پہلی بار پیار آیا۔

"مر بھی گئی تو خس کم جہاں پاک، سچ تو یہی ہے سراج علی کہ اس لڑکی کے لیے میرے دل میں رتی برابر نہ احساس ہے نہ نرمی۔ اور میرے بچے کو لے جانے میں صرف حادث ملوث ہے اب ایسا بھی نہیں۔ سارا سچ سامنے ہے، وہ میرے لیے واجب قتل حد تک ناقابل برداشت ہے لیکن یہ سب میں صرف تمہارے لیے کر رہا ہوں، صرف تمہاری محبت کہ بھروسے۔۔۔ اور آج جس فاریہ سے میں ملا ہوں وہ پہلے والی نہیں تھی۔ اب تم مجھے مایوس مت کرنا۔ کم از کم تمہاری اور فاریہ کی طرف سے مجھے کچھ چین کی گھڑیاں نصیب ہوں تاکہ ذہنی انتشار کم ہو "

بہت سے دکھ اور تکالیف مخفی تھے جب عباد اسے یہ سوہان روح حقائق بیان کر رہا تھا۔ اگلے ماہ الیکشن تھے تبھی عباد چاہتا تھا اس سے پہلے وہ لوگ گاؤں کا ایک ذہنی سکون پہچانا وزٹ کر لیں اور کل وہ خود اس سے منہا کو بھی آگاہ کرنے کا سوچ چکا تھا۔

سراج کی آنکھیں بھلے اس پر جل سی اٹھیں پر کہیں اندر دل سے پورے حق کے ساتھ اس بکھری لڑکی کو سمیٹنے کی خواہش ہر احساس پر بھاری تھی۔ وہ سر جھکائے لاجواب سا کھڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"سچ کہوں تو جتنی تذلیل وہ میری کر چکی ہے، میرا دل تو مر چکا ہے۔ لیکن محبت کرنے والے بھی بالکل جہاد کرنے والے جنگجو ہوتے، کمر کر کے فرار کا سوچیں تو بزدل و منافق کہلائے جاتے۔ میں اپنی پوری کوشش کروں گا کہ اپنے ٹوٹے دل کی کرچیاں اسکے زخمی دل کو چھپنے نہ دوں "

اک آس اور جذب کے سنگ وہ عباد کی آنکھوں میں جھانک کر عہد لے رہا تھا اور عباد کی مسکراتی آنکھیں خوش اور دل اس شیر جواں کے لیے دعا گو ہوا تھا۔

"مکمل جہاں اور کامل سکھ آج تک بادشاہوں کو نہ ملے، حاکموں کو نہ ملے، سرداروں کو نہ ملے تو ہم ادنیٰ سے انسان کیسے پاسکتے ہیں، اک کمی دل داغ دار کو تا عمر سلگاتی رہتی ہے "

عباد کی گہری بات میں کھو جاتا وہ خود بھی اداس تھا مگر عباد اس کا کندھا برابر انہ محبت سے تھپکتا اندرونی سمت لپک گیا اور سراج علی نے اس خنکی اوڑھتی رات میں آسمان تلے کھڑے اپنی ہر حس مفلوج محسوس کی۔

سچ تھا کہ کبھی کبھی انسان اس مالا کی طرح بکھر جاتا ہے، جس کی موتیوں کو سمیٹ کر پھر سے دھاگے میں پرویا جائے تو... دانے پورے نہیں ہوتے،... ایک آدھ موتی کسی نہ کسی کو نے میں کھو ہی جاتا ہے اور پھر ساری زندگی ان موتیوں کو ڈھونڈنے میں ہی گزر جاتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اگلاروشن دن طلوع ہو چکا تھا، دن بدن بڑھتی موسم کی خنکی مزاج میں بھی اک شائستہ سکون اتار رہی تھی۔

حارث کی ضمانت کی خبر عباد کو مل چکی تھی اور آج وہ اپنے ہر کام کو پس پشت ڈالے صرف گھر آرام ہی کرنا چاہتا تھا تبھی آفس کی چند میٹنگز بھی اس بے سراج کے سپرد کیں۔

خود وہ منہا کا منتظر تھا مگر وہ ابھی آئی نہ تھی البتہ سزو کی میزان کے وائیٹ پیلس کی راہداری عبور کر کے پورچ تک رکنے پر عباد کی آنکھوں میں سرد مہری اتری۔

حارث کا ہاتھ پکڑ کر باہر لاتی ناجیہ جسکے خود عین راستے میں حائل ہوتے عباد کو دیکھ کر رنگ اڑ گئے اور خود حارث کی نظر جب خونخوار ہوتے عباد پر پڑی تو وہ سہم کر ماں کے پیچھے چھپنے لگا۔

اور حارث کی اس حالت پر عباد کو ترس آیا۔

Kitab Nagri

اور چلتی پھرتی ناجیہ کیانی کی عبرت بھی وہ صاف صاف دیکھ رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

"تو فائنلی ہو گیا یہ منحوس آزاد، لیکن یاد رکھیے گا ابھی سب ختم نہیں ہوا۔ میں بہت جلد اسکے حلق سے سچ گھسیڑ کر نکالوں گا ناجیہ صاحبہ۔ ابھی آپ کچھ دن اسے اپنے پلو میں چھپا کر رکھیں، ویسے بھی عباد حشمت کیانی اپنے جیسے مرد سے ہی مقابلہ کرنا اپنی شان سمجھتا ہے۔ گری پڑی عورتوں اور اس وحشی

Posted On Kitab Nagri

خبیث جیسے ملعون سے ماتھا ٹیکنامجھے زیب نہیں دیتا۔۔۔۔۔ لے جائیں اپنے اس معصوم سپوت کو کہیں میرا ہاتھ اٹھ گیا تو اسی معصومیت یہیں نہ بکھر جائے "

دفعۃ نفرت سے دیکھتے ہی عباد کی آنکھیں لہو لہان ہوئیں ساتھ پورے جسم کا لہو چہرے پر چھلکا۔
ناجیہ کے پاس اس وقت کچھ کہنے کو نہ تھا مگر اس ہتک کے احساس سے اس کا چہرہ ضرور دہکا۔
"اپنی زبان کو سنبھالو عباد، تم اپنی لمٹ کر اس کر رہے "

سچ نے ناجیہ بیگم کو تلملادیا تھا اور عباد اسکی سمت سے بیزاری سے منہ موڑ کر ٹکاسا جواب دیے گردن اکڑا کر جبرے بھیج گیا تبھی ناجیہ بھی پیر پٹختے حارث کو لیے اندر بڑھ گئی۔
فار یہ بھی کچھ دیر پہلے ہی تازہ ہوا کے لیے پیلس سے باہر نکل آئی تھی، یہاں قریب لگ بھگ کافی کھلی آراضی بھی کیانی فیملی ہی کی ملکیت تھی۔

عام سی وائیٹ شرٹ اور نیلی جینز پہنے گرد بار یک اونی شال اوڑھے کھلے بالوں اور بکھرے خلیے میں وہ مٹی کی ڈھلوان پر آکر بیٹھی تھی، دو گارڈز ہمہ وقت کچھ فاصلے پر اسکی نگرانی میں لگے تھے۔

کل رات سے اب تک وہ شدید تکلیف سے گزری تھی، ایک طرف عباد سے ایز آفیوچر وائف کہہ کر لے جا رہا تھا جو انکے پلین کے عین مطابق تھا۔

مگر ایک طرف سراج علی کو کھونے کا درد فار یہ کے دل کو نوچ کھا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بہت بو جھل رہے لگی تھی، ابھی بھی ہر منصوعی حسن سے عاری چہرہ لیے، جگرتے میں سرخائی بنی آنکھیں، خاموشی سے زیادہ اسکے وجود سے افیت چھلک رہی تھی۔

"کیا واقعی میں نے تمہیں کھو دیا سراج علی"

پلکیں جھپکتی وہ رندھی آواز سے خود سے سوال کرتی تا حد نگاہ اس میں ڈوبی گھاس پر نظر گاڑے ہوئے تھی، کہ دیکھتے ہی دیکھتے ویسے ہی نمی اسکی آنکھوں سے نکل کر رخساروں پر اتر آئی۔ جسے اس نے فوراً سے بیشتر بے دردی سے رگڑ دیا۔

دوسری طرف سراج علی، عباد کے کہنے پر کچھ پارٹی کے لوگوں سے ملنے پہنچا تھا۔

کچھ ضروری کام نمٹا کر وہ آفس جانے والا تھا وہیں سرور نے اپنے آدمیوں کو سراج علی کے پیچھے لگا رکھا تھا۔

اسے یہی تاکید کی تھی کہ سراج علی کو صرف دھمکانا اور ڈرانا ہے اور تب سے ایک مشکوک آدمی مسلسل سراج کا پیچھا کر رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

وہیں ڈھلوان پر بیٹھی اجڑی سی فاریہ نے یکدم ہی دل پر گھبراہٹ محسوس ہونے پر ہاتھ جکڑا، یوں لگا سانس کے لیے آتی ہوا رک سی گئی ہو۔

دل شدت سے سراج علی کی ایک جھلک دیکھنے کو مچلا تبھی وہ اٹھ کر واپس گارڈز تک پہنچی۔

"مجھے عباد کے آفس جانا ہے لے چلو"

Posted On Kitab Nagri

فاریہ کے حکم پر گارڈ نے فوری سر ہلائے اسکے جاتے ہی پیچھے لپک کر فرما برداری سے راہ لی۔
سراج علی اس سارے وقت مختلف پارٹی کے لوگوں سے الیکشن کے معاملات پر بات کرتا رہا۔
ووٹرز کی کمی عباد کو اپنے حلقے میں کبھی نہ تھی مگر پھر بھی سراج اور اسکے علاوہ باقی لوگ عباد کی یقینی جیت
کے لیے ہر ممکنہ کوشش کرنے میں لگے تھے۔

وہ ایک اچھا اور بہترین ایم این اے ثابت ہوا تھا اور اسکے سامنے فریق میں سرور ہے یہ بات بھی آج کھل
چکی تھی۔

سراج علی کو یہ معاملہ کچھ ناگوار ضرور گزرا مگر اس نے اسے بھی عباد کے لیے ایک مزے دار چیلنج کے
طور پر لیا۔

فاریہ سارا سستہ عجیب سی بے چینی میں مبتلا تھی اور ایک گھنٹے کی مسافت طے کیے جب وہ آفس پہنچی تو
جیسے اپنے یوں بے سمت چل پڑنے پر دل تک سلگ گئی۔

دل سراج تک جانے کی طلب کر رہا تھا اور اناروک کر راستے بند کر رہی تھی۔

وہیں دوسری طرف سراج تمام امور نمٹائے آفس میں آیا اور اپنے دھیان میں کچھ پیپر ورک کرنے
لگا۔

وہ مشکوک آدمی سرور کا ایک ٹرینڈ غنڈا تھا تبھی بناگن کے ہی سراج علی کو دھمکانے آیا تھا، ارد گرد دیکھتے
ہی وہ اندر داخل ہوا جہاں سراج علی نے اس کے بغیر اجازت آنے پر سر اٹھائے ناگواری سے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

یہاں فارسیہ بھی انا کو جھٹک کر اندر لپکی، قدموں میں گویا دل کی دھڑکن سما گئی ہو۔
"کون ہو تم؟"

سراج علی کو اس آدمی کے بھیانک تیور دیکھ کر کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تبھی وہ فائیل میز پر رکھتا
تنقیدی نگاہ اس آدمی پر ڈالے بولا مگر مقابل کا آنکھ دبا کر نجس قہقہہ اور ساتھ ہی لپک کر سراج علی کو
پوری قوت سے منہ پر مکار سید کرنے پر سراج دو قدم دور جا گرا، وہ آدمی بے رحمی کے سنگ اس سے
پہلے سراج علی پر مکوں اور لاتوں کی برسات کرتا کسی زوردار چیز کے وارنے سراج علی پر جھکے آدمی کی دنیا
اندھیر کی۔

وہ موٹا سانڈ آدمی بن پانی کی مچھلی سا ٹپ کر فرش پر جا گرا اور سراج نے سامنے ہاتھ میں پتھر کا واس پکڑ
کر اسکی اور دیکھتی فارسیہ کو دیکھا جو خود ساکت ہو چکی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

☆☆☆☆☆☆☆☆

"آرام سے، میری جان"

حارث کو آرام سے بیڈ پر بیٹھائے وہ اسکی زخم زخم حالت پر افسردہ تھی، ساتھ ہی گھوم کر عائشہ کے ہاتھ
میں لی ٹرے پر رکھے ہلدی دودھ کا گلاس پکڑے وہ حارث کے پاس بیٹھی جو پورے جسم میں اٹھتی
تکالیف سے کراہ سا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم ٹھگ ہو جاو گے، خود کو تکلیف مت دو۔ کیا حال کر دیا ہے میرے شیر جوان بچے کا۔ ہاتھ ٹوٹیں ان سبکے "

فاریہ کورہ رہ کر اپنی ذلت اور پھر حارث کی یہ عبرت دیکھ کر تکلیف سی ہو رہی تھی جو گلاس نہ پینے کا اشارہ کرتا بے سدھ ہوئے آنکھیں موند گیا تھا۔

عائشہ بھی افسردہ سی حارث کی اس حالت پر پتھرائی ہوئی تھی، ان لوگوں کی عبرت نے اسے ہلکان کر رکھا تھا۔

پہلے فاریہ کی وہ کربناک حالت اور اب یہ عیاش اور جوئے باز شرابی کی ایسی حالت اسے کپکپی میں مبتلا کر گئی تھی۔

ناجیہ نے حارث کی ہر ضرورت کا دھیان رکھنے کی ذمہ داری عائشہ کو دی تھی اور یہ اگر پہلے والا حارث ہوتا تو عائشہ خوفزدہ ضرور ہوتی مگر اس بے جان بندے سے اب ڈر کم ہمدردی زیادہ تھی تبھی وہ ہاں میں سر ہلاتی ناجیہ کے جانے پر تھوڑا قریب ہوئے غور سے حارث کی بند آنکھیں اور حرکت کرتے ہونٹ دیکھتی لگی کیونکہ وہ غنودگی میں کچھ بول رہا تھا۔

عائشہ نے کافی کوشش کی مگر اس وقت وہ بہت مدھم آواز تھی تبھی اسے کچھ سمجھ نہ آ سکا۔

دوسری طرف عباد کافی دیر ادا جان کے پاس رہا، انکو حارث کی کارستانی اور واپسی کا بھی بتایا جس پر وہ خود ناراض اور رنجیدہ تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

منہا آج کچھ دیر سے جاگی تھی، خود معظم صاحب نے اپنی گڈی کو سونے دیا تھا کیونکہ رات منہا بہت دیر سے سوئی تھی۔

بارہ بج گئے تھے اور لیٹ بلکے ایکسٹریلیٹ ہونے پر وہ ہر کام ہڑبڑا کر کرتی کبھی کچھ الٹ رہی تھی کبھی کچھ، آج تو احد کو بھی داد دینے ہی فریش کروائے چیلنج کے ساتھ فیڈر بھی بنا دیا تھا۔ اور خود اپنے لیے اور منہا کے لیے بھی ناشتہ بنایا۔

"پتری آرام سے، دیکھ احد بھی اپنی اماں کی باولی پھرتی پر ہنس رہا"

منہا کو اپنے بال نفاست سے کندھوں پر پھیلا کر گلے میں بوکھلاہٹ کے سنگ حجاب سیٹ کرتا دیکھ کر وہ جان بوجھ کر شرارت سے بولے تو واقعی منہا نے جب مڑ کر دیکھا احد مسکرا رہا تھا۔ ساری گھبراہٹ بھلائے وہ احد تک پہنچی اور اسے ڈھیر سے پیار دیے۔

"دادو آج تو دو گھنٹے لیٹ ہو گئی، خیر نہیں میری۔۔۔۔۔ اچھا میں جارہی آپ اپنا اور اسکا خیال رکھیے گا" اپنی اجالت کی وجہ بتاتی وہ دادو سے ڈھیر سی دعائیں لیتی تقریباً دوڑ کر باہر نکلی۔

کچن تک پہنچتی سانس پھلائے وہ جب اندر گئی تو سامنے ہی عائشہ کا اترامنہ دیکھ کر منہا مسکراتی اس تک پہنچی جو پہلے تو اس سامنے سے آتی یکسر بدل جاتی منہا کو دیکھ کر اپنی جگہ جمی، وہ تو منہا نے اسکا کندھا ہلایا تبھی جنبہ واپس آئیں اور آتے ہی ہنستی ہوئی منہا کو کچن میں ہی گماڈالا۔

اب دونوں ایک جیسی پیاری اور اوگنا زور کزلگ رہی تھیں مگر منہا اس پر ہر طرح بھاری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"چشم بدوور، یار تم تو مکمل بدل گئی منہا۔ سچ میں ماشا اللہ بہت پیاری لگ رہی ہو "

عائشہ کا سراہنا جیسے منہا کے اندر سے کہیں اعتماد نکالے اسکے چہرے پر لے آیا اور وہ بلش کرتی واقعی چھوٹی موٹی مومی گرٹیا لگی۔

"شکریہ عائشہ، یار میں لیٹ ہو گئی آج۔۔۔۔۔ ادا جان کے پاس جاتی "

ممنون ہوئے وہ عائشہ کو تکتی فوراً پکن سے نکلے سیدھی ادا صاحبہ کے روم کی جانب ہی جارہی تھی جب بے دھیانی میں انکے کمرے سے باہر نکلتے عباد سے جا ٹکرائی۔

ایک لمحے تو منہا کا سر گھوما، اور ایک بار پھر اس حسین ٹکراؤ پر عباد حشمت کیانی کے حسین خدو خال مسکرا اٹھے۔

فوری عباد کی بازوؤں سے نکل کر سنبھل کر کھڑی ہوتی وہ تھوڑی سرخ رو ہوئے حیا اور ہمتی اس وقت عباد کے دل پر نقش ہوئی پھر اسکے نازک وجود پر یہ نیلا رنگ، اسکے کھلے بال جنکی خوشبو کچھ دیر پہلے عباد نے بہت قریب سے محسوس کی تھی۔

www.kitabnagri.com

وہ چہرہ کھلا اور ملائم سا جس پر ایک شکن نہ تھی مگر ہاں گھبراہٹ، بوکھلاہٹ اور جھجک کے رنگ ضرور تھے۔

"وہ سو رہی ہیں، آؤ میرے ساتھ "

Posted On Kitab Nagri

منہا کی سمٹ جاتی ذات بھانپتا وہ خود ہی گلا لوں میں ڈھلتی اس نازک اپسرا کو کہتا خود بھی آفس کی سمت
لپکا تو منہا بھی جھکی نظر اٹھائے دم سادھ لیتی پیچھے ہی لپکی۔

عباد کے قدموں کا پیچھا کرتی وہ اسکے آفس تک پہنچی، اندر داخل ہوتے اک عجیب سا ڈر محسوس ہوا مگر
پھر ہمت کیے قدم بڑھائے جو خود بھی رک کر مڑ چکا تھا۔

بھرپور نگاہ ڈالنے سے گریز کرتا وہ دھیمسا مسکرایا۔

"کل آپ احد سے بنا ملے کیوں بھاگ گئے تھے؟"

وہ دھیمی دوستانہ مسکراہٹ ملی تو منہا نے فوری آس سے سوال کیا تھا، ناجانے کیوں منہا کے ذہن میں وہ
لمحہ نقش تھا۔

عباد کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ غائب ہوئی۔

"بہت جاذب لگ رہی ہو منہا سلطان"

سنجیدگی سے منہا کا سوال رد کیے وہ جس ٹون میں بولا، منہا بل کھا کر رہ گئی۔

مقابل کی آنکھیں صاف صاف درد میں لپٹی معلوم ہوئیں۔

"میرا سوال نامراد کر دیا"

منہا کو ہتک کا احساس گھیر گیا، اور خود بخود ان اداس آنکھوں والی کے لبوں پر شکوہ مچلا۔

"بہت پیارا ہے تمہارا احد"

Posted On Kitab Nagri

پھر سے بچ نکلنے کو وہ رخ پھیر گیا، ناجانے کیوں منہا کا دل بیقرار ہوا۔

قریب چلی آتی وہ عباد کے کچھ فاصلے پر کھڑی اسکی سمت دیکھ رہی تھی۔

"آپ نے کہا تھا آپ مجھے اداسی کی وجہ بتائیں گے، مجھے نہیں پتا میں نے کیوں یہ رنگ لیا کل لیکن آپ کی

اداسی کی وجہ جاننے کی خواہش سی تھی۔۔۔ اور جس طرح آپ احد کو دیکھ کر بھاگے مجھے اچھا نہیں لگا۔

اگر وہ پیارا تھا تو ایک بار اسے نظر بھر کر دیکھتے تو۔۔۔۔۔ خیر میں بہت فضول بول رہی، یہ سب آپ کی

مرضی ہے بھلا میں کیا کہہ سکتی "

تاسف کی بھر مار کے سنگ اک یاسیت اور قنوطیت تھی جس کے سنگ وہ عباد سے سوال کر رہی تھی، وہ رخ موڑے آزر دگی سے منہا کو دیکھنے رو برو ہوا۔

ایک پل تو منہا دم سادھ گئی، اتنی جلدی عباد کی آنکھوں کے کنارے گلابی پڑ گئے تھے۔

"ہر انسان کی زندگی کے کچھ ایسے باب ہوتے ہیں منہا سلطان جو وہ بند ہی رکھنا چاہتا ہے، اگر وہ کھل

جائیں تو کئی زخم ادھڑ جاتے ہیں "

www.kitabnagri.com

منہا اسکی اس بات پر مزید بجھ سی گئی تھی، یعنی وہ اپنی زندگی کا کوئی باب کھولنے پر راضی نہ تھا۔

اور ہوتا بھی کیوں، وہ جانتی تھی وہ بس ایک اجنبی سی ہی تو ہے۔

لیکن آج اپنے دل کے نرم ہوتے خیالات کے باعث وہ پوچھ بیٹھی تھی اور اسکے سوال کا کوئی جواب وہ چاہ

کر بھی نہ دے سکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جبراً مسکراتی وہ دو قدم دور ہٹے سر ہلا گئی۔

"ٹھیک کہا آپ نے، میں سمجھ سکتی۔ لیکن احد کے ساتھ کوئی یوں کرے تو مجھے ہمیشہ اس سے زیادہ دکھ ہوگا"

ناجانے کیوں وہ یہ کہتی اداس تھی اور اسے اداس وہ دیکھ ہی نہ پایا۔

"دوبارہ نہیں کروں گا۔ ان فیکٹ میں آج تمہارے گھر آؤں گا۔ احد سے بھی ملوں گا اور تمہارے دادا جان سے بھی کچھ اجازت درکار ہے"

یکدم ہی منہا حیرت سے عباد کی سمت دیکھنے لگی جو جان لیوا مسکرا رہا تھا، خاص کر گھر والی اپنائیت پر وہ ٹھیک سے مسکرا بھی نہ سکی۔

"ک۔۔ کیسی اجازت"

منہا کا گلا صدمے سے خشک ہوا، اور اسکی یہ حالت عباد کو مسرور کر گئی۔

"اٹس آ بگ سیکرٹ، تم جاننا چاہتی ہو عباد حشمت کیانی کو؟ بولو"

وہ دو قدم مزید قریب ہوا تو منہا کا دل رکا، ڈر کے مارے وہ سہمی سی میز سے جا لگی۔

"ج۔۔ جی مگر"

منہا نے صدمے کی کیفیت میں بولا، اتنے قریب عباد کو دیکھ کر پورے جسم میں ڈر کی لہر سرائیت کر

رہی تھی مگر وہ ایک مناسب فاصلے پر رک چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے کلون کی مہک منہا کے حواس شل کر رہی تھی، اور وہ تھا بھی ساحر، حاوی ہو جانے والا۔

"تو تمہیں مکمل حق کے ساتھ اپنے آپ تک رسائی دینے کا خواہش مند ہوں "

بے جان تو وہ پہلے ہی تھی یہ چند لفظ تو اسے واقعی پتھر اگئے، پہلے تو منہا کی عقل میں یہ بات نہ سمائی مگر تھوڑا بہت مفہوم سمجھ آنے پر وہ عباد کی سمت رو ہانسی ہوئے دیکھنے لگی۔

پلوں میں آنکھیں دھندلائیں۔

"آپ مزاق کر رہے، ایسا مزاق آپ کیسے کر سکتے "

ہوش ملتے ہی وہ تلملائی، چہرہ تپش زدہ ہوا۔

"اب تم جاو میں رات کو ڈنر تمہارے احداور تمہارے دادا کے ساتھ کروں گا۔ ہیو آگڈ ڈے "

منہا کو صدمے میں ہی غرق کرتا وہ اپنی ادھوری بات ادھوری ہی رکھتا شرارت سی لیے مڑا اور وہیں سے اپنے روم کی سمت لپکا۔

منہا نے بمشکل ہی میز کا سہارا لیا، پورا وجود برف کی مانند ہو رہا تھا۔

یہ سب کیا ہوا تھا منہا کو ابھی سمجھ آنا ممکن تھا اور وہ غائب دماغی سے ہی باہر نکل گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Posted On Kitab Nagri

سراج کے اوپروی ہونٹ کا کنارہ اس منحوس کے وار سے پھٹ گیا تھا، فوری اس زخمی آدمی کو اپنے گارڈز کے ساتھ روانہ کروائے وہ خود فاریہ کے بے حد قریب بیٹھ کر اسکے کاٹن کے سنگ زخم صاف کرنے پر تھوڑا بے چین تھا جو اسکے ماتھے پر بھی گرنے کی وجہ سے آتے گہرے زخم پر بینڈج کر چکی تھی۔ ہر احساس سے عاری وہ اپنے ہاتھ کی نازک مسیحائی جاری رکھے تھی اور سراج اسے دیکھنے سے خود کو روک نہ پارہا تھا۔

اسکے نرم ہاتھ کی پور کا سراج علی کے ہونٹ کو احتیاط سے مس کرنا، زخم کو اتنی فرصت اور پیار سے مرہم دینا پھر بھی کوئی جذبہ حاوی نہ ہوا۔

تیرے چھونے سے بھی جنبش میں نہیں آئیں گے

سخت پتھر اے ہوئے سنگ نما ہونٹ مرے۔۔۔۔۔
دل تو ناراض تھا، اور ناراضگی سراج علی کے دل کا اولین حق تھی۔

دونوں کی نظریں ملیں تو دل تک تہکا مچا گئیں۔

"تم نے میری جان بچائی اس منحوس سے، شکریہ"

بہت مشکل تھا فاریہ کو یہ کہنا مگر وہ کہہ گیا اور فاریہ کیانی جو بمشکل آنکھوں میں اترتی نہی دبائے تھی آنکھیں چرا سی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم کیا جانو کے آج مجھے تم پر آئی آنچ کی خبر خود بخود ہوئی، تم کیسے سمجھو گے کہ فار یہ کیانی تمہارے لیے مر رہی ہے" اپنے ہاتھ میں سراج علی کے خون سے رنگا کاٹن بھرائی آنکھوں سے تکتی وہ دل میں کرب زدہ تھی۔

سراج علی اسکی چپ پر رنجیدہ تھا۔

دل تو چاہا اسے بتادے سب مگر ناجانے کیوں کہتے کہتے رک گیا۔

"یہ کون تھا؟ کیوں مارنا چاہتا تھا تمہیں"

فار یہ نے خود کو ہر ممکنہ مضبوط کیے پھر سے سراج کو دیکھتے پوچھا جو جڑے بھینچتا اپنے سر کے زخم کو چھونے لگا۔

"جو بھی تھا سامنے آجائے گا، دشمنوں کی کمی تھوڑی ہے۔۔۔ مجھے تو تم بھی مرنے کی بددعائیں دیتی رہتی ہو"

شروع میں وہ غائبانہ حقارت میں لپٹا آخر تک فار یہ کو دیکھ کر وہ کہہ بیٹھا جو غیر ارادی طور پر سر زد ہوا۔
کتنی ہی دیر وہ آنکھیں نہ ملا سکی۔

"سہی کہا، میری بددعا لگنی ہوتی تو کئی سال پہلے ہی لگ چکی ہوتی۔ ویسے بھی تم سے ڈھیٹ اتنی آسانی سے کہاں مرتے"

Posted On Kitab Nagri

دگنا آگ لگاتاوار کرتی وہ سراج علی کی مسکراتی آنکھوں سے خائف ہوئی جو وہ ضبط نہ کر سکا، بس فاریہ کے اندر پہلے جیسی جھلک دیکھ کر تھوڑا مطمئن ہوا۔

اسکی نظر پڑتے ہی وہ فوری مسکراہٹ کا نشان تک غائب کر گیا۔

"اب تم جاو گھر، مجھے کچھ کام ہیں۔ تمہارا یہ احسان چکا دوں گا"

یوں فاریہ کے قریب بیٹھنا تک اسے مشکل سے دوچار کر رہا تھا تبھی اٹھ کر اسے جانے کو کہا مگر وہ اسکی بات سمجھنا چاہتی تھی تبھی اٹھ کر عین اس ظالم کے روبرو ہوئی۔

"جان بچانے کا یا مرہم کا"

سوال کرتی وہ جان لے رہی تھی، اسکی بات سے زیادہ کرب تو اسکی ویران آنکھوں میں تھا۔

"مرہم کا تو تم نے چکایا ہے، میں جان بچانے کا چکاؤں گا"

کسی ان کہے احساس نے دونوں کو اک حصار جان پرور میں باندھ سادیا۔

وہ اسکے پلکیں جھپکے بنا دیکھنا چاہتی تھی مگر وہ نہیں چاہتا تھا بے وقت کوئی خطا کر دے، وہ گلابی مائیل کرتی آنکھیں سراج علی کا امتحان ہی تو تھیں۔

"میں اس سے پہلے ہی مر گئی تو؟"

فاریہ کی آنکھوں میں نمی اتری تھی، وہ یہ سوال چاہتے ہوئے بھی نہ کر سکی اور کرچیاں آنکھوں میں لیے رخ موڑ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"اگر خدا

مجھے تم پر اختیار دے

تو میں

تمہارے ذہن سے

اپنے لئے ساری لاپرواہی نکال کے

تمہاری رگ رگ میں

اپنے لئے محبت دوڑا دوں۔۔۔

لیکن ایسا ممکن نہیں۔۔۔۔

اور اس حسرت نے ہی میری جان لے لینی "

دل میں حشر برپا تھا وہ چاہتی تھی وہ اسے روک کر وہ کہے جس کو سننے کے لیے وہ تڑپ رہی تھی مگر سراج

علی بے وقت کچھ بھی کہہ کر اپنا ضبط آزمانے کے حق میں نہ تھا۔

وہ بنا مڑے تیزی سے آفس روم سے باہر نکلی اور وہ اسے جاتا دیکھ کر وہیں صوفے پر بے جان ہوئے

بیٹھا۔

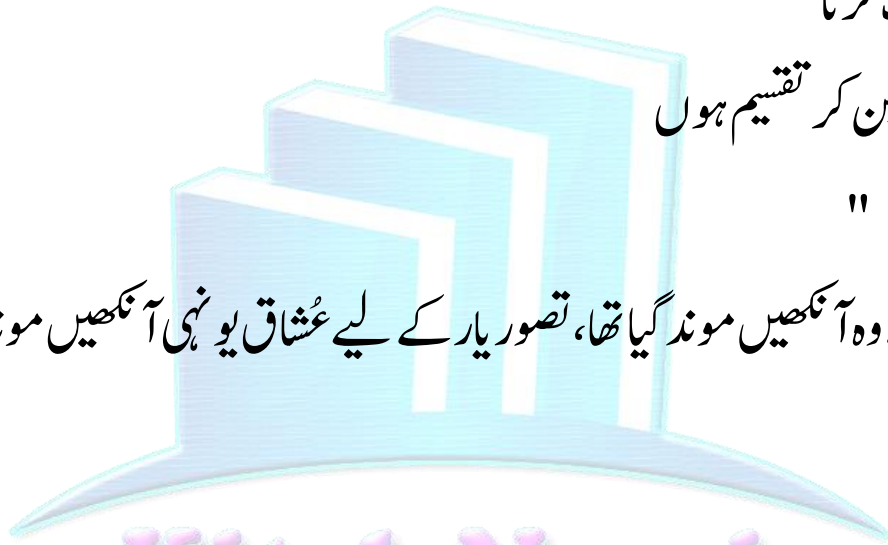
"تم مجھے پڑھ سکتی ہو.....

کسی بھی وقت اور کہیں سے بھی ,

Posted On Kitab Nagri

میں تمہارے دل کے والوں سے
تمہارے دماغ کی باریکیوں تک
ٹھنڈک کا احساس بن کر گزروں گا
تم مجھے ایک ہی سانس میں
گٹکنے کی کوشش مت کرنا
میں گھونٹ گھونٹ بن کر تقسیم ہوں
لا تعداد سطروں میں "

آسودگی سے سرٹیکے وہ آنکھیں موند گیا تھا، تصویر یار کے لیے عشاق یو نہی آنکھیں موند ہی تو لیا کرتے
ہیں۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

☆☆☆☆☆☆☆☆

جب سے عباد نے ڈنر ساتھ کرنے کا کہا تھا وہ تو بہت گھبرا رہی تھی، اسکے شایانِ شان کیا کیا بنائے یہ
دقت طلب تھا۔ اور پھر معظم صاحب خود مارکٹ سے بریانی اور رس ملائی کا سامان لائے تھے اسکے علاوہ
کباب بھی فریز تھے جنکو تلنے کی وہ منہا کو تاکید کر چکے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

منہانے سارا کچھ تین گھنٹوں میں بنایا تھا اور بریانی کے لیے ساتھ سلاد بھی، اتنا سب اس نے کبھی ایک ساتھ نہیں بنایا تھا بلکہ کئی کئی دن تو وہ دال چاول یا دال روٹی پر گزارا کیا کرتے تھے۔

میز سجاتے ہوئے منہا کی آنکھیں خوا مخواہ نم ہوئیں، اپنی پچھلی زندگی کے کرب یاد آ کر آنکھیں دھندلا گئے مگر وہ تب بھی صبر بجالاتی تھی اور اب بھی اسکے دل میں شکر گزاری کے جذبات کا سمندر تھا۔

دوسری طرف حارث کی دیکھ بھال شروع ہو چکی تھی، وہ اپنے آپ سے تنگ لگتا تھا، ڈاکٹر زاس کا تفصیلی جائزہ لے کر گیا تھا اور امید دلائی تھی کہ وہ جلد واپس زندگی کی سمت لوٹ آئے گا۔

سراج علی کے زخم آج پہلی بار مسیحائی پا گئے تھے، بھلے جسمانی سہی پر اس ظالم نے مرہم تو دیا اور پھر آنے والے وقت میں جب کہیں دل کا مرہم عطا ہونے کی خوش بخت گھڑی کا سوچا تو دل نہال ہو گیا تھا۔

منہانے گھر میں ہنوز اپنا پرانا ہی جوڑا پہنے دوپٹہ نفاست سے شانوں پر پھیلا رکھا تھا، سارے بالوں کو ہیر بینڈ نے بھلے مقید کیا ہو مگر اک جبین سے اٹکیلیاں کرتی لٹ نے چہرے کے مقابل جھول کر الگ ہی کشش بیدار کی تھی۔

وہ ابھی تک عباد کے کہے لفظوں میں الجھی تھی، یہ شخص بلاشبہ کوئی جادو گر تھا۔

کھانا لگانے کے بعد وہ احد اور دادو کے پاس آئی ہی کہ باہر ہوتی دستک پر منہا کا دل بھی دھڑکا۔

Posted On Kitab Nagri

خود کے چہرے پر بوکھلاہٹ ہر ممکنہ دباتی وہ دروازے تک پہنچی اور کھولتے ہی سامنے وجیہہ پر وقار سراپے میں لپٹا وہ ہاتھ میں ڈھیر سے گفٹس بیگ تھامے کھڑا تھا، وہی روح تک جھانک لیتی نظر، وہی لوٹ لیتے انداز اور وہی بنا کہے منہا سلطان کے دل کے تاروں سے چھیڑ خانی۔

سفند کلف لگے سوٹ میں وہ اس وقت اجلا اور جاذب معلوم ہو رہا تھا، اور وہ تو بھول ہی بیٹھی کے مہمان کی میزبانی کرنی ہے۔

مقابل کے چہرے کے سارے خدو خال کامسکان میں ڈھلنا منہا کو واپس ہوش میں لایا اور وہ فوری ایک طرف ہوئے جھجک کر نظر جھکا گئی۔

"خوش آمدید"

اسکا ویلکم عباد کو مسرور کر گیا تبھی شاہانہ مسکراہٹ کے سنگ وہ بیچ کا فاصلہ طے کرتا وہ شاپنگ بیگز ابتدائی دیوار کے ساتھ ہی نسب سجاوٹی میز پر رکھے بھرپور نگاہ منہا کے شفاف مگر کہیں دل سے بے تاب حالت زار افشاں کرتے چہرے پر ڈالے روبرو ہوا۔

"اس گھر کے سکون و آرام میں مجھے کبھی شبہ نہیں رہا لیکن آئی فیل یہ اب سہی معنوں میں جنت کا روپ دھار گیا ہے"

عباد کے سادگی سے کہے اس پُر بہار جملے پر منہا نے پلکیں اٹھائے خوشگوار سی حیرت سے عباد کو دیکھا جو اتنی گہرائی سے اسے دیکھنے میں محو تھا کہ منہا کو لگا دل، کان میں آکر دھڑکنے لگا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"آپکی باتیں سمجھنے میں ناکام ہوں، آئیے داداویٹ کر رہے تھے آپکا "

ان نازک جان لیوا قربت کے لمحوں کی بے خودی سے ڈرتی وہ خود ہی معاملہ نمٹائے مڑی مگر یہ پہلی بار تھا کہ عباد حشمت کیانی نے اسکی کلائی کو آہنی گرفت میں لیتے ہی منہا کو جھٹکے سے قریب کیے مزید مشکل سے دوچار کیا۔

اور ان گھنیری خوف کے باعث تھر تھراتی پلکوں کو دیکھ کر مقابل کے ہونٹوں پر دلنشین مسکراہٹ در آئی۔

ارے حواس لیے وہ منتظر تھی کہ وہ اسکی کلائی آزاد کرے، مزاحمت بھی کی گئی اور اسکے بدلتے روپ عباد حشمت کے دل کی دنیا تہہ وبالا کر گئے۔

یہ جذبہ تو آج تک عباد سے کوسوں دور تھا، یہ تو کوئی انوکھی اور جدید کشش تھی کہ اسکے زخموں کو منہا سلطان کی موجودگی بھرتی چلی جا رہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آئی ایم سوری "

اپنی کلائی کے گرد جکڑے ہاتھ کو ڈھیلا چھوڑے وہ منہا کی بھرا اٹھتی آنکھوں سے خوف کھا بیٹھا تھا، اور جیسے وہ نظر بچا کر اندر گیا منہا نے دروازہ فوری بند کیے وہیں رک کر اپنے اتھل پتھل ہوتے سانس کو بحال کیا۔

ہمت جمع کرنا مشکل تھا مگر وہ حوصلہ کرتی روم کے بجائے کچن سے رہی سہی چیزیں لینے چلی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

عباد جس طرح شفقت اور ادب کے سنگ معظم صاحب سے ملایہ تو خود ان بزرگ کی طبیعت نہال کر گیا۔

اتنا بڑا آدمی ہو کر وہ اس قدر عاجز تھا کہ انھیں چند منٹس کی بات چیت میں ہی عباد اپنا اپنا سالگا اور آج منہا کے احد کو بلکل نظر انداز نہ کیا گیا۔

وہ نادانستہ اپنی ہی اولاد تک آپہنچا، جس وقت اس ننھے چند دنوں کے عباد کو اس نے گود میں اٹھایا، وہی کیفیت جو کل طاری ہوئی آج تو اتنی سنگین ہوئی کہ عباد کا دل تکلیف سے بھر گیا۔ یہ احساس کے اسکی اپنی اولاد اسکے لمس سے محروم ہے، اسکے دل کو کچل گیا۔ خود معظم صاحب مسکراتے مسکراتے تب تھم گئے جب انکی نظر عباد کی آنکھ سے بہتی نمی پر جا ٹھہری، وہ کیا رو رہا ہے؟ یہ صدمے سے کم نہ تھا۔

منہانے کھانے کے لیے بلا لیا ورنہ وہ عباد سے اس تکلیف کی وجہ جاننا چاہتے تھے۔ منہانے خود احد کو اٹھایا اور داد و دوا اور عباد کو کھانا سر و کرتی خود بھی تھوڑی ہچکچائی سی ساتھ بیٹھی۔ مگر سارا وقت وہ احد سے ہی بات کرتی رہی۔

کھانا بلاشبہ لذیذ تھا اور شاید بہت دن بعد وہ رغبت سے کھا رہا تھا۔ جو تکالیف اسکی روح پر ثبت تھیں ان سب نے عباد سے بھوک پیاس اور نیند چھین لی تھی مگر یہ واحد جگہ تھی جہاں داخل ہوتے وہ اپنے ہر بوجھ کو اتار کر آتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

گا ہے بگا ہے وہ منہا سلطان کی جانب دیکھ کر نگاہوں کو آسودہ کرتا اور پھر اپنی اس شوخ سی حرکت پر دبا دبا مسکرائے معظم صاحب سے انکی طبیعت اور یہاں کے آرام کا دریافت کرنے لگتا۔

کھانے کے بعد منہا احد کو سلا کر خود داد و اور عباد کے لیے چائے بنانے گئی اور عباد بھی معظم صاحب کے ساتھ ٹہلتا ہوا صحن میں لگی کر سیوں تک آیا اور انکے بیٹھتے ہی خود بھی سامنے بیٹھا۔

اگلا پورا ہفتہ وہ گاؤں جانے سے پہلے بہت مصروف رہنے والا تھا تبھی منہا کے لیے اجازت چاہتا تھا۔

خود معظم صاحب اسکے چہرے پر اضطرابی رنگ بھانپ کر اتنا تو جان گئے تھے کہ وہ کچھ کہنے کو بے قرار ہے۔

"اگلے ہفتے آبائی گاؤں جانے کا پلین ہے تو ادا جان بھی جائیں گی اور میں چاہتا ہوں آپ سب بھی چلیں"

بنا تمہید باندھے ہی وہ اپنی خواہش بیان کر رہا تھا اور معظم صاحب کے چہرے پر پھیلی حیرت اور پریشانی واقع تھی۔

www.kitabnagri.com

"بچے ہم، میرا مطلب ہے ہم کیسے جاسکتے ہیں۔ آپ کا گاؤں ہے ہم بھلا کیا کریں گے وہاں"

معظم صاحب کا سوال حق بجانب تھا تبھی عباد سارے جواب پہلے ہی سوچ کر آیا تھا۔

"وہاں ادا جان کی دیکھ بھال کے لیے منہا کو لے جانا چاہتا ہوں، آپ اور احد بھی ساتھ چلیں گے تو مسرت ہوگی مجھے"

Posted On Kitab Nagri

اپنا مطالبہ کچھ واقع کرتا وہ معظم صاحب کی فطری جھجک تسلیم کر رہا تھا جواب واقعی تھوڑے متذبذب تھے۔

"میں سنبھال لوں گا احد کو، منہا کو لے جائیں اگر ادا صاحبہ بھی جارہیں۔ ظاہر ہے اسکا کام انکی دیکھ بھال ہے تو جہاں وہ ہوں گی منہا بھی وہیں ہوگی "

اپنی سمجھ کے مطابق وہ عباد کو تسلی بخش جواب دے چکے تھے مگر عباد کے چہرے پر ابھی بھی الجھن تھی۔

جسکو بھانپ کر معظم صاحب بھی فکر مند ہوئے۔

"میں آپ سے گما پھرا کر بات نہیں کروں گا معظم صاحب، سیدھی بات یہ ہے کہ میں منہا سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ اور ہمارا گاؤں جانے کا مقصد بھی یہی ہے کہ سراج اور فاریہ کے نکاح کے ساتھ میں بھی یہ فیصلہ لے لوں۔۔۔"

عباد کے اس انکشاف پر معظم صاحب کا چہرہ سفید پڑا ساتھ ہی وہ اس مطالبے پر آزرہ ساہوئے عباد کو دیکھنے لگے جو انکی آنکھوں میں اتری اخیر بے چینی بھانپ کر سامنے سے اٹھا اور انکے ساتھ والی کرسی پر بیٹھا۔

وہ تو گویا صدمے میں تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"ب۔۔۔ بچے یہ کیا کہہ رہے ہیں، آپ کہاں اور میری پوتی کہاں۔۔۔۔ میں کبھی بھی منہا کو کسی ایسے انسان کے ساتھ نہیں جوڑ سکتا جو چند دن میں یہ اتنا بڑا جذباتی فیصلہ لے رہا ہے اور میری منہا کیسے۔۔۔۔ مم "

ہلکان اور رنجیدہ سے معظم صاحب کے سارے خدشات سن کر وہ آخر تک انکا جھریوں والا ہاتھ تھام گیا جس پر وہ نم آنکھیں لیے اسے دیکھتے خاموش ہو گئے۔

"نہ تو میرا فیصلہ جذباتی ہے نہ حسب نسب کا فرق میرے آگے اہمیت کا حامل ہے، اسے یہ بات آپ نہیں بتائیں گے۔ میں خود اسے پوری عزت اور پورے مان کے ساتھ اس خواہش سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ محبت کی گارنٹی نہیں لیتا میں نہ دعوے کرتا ہوں لیکن یہ فیصلہ جذباتی نہیں ہے بلکہ میرے دل کا سکون ہے۔ مجھے آپ سے اجازت درکار ہے "

اتنی محبت اور چاہ سے وہ معظم سلطان کا دل آسودہ کر گیا کہ انھیں سمجھ نہ آئی وہ اس خوش بخت گھڑی روئیں یا مسکرائیں۔

www.kitabnagri.com

شادی مرگ کی سی کیفیت میں لپٹے وہ بھیگی آنکھوں سے سر ہلا گئے مگر دل بہت سہم سا گیا تھا۔

"اس کے ساتھ احد کو قبول کرنا ہو گا آپکو، اور احد سے جڑے ہر معاملے کو بھی "

یہ کہتے معظم صاحب کا دل لرزا مگر وہ کہہ بیٹھے، اس وقت معاملہ یہ تھا کہ دونوں ہی بے قراری سے اپنی اپنی زندگی کی سچائیاں بتانا چاہتے تھے مگر ابھی وقت مناسب نہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے کوئی اعتراض نہیں، بلکہ آپ بھی ہمارے بڑے اور سر کے شفیق سائے کی طرح قبول ہیں۔ اسے بالکل مت بتائیے گا میں اسے یہ گاؤں جا کر ہی بتانا چاہتا ہوں۔ شاید وہ واحد جگہ ہے جہاں میں فتنوں سے آزاد کھل کر سانس لے سکتا ہوں۔ آپ اور احد چل رہے ہیں ناں ہمارے ساتھ "

اک ان کہی سی یاسیت تھی جو عباد کے لہجے سے ٹپکی مگر اسکے آخری سوال پر معظم صاحب اسکی بچکانہ سی بیقراری پر مسکائے۔

"ٹھیک ہے بچے، چلیں گے "

یہ کہہ کر تو گویا وہ عباد کی تھمی سانس اسکو لوٹا گئے تھے۔

اس روز یہ راز عباد اور معظم صاحب کے بیچ رہا۔

اگلا پورا ہفتہ ایک طرح بہت معمولی واقعات کے سنگ گزرا۔

سراج پر حملہ آور ہوتے آدمی کی عباد نے خود سزا تجویز کی تھی اور وہ سرور کا نام کسی صورت نہ لے رہا تھا تبھی اسے جیل کی سلاخوں میں واپسی تک پہنچ دیا تھا اور خود سراج کو اپنی سکیورٹی اہم رکھنے کی بھی تجویز کی تھی۔

منہا کو صرف گاؤں جانے کے معاملے کا علم تھا دوسری بات ہنوز راز رہنے والی تھی۔

عباد یہ پورا ہفتہ تھانے کے چکروں، الیکیشن کے کاموں اور اپنے دھندوں میں گم رہا اور اس پورا ہفتہ اس کی گھر بہت کم واپسی رہی اور اسی وجہ سے منہا سے بھی اسکی کوئی ملاقات نہ ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

منہا ضرور اسکی جھلک نہ دیکھنے پر بیقرار رہتی تھی، ادھر دادا بھی مخمور سی خوشی اور رشک میں لپٹے اپنی منہا پر ہوتے اس کرم پر خوش تھے مگر کہیں احد کے لیے فکر برقرار رہی تھی۔

سراج بھی یہ ہفتہ مصروف رہا تھا، اسکے زخم ٹھیک ہو گئے تھے مگر فاریہ نے یہ سارے دن کمرے میں سیاہ نشینی کے سنگ کاٹے۔

اسکے اندر لگی آگ سب راگھ کر رہی تھی۔

ایک دن پہلے ہی عباد نے اپنے اس سفر سے ناجیہ کو مطلع کیا اور وہ بھی اسی پر خوش تھی کہ وہ فاریہ کو ساتھ لے جا رہا ہے۔

گاؤں کے گنوار لوگوں سے تو اسے ویسے ہی چڑ تھی دوسرا وہ خود کچھ دن عباد کی اس حاکمیت سے چھٹکارہ پانے پر خوش صرف یہ دن حارث کو دینا چاہتی تھی۔

حارث کی طبیعت میں کوئی خاطر خواہ پیش رفت نہ ہوئی تھی بلکہ وہ الگ ہی ڈپریشن میں مبتلا ہوتا جا رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

عائشہ کو اسکی نگرانی پر لگائے ناجیہ خود بھی ان تنگ ہوتے حالات سے کہیں دل و جان سے الجھی تھی۔ سرور پلاٹ اپنے نام لگوائے اس کی فروخت کیے ایک اچھی رقم وصول کرتا الیکشن کی تیاریاں کرنے میں محو تھا وہیں زین اس مفرور آدمی کی تلاش میں کئی ریٹ کر چکا تھا مگر فی الحال اس آدمی کا پتہ نہ مل سکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عباد نے اپنی پہلی شادی کی سچائی اور بیٹے کی گمشدگی کی سچائی بھی منہا کو نکاح کے بعد بتانے کا فیصلہ لیا کیونکہ وہ کسی صورت بھی منہا کا انکار نہیں چاہتا تھا۔ اور اب منہا اور عباد کی زندگی کے ساتھ ساتھ سراج اور فاریہ کی زندگیاں بھی پلٹنے والی تھیں کیونکہ وہ لوگ شام سے پہلے ہی گاؤں کے لیے روانہ ہو چکے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مسلسل فاضل گوجا کی سمت سے ملتی پیغام رسانیاں سرور کو بھناچکی تھیں، آخر وہ کیوں اس سے ملنے کو بیقرار تھا۔

اپنی خفیہ اور پرانی سم آن کیے وہ اپنے آدمی تک پہنچتے فاضل کے پیغام پر اسکو کال ملاتا خود رات ڈھلنے کے بعد آسمان پر چھا جاتی سیاہی کے نیچے آن کھڑا سگار کا کش بھرے تنفر سے مقابل کی کال اٹھانے کا منتظر تھا۔

پہلے ہی سراج پر حملہ آور ہونے والے غنڈے کی جیل جانے والی خبر اسے سلگا چکی تھی۔
"تجھے کہا تھا ناں مجھ سے رابطہ کرنے کی کوشش مت کرنا، کیا موت پڑی ہے تجھے۔ اس وقت پولیس کا وہ تیز سونگھ والا کتا میری ہر حرکت پر نظر رکھے ہے اور ایسے میں تو مجھے مروائے گا منحوس "

Posted On Kitab Nagri

ہتک آمیز رویہ لیے وہ مقابل کسی جنگل کے عین وسط چھوٹے سے جھونپڑے میں اپنے اکادکا آدمیوں کے سنگ آگ جلا کر بیٹھے خونخوار اور دبنگ سے نقوش والے اس فاضل گوجا کی صورت منظر عام پر آئی جہاں تپش تھی۔

"باس دراصل اس قتل کے دوران میری گن میری جیب سے چھوٹ کر وہیں گر گئی تھی، اور وہ پولیس کو مل گئی ہے۔ وہ زین نامی تھانیدار مجھے ہر جگہ ڈھونڈتا پھر رہا ہے۔ جلد یادیر وہ مجھ تک پہنچ جائے گا میری مدد کریں "

مقابل کے ملتی انداز میں کیے انکشاف پر آگ تھی کہ سرور حسین کے تلووں لگی سر پر بجھی۔ شکاری کتے کی طرح نتھنے پھلائے وہ پھنکارا، جی یہی کیا فون کے بیچ ہی گھس کر اس کو بھون دے۔ پورے چہرے کا لہو گویا اسکی آنکھوں میں اتر۔

"موت آئے تجھے حرام زادے، اتنی بڑی غلطی۔۔۔۔۔ اتنی سنگین خطا آخر کیسے کر سکتا ہے تو۔۔۔۔۔ یا میرے مالک اب کیا ہوگا "

www.kitabnagri.com

سرور دل پر ہول اٹھنے کی طرح ہتھیلی پیٹتا وہیں کرسی پر لڑھکا، جو صلواتیں اور گالیاں اسے آتی تھیں سب سے فاضل کو نوازنے کے بعد وہ گہرے گہرے سانس کھینچنے لگا۔

"اگر میں پکڑا گیا پھر تو بتا رہا ہوں آپ بھی نہیں بچیں گے، لہذا میرے آدمی کے ہاتھ دس لاکھ کی رقم بچھوا دیں۔۔۔۔۔ خدا حافظ "

Posted On Kitab Nagri

اپنے غرور اور نخوت میں لپٹا وہ سرور کو تنٹنا کر حکم کرتا کال کاٹ چکا تھا اور سرور نے عتاب اور غصے کے سنگ سامنے پڑے میز کو پوری قوت سے لات ماری کے اس پردہ راگلاس اور شراب کی بوتل زمین بوس ہوئی۔

اٹھ کر لمبے لمبے سانس بھرے۔

"تجھے تو اب قبر میں ہی گاڑنا پڑے گا، میرا کتا اور مجھی پر بھونکنے کی جرت۔۔۔۔۔ نہ فاضل گوجاناں۔۔۔۔۔ دس لاکھ تو کیا تجھے دس روپے نہ دوں "

اپنی بھیانک منصوبہ بندی کرتا وہ زہریلا ناگ ناجانے اب کسکی موت بننے کو تھا مگر وہ بھول چکا تھا کہ فاضل گوجا کوئی عام غنڈا موالی نہیں بلکہ سیریل کلر ہے اور اب لگتا تھا سرور کی رسی اسی فاضل کے ہاتھوں کھینچنے جانے والی تھی۔

دوسری طرف زین کو پھر سے کچھ مشکوک ذرائع سے خبریں مل چکی تھیں اور وہ کل ہی ان مخبروں کی دی معلومات پر پھر سے ریٹ کرنے کا سوچ چکا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Posted On Kitab Nagri

آبائی گاؤں کی سرحد میں داخل ہوتے ہی ادا صاحبہ کی آنکھیں مسکرا اٹھیں، یہ زمین، یہ خوشبودار مٹی انھیں ہمیشہ سکون دیتی۔

سراج علی توان میلوں تک محیط سرسبز دنیا اور اس ٹھنڈے سکون سے آسودہ و مطمئن تھا۔ اور عباد جسکے دل کو یہ مٹی یہ گرد بھلے متاثر کرتی مگر اس کی خوشبو ڈھارس دیتی تھی۔

پورے گاؤں میں رات کے اس پل سرحد پر ہی گاؤں کے بڑے بڑے محترمین کا ہجوم تھا۔ وہ سب ہی عباد کی آمد پر اسکے خوش آمدید کے لیے موجود تھے اور جس طرح وہ لوگ خوشی اور غمی کی ملی جلی کیفیت کے سنگ عباد، ادا صاحبہ اور سراج سے مل رہے تھے یہ سب منہا کو حیرت میں مبتلا کر رہا تھا۔

وہ سب ڈھکے چھپے لفظوں میں افسوس اور تعزیت کرتے رہے، لیکن تب بھی منہا سمجھ نہ سکی۔ دودن بعد گاؤں کی مسجد میں قرآن خوانی کا انتظام تھا لیکن اس سے پہلے ہی عباد یہ دونکاح انجام دینا چاہتا تھا۔

فاطمہ صاحبہ تو اپنے گھرا تنے سارے مہمانوں کی آمد پر جی اٹھیں، کچھ چہرے تو شناسا مگر کچھ انجان سے تھے۔

اور پھر معراج علی خوشنو سراج جیسا مگر ایک دم شوخ اور مست سانو عمر۔

عباد نے خود ہی نئے چہروں کا تعارف دیا، رات کے لذیز کھانے کو ایک شاہی ضیافت کہنا زیادہ بہتر تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سب کے کمرے درست پہلے ہی کیے گئے تھے، عمدہ خاندانی بستر اور خوبصورت علاقائی سچے کمرے اور انکے بیڈ، ویسے تو جب بھی وہ سب گاؤں آتے تو حویلی ہی رکتے تھے مگر اس بار عباد نے فاطمہ خالا کو مہمان نوازی کا شرف بخشا جس پر وہ نہال تھیں۔

ویسے بھی یہ گھر انکے شایان شان تھا، خود عباد چاہتا تھا کہ دونوں نکاح یہیں ہوں اور وہ واپسی پر کچھ دن کے لیے فاریہ کو یہیں سراج کے ساتھ چھوڑ کر واپس جائے۔ لیکن یہ ارادہ ابھی اس نے سراج تک کو نہ بتایا تھا۔

گاؤں کے دلفریب خنک زدہ موسم میں سچے اور خالص رشتوں کی مہک سرسوں کے ساگ اور لسی کی مہک جیسے سونے ہوا کرتے ہیں۔

ضیافت میں کڑی، دال مکھنی، شاہی ٹکڑے، فاطمہ صاحبہ کی خاص چھ گھنٹوں کے بعد تیار ہوتی اپنی پالی بھینسوں کے دودھ کی کھیر، دال پنیر، بھنا ہوا بکرے کا گوشت، ساگ، قیمہ اور لسی کے بجائے بادام والا گرم زعفران والا دودھ جو سردی کی تندہی کو کم کرتا۔

احد کو سارا وقت منہانے خود ہی اٹھائے رکھا، وہ راستے میں تو سویا ہاگروہ اسے کمرے میں لے جا کر فیڈ دیے سلا آئی تاکہ وہ آرام و سکون سے سو جائے اور پھر معراج علی نے سب کو پھرتیوں کے سنگ ہر چیز مسکرا مسکرا کر سرو کی۔

Posted On Kitab Nagri

فارہ کے چہرے پر مسکراہٹ نہیں تھی مگر معراج کے چٹکے اور اسکی شوخ طبعیت تو ادا صاحبہ اور معظم صاحب تک کو ہنسار ہی تھی تو مجبوراً فارہ بھی ساتھ دے رہی تھی۔

"اتنا سارا اہتمام کر دیا آپ نے خالا جان، اور یقین کریں آپکے ہاتھ کے ذائقے نے بچپن یاد دلادیا " وہ سب زمین پر بچھائے قالین جیسے دسترخوان پر ایک جیسے ہی لگ رہے تھے، نہ کوئی ممتاز نہ کوئی کم۔ عباد کی مسکراہٹ کے بدلے وہ تو قربان نظر آئیں، سب مہمانوں پر نثار نگاہ ثبت کی مگر اپنے شہزادے کی نظر بھی اتاری جو کافی ماہ بعد نظر آیا تھا پھر اسکے ساتھ بیٹھی فارہ جو انکے سراج کی محبت تھی۔

سراج نے یہاں آنے سے پہلے ہی ماں کو سارا کچھ بیان کر دیا تھا اور اس پورا ہفتہ انہوں نے دونوں دلہنوں کے نکاح کے جوڑے بھی خود اپنے ہاتھوں سے تیار کروائے تھے اور عباد اور سراج کے لیے بھی گاؤں کے قابل ترین درزی سے دو خوبصورت کھدر کے سوٹ سلوا لیے تھے۔

ایک ہفتے میں اس ماں سے جتنا ہوا تھا سب کر لیا تھا اور وہ کھانے کے بعد ادا صاحبہ کو خود دیکھانے بھی والی تھیں۔

www.kitabnagri.com

اداجان آرام دہ انداز سے اپنی ویل چئیر پر ہی براجمان تھیں جنہیں کھانا خود منہانے سرو کیا تھا۔ "واقعی کیا رونق ہوا کرتی تھی، تم سب بچے ہمیشہ رات کا کھانا یہیں کھاتے تھے۔ یاد ہے ادا جان آپکو کہ آپ شکایت کرنے آتی تھیں کہ فاطمہ تم کھانے میں ایسا کیا ڈالتی ہو کہ میرے بچے گھر نہیں ٹکتے " وہ پرانی حسین یادیں ایک بار پھر ہر فرد کی مسکان بنیں اور خود ادا صاحبہ جی جان سے کھل اٹھیں۔

Posted On Kitab Nagri

عباد کی نظر تو مسکراتی منہا پر تھی جو بڑے تجسس سے فاطمہ آنٹی کی بات سن کر رشک سے مسکاتی اپنے ہی دھیان میں خود بھی عباد کی سمت دیکھتے تھی۔

سب کے بچے بھی وہ اسے ایسے دیکھ رہا تھا جیسے وہ یہاں صرف اکیلے ہوں۔
اس بندے کی نظریں نڈھال کر رہی تھیں تبھی وہ بو جھل سی سر جھکا گئی۔

وہیں سراج اپنے ساتھ بیٹھ کر آہستہ آہستہ کھانا کھاتی فاریہ کی سمت متوجہ تھا جو شاید یہاں ہو کر بھی نہ تھی۔

"بلکل یاد ہے میرے بچے، تم خلوص ڈالتی تھی۔ وہ خلوص جو آجکل کہیں نہیں رہا۔ لیکن جب بھی اس گاؤں میں آتی ہوں مجھے لگتا ہے میرے صاحب، میرے بچے سب میرے ساتھ ہیں "

وہ یادیں تھوڑی تکلیف والی بھی تھیں تبھی تو ادا جان کی آنکھوں کے کنارے بھگے مگر عباد انکا وہیں سے ہاتھ جکڑے حوصلہ دیتا کسی اور کی نظر میں آیا ہو یا نہیں مگر منہا نے ضرور دیکھا تھا۔

معظم صاحب بھی تھوڑے افسردہ ہوئے، یادیں بھلے اپنی اپنی تھیں مگر سوہان روح تھیں۔

"ان شاء اللہ ہم سب ساتھ اچھا وقت گزاریں گے، اور منہا احد اور معظم بھائی کے آجانے سے تو میں

مزید خوش ہوں۔ اللہ نے آپ سبکی صورت میرے گھر رحمتیں اتاری ہیں "

وہ زندہ دل خاتون تھیں اور انکی محبت انکے بیٹھے لہجے سے عیاں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

چونکہ رات بہت ہو گئی تھی تبھی آج سبکو آرام کرنے جانا پڑا اور خود منہا نے برتن سمیٹنے میں فاطمہ آنٹی کے لاکھ منع کرنے کے باوجود بھی مدد کی اور یہی نہیں سب کے لیے چائے بھی بنائی۔

اداجان تو فاطمہ کے ساتھ کمرے میں کل کے لیے کی تیاری دیکھنے گئی تھیں جبکہ فاریہ نے سونا ہی بہتر جانا البتہ عباد ارد گرد کی خبر گیری کرنے چھت پر چلا گیا، اسکے علاوہ اسے زرا طبعیت بھی بگھڑی محسوس ہو رہی تھی۔

گاؤں آتے ہی وہ ڈسٹ الرجی کی شکایت محسوس کرنے لگتا تھا، لیکن پھر بھی وہ یہاں آ کر خود کو قدرے پرسکون بھی محسوس کرتا۔

منہا پہلے باہر ہی تحت پر لیٹ کر معراج کے ساتھ گپیں لگاتے سرانج تک پہنچی تو مسکراتی ہوئی وہیں بیٹھی۔

"میں نے سنا ہے آپ ویرو کی بہن ہو منہا آپی، چلو آج سے میری بھی "

معراج اپنی چائے پیالے میں پیتا تھا تبھی شریر سی خواہش کے سنگڑے سے چائے کا پیالا اٹھائے اٹھ بیٹھا تو منہا اور سرانج دونوں ایک سا مسکرا دیے۔

"ضرور، مجھے تو لگا ہی نہیں میں کسی غیر کے گھر آئی۔ سچی سرانج بھیا آپکا گھر اور یہ مکین بہت اچھے ہیں۔ یہ رہی آپکی چائے "

Posted On Kitab Nagri

اپنی خوشی اور ساتھ ان دونوں کی سمت ٹرے بڑھاتی وہ سراج کو خود کپ تھمائے اپنی خوشی کا اظہار کرنا نہ بھولی تھی۔

"اب تم غیر رہی بھی نہیں ہو، جیسے میں نے تمہارے دادا لے لیے ہیں آدھے تم میری ماں بھی لے سکتی ہو۔ بھائی چھت پر ہیں انکو لازمی یہ گڑ والی چائے دو جا کر۔۔۔ میں بھی زرا اپنے اس کھوتے کی خبر گیری لوں کے میرے پیچھے اس نے کوئی گرل فرینڈ تو نہیں پٹالی "

یہ بیان شاید سراج نے اپنے فون کو دیکھ کر بدلا جہاں عباد کا ایک میسج پڑھ کر وہ دل ہی دل میں مسکرا دیا۔ تبھی بات کرتے کرتے منہا کو جانے کی یاد دہانی بھی کروائی۔

خود منہا فوری ہنس کر معراج کے بال بکھیرتی پہلے دادا کو چائے دے کر آئی اور پھر ایک گرما گرم بھاپ اڑاتا کپ لیے وہ تاریک سی سیڑھیاں چڑھے سامنے ہی دیوار کی اوٹ میں جلتے بلب کی روشنی سے راستہ دیکھتی اوپر آئی۔

چھت گھر کی طرح بہت بڑا تھا، ایک طرف بہت سارے گملے تھے جن کو چھوٹی چھوٹی لائٹنگ نے جگمگایا تھا، چاروں طرف دیوار تھی جن میں چار چار سوراخ خوبصورتی میں اضافہ کرنے کو بنائے گئے تھے۔

تیسری طرف ایک محرابی چھت تھی جس کے اطراف پلر تھے اور درمیان میں آرام دہ جھولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

چوتھی طرف تھوڑی بڑی دیوار تھے جس پر دونوں بازو ٹیک کر کھڑا وہ سامنے تاحد نگاہ پھیلی زمینیں اور دور پار جلتی روشیاں دیکھنے میں اس قدر محو تھا کہ منہا کے قریب آکر رکنے نے نہیں بلکہ اسکی منفرد خوشبو نے عباد کے حواس جنجھوڑے۔

وہ چونک کر پلٹا اور وہیں تھم گیا، وہ گم سم سی کپ تھا مے خود بھی ان روشنیوں کو دیکھ کر حیران تھی جو لگتا تھا حرکت کر رہی ہیں۔

"آپکی چائے"

اپنے چہرے کی جانب کسی نظر کا لمس محسوس کیے وہ متوجہ ہوئی اور تھوڑی جھینپ کر کپ عباد کو تنہا یا جو اسکے چہرے سے نظر ہٹانہ پار ہا تھا۔

"تم نے بنائی ہے؟"

پہلا گرم ہی سیپ لیتا وہ باقاعدہ منہ جلا ہی بیٹھا تھا تبھی اسکے بیچارگی سے پوچھنے پر وہ جواب دینے کے بجائے ہنس دی۔

www.kitabnagri.com

اور اسکے یوں یکدم ہنس جانے پر عباد بھی مسمرائز سا ہوا۔

ہر لمحہ تھم سا گیا جہاں جس پل وہ مسکرائی۔

"اتنی بھی اچھی نہیں کہ آپ منہ جلا بیٹھے، اب کتنے دن زبان کا زائقہ خراب رہے گا"

Posted On Kitab Nagri

خود بھی قریب آتی وہ مٹی اور گاڑے سے بنی رینگ پر بازو جماتی نکھرے لہجے میں جتاتے سامنے سے آتی
چہرے کو چھوتی ہوا میں سانس لیتی بولی۔

اسکایوں کر ناعباد کا امتحان تھا۔

"اگر میں کہوں کہ خراب زانقے کا حل ڈھونڈ لوں گا کل ہی تو؟"

خود بھی بازو دیوار پر ٹکائے وہ بھی مسکراہٹ دباتا سامنے دیکھتے بولا۔

منہا کی بازو سے اسکی بازو مس ہوئی تو محترمہ کترا کر زرا پرے کھسکیں اور وہ عباد کے سوال پر جنبھلائی اور
چہرہ موڑے اسکے متبسم خدو خال پر نظر دوڑائی۔

"ایسا ممکن نہیں ہے، آپ بڑے آدمی ہیں ہو سکتا آپکے لیے ممکن ہو"

اپنی عقل کے مطابق وہ جس طرح معصومیت سے بولی عباد کا دل تو گویا ہاتھ سے پھسلا۔

اور وہ دل ہی دل میں بہت کچھ محسوس بھی کر گیا، اپنی ان شوخ خواہشوں کو دبانے پر بھی کہاں راضی
تھا۔

www.kitabnagri.com

"چائے بہت اچھی بنائی ہے"

ایک ہی بار حلق میں اتارتا وہ شاید اپنے آپ کو ایک الگ طرز کی شٹ آپ کال دے گیا تھا مگر منہا ہونق
بنی اس بندے کی اس حرکت پر منہ کھولے کھڑی تھی۔

ایک تو اس موسم میں چائے پھونکیں مار کے بھی ٹھنڈی نہ ہوتی اوپر سے عباد ایک ہی بار کپ گٹک گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"توبہ استغفار، آپ انسان ہی ہیں ناں یا ایلین "

منہ بسورے وہ اسکے کپ دیوار پر رکھنے اور مطمئن ہو کر اسکی سمت دیکھنے پر بڑبڑائی۔

اور وہ چاہتا تھا ساری رات اس سے بے مقصد باتیں کرتا رہے مگر وہ بات رہنے دے جو کرنی ہے۔

"انسان ہی ہوں، اور تم کو علم ہو گا انسان کی کچھ خواہشات اور ضروریات بھی ہوتی ہیں "

یکدم ہی وہ منہا کے چہرے کو تکتا سنجیدہ ہوا اور وہ بھی اسکے سوال پر دم سادھ گئی۔

"جی سبکی ہوتی ہیں ظاہر ہے "

منہا نے زرا ہچکچا کر آنکھ چراتے تیور کے سنگ جواب گڑھا مگر یہ سچ تھا وہ تا دیر اس ساحر کو دیکھ بھی نہ پاتی تھی اور اس وقت تو وہ تھا بھی قریب کہ اسکے سانس لینے کی حدت اس تک پہنچنے کی کوششوں میں تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"میں نے سراج اور فاریہ کے نکاح کا فیصلہ لیا ہے، تمہیں کیا لگتا ہے ٹھیک کیا؟"

پھر سے وہ اپنی بات بدلتا نئی بات کہتا منہا کو دیکھنے لگا جو اس پر تھوڑی خوش بھی تھی اور شاکڈ بھی۔

"مجھے اچھا لگا، سراج بھائی کے لیے۔ وہ فاریہ میم کو پسند کرتے یقیناً۔ لیکن وہ تو بہت گرم مزاج کی ہیں۔

مطلب سراج بھائی پانی تو وہ آگ۔۔۔۔۔"

چہرے کے نقوش حرکت میں لاتی وہ پہلے مسکرائی اور آخر تک فکر میں لپٹی تھوڑی اداس لگی۔

اسکے ہر ہر بدلتے انداز پر عباد کی نظریں ثبت تھیں۔

"آگ کو بجھایا جاسکتا پانی سے، یہاں بھی ممکن ہے یہی ہو"

اس بار عباد کا لہجہ بہت ملائم اور امید بھرا تھا اور منہا نے بھی پرسکون ہوئے سر ہلایا جیسے سراج کے لیے انتہائی خوش ہو۔

Posted On Kitab Nagri

عباد اسکے سامنے دیکھتے چہرے کی جانب دیکھتے دھیماسا مسکرایا۔

"تمہیں کیسا لڑکا چاہیے؟"

عباد کے غیر متوقع سوال پر وہ سٹیٹائی، رخ موڑے یوں پھیلی آنکھیں لیے دیکھا جیسے عباد نے دل جکڑ ڈالا ہو۔

پورے جسم میں عجیب سی بے چینی اتری جیسے وہ ابھی اسکا ہاتھ کسی بھی ہاتھ میں تمھا ڈالے گا۔

"مم۔ مجھے کچھ نہیں چاہیے نہ میں نے ایسا سوچا۔ میرے لیے میرا دادا اور دادا سب کچھ ہیں"

خود کو مضبوط کرتی وہ پھر سے سامنے دیکھتی بولی، آواز میں اک لرزش تھی۔

"لیکن صرف دادا اور دادا تو کافی نہیں ہیں نا، آئی مین کوئی ایسا بھی تو ہو جو تمہارا خیال رکھے، تم سے پیار

کرے"

وہ صرف اور صرف منہا کی جان لے رہا تھا اور وہ سر دپڑتی خفگی سے رخ موڑے عباد کے چہرے کو

دیکھتی جنھلائی۔

www.kitabnagri.com

"دادا دو میرا خیال رکھتے اور پیار بھی کرتے۔۔۔"

چبا چپا کر منہا نے جملہ مکمل کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"میرا مطلب ہے سپیشل والا خیال اور پیار بھی بلکل الگ، کوئی ایسا جو آپکو سپیشل فیل کروائے، آپ سے آپ کے دل سے زیادہ آپکے قریب ہو۔ جسکا عکس آپکی روح پر ہو، نام دل پر اور اسکی خوشبو وجود پر بکھری رہے "

عباد کی یہ باتیں منہا کا دل روک چکی تھیں، وہ اپنے آپ کو اس وقت یہیں دفن محسوس کر رہی تھی۔ اتنی بے بس کے ہلنے کی بھی ہمت نہ رہی، گہرے سانس لیتی وہ اس سے پہلے جاتی اس بار کلائی پر جمائی عباد کی گرفت نرم تھی مگر جان لیوا بھی جس طرح وہ اسے رو برو کیے اسکا سہم جاتا چہرہ دیکھ رہا تھا۔ منہا کے جسم سے جان نکل سی چکی تھی، بس اس کیفیت میں رونا باقی تھا۔ اس اچانک قربت پر اسکے احساسات تیزی سے بیدار ہوئے، وہ جو گہری نگاہوں سے اسکا جائزہ لے رہا تھا، یہ منہا کے حواس شل اور دل مضطرب کر گیا، مقابل کی نظروں کی تپش اور توجہ اسکے لیے ہمیشہ سے جان لیوا تھی اور پھر یہ خوشبو۔۔۔۔۔ جس کے انگ انگ میں اترنے کے بعد وہ اس سحر سے لاکھ نکلنا چاہے مگر ناممکن تھا۔

www.kitabnagri.com

"آپ م۔۔۔ مجھ سے ایسی باتیں کیوں کر رہے، آپ م۔۔۔ میرا ہاتھ نہیں پکڑ سکتے پلیز جانے دیں مجھے " جب لگا کہ وہ ہار گئی ہے تو آنکھیں بھرے وہ گھٹی آواز سے روسی دی، اور اسکے عارض پر اتری نمی نے عباد کو بھی اداس کیا۔

"آئی ایم سوری "

Posted On Kitab Nagri

پچھلے ہفتے بھی وہ سوری کرتے معاملہ دبا گیا تھا مگر آج منہا اسکا سوری نہیں لینا چاہتی تھی۔

بے دردی سے اپنا ہاتھ چھڑواتی وہ ناراض سی اسے دیکھنے لگی۔

"سوری سے ہر بار سب ٹھیک نہیں ہوتا، آپ مجھے کیوں ان بدلی نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ اگر ایسا دوبارہ ہوا تو میں یہ جاب چھوڑ دوں گی "

زمانے بھر سے نمٹ کر وہ یہاں پہنچی تھی، جانتی تھی نظروں کے مفہوم مگر عباد کو زرا اندازہ نہ تھا کہ وہ اس قدر بُری طرح ہرٹ ہو جائے گی۔

"میں نہیں جانتا کیوں تمہیں اپنے پسندیدہ رنگ میں دیکھنے کا طلب گار تھا، لیکن بہت سے ایسے مزید سوالات جن میں ایک تمہارا یہ سوال بھی شامل ہوا، مجھے تھکا چکے ہیں۔ منہا سلطان کیا تم مجھ سے نکاح کرو گی "

اپنی جگہ سے ہٹ کر وہ سمٹ کر دیوار سے لگ جاتی منہا تک آیا اور ایک فاصلے پر رک کر اس لڑکی کے حواس پر بجلی گرائی۔

کتنے ہی لمحے وہ سن سی کیفیت میں مبتلا عباد کو بھرائی آنکھوں سے دیکھتی رہی، آنسو نا جانے کس لیے اسکی پلکوں سے موتیوں کی مانند گرے۔

"ک۔۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟ "

Posted On Kitab Nagri

صدے کی کیفیت میں وہ اپنے آنسو گرے مدہم سا چلائی، عباد نے صرف ایک قدم مزید منہا کی جانب بڑھایا اور وہ کانپ اٹھی۔

"تمہارے دادا سے تو اجازت لے چکا ہوں، لیکن تمہاری اجازت سب سے اہم ہے۔ یہ باتیں جو میں نے کچھ دیر پہلے تم سے کیں وہ اسی سبب تھیں۔ میں تمہیں اپنی زندگی کا ایک اہم حصہ بنانا چاہتا ہوں، تمہیں تمہارے ادا اور دادا کو بھی۔۔۔۔۔"

اپنی خواہش واقع کرتا وہ ایک قدم مزید بڑھا مگر اب مزید جگہ نہ تھی، نہ حق تھا کہ اس سے زیادہ دوری مٹائی جاتی۔

وہ ابھی تک تکلیف میں تھی، جس انسان کو سوچنے لگی تھی وہ اتنی آسانی سے نصیب کیسے بن گیا۔ وہ دعاؤں پر یقین رکھتی تھی پر دعاؤں کی قبولیت تو وقت لیتی تھی پھر اس دعا نے اتنی جلدی قبول کیوں ہونا پایا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"م۔ میں کیسے؟"

بہت جبر سے وہ آنسو روکے منمائی تھی۔

اور اسکے اس معصوم سے سوال نے عباد کے چہرے پر سکون سا اتار دیا۔

"کیا بہت برا ہوں، شکل اچھی نہیں ہے یا کردار بہکا ہوا ہے۔۔۔۔۔ جلا دہوں یا شکی مزاج، بے حس ہوں

یا پھر بری عادات والا؟"

Posted On Kitab Nagri

نہایت مزے سے وہ گن گناتا بولتا گیا اور منہا کا دل گواہی دے رہا تھا کہ وہ ایسی کسی برائی سے دور دور تک وابستہ نہیں مگر وہ چاند تھا اور وہ تو ستارہ بھی نہ تھی، زمین پر پڑی ریت میں چمکتی شاید کوئی بے کار چیز۔

"میرای۔۔ یہ مطلب تو نہیں تھا "
آنکھیں دکھ سے بھرے وہ روہانسی ہوئی۔
"پھر کر دو اقرار "

عباد کے اس ایک جملے نے منہا کو نڈھال کیا، اور جس طرح وہ کسی بھی لمحے حاوی ہو جانے کے ارادے لیے تھا منہا کا ڈر سے ماتھا بھیگ گیا۔
ہتھیلوں میں نمی پھوٹی جس پر وہ انھیں بھیج گئی۔

"م۔۔ میں تو ایک ور کر ہوں آپکی، ہم تو بہت عام سے لوگ ہیں۔۔۔ آپ اتنے بڑے آدمی ہیں، لوگ کیا کہیں گے آپکو۔۔۔ میں اپنے دادا کی یا احد کی اس یا کسی بھی اور وجہ سے انسلٹ نہیں سہہ سکتی۔ پلیز ہم پر رحم کریں، میں میرے دادا اور احد۔۔۔۔ ہم کافی ہیں ایک دوسرے کے لیے۔۔۔ "
نظر جھکائے وہ پلکیں جھپک جھپک کر آنسو دباتی بولی مگر عباد نے اسکی جھکی صورت جذب سے دیکھتے اسکی ٹھوڑی ہاتھ بڑھا کر پکڑی جس پر وہ سہم کر چہرہ اٹھائے نم آنکھوں سے عباد کے دل میں اتر گئی۔
"لیکن میں کافی نہیں ہوں خود کے لیے، مجھے منہا چاہیے "

Posted On Kitab Nagri

شاید یہ جملہ عباد کے لیے کہنا مشکل تھا مگر وہ کہہ بیٹھا، منہا نے اس شخص کی آنکھوں میں دیکھ کر سانس کھینچی۔

"آپ مجھے کیوں پریشان کر رہے "

پھر سے روتی ہوئی وہ یہاں سے جانے کو تڑپی مگر اس بار وہ دیوار سے ہاتھ ٹیکے اسکا راستہ بند کر چکا تھا، منہا کو چارو و ناچار اسے دیکھنا پڑا۔

"میری نیت تمہیں پریشان کرنا نہیں ہے، تم مجھے بنا کسی حق کے نہیں جان سکتی منہا۔ بے شک دوست ہو لیکن پھر بھی نہیں۔ لیکن میں چاہتا ہوں تم مجھ سے ملو۔۔۔ اصل عباد سے، اور اسکے لیے تمہیں میرے قریب آنا ہو گا اور بنا کسی رشتے کے میں خود تمہیں کبھی پاس نہیں آنے دوں گا۔ لیکن میں چاہتا ہوں تم قریب آؤ "

شاید سانس چلتے چلتے رک جانے کا مفہوم منہا کو آج سمجھ آیا جب اس نے بے بسی کے سنگ عباد کو پیچھے کرنے کو اسکے سینے پر جا ہاتھ دھرا مگر یہ غلطی سنگین ثابت ہوئی، اس شخص کے دل کی دھڑکن تو وہاں منجمد تھی۔

اپنا صدمہ بھولے وہ خوفزدہ ہوتی اپنی ہتھیلی پھر سے دبائے دوبارہ عباد کو دیکھنے لگی اور وہ اسکی اس حرکت پر دبا دبا مسکرایا۔

"عباد آپک۔۔۔ آپکا دل۔۔۔۔۔ ک۔۔۔۔۔ یہ تو دھڑک ہی نہ رہا۔۔۔ نہیں رہا "

Posted On Kitab Nagri

اس کا سینہ اتنا خاموش دیکھ کر وہ سر تا پیر کانپ اٹھی مگر اگلے ہی پل وہ اسکا ہاتھ دل کے مخالف سمت رکھتے مسکرایا۔

وہاں دھڑکن تھی۔ منہا کو سکون پہنچا۔

"میرا دل عام انسانوں کی طرح نہیں ہے، یہ الٹی طرف نسب ہے۔ فیل ہوئی اب دھڑکن "

منہا کا ہاتھ اپنے سینے سے دبا کر اسے آگاہ کرتا وہ شرارت پر اترا تبھی منہا فوری اسکے سینے سے ہاتھ ہٹاتی نظر جھکا گئی۔

"ڈر گئی تھی تم "

اس جھکی زرا زرا حیا سے سرخ ہوتی لڑکی سے سوال کرتا وہ شوخ لگا۔

منہا نے سر اٹھائے صاف گوئی سے سر ہلایا۔

"جواب دو منہا سلطان "

اسے پھر سے گم سم دیکھ کر وہ اپنا جواب چاہنے کو اسے یاد دلاتا بولا، نظراب بھٹکنے لگی تھی اور خود عباد کی

ناساز سانس اٹکنے لگی تھی تبھی وہ چاہتا تھا وہ جواب دے اور یہاں سے چلی جائے۔

"ب۔۔ بہت مشکل ہے "

پلکیں لرزائے وہ بمشکل حلق تر کرتی منمنائی۔

"کیا مشکل ہے "

Posted On Kitab Nagri

دلچسپی سے اسکے خدو خال کا گہرا جاننا تکتا سوال کرتے پر اسرار ہوا۔
"سب کچھ"

بہت مشکل سے ہمت کیے وہ بول سکی تھی۔

"ابھی صرف مجھے اجازت چاہیے تمہاری نکاح کے لیے، وہ دے دو اگر تو یہ ملاقات ختم کرنا چاہوں گا"
وہ جیسے ہزار ہا مضبوط اعصاب کا مالک اس نوخیز کلی کے حسن کی تپش سے جل سا گیا۔
منہانے بھی اس کا فاصلہ بنا کر پیچھے ہٹنے کو دیکھا تو سانس بحال کرتی دو قدم دیوار سے آگے آئی۔
"دادا جیسا کہیں گے"

کہہ کر وہ خود وہاں سے جانے کو پلٹی مگر وہ آواز اسکے قدم تو کنا دل روک گئے۔
یکدم ہی عباد کی طبعیت بھی کچھ بدل سی رہی تھی تبھی وہ ملاقات ختم کرنا چاہتا تھا، ڈسٹ الرجی کے
اثرات شروع ہونے لگے تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"منہا سلطان"

یہ نام لیتا وہ آج بھی دل مٹھی میں لے چکا تھا۔

"جی"

ارے حواس والا چہرہ موڑے بنا ہی وہ مری آواز سے بولی، دھڑکن حد سے سوا تیز ہوئی جارہی تھی۔

"تمہارا اقرار ایسا ہی خوبصورت چاہتا تھا، شب بخیر"

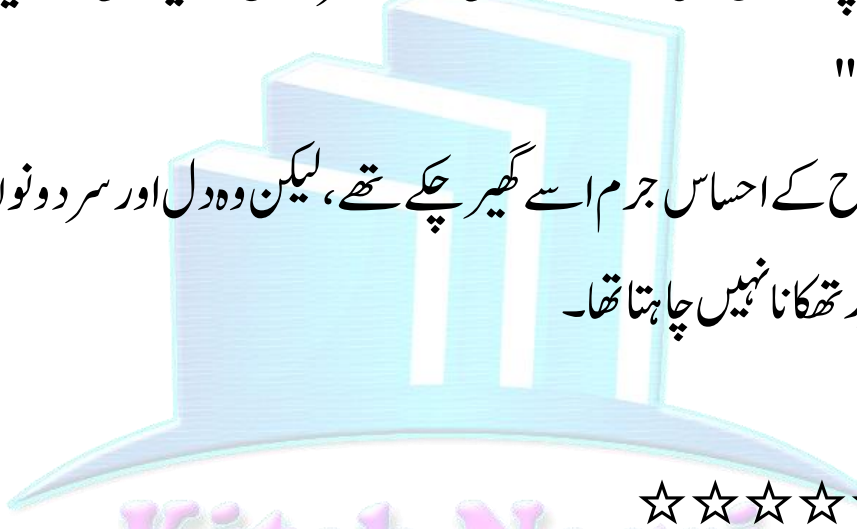
Posted On Kitab Nagri

شہانہ مسکراہٹ کے سنگ وہ کہتا منہا کا دل بھی دھڑکا گیا تبھی وہ بھی حواس باختہ سی تیز تیز قدموں سے سیڑھیاں اتر گئی۔

عبادِ حشمت کیانی نے گہرا سانس کھینچے آسمان کی جانب دیکھا۔

"گل، کیا تم سے محبت تھی مجھے؟ شاید نہیں۔ محبت ایک بار ہوتی ہے۔ یہ کیسی الجھن ہے، تم مجھ سے ناراض ہو گئی کہ تمہارا چالیسواں بھی نہ گزرا اور میں نے دوسرا نکاح کر لیا لیکن مجھے یہ کرنا پڑا، کیوں یہ مجھے نہیں پتا۔۔۔۔۔"

اس وقت شاید کئی طرح کے احساسِ جرم اسے گھیر چکے تھے، لیکن وہ دل اور سر دونوں جھٹک چکا تھا۔ شاید ابھی خود کو وہ مزید تھکانا نہیں چاہتا تھا۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

فاطمہ صاحبہ نے پورے پلنگ پر شادی کے لیے بنائے گئے دلہنوں اور دلہوں کے جوڑے پھیلائے خود مسکا کر پاس ہی بیٹھیں تو ادا صاحبہ نے محبت سے ان جوڑوں پر نظر ڈالتے ہی فاطمہ کا ہاتھ تھاما۔
شفقت انکے انگ انگ میں گھل سی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"پہلے تمہارے شوہر نے میرے سائیں اور بچوں کی حفاظت کی فاطمہ اور پھر وہ اس فرض کے بیچ فارس کے ساتھ ہی یہ دنیا چھوڑ گیا۔ یہی نہیں سراج نے بھی میرے عباد کو تنہا نہ چھوڑا۔ تمہارے کس کس احسان کا بدلا چکاؤں۔ اور یہ سب انتظامات بھی کیے، تم نے مجھے کبھی مایوس نہیں کیا۔ جیتی رہو۔ اللہ تمہیں سراج اور معراج کی خوشیاں اور انکے بچے دیکھنا نصیب کرے "

ممتا جیسی پر نور شفیق لہجے کی چاشنی نے فاطمہ صاحبہ تک کو رنجیدہ کر دیا، ان سبکے دکھ سا بچے تھے تبھی آنکھوں میں نمی بھی ایک سی تھی۔

"احسان کہہ کر شر مندہ مت کریں ادا جان، ہم مل کر اپنے بچوں کی خوشیاں دیکھیں گے۔ گل مینے سے جس طرح زمانے سے لڑ کر عباد نے رشتہ بنایا تھا وہ تو اول دن سے دشمنوں کے زیر اثر تھی۔ لیکن عباد کا سینہ ناجانے کس کس جرم تلے دبا ہو گا سمجھ سکتی ہوں۔ ایسے میں منہا جیسی پر بہار لڑکی اسکے سکون کا سبب بنے گی، آپ دیکھئے گا وہ اپنا بچہ بھی ڈھونڈ لے گا۔ مشکلات تو آنے والی آسانیوں کا در کھولتی ہیں، امید اچھی رکھیں تو سب اچھا ہو گا "

www.kitabnagri.com

ایسے نامناسب حالات میں یوں انکا ڈھارس دینا ادا جان کو زندگی دے گیا اور وہ زندگی سے بھرا مسکرا کر دلہنوں کا خالص گوٹا پیٹی والا لباس چھو کر دھیماسا مسکرائیں۔

عباد کی پہلی شادی جتنی شاندار تھی اسکا انجام اتنا دردناک تھا مگر ادا کیانی چاہتی تھیں یہ خوبصورت آغاز اب انکے عباد کی کامل خوشی بنے۔

Posted On Kitab Nagri

ساری چیزیں سمیٹ کر وہ انھیں خود باہر لائیں تو آگے عباد ادا جان کو لینے ہی آرہا تھا۔

وہ آج ناجانے کیوں دادو کے پاس ہی رہنا چاہتا تھا۔

انکے لیے نرم بستر فاطمہ پہلے ہی لگوا چکی تھیں اور آتش دان میں ہلکی سی آگ جلانے بھادی تاکہ کشادہ کمرہ گرم رہے مگر یہاں آتے ہوئے عباد نے بھلے سار اوقت ماسک لگا رکھا تھا مگر گرد و غبار سے اب اسکی حالت تھوڑی الجھ رہی تھی جسکا اندازہ ادا صاحبہ کو تب ہوا جب وہ انکی گود میں سر رکھے لیٹا اپنی آنکھیں دبائے بار بار گہرے سانس بھر رہا تھا۔

"تم ٹھیک ہونا؟"

نرمی سے اسکے بال سہلاتیں وہ فکر سے بولیں۔

جب بھی اسے اس مسئلے کی شکایت ہوتی تو اسکی بھوری آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور ان میں نمی آ جاتی۔ چہرے کے مسلز کھینچ جاتے دباو اور درد ہونے لگتا اور سانس لینے میں مشکل ہوتی مگر وہ ہمہ وقت اپنی میڈیسن پاس رکھتا تھا ورنہ اسکا یہ مسئلہ اس قدر سنگین ہو جاتا کہ ڈاکٹر کی سپیشل کئیر کے بنا اسے سکون نہ آتا۔

"لگتا ہے یہ جگہ بھی اب مجھے قبول نہیں کرتی پہلے کی طرح، لیکن آج اس تکلیف کے باوجود سکون سا ہے۔ منہا نے اقرار دے دیا۔ لیکن ادا جان مجھے ایسا بھی محسوس ہو رہا ہے جیسے میں کوئی منافقت کر رہا

Posted On Kitab Nagri

ہوں۔ گل مینے مرگئی، میرا بچہ غائب ہے اور میں اتنا خود غرض ہوں کہ صرف اپنے سکون کا سوچ رہا "

بہت خوشی کے بعد بھی وہ دادو کے سامنے اپنی تکلیف چھپانہ پایا، اسکی سرخ آنکھیں جن سے ناجانے پانی بہہ رہا تھا یا آنسو، پیار سے چھوئے وہ جھک کر اسکے بال ہٹاتیں بوسہ دیے تھکا سا مسکرائیں۔

"گل کی اتنی ہی زندگی تھی میری جان، اور تم اپنی اولاد کو ڈھونڈ لو گے مجھے یقین ہے۔ خود کو تکلیف نہیں دیتے بچے، پہلے ہی طبعیت بگھڑی لگ رہی۔ یوں کرو گے تو تمہاری دادو جو تمہیں دیکھ کر سانس لیتی ہیں بے حال ہو جائیں گی "

وہ لاکھ سمجھا لیتیں وہ اس گلٹ میں مکمل ڈوبا نیت میں مبتلا تھا، گاہے بگاہے گلابنے پر وہ گھانسنے لگتا اور اسے لگ رہا تھا فلو بھی ہونے والا ہے۔

"محبت تو ایک بار ہوتی ہے، پھر دادو مجھے کیوں ہوئی دوبارہ۔۔۔۔۔ آپ مجھے اس تکلیف سے نکال دیں ناں "

www.kitabnagri.com

وہ بالکل کسی چھوٹے بچے کی طرح تڑپ اٹھا۔

"محبت کے بعد اگر محبت ہو جائے تو سمجھو اصل محبت اب ہوئی، پہلی تو محبت کا وہم تھا۔ گل مینے اور تمہاری عادات بالکل الٹ تھیں وہ بس اک حسن کا جھونکا تھی، اک خمار تھی، اک جنون تھی، وہ تمہیں اپنا اسیر بناتی آئی ہے۔ شاید جب نیا نیا خمار چڑھے تو انسان کو یہی لگتا اسے محبت ہوئی، لیکن محبت تو وہ ہوتی

Posted On Kitab Nagri

ہے عباد جو سحری میں پیے گئے آخری پانی کے گھونٹ جیسی ہو۔ نہ اسکے بعد کوئی طلب باقی رہے نہ کوئی پیاس "

نرماہٹ کے سنگ وہ عباد کی پیشانی پر اپنا ہاتھ سہلاتیں اسکے بیقرار سلگتے دل پر اک بوند ابر برسا گئیں
تھیں، وہ جیسے یکدم شانت سا ہوا۔
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"اور اگر منہا یہ سچائی جاننے کے بعد مجھ سے دور چلی گئی "

وہ اس بار پھر سے خدشوں میں اتر گیا۔

اسی لمحے دوسری طرف وہ بھی دادا کی گود میں سر رکھے اپنے سینے سے لگا کر سلائے احد کو دیکھتی اداس سی تھی۔

"اگر وہ احد کی سچائی کے بعد اسے دھتکار گئے تو میں احد کو اور آپکو لے کر ان سے بہت دور چلی جاؤں

گی۔۔ احد تو سانس ہے منہا کی اور جو احد کا نہیں وہ منہا کا بھی نہیں "

اپنی جان سے عزیز احد کی معصوم آنکھیں باری باری چومتی وہ بھی دادا کو اپنا فیصلہ سنار ہی تھی جو خود کسی فکر و اضطراب میں تھے۔

"کیسے جائے گی، جب یہ جانے گی کہ تمہاری اصل خوشی ہے تو یہ ظلم نہیں کرے گی۔ وہ بہت معصوم

اور رحم دل ہے "

www.kitabnagri.com

عباد کے ڈرہٹائیں ادا اسکے منتظر چہرے کو تکتیں مان سے بولیں جو بالکل بھی ٹھیک نہ تھا۔

ڈسٹ الرجی اسکے پرو قار و توانا وجود کو یونہی جنجھوڑ ڈالتی تھی۔

"دادو یہیں سو جاؤ۔۔۔ آپکے پاس کم از کم مجھے کوئی تکلیف تو تنگ نہیں کرے گی "

Posted On Kitab Nagri

انکے آرام سے نرم تکیے سے ٹیک لگا کر نیم دراز ہونے پر وہ معصوم سی خواہش کرتے بولا جس پر وہ دل و جان سے مسکائیں۔

"سو جاؤ، میں بھی کہاں سو سکتی ہوں جب میرا بچہ اتنی تکلیف میں ہو۔ میڈیسن لے لی ہے ناں تم نے۔۔۔ اگر کہو تو منہا کو کہوں دودھ گرم کر دے۔ اس سے تقویت ملے گی "

ادا جان اسکے سرخ ہوتے چہرے کو تکتیں اس بار فکر سے استفسار کرتی اسکی گال سہلائے بولیں مگر وہ اس وقت کچھ بھی نہیں چاہتا تھا۔

جاننا تھارات مشکل ہے، دوا صبح تک اثر کرے گی اور پھر سے ایک دورات تو اسکی یہ حالت رہنی ہی تھی۔

تیسری طرف بہت دنوں بعد اپنے سراج کی موہنی صورت دیکھتیں فاطمہ کب سے اسکے پاس بیٹھیں اسکے چہرے کو ہی رشک سے تکتی جا رہی تھیں۔

معراج تو اس سے باتیں کرتا کرتا سو گیا تھا مگر اپنے سکھ ماں سے کہنے کو وہ بیقرار تھا۔

"سنجھال لے گانا اُسے "

فاطمہ نے آس سے اسکے ہاتھ کو جکڑے پوچھا تھا، سراج کی جھکی نظر، تھکن سے اٹ کر ماں پر جمی۔

"شاید، آپ جانتی ہیں کتنے آنسو دیے ہیں اس نے مجھے لیکن جب بازی میرے ہاتھ آئی تو میں اسے ایک

آنسو بھی نہیں دے پایا ماں، کاش آپ نے مجھے تھوڑی بے رحمی بھی سیکھائی ہوتی۔ کم از کم اپنا دفاع کچھ

Posted On Kitab Nagri

وقت اور کر لیتا۔۔ مگر نہیں کر سکتا، آپ جانتی ہیں اس لڑکی کے سامنے میں مضبوط ترین اور ہمت والا شخص بھی اپنا دفاع نہیں کر سکتا "

بے بسی کی شاید آخری حد تھی کہ وہ ماں سے اپنی تکلیف کہتا کہتا اپنی آنکھیں سرخ کر بیٹھا۔
فاطمہ خود آزرده ہوئیں۔

"اب تو صلے کا وقت ہے ماں کی پیاری جان، اب یہ بکھرا دسمیٹ لے اپنا۔ مجھے یقین ہے وہ تجھ سے محبت کیے بنا رہے ہی نہ پائے گی۔ وہ بہت بدلی لگی، اسکی آنکھوں میں جھانکا ہے تُو نے، وہاں کتنی اذیت دفن ہے۔ محبت کی بہت قسمیں ہوتی ہیں سراج، ان میں ایک سفید پوش بھی ہوتی۔ اگر وہ بکھر ہی گئی ہے تو اسکے ٹکڑے مزید بکھیرنا تجھے زیب نہیں دے گا۔ اسے ساری غلطیوں پر معاف کر دینا۔ باقی میری دعائیں میرے سارے بچوں کے لیے ہی ہیں "

اور سراج نے حیرت سے ماں کی یہ باتیں سن کر گہری سانس کھینچی، کیا اسکے علاوہ دنیا ساری نے فارسیہ کی تکلیف دیکھ لی تھی۔

www.kitabnagri.com

یہ کیسے برداشت کرتا وہ کہ فارسیہ کی تکلیف یوں سرعام ہو۔

ماں کے گلے لگ کر وہ ان سے دعائیں لیتا تیزی سے باہر نکلا، گہری رات اور ہر طرف چھائی خاموشی اسے کانٹے لگی۔

سب سوچکے تھے اور شاید فارسیہ بھی، وہ غیر ارادی طور پر اسکے کمرے کی سمت دیکھنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

دل پر ہاتھ رکھے ناجانے کو نسی تکلیف دبائی۔

"نہیں فاریہ، میں تمہیں مزید تکلیف نہیں دے سکتا۔ مجھے حقیقت بتانی ہوگی "

کچھ سوچ کر وہ اپنی سیاہ قمیص کی جیب سے اپنا فون نکالے فاریہ کا نمبر کھولے اس پر میسج ٹائپ کرنے وہیں باہر دھری آرام دہ بانس کی کرسی پر بیٹھا۔

وہ جو اندر بستر پر لیٹی ایک ہاتھ بیڈ سے نیچے لٹکائے قالین کے دھاگے نوچنے میں محو تھی، میسج ٹون پر کسمسا کر سیدھی ہوئی۔

ہاتھ بڑھا کر فون اٹھایا تو سراج کا نام دیکھتے ہی اٹھ بیٹھی۔

"نہیں نہیں آرہی تو باہر آ جاؤ، بات کرنی ہے تم سے "

سراج کا میسج پڑھے وہ بنا کچھ سوچتی اٹھ کر جوتے پہنے دروازے تک تو آئی مگر پھر ناجانے کیا ہوا کہ وہ وہیں رکی، چہرے پر صدیوں کی تڑپ آن ٹھہری۔

"نہیں آنا مجھے تمہارے پاس، تم مجھے خود سے پہلے سے زیادہ دور بٹھو گے۔ مت آزماؤ مجھے کہ میں اپنی جان لے بیٹھوں "

وہیں برسات کی مانند اُسکی چھلکتی آنکھیں بھیگ گئیں اور وہ وہیں دروازے کے ساتھ لگی فرش پر جا بیٹھی۔

ٹھنڈا فرش اسکے پیر منٹوں میں سج کر گیا مگر اندر تک آگ لگی تھی جو اسے ہر حس سے محروم کر گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"فارہ"

پھر سے ہاتھ میں پکڑا فون گونجا، فارہ نے اسے اوپن کیا جہاں وہ اسے پکار رہا تھا۔

"میں تمہارا سکون چاہتا ہوں، تم کیوں بے سکون کر رہی ہو مجھے"

اپنے میسج سین دیکھ کر سراج نے کرب سے سوچا وہ پتھر بنی بس اپنے نام کو گھورتی جا رہی تھی۔

"تمہارے ہاتھ میں ڈوری تھما دی ہے

کہ جب چاہو مجھے ہنستار کھو

جب اس ہنسی سے تنگ آ جاؤ

رلاؤ

اور روتا چھوڑ کر تنہا کئے جاؤ

افیت دان دو مجھ کو

تڑپتا چھوڑ جاؤ جب بھی تم چاہو

مری دکھتی رگوں میں تیر بھی پیوست کر دو

رائیگانی کے

مری آنکھوں سے سارے خواب نوچو تم

مرے ہر زخم کو تم بے رخی کی دھار سے کر چو



www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

کریدو، خون رسنے دو

یہ جیون چھین کر بے جان کر دینا یوں زندہ جان کو مردہ بنا دینا (مگر سانسیں بھی چلتی ہوں، تمھاری ہی کرامت ہے)

سو جب چاہو مجھے میری ہنسی سے بے دخل کر دو

یا جب چاہو یہ سارا مسئلہ چٹکی میں حل کر دو

تمھاری دسترس میں ہوں تمھارا حکم چلتا ہے

کہ کٹھ پتلی بنی ہوں بس جب چاہو سراہنا اور جب چاہو
نظر انداز کر دو "

سراج علی نے آزر دگی سے اسکے بھیجے میسج کو زیر لب دہرایا، کیا وہ اس کی وجہ سے اتنے ذہنی دباو میں
ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"فارہ لسن ٹومی "

اگلا میسج سین نہیں کیا گیا تھا، وہ روتی ہوئی اٹھ کر واپس چلی گئی اور فون بھی آف کر دیا۔

اور سراج علی افیت میں مبتلا یہ رات کا ٹارہ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ابھی ہی ناشتے سے پہلے حارث کے لیے ناجیہ کے حکم پر بنانا شیک لائی تھی، اور توقع کے برعکس وہ نہ صرف اٹھ چکا تھا بلکہ گلاس وال کے پردے ہٹائے مدھم مدھم صبح دردناکی سے دیکھ رہا تھا۔
عائشہ نے بنا آہٹ کیے شیک کا گلاس میز پر رکھا اور محتاط سے چند قدم فاصلے پر آکر رکی۔

"حارث سر آپکا شیک، ناجیہ میم نے تاکید کی ہے اسکے بعد ہی آپکو ناشتہ کرنا ہے "

عائشہ کی نرم آواز پر وہ لڑکھڑا کر مڑا، پولیس کے تشدد کا اثر بھلے کم ہو چکا تھا پر اسکے بظاہر خوبصورت چہرے پر نیل اور نشانات درج تھے، جسم میں بھی درد تھے جسے وہ بیان کرنے سے قاصر تھا۔
"مجھے کچھ نہیں چاہیے، مجھے اکیلا چھوڑ دو "

بننا عائشہ کو دیکھتا وہ صوفے پر آکر بیٹھا اور آزر دگی سے اسے جانے کا کہتا خود سر صوفے سے ٹیک گیا۔
ناجانے کیوں مگر عائشہ کو اسکی حالت پر رحم آیا۔

وہ بہت سالوں سے یہاں کام کر رہی تھی، بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ ناجیہ ہی اسے لائی تھی۔
وہ یتیم اور بے سہارہ تھی جسے کام کی ضرورت تھی اور شاید ناجیہ نے یہ واحد نیکی کی ہوگی کہ اسے پیلس میں نوکری دی۔

لیکن وہ شروع سے حارث کیانی سے ڈر کر رہتی تھی، وہ اکثر اسے بہکی ہوئی نگاہوں سے دیکھ کر حراساں کر چکا تھا و سر آئے دن اسکے سکینڈلز، لڑکیوں کے ساتھ گزاری شاموں کی داستانیں، اسکا جوئے کا ڈا

Posted On Kitab Nagri

رن کرنا، آئے دن اسکا عباد سے انہی برائیوں پر لیچکر لینا لیکن اس حادث کی یہ عبرت اسے خوف سے نکال گئی تھی۔

اسے یقین تھا کہ انسان اگر سدھرنے پر آئے تو اپنے گندے ماضی کے سارے داغ دھونے پر قادر ہے۔

وہ اسے شروع سے اچھا تو لگتا تھا مگر حادث کیانی کے اندر موجود لاتعداد برائیاں، عائشہ کو اسکی سمت سے دل صاف کرنے سے منع کرتی تھیں، وہ شاید اتنا برا نہیں تھا جتنا اسے اسکی ماں کی تربیت نے بنا دیا تھا۔
"آپکو سروائیو کرنے کے لیے کھانا پینا ہوگا، نہیں تو آپ اس افیت سے نہیں نکلیں گے۔ بھلے آپ نے بہت گناہ کیے مگر آپ جب تک انکا اعتراف نہیں کرتے یہ افیت برقرار رہے گی، اور اعتراف کے لیے آپکی یادداشت کا آنا ضروری ہے"

اپنی طرف سے وہ اس بکھرے شخص کو ایک صحیح راہ دیکھا رہی تھی مگر پلوں میں حادث کیانی کے چہرے پر خفگی اتری اور وہ پھری موج سا اٹھ کر عائشہ تک پہنچا اور ایک ہی جھٹکے سے اسکی بازو پکڑ کر جھٹکا دیا۔
وہ بچاری تو نیکی کرتے پچھتائی اور پھر حادث کی سیاہ آنکھیں اسکے پورے جسم کو لرزائ گئیں۔

"دیکھو میں اس وقت ایک پاگل ہوں، اپنا یہ بھاشن سنبھال لو ورنہ جان سے جاوگی۔ تم مجھے یہ سب کہہ کر مارنے آئی ہوناں، تم چاہتی ہو میں مر جاؤں۔ وہ عورت جو خود کو میری ماں کہہ رہی تھی وہ بھی چاہتی ہے میں مر جاؤں۔ وہ آدمی جس نے مجھے جانور کی طرح پیٹا وہ دیکھا تھا میں نے مجھے نفرت سے دیکھ رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

جیسے میری جان لینا چاہتا ہو۔۔۔۔۔ تم لوگ کیوں نہیں سمجھ رہے مجھے نہ تم سب کی فکر چاہیے نہ محبت
نادیکہ بھال۔۔۔۔۔ مجھے۔۔۔۔۔ م۔۔۔۔۔

خونخوار ہوتا وہ بڑبڑاتے بڑبڑاتے یکدم ہی اپنا ٹیسوں سے پھٹتا سر تھا مے اس سے پہلے گرتا، عائشہ نے اپنا
کمزور سہارا سے بنا سوچے دیا اور وہ بھی جیسے اسکے کندھے کے گرد بازو حائل کیے بمشکل اسکے ساتھ لا کر
بیڈ پر بیٹھانے تک ہوش میں رہا اور بیٹھتے ہی وہ وہیں بیڈ پر سر گرائے لیٹ گیا۔

عائشہ کے ہاتھ پیر پھول گئے تھے۔

فوری وہ ناجیہ تک پہنچی تھی، حارث کی اپنی کی گئی خطائیں اسکی جان لے رہی تھیں اور یہ دیکھنا اس وقت
کئی لوگوں کے لیے کٹھن تھا۔



دوسری طرف صبح کا ناشتہ بھی دیسی گھی کی چوری اور تازہ مکھن اور مزے دار لوازمات سے کیا گیا، رات
میڈیسن لے لینے کے باعث بظاہر تو عباد کی طبیعت سنبھل گئی مگر اسکے پورے فیس میں دباؤ اور درد تھا،
سینے میں بھی گھٹن تھی مگر وہ سب کے سامنے نارمل تھا، اور دیسی چیزوں سے اس نے مکمل پرہیز کیے
کچھور کے شیک کے ساتھ بریک فاسٹ کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے علاوہ اسکے لیے ناشتے میں تازہ پھل تھے اور سب اسکے پرہیز پر فکر مند بھی تھے مگر اس نے ٹھیک ہونے کا اطمینان دلا کر سب کو بے فکر کر دیا تھا۔

فارہ کو نکاح کے بارے بتانے کا فیصلہ بھی عباد نے اس وقت لیا جب ناصر ف پورا گھر دھیماسا سجا دیا گیا بلکہ نکاح خواں بھی آگئے۔

وہ کمرے میں بیڈ پر ایک طرف رکھے نکاح کے اس جوڑے کو دیکھتی صدمے میں تھی جب عباد اسکے پاس ہی بیٹھا اسکی پتھرائی آنکھوں کو دیکھنے لگا۔

فاطمہ اور ادا صاحبہ دوسرے کمرے میں منہا کو تیار کرنے کے بعد اب اس طوفان کے تھم جانے کے لیے دعا گو تھیں۔

"تم نے دھوکہ کیا میرے ساتھ عباد"

وہ قہر آلود آنکھیں اٹھا کر عباد کو دیکھتی باقاعدہ چینیچی جو سفید کلف لگے سوٹ پر سیاہ چادر اوڑھے نہایت جاذب اور حسین لگ رہا تھا، طبعیت کی ناسازی نے اسکی آنکھوں کے گوشے گلابی کر دیے تھے۔

"دھوکہ تم نے کیا، دل میں سراج علی کو رکھ کر میرے سر پر خود کو تھوپنے چلی تھی۔ کیا تم واقعی نہیں جان سکی فارہ کہ تم کیا چاہتی تھی۔ منہانہ آتی، سراج کی توجہ نہ ہتی تو تم کبھی اس اذیت ناک گیم کو نہ روک پاتی۔۔۔۔۔ تم ہار گئی اس فساد کو مچانے میں جو تمہاری ماں چاہتی تھی۔ اب جلدی سے یہ پہن لو،

نکاح خواں آتے ہوں گے"

Posted On Kitab Nagri

تند ہی اور ناراضگی سے جتنا توہ اٹھا تو وہ بھیگی آنکھیں ہزار ہا برس سے روکنا چاہتی تھی پر نہ روک سکی، مگر اس نے عباد کی ہتھیلی ضرور جکڑی۔

"تم نے اپنے جرائم کا اقرار کرنا ہوا تو اجازت ہے، میں تمہیں چاہ کر بھی سزا نہیں دوں گا کیونکہ تم سراج کے نام لگ چکی ہو گی۔۔۔۔۔ لیکن ایک بات ضرور کہوں گا کہ اگر تم نے سراج کو کوئی تکلیف دی یا دینے کی کوشش کی فار یہ تو یاد رکھنا تم سے اگلے پچھلے سارے حساب لوں گا "

آنکھوں میں دکھ بھرے وہ اپنا ہاتھ اس ناپسند لڑکی کے ہاتھ سے چھڑوائے باہر نکلا، اور وہ سسکیاں دباتی رہ گئی۔

آنکھیں بھیگ کر متورم ہوئیں وہیں کچھ ہی دیر میں گاؤں کی چند لڑکیاں اور عورتیں آئیں، اب یہ منظر تھا کہ منہا اور فار یہ ہلکے گلابی سلک اور جالی کے بہت خوبصورت گونٹاپٹی کے جوڑوں میں کسی سلطنت کی ملکائیں لگ رہی تھیں، پھر ادا جان، فاطمہ صاحبہ اور معظم صاحب جنہوں نے پیارے سے احد کو اٹھا رکھا۔

منہا بھی خوش نہیں تھی، بہت سے وسوسے اور دکھ اسے بھی لاحق تھے۔

مگر وہ لمحہ جب ان سے انکے محرم کو قبول کرنے کا پوچھا گیا دونوں پر الگ نوعیت سے اتر۔
فار یہ کا دل تکلیف سے پھٹ گیا، کتنی بڑی افیت تھی کہ جیسے اب تک صرف دھتکارہ اسے اس رب کے سامنے قبول کرنا پڑ رہا تھا، ناں کی تو گنجائش کہاں تھی، اسے لگ رہا تھا ناں کی تو جان چلی جائے گی۔

Posted On Kitab Nagri

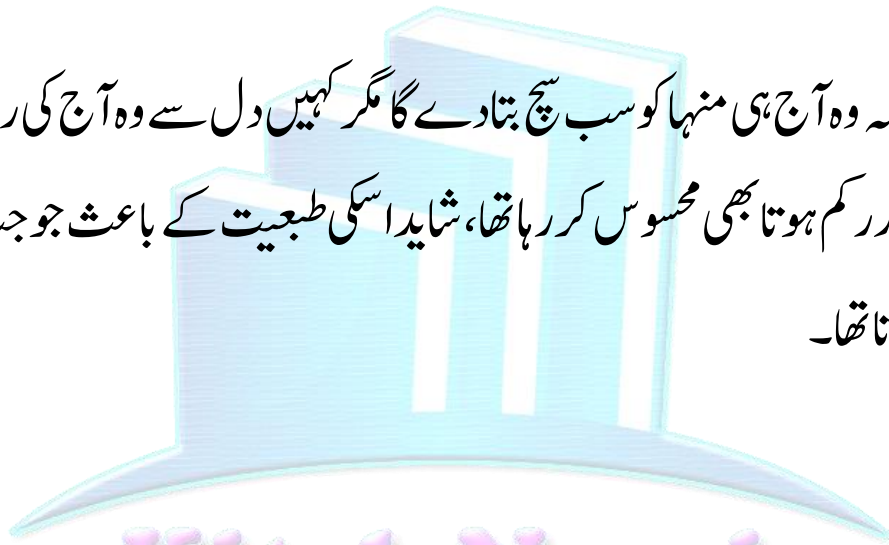
اور منہا سلطان جس کو خود سے بہت بہتر اور چاند کی طرح آسمان پر چمکتے انسان کا ساتھ ملا، وہ اتنی خود غرض نہ تھی کہ اس لمحے بھی اپنے جذبات کا سوچتی بلکہ اس نے کہیں دل سے احد کا سوچا تھا۔ سراج علی کو بس فاریہ کی فکر تھی، مگر عباد آج ہر فکر سے حقیقت میں آزاد ہوا تھا۔ وہ لڑکی جو بہار کی طرح اسکی بوسیدہ ذات پر اتری اب اسکی زوجیت میں تھی، وہ منہا سلطان سے منہا عباد کیانی بن کر کسی غرور میں نہ تھی بلکہ شاید وہ اسے زندگی کا اک نیا امتحان تصور کر رہی تھی۔ اور پھر فاریہ، پلوں میں اس شخص کی ہو گئی جو اسکی واحد چاہ تھا مگر ایسے تھوڑا چاہتی تھی وہ اسے کہ اسکی ذات پچھتاوے اور پشیمانی کے آنسوؤں میں بھیگی تھی اور اس پل اسے فاریہ کیانی سے فاریہ سراج علی بننے کا شرف سونپ دیا گیا تھا۔ یہ نکاح بہت محدود لوگوں کے علم میں تھا، اور انکی سادگی نے گاؤں کے معززین کو باتیں کرنے کا موقع ہی نہ دیا۔ کسی نے یہ نہ کہا کہ عباد حشمت کیانی نے کیوں بیوی کا کفن میلا ہونے سے پہلے دوسرا نکاح کر لیا کیونکہ یہاں اسے ہر کوئی جانتا تھا، ہر کوئی عباد کی خوشی کا طلب گار تھا۔ اور اس گاؤں کے لیے منہا توروشنی کی امید تھی جس نے عباد کے اجرے دل کو اتنی جلدی بسا دیا تھا۔ کسی نے بھی یہ نہ کہا کہ وہ خود غرض شخص ہے، بھلا مرنے والوں کے ساتھ کون مرا ہے آج تک۔

Posted On Kitab Nagri

اور یہاں کی مٹی بھلے عباد کو اس نہ تھی مگر یہاں کے لوگوں کا خلوص اور انکی عباد سے محبت والہانہ تھی۔

عباد، ادا جان، منہا، احد اور معظم صاحب اب آبائی حویلی جانے والے تھے کیونکہ وہاں ہی اب انکا ویکم ہونا تھا جبکہ فار یہ کو سراج علی کے سپرد کیے وہ اب کچھ دن خود بھی اپنی زندگی کے معاملات دیکھنا چاہتا تھا۔

اس نے فیصلہ لیا تھا کہ وہ آج ہی منہا کو سب سچ بتادے گا مگر کہیں دل سے وہ آج کی رات یہ سب منہا کو کہنے کا حوصلہ اپنے اندر کم ہوتا بھی محسوس کر رہا تھا، شاید اسکی طبیعت کے باعث جو جب جب بگھڑتی وہ تھوڑا کمزور پڑ جایا کرتا تھا۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

☆☆☆☆☆☆☆☆

"وہ میرے کئی راز جانتا ہے۔ اسے یہ پیسے فوراً پہنچا دو اور کہنا کہ اب دفع ہو جائے اور اگر وہ پولیس کے ہتھے چڑھتا تو پولیس سے پہلے میں اسکی جان لوں گا "

اپنے ایک وفادار آدمی شاکر کے ہاتھ وہ پیسے دیے اسے ساتھ ساتھ کہتا خود کنپٹی مسئلے واپس رولنگ چیئر پر بیٹھا جواسکے بیٹھتے ہی حرکت کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"جی سائیں اگر آپ حکم کریں تو اسے ایک آدھ ڈوز دے دوں، آج آپ اسکا منہ بند کریں گے تو کل وہ زیادہ کی مانگ کرے گا۔ اور اسے زندہ رکھنا آپکے لیے آپکے مستقبل کے لیے خطرہ ہے "

شاکر نے تھوڑا دھیمہ ہو کر اپنی بھی تجویز دی مگر اس وقت سرور کا شیطانی دماغ سُن تھا۔

"اس زلیل کو میں خود ماروں گا اپنے ہاتھ سے۔۔۔۔۔ وہ اس سے پہلے بھی میرے کہے پر کئی لوگ مار چکا ہے۔ جانتا ہوں وہ ایک خطرناک کلر ہے لہذا یہ الیکشن ہو لیں پھر اسکا کام خود تمام کروں گا۔ فی الحال میں کوئی وبال سر نہیں لے سکتا۔ تم جاو اسے یہ پیسے دو اور کہو دوبارہ شکل مت دیکھائے "

سرور اپنے تئیں ایک بڑی گیم کھیل رہا تھا اور شاکر بھی حکم ملتے فوری روانہ ہوا۔

مگر شاکر اپنی طرف سے فاضل کو انجام پہنچانے کا منصوبہ کر کے نکلا تھا۔

گھنے جنگل کے عین وسط میں وہ نقاب پوش شاکر اس منتخب کردہ درخت کے پاس پہنچ کر رک چکا تھا،

شاکر آیا تو دس لاکھ لے کر فاضل کو مارنے آیا تھا مگر جیسے ہی اس نے پیسے کا بیگ بڑھا کر اپنی گن نکالنی چاہی، اس تاریک ہوتی شام میں اک دلخراش دھاڑ گونجی۔

فاضل گو جانے اس آدمی سے بیگ بھی لیا اور ساتھ اسے ایک ہی گھونسا رسید کیے زمین پر دھکا دیے عین اس سکتے شاکر کے اوپر جھکے اسکا جبرِ ادب بچے تلملایا۔

اسکا بھیانک چہرہ خونی بھیرے جیسا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"غلطی سے بھی فاضل گو جا کو نقصان دینے کی کوشش کی تو تیرا وہ سرور پھانسی کے پھندے جا چڑھے گا۔ اسے بھی بتا دینا کہ فاضل سینے پر وار کرنے والے بہادر دشمن کی تو تعظیم کر سکتا مگر پیٹھ پیچھے اپنے ہی مالک کے وار کو معاف نہ کرے گا "

روح فنا کرتے انداز میں وہ سلگ کر اس کو ایک اور مکار سید کیے اسکا جبر از خمی کیے اٹھ کر فوری جنگلی جھاڑیوں کی سمت بھاگ گیا۔

کیسے بھی کر کے سرور کا وہ آدمی شاکر واپس پہنچ کر فاضل کا پیغام سرور کو دے چکا تھا جس سے اس میں خوف و سنسنی کی لہر دوڑ گئی تھی اور فی الحال اس کے مطالبے الیکشن تک چپ چاپ ماننے کا فیصلہ لیا۔ پھر دوسری طرف اسی روز شام سات بجے زین اپنی آٹھ رکنی ٹیم کے سنگ اسی مخبری والی جگہ تو پہنچ گیا مگر ایک بار پھر دیر ہو چکی تھی۔

وہاں ٹوٹی پھوٹی چند لکڑیاں اور کھانے پینے کے لوازمات کے ٹکڑے ملے تھے اور آگ جلانے کے لیے ایک طرف آدھ جلی لکڑیاں بھی تھیں۔

"وہ پھر ہمارے ہاتھ سے نکل گیا، ناجانے کیا چاہتا ہے یہ معاملہ۔۔۔ کیوں۔۔۔ کیوں آخر ہر بار ناکام ہو رہے ہیں ہم "

بے بسی تھی یا شاید تکلیف کہ وہ پوری قوت سے مکادرخت کے تنے پر مارے دھاڑا، ناکامی پر ناکامی اسے عتاب زدہ کر چکی تھی مگر وہ فیصلہ کر چکا تھا کہ عباد کی واپسی تک وہ ہر صورت اس شخص کو پکڑ لے گا۔

Posted On Kitab Nagri

افیت کا مقام تو تھا ہی یعنی وہ جب جب کسی انجام کے قریب پہنچ رہا تھا، سارا معاملہ خراب ہو جاتا۔ پہلے عباد کی گاڑی پر فائرنگ، پھر اسکی بیوی کی موت، بچے کا اغوا، عین وقت پر ہو سپٹل کے سارے کیمروں کا بند ہونا، ہو سپٹل سے حارث کا ملنا مگر ذہنی یادداشت کھو جانا، پھر سکیچ کا کھو جانا اور اب کئی دن سے فاضل گوجا کی تلاش میں ناکامی مگر کہیں دل سے وہ یہ بھی جانتا تھا کہ یہ تلاش عنقریب کامیاب ہوگی۔

تیسری طرف حارث کی ابتر حالت پر ناجیہ گہری فکر مند تھی اور عائشہ کو بھی صبح حارث کی باتیں ابھی تک الجھائے ہوئے تھیں۔

چوتھی طرف سراج علی کا گھر آج فاریہ کی موجودگی سے مہکا ضرور تھا مگر وہ ہنوز ڈھیٹ بنی تھی، فاطمہ نے خود جا کر اسے کھانا کھلانا چاہا مگر وہ اپنے دوپٹے کو نوچ کر اپنے نکاح کے جوڑے کو بے دردی سے اتار کر اپنے ازلی ٹراوز شرٹ میں لپیٹی مسلسل منہ سے بیٹھی کھانے کو انکار کرتی رہی۔

خود سراج کو جب فاطمہ نے آکر اسکے اس رویے کا بتایا تو وہ انھیں مطمئن کرتا خود کھانا لیے کمرے کی جانب لپکا۔

منہا کا حویلی میں ویلکم اسکی شان کے مطابق ہوا تھا، وہ سب شام تک آئے تھے۔

حویلی کے ملازمین نے پہلے ہی حویلی کے کچھ رقبے کو سجاوایا تھا، باقی احداور معظم صاحب کے کمرے کے علاوہ منہا اور عباد کے کمرے کی خاص طور پر سجاوٹ عمل میں لائی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے علاوہ ادا جان تو اس دل سے جڑی چار دیواری میں آتے ہی شاد ہو گئیں، یہاں انکی زندگی کے بہترین دن گزرے تھے جب وہ اپنے سائیں کے ساتھ یہاں بیاہ کر آئیں، یہیں فارس اور آرش کی پیدائش ہوئی، یہیں انکے بچوں کا بچپن گزرا اور پھر دس پندرہ سال تک تو عباد بھی یہاں رہا، تب فاریہ اور حارث بہت چھوٹے تھے مگر اسے اچھے سے یاد تھا کہ اس حویلی میں وہ بادشاہ کی زندگی گزار کر بڑا ہوا ہے۔
منہا کو یہ سچا سنورا ماحول خوف میں مبتلا کر رہا تھا، اور پھر محض نکاح کے بعد ہی اسے یوں عباد کے پاس سو نپ دیا جانا اسکی روح فنا کر رہا تھا۔

اس نے تو صرف نکاح سمجھ کر تھوڑی ہمت دیکھا دی مگر جب ملازمہ اسکو اس سچے خوبصورت شاہی کمرے میں لائیں تو منہا ایک لمحے جی جان سے کانپ اٹھی۔
خواب گاہ پر ڈھلکے پردے، نرم تکیے، کنارے پر رکھے گلاب کی پتیوں کے بکھراؤ، کہیں کہیں دیپک راگ چھیرتیں دھواں اُگلتی موم بتیاں، اک طرف کھلی کھڑکی جو باہر گرتی رات کی سیاہی دیکھانے کا موجب تھی۔

www.kitabnagri.com

اتنا سارا انتظام تو یقیناً عباد کے علم میں بھی نہ تھا نہ وہ منہا کے ساتھ اپنا رشتہ اس اجلت میں شروع کرنے کے حق میں تھا، ہاں اسکے ساتھ کچھ لمحے وہ ضرور چاہتا تھا۔
شام ڈھلتے ہی اسکی پھر سے بگھڑتی طبعیت بھی زور پکڑ چکی تھی مگر اسے کسی علاج کی ضرورت نہ تھی۔
کچھ وقت منہا سے بات کرنے کی خواہش لیے وہ اپنے درود باگیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

دادا نے اسے ڈھیر سی دعائیں دیے احد کو سنبھالنے کا اطمینان تو دے دیا تھا مگر وہ اس فسوں خیز کمرے میں اک سہمی تتلی کی مانند اپنے آپ کو بہتر کرنے میں لگی مضطرب تھی۔

ملازمہ اسکے لیے عام سونے کا لباس جو گہری جامنی کرتی جس کے دامن پر چھوٹی چھوٹی لیس نسب تھی اور سفید کھلے گھیرے والی شلوار کے ساتھ کریب کا دوپٹہ دے گئیں تھیں، اسکے نکاح کا جوڑا ہرگز بھاری نہ تھا مگر وہ خود کو اس سبے روپ میں خود دیکھ کر ہلکان تھی تبھی فوری بدلنے کے لیے ملحقہ واش روم میں گھس گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"نکاح کے جوڑے کی اتنی پائمالی۔۔۔"

دروازہ واکیے ابھی وہ کمرے میں داخل ہی ہوا کہ پاؤں میں فاریہ کے دوپٹے کو آتا دیکھ کر وہ دروازہ واپس بند کیے جتاتے ہوئے بولا، کھانے کی ٹرے میز پر رکھے جھک کر وہ دوپٹہ اٹھایا اور نظر فاریہ پر ڈالی جو گال تکیے سے لگائے کروٹ پر لیٹی گہرے گہرے سانس کھینچ رہی تھی۔

وہ اسکے آنے پر دل و جان سے دم سادھ گئی مگر ہلی نہیں اور اسکے یوں بے رحم رویے پر وہ اپنے اور اس بکھری لڑکی کے بیچ کا فاصلہ طے کرتا عین بیڈ تک پہنچا، وہ اپنا سفید جوڑا بدل کر ہمیشہ کی طرح سیاہ میں لپٹ آیا تھا، نا جانے کیوں مگر سیاہ اس پر چچا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے پتا ہے تم ہر کسی سے نفرت کرتی ہو لیکن کم از کم کھانے سے انکار کر کے اللہ کے رزق سے منہ مت موڑو۔ اٹھو اور کچھ کھالو "

پاس ہی اس بے جان وجود کے بیٹھتا وہ اسکے شانے پر ہاتھ رکھتا اس سے ہمکلام تھا جو اپنی انا پر پہاڑ سی جمی تھی، کیوں یہ شخص اس طرح اسکو ملا اب ماتم اس بات کا تھا۔
"فار یہ اٹھو تمہیں سمجھ نہیں آرہی "

اس بار وہ تھوڑا سختی سے اسکی بازو پکڑے ایک ہی جھٹکے سے اسے اٹھا کر بیٹھا چکا تھا جو اٹھتے ہی غرا کر اسکے ہاتھ سے اپنی بازو چھڑوائے بھیگی آنکھوں سے سراج کے دل کو زخم لگا رہی تھی۔
"مجھے تنگ مت کرو، مجھے کچھ ن۔۔ نہیں کھانا "

پلکیں فوری بوجھ سے جھکائے وہ اس قدر مشکل سے بولی کے آواز گلے میں گھٹ سی گئی۔
"تو پھر رو کیوں رہی ہو "

ہر بات فراموش کیے وہ اسکے چہرے کی جانب تکتا پوچھ رہا تھا جو وہ اسے سے چھپانے کو جھکا رہی تھی، مگر وہ اسکی ٹھوڑی پر ہاتھ کی پکڑ جمائے اسے اس سے روک چکا تھا۔
"تمہیں نہیں پتا؟ "

آس سے سوال کیا گیا، سراج تو اسکی آنکھوں میں ہلکورے لیتے درد سے چیخ کر رہ گیا۔
"پتا ہوتا تو رونا روک چکا ہوتا ابھی تک "

Posted On Kitab Nagri

وہ فاریہ سے دُگنی تکلیف میں تھا، جیسے دونوں کے پاس بہت سے شکوے ہوں مگر ایک دوسرے کی موجودگی جان لے رہی تھی۔

"جس سے نفرت کرنی چاہیے اس کو کون اتنے اہم رشتے میں لیتا ہے سراج علی؟"

ناجانے وہ اپنا کہہ رہی تھی یا سراج کا مگر اسکے ہاتھ کی گرم ہتھیلی، سراج کے دل کے مقام پر جا جمی، اور آنکھیں سوال کرتے بہت تھکن سے بھری تھیں۔

"میں نے بس احسان چکایا ہے، سمجھو تو کیا ہے تمہارے سکون کے لیے۔ اب نہیں معلوم یہ سب مجھے کتنا بے سکون کرنے والا ہے۔۔۔۔۔ کسی خوش فہمی میں مت رہنا کہ ناراض نہیں ہوں۔ ہاں نفرت نہیں کر سکتا کیونکہ جس دل میں محبت ہو وہاں نفرت نہیں رہ سکتی۔۔۔۔۔"

وہ جانتا تھا اس سے فاریہ کو زخم لگے گا پر اسے اب اس لڑکی کو اپنے رنگ میں رنگنا تھا، کم از کم وہ اسکے سامنے تو یہ اظہار دے پائے کہ وہ اسے محبت کرتی ہے۔ ہاتھ کی پشت فاریہ کی نازک گال سے سہلائے دونوں طرف آنکھوں سے بہتی نمی ہٹائے وہ سچائی سے بولا، اتنی سچائی جو فاریہ کا دم گھوٹ گئی۔ کیا وہ اس سے ناراض تھا؟ وہ مانتی تھی ناراض ہونا سراج کا حق ہے پھر بھی سانسیں اٹکنے لگیں۔

"تم نے بہت بار مجھے ظالم کہا، لیکن تم خود بہت بڑے سفاک اور سنگدل ہو"

اتنی گہرائی سے وہ پور پور اذیت کا لمحہ بنی صرف سراج کی قربت کو ترستی ہوئی تڑپ بنی تھی اور وہ کس آسانی سے اسکی حالت زار سے دامن بچا نکلا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ شکوہ اس لڑکی کے ہونٹوں پر جس طرح مچلا ویسے ہی لگا اسکے ہونٹ کٹ گئے ہوں، وہ لب کاٹتی یہ کہہ کر منہ موڑ گئی۔

اور وہ اسکے رخ موڑ لینے پر تلخ سا مسکرایا۔

جھک کر اپنا چہرہ اسکے موڑے چہرے تک لایا اور نرمی سے اپنے لبوں سے فار یہ کی نم ہوتی گال چھوئی، یہ اتنا غیر ارادی تھا کہ وہ تڑپ کر رخ واپس موڑے شکوہ کناں سی آنکھیں سراج کی آنکھوں میں ڈالے اسکے ہونٹوں سے سرزد ہوئی اس جسارت کی وجہ جاننے کو بیقرار تھی۔

"ضروری نہیں ہوتا کہ جو بُرے ہیں وہ بُرے بھی لگیں، ہاں ناراض ہوں تم سے کہ تم نے مجھے بہت سی تکلیفوں سے گزارا لیکن تمہارے لیے خود کے دل کی جڑوں تک اتری چاہت کھرچ کر بھی نکالنا چاہوں تو مشکل ہے۔۔۔۔۔"

سراج اپنے دونوں ہاتھوں سے اسکا چہرہ سہلائے اسکی پتھرائی آنکھوں میں جھانکے جذب سے بولا، یہ شاید وقتی اثر تھا کہ وہ اپنی انا کے خول سے نکل جانا چاہتی تھی۔

اس شخص کی حواسوں سے جا لپٹی خوشبو، بڑھی شیو کی کچھ دیر پہلے کی گال پر ہوتی چھن اور اب وہ جو مزید قریب آتے ہی اسکے چہرے کے ہر خدو خال پر سائے کی طرح اترنے کو تھا، مگر کچھ تھا کہ وہ مزید آگے نہ بڑھ سکا۔

یہ نرم روح کو جنجھوڑتی اس شخص کی موجودگی اسکے ہر زخم کا علاج تھی پر وہ کہہ نہ سکتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"جھوٹ بول رہے ہو تم۔۔۔۔۔ بہلا رہے ہو مجھے"

وہ اسکے دونوں ہاتھ جھٹک کر چینخی تھی، اسکے انداز و حشیانہ ہوئے۔

اور خود سراج اسکی اس سفاکیت پر بل کھا کر رہ گیا۔

"میں کوئی صفائی دینے نہیں آیا، نہ دوں گا۔۔۔ اگر تم یہ خود اذیتی کا کھیل جاری رکھنا چاہتی تو کیا کہہ سکتا ہوں۔۔۔۔۔"

وہ اسکی بے جا نا اور سفاکی پر خفا سا اس سے پہلے اسکے پاس سے اٹھ جاتا، وہ اسکا گریبان پکڑے جھٹکا تو دے بیٹھی مگر توازن برقرار نہ رکھنے پر وہ واپس بستر پر جا گری اور اسکے ہاتھوں کی پکڑ سراج علی کے گریبان پر ہونے کے باعث وہ بھی بیٹھا بیٹھا اس پر جھک آیا، اور دل خوا خواہ ٹکرا جانے کا سبب بنتی اپنی اس حرکت پر وہ فوری گھبرا کر اسکے کالر کو چھوڑ گئی مگر سراج علی نے دھیماسا مسکرا کر فاریہ کے تن من میں آگ لگائی۔

"اگر نفرت میں تم مجھے خود کے اتنے قریب لے آئی تو کل کو اگر تمہیں مجھ سے محبت ہو گئی فاریہ تب تو تم میری جان لے لو گی"

اپنے دونوں ہاتھ فاریہ کے تکیے پر اسکے سر کے ارد گرد ٹکا کر اس پر سے تھوڑا اٹھ کر فاصلہ بنائے وہ اسکی رونے سے سرخ پڑتی ناک، ناک سے سہلائے معنی خیزی سے چمکا جس پر فاریہ نے حلق تریکے جھر جھری لی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں تم سے محبت کیوں کروں گی، جس دل میں تمہارے لیے نفرت ہے وہاں بھلا محبت کیسے آسکتی۔ تم ان خوش فہمیوں میں ہی مر جانا "

دم سادھے گھبرائی آواز مگر اعتماد کے سنگ وہ سراج کو تھوڑا سکون دے گئی، جب تک وہ اس سے نفرت کا اظہار نہ کرے سراج کو سکون کہاں آتا تھا۔

"مطلب میری جان جا کر رہنی ہر صورت، بھلا تمہارے قریب آنے پر جائے یا محبت ہونے کی خوش فہمی پر "

ناجانے کیوں مگر وہ اس بار زخمی سا ہوا، غیر ارادی طور پر اپنا چہرہ فاریہ کی گردن میں چھپائے سانس لی جسکی تپش فاریہ کے تن من میں اتری۔

اس سے پہلے وہ کچھ مزید کہتی اسکے بوجھ سے دب جاتی کراہ ہی اٹھی، جو اپنی بیٹھے ہونے کی پوزیشن پوری مہارت اور چالاکی سے لیٹ جانے میں بدلتا اسکے ساتھ ہی تکیے پر سر رکھے لیٹا جو اسکے کندھے پر پوری قوت سے مکا برساتی اس سے پہلے اٹھ کر اپنی ہڈیوں کا معائنہ کرنے بیٹھتی وہ اسکی بازو کھینچ کر واپس جھکا چکا تھا۔

"اپنا وزن دیکھا ہے کے ٹوکے پہاڑ۔۔۔ اور تم یہاں نہیں سو سکتے میرے ساتھ، جاو یہاں سے یا مجھے جانے دو "

Posted On Kitab Nagri

مسلسل پھدک کراسکی سینے پر اسے بیڈ سے جوڑ کر رکھنے کے لیے دھری بازو پرے کرتی وہ پست آواز میں کی سرگوشی پر بھڑکی مگر وہ مسکراتا ہوا بازو ہٹا کر سر کے نیچے باندھے کروٹ فاریہ کی سمت بدلے اب دوسری بازو اس پردھر چکا تھا اور دوسری بازو فاریہ کے سر کے گرد تکیے پر تھی اور ہاتھ اسکے کان سے اٹکیلیاں کرتا جا رہا تھا۔

"ماونٹ ایورسٹ کہتی تو بھی چل جاتا، آج سے تم یہیں میرے ساتھ ہی سو گئی۔ ہمارے ہاں عورتیں شوہروں سے الگ بستر لگا کر سوئیں تو برا سمجھا جاتا۔ ویسے بھی تمہیں تو بڑا شوق ہے مجھ سے لڑنے کا، قریب سے لڑ لو تاکہ میں بھی لڑائی مزے سے انجوائے کر سکوں "

شرارت کے ساتھ ساتھ حاکمانہ لہجہ اپنائے وہ مزے سے اسے آگاہ کرتا خود بھی اپنی آنکھیں بند کر گیا تھا اور فاریہ کتنے ہی لمحے اسکے لفظوں کی نرمی میں ہی کھوئی رہی، وہ اسکے پاس تھا، اتنا قریب کے نہ تو دور جانے کا خوف تھا نہ اسے یہ لگا کہ یہ شخص کبھی بھی اسے اس حق کو پالینے کے بعد دور کرے گا۔

"میں نہیں سو سکتی یہاں "

www.kitabnagri.com

اپنے کندھے کو سراج کے کندھے سے دانستہ الگ کرتی وہ مشکل سے دو چار پھر سے اٹھ بیٹھی، اور اوپر سے اس کمرے کی موہوم سہمی پر سجاوٹ اسے بے چین کر رہی تھی۔

سراج نے بند آنکھیں کھولے اسکے رخ موڑ کر دیکھنے پر خفگی سے دیکھا جو واقعی سچ ہی کہہ رہی تھی، اسکی مرجھائی صورت پر صاف صاف اضطراب رقم تھا تبھی وہ خود بھی اٹھ بیٹھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں بھلے ساتھ بیٹھے تھے پر ایک دوسرے کو دیکھنے کی کوئی کوشش نہ کر رہے تھے، شاید یہ کوئی حاوی ہوتا جذبہ تھا کہ ان کے بیچ اک ذومعنی خاموشی کا راج تھا۔

"ٹھیک ہے میں چلا جاتا ہوں، تم آرام سے سو جاو"

بہت سوچنے کے بعد اسے یہی حل نظر آیا، مگر وہ اسکے جانے پر بالکل رضامند نہ تھی تبھی اسکا ہاتھ پکڑے روک گئی اور دونوں کی نظریں پھر سے آن ملیں۔

اک سرسراہٹ سی دونوں کے وجود تک اتری، وہ نظریں جتنی تاب سہنا دونوں کے لیے کٹھن تھا۔
"جانے کا نہیں کہا، یہیں رہو"

بھاری آواز نا جانے جذبات کے باعث ہوئی تھی یاد رکھ سے مگر وہ اسکے وجود میں چھپ سی گئی، خود سراج بھی اسکے نازک وجود کو گرفت میں لیتا واپس تکیے پر سر رکھے لیٹا تو فاریہ بھی ویسی ہی اسکے سینے پر سر رکھے آنکھیں موند گئی۔

شاید یہی چاہتی تھی کہ وہ اسے اتنا حق دے کہ لگے وہ مرنے سے واقعی بچ گئی ہے۔

اس لڑکی کے پلوں میں بدلتے تیور، سراج علی کے ہونٹوں پر غضب کی مسکراہٹ لے آئے، وہ اسکے سینے سے چہرہ جوڑے مدھم مدھم سانس لے رہی تھی اور اسکی سانس کی حدت سراج کے دل تک منتقل ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اپنے آپ کو پہلی بار اتنا پر سکون محسوس کرتی وہ اپنی ہتھیلی بے دھیانی میں سراج علی کے چہرے سے جوڑے متذبذب سی سراٹھائے اسکو دیکھنے لگی جو گہری سوچوں سے نکل تو آیا مگر فاریہ کی نظر میں مرکوز ہو کر سنجیدہ ترین ہوا۔

"میں یہاں تمہارے ساتھ نہیں رہوں گی، واپس جانا ہے مجھے۔۔۔ ویسے بھی مجھے گاؤں میں رہنا پسند نہیں "

سراج کی سنجیدگی بھانپ کر وہ فوری اپنے مدعے پر آئی اور اسکی یہ بات سراج بنا کہے بھی جانتا تھا۔
"جہاں میں رہوں گا وہیں تم رہو گی، اس پر مزید کوئی بحث نہیں "

حتی طور پر اپنا فیصلہ سنائے وہ فاریہ کو مزید رنجیدہ کر چکا تھا، کیا وہ پھر سے اس پر حاکم بن رہا تھا۔ فاریہ اسکی نرمی اور عجیب سی چپ پر پہلے ہی بد مزہ ہوئی۔

"تم مجھے حکم نہیں دے سکتے خود غرض انسان "
شانے پر ہتھیلی ٹکا کر سہارہ لے کر وہ زرا اٹھ کر اس پر جھکی غرائی مگر اس بار وہ اسے دونوں بازوؤں میں بھینچ چکا تھا، اور اس کا روائی کے پیش نظر وہ اسکے حصار میں مکمل طور پر سمٹ گئی، اور مزید بحث یا کسی بات کے بجائے سراج نے ایک ہاتھ بڑھا کر مدھم جلتی لیمپ کی روشنی بھی گل کر دی۔

"اب مزید کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تم سے، سو جاو فاریہ۔ ایسا نہ ہو آج ہی تمہیں اپنی اصل خود غرضی دیکھا دوں۔ کچھ دن رہو یہاں چین سے، سب ساتھ ہی واپس جائیں گے "

Posted On Kitab Nagri

کانوں میں سلگتی سی سرگوشی پر وہ مدھم سا مسکرائی، اسکی گردن میں منہ چھپائے اسکے چہرے کا مسکراہٹ میں ڈھلنا سراج نے گہرائی سے محسوس کیا، اور وہ جانتا تھا وہ اس کے اتنے قریب ہی ٹھیک رہ سکتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

منہا چینج کیے نفاست سے دوپٹہ شانوں پر پھیلائے کھلے بالوں کو ملائٹ کے سنگ کمر پر ڈالے باہر آئی تو ابھی تک عباد کا کوئی نام و نشان نہ تھا، ہزار ہا اپنے دل کو سنبھالا مگر جگہ جگہ دھرے رنگ برنگے موسمی پھولوں کے سراپے اسے متذبذب کر رہے تھے، تبھی نظر چرائے وہ پلٹی تو دروازے سے اندر انٹر ہوتے عباد کو دیکھ کر وہیں تھم گئی۔

وہ بھی چینج کیے مکمل بلیک میں نکھرا تو لگ رہا تھا مگر منہا نے تمام تر گھبراہٹ دبائے اسکی سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھ کر فکر مندی سے بچ کا فاصلہ طے کیا اور جب وہ خود عباد کی سمت آئی تو یہ اس شخص کا دل ہزار ہا درد کے باوجود سرشار کر گیا۔

"آپ ٹھیک ہیں ناں؟ وہ آپ کو میڈیسن لیتے دیکھا تھا۔۔۔۔۔ طبعیت اچھی نہیں لگ رہی کیا ہوا ہے"

عین قریب آکر رکتی وہ عباد سے مخاطب تھی جو مدھم سا مسکرا کر اس فکر میں سر تا پا غرق حسینہ کے چہرے پر نگاہیں جمائے جواب فراموش کر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"عباد میں آپ سے پوچھ رہی "

مسلسل اپنی سمت اس ساحر کی نظریں جمی پائے وہ خود بوکھلا کر بولی۔

وہ بھی جیسے واپس ہوش کی دنیا میں لوٹے مسکرا دیا۔

"ٹھیک نہیں ہوں، لیکن اب ہو جاؤں گا "

بیچ کار ہا سہا فاصلہ کاٹے وہ عین روبرو اسکے چہرے کے پُر بہار خدو خال تکتا پر اسرار ہوا، منہا کو ایک لمحے لگا وہ برف کے قلعے میں مبھوس کر دی گئی ہے۔

وہ ناجانے کونسا اسم پھونکتا تھا کہ ہوش اڑنے میں لمحہ لگتا۔

"تم نے چینیج بھی کر لیا "

منہا کی متذبذب بوکھلائی صورت تکتا وہ اسکو سرتاپیر بھر پور نگاہ سے دیکھے تھوڑی مایوسی سے بولا اور منہا کی زبان تو گویا رہن ہوئی۔

کبھی یوں کسی کی نظریں روح تک پہلے نہ اتری تھیں اور یہ شخص تو ویسے بھی اس پر اپنا گہرا اثر رکھتا تھا۔

"جی کر لیا، آپ بتا نہیں رہے آپکو ہوا کیا ہے "

محترمہ کی سوئی تو وہیں اٹکی تھی، اور یکدم ہی وہ سینے پر ہاتھ رکھتا درد دیتے تاثرات کے سنگ کھانستا ہوا چلتا ہوا بیڈ تک آیا اور منہا نے بھی فوری لپک کر تکیہ اٹھا کر اسکی کمر کے پیچھے رکھا اور اس دوران دونوں کی نظریں بہت خطرناک ہو کر آن ملیں۔

Posted On Kitab Nagri

جھکنے کے باعث اسکا شانوں پر پھیلا دوپٹہ اتر کر عباد پر آن پھیلا اور جس طرح وہ لرز کر دوپٹہ سنبھالے نظر چرائی اس پر عباد کی مسکراہٹ اسے سخت نڈھال کر گئی۔

اپنی پوزیشن کا احساس کرتے ہی وہ فوری سنبھلی مگر وہ آرام دہ انداز سے ٹانگیں لمبی کرتے نیم دراز بیٹھتے ہی منہا کی کلائی پکڑے اسے بھی پاس بیٹھا گیا، اس اچانک افتاد پر وہ سہم کر پہلو نشین ہوئے عباد کو دیکھنے لگی، وہ اسکی جان لینے کے ارادے رکھتا تھا۔

جسم و جان تک سرد لہریں صرف اسکے دیکھنے سے ہی اترنے لگیں۔

وہ چاہتا تھا آج ہی منہا کو ساری سچائی بتائے مگر آج نجانے کیوں کچھ کہنے کی ہمت نہ تھی۔

"دراصل مٹی اور گرد سے الٰہی ہے مجھے، اور جب بھی یہاں آتا ہوں دو تین دن مشکل ہوتے۔ فکر مند مت ہو، یہ معمولی چیزیں ہیں "

عباد اسکی شکوہ کناں آنکھیں تکتا اپنی طبعیت کے بارے آگاہ کرتا غیر ارادی طور پر اپنا ہاتھ اسکی گال تک لایا، جس پر وہ آنکھیں جھکاتی اداس لگی۔

www.kitabnagri.com

وہ یہی سوچ رہی تھی کہ یہ اتفاق آج ہی اسکے سامنے کیوں آیا، دل بری طرح کانپا تھا۔

"آپ کو پتا ہے احد کو بھی سیم ایشو ہے، لیکن اللہ کا شکر ہے ابھی اسے یہ سب زیادہ ایفیکٹ نہیں کیا تھا کہ مجھے اور دادو کو اسکی اس الٰہی کا علم ہو گیا۔ کیا بہت تکلیف ہوتی ہے؟ "

Posted On Kitab Nagri

آنکھوں میں ڈھیر سی اداسی بھرے وہ اس وقت احد کے ساتھ ساتھ عباد کے لیے بھی پریشان تھی جو یہ سن کر خود تھوڑا سا کڈ ہوا۔

لیکن منہا کے آخری آس سے پوچھے سوال پر وہ اسکی آنکھ سے بہتے آنسو کو اپنی انگلی کی پور سے جذب کرتا تسلی بخش انداز میں دیکھنے لگا۔

"بہت چھوٹا ہے وہ، اللہ اسے شفاء دے گا۔ تکلیف تو ہوتی ہے لیکن آرام بھی جلد آ جاتا ہے۔ کیا تم احد کے لیے پریشان ہو؟"

اسکے سر دہاتھ تھامے وہ شروع میں اسے تسلی دیتا آخر تک اسکی چرائی جاچکی نظروں کو مرکوز کیے بولا۔
منہا کو لگا اسکے پاس جواب ہے مگر وہ بول نہیں پائے گی، وہ کسی کی تکلیف نہیں سہ پاتی تھی اور یہ شخص تو کہیں دل میں پورا دھڑکتا تھا۔

"نہیں اسکے لیے پریشان نہیں، وہ بالکل ٹھیک ہے یہاں گاؤں آ کر بھی۔ میں آپکے لیے پریشان ہوں، آپ اوپر سے بھلے مسکرا رہے ہیں لیکن آپ تکلیف میں ہیں۔ کیا آپ کو کچھ چاہیے، مجھے بتائیں میں آپکے لیے بنالاتی جس سے آپکی تکلیف کم ہو سکے"

اس وقت اسکا بس نہ چل رہا تھا کہ کسی بھی طرح عباد کی تکلیف مٹا دیتی اور وہ صدمے ہی کی کیفیت میں منہا کے یہ فکر سے چور انداز دیکھتا چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا یہ سب بس نکاح کی کشش تھی کہ وہ لڑکی اسکے لیے بیقرار ہو گئی، یہی سوچ سوچتا وہ اسکے جکڑے ہاتھ کو اپنے ہونٹوں تک لایا اور نرمی سے چوما۔

منہا اسکے اس عمل سے بوکھلائی، گال تک اس محبت بھرے لمس سے تپ گئے۔
"مجھے کچھ نہیں چاہیے، تم کافی ہو"

محبت بھری نگاہوں میں منہا کو لیے وہ پھر سے اسے مشکل سے دوچار کر رہا تھا، جسکے لیے عباد کے پاس بیٹھنا اس لیے محال تھا کیونکہ وہ ڈر رہی تھی کہیں وہ اسکی دھڑکن کا بے خود شور نہ سن لے۔
"آپ کو نیند لے لینی چاہیے، مجھے دیکھ کر کیا ملے گا"

اپنے عباد کی مضبوط ہاتھ کی گرفت میں دبے ہاتھ کی سمت دیکھتی وہ نظر اٹھا کر عباد کو بہت ہمت سے کہہ پائی، وہ اسے بیقرار لگ رہا تھا۔

اسکی آنکھوں میں اک تشنگی تھی جو منہا کے دل تک کا سارا جہاں منجمد کر رہی تھی۔

"تمہیں بنا کسی رکاوٹ کے دیکھنے کے لیے ہی تو نکاح کیا ہے، بھرپور نظر ڈال سکتا ہوں حق ہے میرا۔"

بہت کچھ بتانا چاہتا ہوں لیکن کل ہمت کروں گا۔ کیا تم اس نکاح سے خوش نہیں ہو منہا؟

اک ادھورا پن سا تھا کہ وہ تھکن زدہ ہوا، اسکے سوال پر منہا نے فوری نفی میں سر ہلایا مگر خاموش بھی نہ رہ پائی۔

Posted On Kitab Nagri

"ایسا نہیں ہے، میں خوش ہوں۔ آپ جو بھی بتانا چاہتے ہیں ضرور سنوں گی۔ آپ کی اداسی جاننے کے لیے ہی تو یکسر انجان سایہ ناطہ بنا بیٹھی ہوں۔ جسکے بارے میں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔ احد کے بعد سے تو میں نے یہ تک سوچ لیا تھا کہ اب میری زندگی بس انہی دو کی ہے۔۔۔"

فوری عباد کی اداسی ہٹاتی وہ ہمت کیے سب کہہ بیٹھی، وہ بھی جو کہنے کے لیے اسے لاکھ بار سوچنا پڑتا مگر ناجانے کیوں عباد کا دل چاہا یہ لڑکی پوری اسکی ہی ہو، اسکی توجہ کسی دوسری سمت نہ ہو۔

"وہ دو تمہارے لیے اہم ہیں جانتا ہوں، مجھے تو تم ٹھیک سے جانتی بھی نہیں تو یقیناً اہم بھی نہیں ہوں تمہارے لیے"

ناجانے کیوں مگر منہا کو محسوس ہوا وہ تھوڑا جلیس ہوا ہے اور تبھی نروٹھے پن کی جھلک اسکے شکوے میں تھی۔

منہا نے اپنی جادوئی مسکراہٹ ہزار ہارو کی پر وہ عباد کے اتنے بڑے ہونے کے باوجود بچکانہ شکوے پر چہرے پر پھیلی تھی۔

www.kitabnagri.com

اور اسکی مسکراہٹ واقعی تادیر اسکے نرم ہونٹوں کو دیکھنے پر اکسانے والی ظالم تھی، جیسے پھول کی نازک پتیاں، جیسے تشنگی مٹانے کے اسباب۔

اور عباد کی آنکھوں کا بے باک زواہ بھانپ کر وہ فوری مسکراہٹ جذب کرتی ہونٹ دباتی نظر جھکا گئی۔

Posted On Kitab Nagri

اور یہ ایک لمحہ ہی عباد کی دنیا ہلا دینے کو کافی تھا۔
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

www.kitabnagri.com

"منہا۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

اسکے جھکے چہرے کو دیکھتا وہ پکارا، سماعت تو دور دل تک اس پکار پر دھڑک اٹھا اور وہ جو چاہ رہا تھا اس پر منہا کان کی لو تک سرخ ہوئی، آنکھوں میں خوف سے نمی اتر آئی جو مقابل کو ارادہ ترک کر دینے پر آگسا گئی۔

"آپ اہم ہیں، تبھی تو آج یہاں آپکے پاس بیٹھی ہوں۔ لیکن جانتی ہوں آپ مجھے کسی مشکل سے بے وقت دو چار نہیں کریں گے۔ کیا ایسا ممکن ہے پہلے میں آپکو مکمل جان لوں۔۔۔۔۔ اسکے بعد آپکے حق کے بیچ نہیں آؤں گی۔ کم از کم مجھے اتنا تو یقین ہونا کہ میں آپکے لیے مخض ٹائم پاس نہیں ہوں بلکہ میرے وجود کے ساتھ ساتھ میرا دل بھی آپکو اتنا ہی عزیز ہے، دل کے جذبات بھی "

وہ بری طرح عباد کی خواہش رد کرتی خود بھی چپ نہ رہ سکی، اسے عباد کے سامنے کچھ بھی کہنے کے لیے سوچنا نہ پڑا، اور یہ اتنی نازک بات تک وہ آسانی سے کہہ گئی۔

"کیا تمہیں نہیں پتا کہ ایک مرد نکاح کی پیش کش کیوں کرتا ہے، کیا میں نے تمہیں حاصل کرنے کے لیے کوئی جنونی راہ اپنائی یا کوئی غلط راستہ چنا۔۔۔۔۔ تمہاری رضا کے بعد ہی اپنی زوجیت میں لیا، تمہارے دادا سے تمہیں مانگا۔ کیا تب بھی تمہیں یہ کہنے کی ضرورت تھی کہ یہ سب ٹائم پاس ہے، ٹائم پاس کو عزت نہیں بنایا جاتا۔ میں نے تمہیں اپنی عزت بنایا ہے، نکاح سے پہلے تمہیں دیکھنے تک میں صبر انڈیل لیتا تھا کیا تمہیں محسوس نہیں ہوا میرا خود پر جبر کرنا "

Posted On Kitab Nagri

بنار کے وہ منہا کی آنکھوں میں جھانک کر کئی سچ کہہ بیٹھا جو اس وقت اس لڑکی کے حواس اڑا گئے، وہ یہ سب اسے ہرٹ کہنے کو نہیں بولی تھی مگر وہ ہو گیا تھا، ایک تو وہ پہلے ہی ٹھیک نہیں تھا اوپر سے منہا نے اسے مزید اس کر دیا اور اپنی اس غلطی پر وہ پشیمان تھی۔

"عباد آپ مجھے پھر سے پریشان کر رہے ہیں، ایک تو پہلے ہی آپ کی طبیعت نے میری جان آدھی کی۔۔۔۔۔"

اسکے تکلیف کے سنگ دیکھنے پر وہ بوکھلا گئی، اور جب احساس ہوا کہ وہ کیا کہہ بیٹھی ہے، سہم کر اپنی زبان کو روکا مگر عباد اسکی بے خود بات پر مسکراہٹ میں ڈھل گیا۔

"اور تمہاری یہ دور دور سے فکر میری جان لے رہی ہے"

شرارت پر اترے وہ اسکے فرار پر چوٹ کر نانہ بھولا، منہا کا دل اس قدر تیزی سے دھڑکا کہ لگا سینہ توڑ کر باہر آن گرے گا۔

اور پھر دور دور والے دو لفظوں پر عباد کا یاد باو منہا کو کپکپاہٹ دے گیا، قریب جانے کا سوچ کر ہی وہ سر دپڑ گئی۔

ان پلکوں کا گھبراہٹ میں رقص، اور پھر یکدم ہی منہا کو اپنی کمر پر عباد کی سلگتی حدت زدہ انگلیوں کا سرکتا لمس محسوس ہوا تو وہ تاسف کے سنگ پلکیں اٹھائے عباد کو یوں دیکھنے لگی جیسے رحم کی طالب ہو۔

"اک ذرا ہاتھ بڑھادیں تو پکڑ لیں دامن"

Posted On Kitab Nagri

ان کے سینے میں سما جائے ہماری دھڑکن

اتنی قربت ہے تو پھر فاصلہ اتنا کیوں ہے "

ان لبوں کی جنبش پر شاعرانہ طرز سے ادا ہوئی سرگوشی اور عباد کا اسے آہستہ آہستہ قریب کر لینے کی سازش کا ادراک پائے اسے لگا وہ بس سانس لیتی لیتی کسی بھی لمحے سانس چھوڑ دے گی۔

"محبت میں انسان اس ایک پیارے اور اہم کو دنیا بھر کی نگاہوں سے چھپا لینا چاہتا ہے منہا، تمہیں پتا ہے آج سے پہلے کسی انسان تو دور کسی چیز کے لیے بھی مجھے ایسا محسوس نہیں ہوا تھا کہ اسے دنیا کی نظر سے چھپالوں "

وہ اسکی کمر پر دباو بڑھاتا منہا کو خود پر جھکا چکا تھا، جو بس آنکھوں میں صدمے سے نمی بھرے انکو چھلکنے سے روکتی سانس کھینچ کر رہ گئی۔

"ع۔۔۔ عباد پلینز "

مقابل کے ارادے بھانپ کر وہ بری طرح تڑپ اٹھی، سینے میں دل کی جگہ گویا برق آن بھری ہو۔

"ایک وعدہ کرو پھر، کچھ بھی ہو جائے تم مجھ سے دور نہیں جاو گی "

عین چہرے مس ہو جانے اور دھڑکنوں کے تصادم کے دل دہلاتے سحر سے اک لمحہ پہلے وہ رکا، منہانے دم سادھے مچی آنکھیں وا کیے اس ظالم کو دیکھا جو جان لینے کے در پر تھا۔

"اور اگر آپ خود چلے گئے، خود دور کر دیا تو "

Posted On Kitab Nagri

وہ جانتی تھی مستقبل میں ایسا وقت بھی آسکتا ہے، یہ شخص جو اسکے سائے تک کو برداشت نہیں کر رہا کیسے احد کی سچائی کے بعد اسے قبول کرے گا۔

منہا کی آنکھیں نم ہوئیں تھیں اور اسکی آنکھوں سے بہتی نمی عباد نے اپنے ہونٹوں کی نرم شدت سے جذب کی تھی۔

وہ اسے مکمل اپنے بس میں کر چکا تھا۔

"میں نہیں جا پاؤں گا دور، ممکن ہی نہیں"

اپنی طرف سے وہ ہار مانتا بولا تھا، منہا پھر بھی مسکرا نہ سکی، اسکے چہرے سے نگاہ چراتی وہ اسکے وجود میں جا سمٹی۔

اسکی تیز تیز سانسیں عباد کے دل تک اتر رہی تھیں، مگر وہ مزید کچھ بھی کہنے یا سننے کی تاب نہ رکھتی تھی۔

"سچ۔۔۔ بتاؤں توں۔۔۔ مجھے محبت لفظ سے خوف آتا ہے، اس دنیا میں کچھ بھی قابل یقین نہیں، محبت

بھی نہیں۔۔۔۔۔ کچھ بھی نہیں، سب سے بے یقین شے ہی یہ جذبے ہیں۔۔۔۔۔"

وہ محبت سے ابھی سے خفا تھی تو وہ اس بات پر رنجیدہ تھا کہ کل جب وہ اسے اپنی شادی اور بچے کی حقیقت

بتائے گا تو وہ رہی سہی بھی دور ہو جائے گی۔ لیکن یہ سچائیاں وہ اسے ہر صورت بنانے پر مجبور تھا۔

"سو جائیں تاکہ طبعیت سنبھل سکے، میں یہیں ہوں آپکے پاس"

Posted On Kitab Nagri

زرا اٹھ کر وہ عباد کی سنجیدہ صورت سرسری ساتلکتی اسکے چہرے سے ہتھیلی لگائے کہتی خود بھی کہیں دل سے اداس سی ہوئی۔

اسکے بعد تو بیچ میں اک افسردہ و بو جھل چپ حائل تھی، لفظ ختم تھے، وہ بھی کچھ نہ بولا، شاید منہانا سمجھی میں ہی سہی پر اسے لاجواب کر گئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ساری رات وہ اس لڑکی کے وجود کی، سانسوں کی اور قربت کے فسوں کی سختی نہیں سہہ سکتا تھا تبھی بے مروتی سے فاریہ کے نیند میں اترتے ہی ناصر ف لیمپ جلا دیا بلکہ اسکے سر سے اپنی بازو بھی ہٹالی۔ وہ گہری نیند میں تھی پھر بھی سراج علی کے گریبان پر ہاتھ جکڑ گئی جیسے خواب میں بھی اسے معلوم تھا کہ وہ جان گئی ہے کہ وہ اسے چھوڑ رہا ہے۔

www.kitabnagri.com

یہ جانتے بوجھتے کہ وہ صرف اسکی وجہ سے ایک پرسکون نیند میں ہے پھر بھی وہ اس سے دور جانا چاہتا تھا۔

"کیوں ہوئی مجھے تم سے محبت فاریہ، میں تمہیں کیسے سمیٹ سکتا ہوں میں تو خود بکھر رہا ہوں۔ تم دور تھی تو بہت سے صبر اور تحمل کے رنگ میرے دامن پر ثبت تھے مگر پاس ہو تو میرا دل رہ رہ کر کٹ رہا ہے۔ اتنی جلدی کیسے دے سکتا ہوں تمہیں اپنا آپ، محبت کا سچا اظہار کیوں نہیں کیا تم نے۔۔۔۔۔؟"

Posted On Kitab Nagri

وہ اسکی بند آنکھوں کو کرب سے دیکھتا جھک کر اسکی پرسکون آنکھیں لبوں سے چومتا اپنی آنکھ میں جمع ہوتی سرخی چھپانہ سکا، وہ سرخی کب آنسو بنی کہ سراج کو ہاتھ سے آنکھ رگڑنی پڑی۔
وہ تو گہری نیند میں تھی، اور وہ گہرے درد میں تھا۔

اس بے خبر بے رحم وجود پر ظلم ڈھانے کی سوچ آتے ہی سراج نے گھبرا کر چہرہ موڑا اور ساتھ ہی فاریہ کے ہاتھ سے اپنی قیمٹ کا کچھ حصہ چھڑوایا اور ہانپ اٹھتا کروٹ بدلے اٹھ بیٹھا اور پاؤں زمین پر اتارے۔

وہ ہر لمحہ جب وہ اسکے قریب تھی اسے لہو لہان کر رہا تھا، یہاں اس لڑکی کے قریب رہنا مشکل تھا تبھی وہ بنا آہٹ کیے اٹھا اور خاموشی سے چھت پر چلا گیا۔

ساری رات چھت پر اندھیرے کے بیچ گزاری، سوچتے سوچتے صبح ہو گئی۔

فجر کی اذان پر وہیں چھت پر بنے پانی کے نل سے وضو کیا اور وہیں دیوار پر دھرے جائے نماز کو اٹھا کر بچھایا۔

www.kitabnagri.com

نماز ادا کی جس سے اسکے بیقرار بے اختیار دل کو تقویت ملی۔

عباد کے لیے وہ فکر مند تھا تبھی اسکا ارادہ پہلے بھائی کی خیریت پوچھنے کا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

دوسری طرف وہ رات کب سویا تھا اسے خبر نہ ہوئی مگر دور آذان ہی کی آواز کانوں میں پڑنے پر وہ مندی مندی آنکھیں کھولے ارد گرد دیکھنے لگا تو نظر چادر میں مقید ہو کر نماز ادا کرنے کے بعد تلاوت کرتی منہا پر گئی تو وہ کچی نیند سے جاگ جانے کے باعث گلابی ہوتی آنکھوں سے ہی مسکرا دیا۔

منہارات سونہ پائی تھی، عباد کے سوتے ہی وہ اسکے سینے سے سراٹھائے اس پر اچھے سے لحاف کرواتی اٹھ کر اسکی صحت یابی کے لیے دعا کرنے میں لگ گئی تھی۔

دادا تو نماز اور تہجد کے پابند تھے اور انہی سے منہا کو بھی یہ خوبصورت عادات ملی تھیں۔

کئی سورتیں پڑھ کر وہ سوئے عباد پر پھونک چکی تھی مگر اس وقت وہ تلاوت مکمل کرتی پانی کے گلاس میں پھونک مارتی احتیاط سے قرآن پاک سمیٹ کر واپس اسکی جگہ ریک پر رکھتی مڑی تو عباد کے جاگ جانے پر تھوڑی چونکی مگر پھر اپنا آپ واپس پر اعتماد کیے وہ گلاس لیے اس تک پہنچی۔

"صبح بخیر، یہ پی لیں۔۔۔۔۔ ان شاء اللہ سکون ملے گا"

اس وقت وہ دیکھ کر بھی عباد کو شفاء ہی دے رہی تھی مگر اتنی محبت سے بڑھائے پانی کے گلاس کو وہ فوری تھا مے نہار منہ ہی وہ دم ہوا پانی پینے لگا۔

منہا کو ناجانے کیوں شدید دلی راحت ملی۔

"جزاک اللہ"

گلاس واپس دیے وہ ممنون ہوا، منہا نے اسکی آنکھیں دیکھیں جو تھکی ہوئی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

رات وہ اسکے سینے سے پہلی بار لگی تھی اور وہ لمحہ اسکے دل کی شادابی تھا، وہ بلاشبہ اسکے لیے خاص تھا تبھی تو اسکی تکلیف کی دوا لینے رب سے ہمکلام تھی۔

"تم سوئی نہیں رات بھر"

ہاتھ پکڑ کر وہ بھرپور نگاہ ڈالے منہا کی تھوڑی بو جھل آنکھیں دیکھ کر پوچھ رہا تھا جس پر وہ تھوڑی حواس باختہ سی ہوئی۔

"جی وہ آپکے ساتھ ایک بیڈ شیئر کرنے میں مشکل تھی، اور صوفے پر سو کر کمفر ٹیبل نہیں ہو رہی تھی مطلب ایسا سمجھ لیں اتنے نرم بستر کی عادت نہیں الٹا نیند خراب ہو جاتی"

اتنی سچائی سے وہ متذبذب ہوئے یہ سب کہہ رہی تھی کہ عباد ناچاہتے ہوئے بھی ہنس دیا، اسکی ہنسی منہا کو اتنی پیاری لگی کہ وہ ساکت رہ گئی۔

تبھی وہ مسکراہٹ روکتا اسکے چہرے کو چھوئے سنجیدہ ہوا۔

"اگر تم کہو تو تمہارے ساتھ یہ بندہ اگلی بار فرش پر بھی سو جائے گا، لیکن کم از کم تم اپنی نیند خراب مت کرنا"

شاید اس سے زیادہ پیاری وضاحت ممکن نہ تھی، خود منہا اسکی سنجیدگی کے باوجود مسکرا دی۔

Posted On Kitab Nagri

"اب اتنے بھی بُرے حالات نہیں عباد، میں بیچ کر لوں گی اور نیند خراب نہیں ہوئی۔ آپ جانتے ہوں گے جگہ بدلے تو انسان ٹھیک سے سو نہیں سکتا۔ میرا تو رتبہ بھی بدلا تھا، میرا شوہر تکلیف میں تھا تو ایک بیوی کا فرض ہے اپنی ساری دعائیں اسکے نام کر دے "

اتنی ہمت نا جانے اس کے اندر کہاں سے آئی مگر جس طرح منہا نے اسکا نام پکارا، عباد کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔

اور اسکی فکر ہی محبت تھی جو عباد پر نچا اور ہو چکی تھی۔

"کیا تمہیں یقین ہے میں تمہاری اس انمول فکر کے لائق ہوں منہا "

کل کی رات کٹ گئی تھی اور اب آج کی رات کا بوجھ عباد پر طاری تھا کیونکہ آج وہ اسے اپنی حقیقت بتانے کا فیصلہ لے چکا تھا۔

وہ سوال کرتا بہت ملال میں تھا، منہا نے لحظہ بھر نظر جھکائی مگر فوری اٹھائے عباد کی بے قرار آنکھوں کو دیکھا جہاں اک تشنگی سی تھی۔

www.kitabnagri.com

"عجیب سا مشکل سوال ہے "

معصومیت سے وہ اس مشکل سے نکلنے کو مچلی اور عباد کی یہ صبح پر نور ہو گئی۔

اسے یقین ہو گیا کہ اسکی محبت گل نہیں منہا ہے۔

گل نے تو کبھی اسکی تکلیف پر اٹھ کر دعائیں نہ مانگی تھیں، کبھی اسکی سانس کی بندشوں کو اہم نہ جانا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ تو بس عبادِ حشمت کیانی سے ہر وقت محبت کی برسات کی طلب گار رہتی تھی، بھلے عباد چاہے نہ چاہے۔

مگر منہا کے پاس ہی وہ مکمل وجود میں ڈھل جاتا تھا، اسکی حسیں جاگ جاتی تھیں۔
اب وہ ہر لمحہ منہا کا گل سے موازنہ کر رہا تھا۔
اور منہا کا پلڑا بھاری تھا۔

"عجیب سی مشکل ہو تم بھی "

بس اسے اس وقت منہا یونہی پاس بیٹھی درکار تھی، اسکے چہرے کا ہر خدو خال دیکھ کر وہ آنکھوں کو تسکین دے رہا تھا، وہ عباد کے میٹھے سے اس شکوے پر دھیماسا مسکرا رہی تھی۔
اور وہ اسکے مسکرانے پر اسکے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھ کر مسرور ہو رہا تھا۔

"طبعیت کیسی ہے اب، جیسے میں احد کی بارڈری تھی ناں ویسے آپکے لیے بھی پریشان تھی۔ جانتی ہوں تکلیف میں تھے آپ ساری رات، ایک ایک لمحہ آپکی تکلیف آپکے چہرے پر آتی رہی تھی "

اپنے آپ کو وہ سچ کہنے سے روک نہ پائی اور عباد کیا بتاتا کہ یہ لڑکی اس پر مکمل حاوی ہو رہی ہے۔
اتنا اہم تو وہ کبھی خود کے لیے نہ تھا۔

"ان معاملات میں انسان بے بس ہوتا ہے منہا، یہ پر اہلم ہمارا جینٹل ہے۔ دادا جان کو بھی یہ مسئلہ تھا،
اور پھر چاچو کو نہیں تھا مگر بابا کو تھا اور پھر بابا سے مجھ میں آگیا۔۔۔۔۔ "

Posted On Kitab Nagri

یہ سب وہ ایک ٹرانس میں بتاتا جا رہا تھا اور منہا کے ذہن میں یکدم وہ انسان آیا جو احد کا باپ ہے۔
منہا کی نظر میں تو احد کو کوڑے پر پھینکنے والے اسکے ماں باپ دونوں قابلِ نفرت تھے مگر اسکے باپ کو
بھی یہی مسئلہ تھا تبھی وہ احد میں آیا اور یہ بات منہا کو ناچاہتے ہوئے بھی تکلیف دے گئی۔
منہا تو یہ سب سوچ کر غمزہ تھی مگر عباد کو لگا وہ اسکی بات سے افسردہ ہے تبھی اسکا چہرہ ہتھیلی سے
چھوئے اچھے سے مسکرایا۔

"میں اب بہتر ہوں"

تسلی دیتا وہ اسکی جبراً مسکراہٹ پر ہی بہل گیا۔

"آپ لگ بھی بہتر رہے ہیں"

اپنے رخسار کو سہلاتے عباد کے ہاتھ کو اپنے سرد سے ہاتھ میں لیتی وہ بھی اچھے سے مسکرائی تھی۔
وہ اسے دیکھ کر دل لرزا رہا تھا اور منہا کے پاس اٹھ کر جانے کا کوئی بہانہ بھی نہ تھا۔

"منہ دیکھائی میں کیا چاہیے؟"

www.kitabnagri.com

وہ بھی بس اس سے باتیں کرنے کی خواہش میں یہ سوال پوچھ بیٹھا اور منہا نے فوری نفی میں گردن گما
دی۔

"کچھ نہیں، آپ کا حق ہے میرا چہرہ دیکھنا بھلا اس میں لین دین کا کیا کام"

Posted On Kitab Nagri

اس پر وہ خالص سمجھدار شوہر کی فکر میں ڈوبی عورت ہی لگی، عباد پھر سے اسکی ان الگ خصوصیات پر فدا ہوا۔

ایک نئی نویلی دلہن کی تو فرمائشیں ہی ختم نہیں ہوتیں، اسے یاد تھا گلہ مینے نے فرمائش کر کے اپنا پسند کیا بہت ہی مہنگا ڈائمنڈ کاسیٹ لیا تھا اور یہی نہیں وہ بہت شاہ خرچ تھی اور ہر روز وہ عباد سے ایک ایسا ہی قیمتی تحفہ لے کر دم لیتی تھی۔

اور ایک یہ لڑکی جسکی کوئی خواہش ہی نہ تھی۔

وہ پھر سے منہا اور گل کا موازنہ کر گیا۔

"تمہیں سونے اور ہیرے کے زیورات نہیں پسند؟"

بہت تجسس سے وہ منہا کو دیکھ کر بولا۔

منہا نے ناک پھیلائے منہ بھی بسور دیا۔

"ہر گز نہیں اور نہ ہی کبھی پسند ہوں گے، مجھے کانچ کی چوڑیاں پسند ہیں، چاندی کی پائیل اچھی لگتی ہے۔"

اور چھوٹے چھوٹے وہ جھمکے جو ہمارے علاقے کے اتوار بازار سے ملتے تھے "

اپنی ہی دھن میں وہ ناچاہتے ہوئے اپنے گھر اپنے محلے کو یاد کرتی رنجیدہ سی ہوئی اور عباد کا دل چاہا یہ

پوری دنیا بھی اگر وہ منہا کے قدموں میں ڈال دے تو کم ہیں۔

وہ منفرد نہیں، منفرد ترین تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"یہاں مائی کشف ہوتی ہیں، چوڑی والی۔۔۔۔۔ کل بلواتا ہوں کہ میری منہا کے ہاتھ چوڑیوں سے بھر دے۔۔۔۔۔ باقی سب بھی ادھار رہا "

بے خود سا ہوئے وہ منہا کی کمر جکڑے اسکی روشن جبین چومتا مسکرا کر کہتا اٹھا اور فریش ہونے بڑھ گیا، کتنے ہی لمحے وہ من ہی من میں مسکراتی رہ گئی۔

اور اس مسکراہٹ کی وجہ 'میری منہا' کے پُر بہار دو لفظ تھے۔

منہا کو لگا اسکے پورے وجود کو عباد کی خوشبو نے گھیر لیا ہو۔

اور پھر ہاتھ بڑھا کر جبین چھوئی، اسکے ہونٹوں کی حدت اب تک باقی تھی۔

آنکھیں موند کر وہ جا بجا اس کمرے میں اسکے کلون کی خوشبو سانسوں کے اندر اتارتی جھک کر اسکے تکیے پر ہاتھ رکھے مسکرائی جہاں اسے رات بھر لیٹے رہنے سے سلوٹیں اتر چکی تھیں۔

وہ اس بار پھر سے شدید حسین مسکرا اٹھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

☆☆☆☆☆☆☆☆

"کہاں تھی تم ڈارلنگ، بیٹا کیا آیا تم نے تو مجھے اگنور ہی کر دیا"

Posted On Kitab Nagri

بہت مشکل سے وہ اگلی صبح عائشہ کو حادثہ کا مکمل دھیان رکھنے کی تاکید کرتی خود سرور ہی کے گھر آئی تھی، آج این جی او کے حوالے سے کچھ پارٹیز تھیں مگر وہ سرور کے پاس اسکے پہلو میں بیٹھ کر بھی کسی کرب میں تھی، سرور کے استفسار پر وہ کچھ نہ بولی بس اپنا سراکے مضبوط کندھے پر ٹکایا۔

"بس وہ بہت تکلیف میں ہے، آپ خود سوچیں سرور کہ اسے میں تک یاد نہیں تو یہ میرے لیے کتنا مشکل ہے۔ اور رہی بات آپکو انور کرنے کی تو ایسا ممکن نہیں، ایسے لگتا ہے سب رک سا گیا ہے" شاید آج پہلی بار ناجیہ کیانی کو اپنے دل کے ساتھ ساتھ مقدر کی سیاہی دیکھائی دی تھی، مگر ایسوں کو ہدایت نہیں ملا کرتی جن کے دلوں پر بد ہدایتی کی مہر لگا دی جاتی ہے۔

"تم کہو تو آج کا دن اور رات ساتھ گزار لیتے ہیں، لگتا ہے تمہاری یہ اداسی اب مجھے سنجیدگی سے دور کرنی ہوگی۔۔۔۔۔ ارے یار چل کرو، حادثہ تمہارے پاس ہے سلامت ہے اور کیا چاہیے، اچھا ہے اسے کچھ یاد نہیں ورنہ ابھی تک عباد کے ہاتھوں مارا جا چکا ہوتا۔۔۔۔۔ میرا موڈ پہلے ہی گرم ہے ناجیہ پلیز اپنا یہ ماتم ختم کرو"

www.kitabnagri.com

وہ جو صبح صبح کسی اور ہی نازیبا موڈ میں تھا، اس بار تلملا اٹھا، خود ناجیہ اسکے نروٹھے انداز پر صوفے سے اٹھ کر رخ موڑ کر کھڑے سرور تک پہنچی جیسے اسکی الجھن جاننا چاہتی ہو۔

"کیا کچھ ہوا ہے؟"

سرور کے روبرو آتی وہ خوفزدہ سی ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

اور وہ اسکے حسن پر جھر جھری لے بیٹھا، آج بھی وہ اول دن کی طرح شاداب تھی، اور آج بھی اسکے حسن میں اک نشہ تھا جس کا سرور دیوانہ تھا۔

افضل گوجا والا قصہ وہ اس وقت سنا کر اپنی صبح کو برباد نہیں کرنا چاہتا تھا تبھی ناجیہ کو باہوں کے گھیرے میں لیے ذومعنی سا مسکرایا اور سرور کی مسکراہٹ پر وہ بھی فکر سے نکلی۔

"نتھنگ سپیشل، بس تمہاری کمی نے موڈ بگھاڑ رکھا ہے۔۔۔۔۔ آئی تھنک اس وقت ہمیں باقی سب بھول جانا چاہیے، بریک فاسٹ ایک اچھی سی رومیٹک مووی کے ساتھ کرتے ہیں۔ آج تم میرے ساتھ ہی رہو، پارٹیز آج رہنے دو۔۔۔۔۔ ڈنر کسی اچھی سی جگہ کریں گے کیا خیال ہے"

بھرپور خمار بھرے لہجے میں بھرے وہ ناجیہ کی گال سے انگلی مس کرتا نرم ماہٹ محسوس کیے سرگوشی میں بولا جس پر وہ انکار نہیں کر سکی تھی، اپنے ہاتھ کو سرور کے ہاتھ میں تھمائے وہ روم کی سمت بڑھ چکی تھی۔

دوسری طرف عائشہ نے اپنا اور حارث کا ناشتہ بنالیا تھا، ساری رات اٹھا اٹھ کر جاگ کر حارث کو دیکھنے سے اسکی نیند بھی حرام ہوئی تھی۔

ناشتہ خود مکمل کرتی وہ اسکے لیے ناشتہ ٹرے میں رکھے کمرے کی جانب بڑھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ تکیے پر اوندھا منہ کیے بستر میں لیٹا تھا، عائشہ نے ٹرے گلاس ٹیبل پر رکھی اور اونچ جو س کا گلاس پکڑ کر جہازی سائی زبید تک پہنچی اور وہ پہلے ہی جاگ رہا تھا تبھی عائشہ کے قریب پہنچنے پر کروٹ بدل کر اٹھ بیٹھا۔

ایک لمحے کو تو وہ خود چونک گئی۔

"آپ نے تو مجھے ڈرا دیا حارث سر"

اپنا سانس بحال کرتی وہ منہ بسورے گلاس اسکی جانب بڑھا رہی تھی جو ہر احساس سے عاری سا گلاس تھا مگر ایک ہی سیپ بھرے گلاس سائیڈ میز پر رکھے اپنی آنکھیں مسلنے لگا۔ یوں جیسے اسکو سرد دیا آنکھوں کی جلن ہو رہی تھی۔

"کیا ہوا سرد رہے؟"

عائشہ نے اس کے تکلیف دہ اثرات سے اندازہ لگایا مگر وہ کچھ نہ بولا۔

"عائشہ تم بتاؤ مجھے میں کون ہوں؟ پلیز مجھے میرے بارے میں بتاؤ تاکہ میں اس کرب سے نکل سکوں"

یکدم ہی وہ عائشہ کا ہاتھ بے تکلفی سے پکڑ کر اسے جھٹکے سے ساتھ ہی بیٹھتا مضطرب سا پوچھنے لگا جو پہلے تو اس شخص کے ان تیوروں سے ہلکان تھی دوسرا وہ اسے جس طرح امید بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا عائشہ کا دل سہم سا گیا۔

وہ اسکا مرمریں ہاتھ اپنی مضبوط گرفت میں لیے اس کے جواب کا منتظر تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ ہاتھ چھوڑیں پلیز"

عائشہ کا بوکھلاہٹ سے ماتھا تر ہوا مگر وہ اسکے اس حکم پر مزید وحشی ہوتا اسکی بازو تک جکڑے اپنے روبرو کرتے تلملا گیا، اس قدر سفاک گرفت پر وہ باقاعدہ تکلیف سے اس کو جھٹک کر اٹھ کر دور جا کھڑی ہوئی۔

"آپ ایک نمبر کے گھٹیا اور عیاش شخص ہیں، سنا آپ نے۔ دوبارہ اگر آپ نے مجھے چھونے کی بھی کوشش کی تو سر توڑ دوں گی۔ یہاں کام ضرور کرتی ہوں پر اپنی عزت نفس بھی ہے پاس۔۔۔۔۔ سہی کہتے ہیں انسان کی فطرت کبھی نہیں بدلتی۔ سانپ ہمیشہ ڈستا ہی ہے، ناشتہ کرنا ہوا تو کر لیجئے گا ورنہ بھاڑ میں جائیں"

وہ ایک لمحہ عائشہ کی جان نکال گیا تھا تبھی وہ پھٹ پڑتی جو منہ میں آیا بڑبڑاتی ہوئی اپنی نم آنکھیں رگڑتی کمرے سے باہر بھاگی اور اسکے یہ چند الفاظ ہی حارث کے دماغ کی رگیں نوچ گئے۔

دیکھنا یہ تھا کہ عائشہ کے کہے لفظ اس پر کتنا اثر کرتے ہیں جو سُن ہوا بیٹھا وہیں نظریں پتھر کر چکا تھا جہاں عائشہ بھاگی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Posted On Kitab Nagri

فاطمہ صاحبہ نے بہت چاوا اور پیار سے شادی کے بعد کی صبح اپنے خاندانی کنگن منہ دیکھائی میں فاریہ کو پہنائے تھے، تب وہ اسی وقت جاگی تھی۔

رات فاریہ کے نیند میں اترتے ہی وہ نہ صرف اس سے دور ہو گیا بلکہ کمرے سے بھی چلا گیا تھا اور جب وہ جاگی تو سراج کہیں نہ تھا۔

صبح سویرے ہی وہ فارم ہاوس نکل گیا تھا، وہاں سب سے ملاقات کے بعد وہ حویلی گیا تھا۔ رات بھائی کی طبیعت کی وجہ سے اسے بیقراری لاحق تھی تبھی عباد کی حیریت دریافت کیے وہ دس تک لوٹا تو اسی وقت فاطمہ مسکراتی ہوئی کمرے سے نکل رہی تھیں۔ سراج علی کی گال سہلائے وہ گہرا مسکرائیں۔

"تم دونوں کے لیے آج ناشتہ لیٹ بنایا ہے، اسے لے کر آ جاو سب مل کر کرتے ہیں"

پیارے وہ اسے کہتیں خود وہاں سے چلی گئیں جس پر سراج گہری سانس کھینچے سیاہ سوٹ پر گہری بھوری چادر جمائے کمرے میں داخل ہوا تو وہ سنگار میز کے سامنے کھڑی ان کنگن کو دیکھنے میں محو تھی جو فاریہ کے لیے اولڈ فیشنڈ تھے مگر انکے تراشے نگ اور چمک فاریہ کو بھاسی گئی۔

وہ ان سب چیزوں سے یکسر دور بسنے والی ایک ماڈرن لڑکی تھی تبھی سوچ میں تھی کہ اسے پہنوں یا نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

آہٹ پر وہ چونک کر مڑی تو سراج اس تک آنے کے بجائے جا کر کرسی پر بیٹھا اور مکمل فاریہ کو نظر انداز کیے فون آن کیے کچھ دیکھنے لگا۔

فاریہ اس وقت ایک کندھے سے ڈھلکی ڈھیلی سی شرٹ اور جینز میں تھی، بالوں کو اس نے سر کے کنارے گول کیے چپکار کھا تھا۔

اس شخص کی بے اعتنائی محسوس کرتی وہ اس تک پہنچی جو ہنوز یوں موبائیل پر توجہ دیے رئیسانہ انداز سے بیٹھا تھا جیسے اس وقت اسکے لیے موبائیل دیکھنا ہی اہم ہو۔
"تم مجھے اگنور کر رہے ہو"

سینے پر دونوں ہاتھ لپیٹے وہ اس سے تندہی سے پوچھ رہی تھی جو اسی انتظار میں تھا تبھی فون ایک طرف رکھتا کھڑا ہوا اور قہر ناک نظر فاریہ کے برہنہ کندھے پر ڈالی۔

"تم یہ بے ہودہ کپڑے پہن کر میرے سامنے دوبارہ آئی تو اچھا نہیں ہوگا، فی الحال یہاں ہو تو ڈھنگ کا کچھ پہن لو۔ ماں سے شرم نہیں آئی تمہیں، کیا سوچ رہی ہوں گی کہ تمہیں پہننے کا کوئی سلیقہ نہیں"
تپش لٹاتے لفظ لیے وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا تڑخ کر بولا اور فاریہ نے نجل ہوئے اپنے لٹکے کندھے کو پکڑ کر واپس جمایا اور اسکی یہ حرکت سراج کو اچھی تو نہ لگی مگر وہ آگے سے خاموش تھی یہ باعثِ فرحت تھا۔

"میرے پاس ایسے ہی کپڑے ہیں، ویسے بھی اب تو تم مجھے کسی بھی خلیے میں دیکھ سکتے ہو"

Posted On Kitab Nagri

ہنوز غلطی تسلیم کرنے کے بجائے وہ سراج کو خفا کرتی منمنائی۔
"نکاح کیا ہے، غیرت کا قتل نہیں کیا جو یوں نمائش کراتی پھر وگی"
بازو پکڑ کر وہ اسکی غلط فہمی ایک ہی جھٹکے سے دور کر گیا تھا، ہتک کے احساس نے فاریہ کے خوبصورت
چہرے کو دھکا دیا۔
"مر جاو تم"

غصے سے اپنی بازو اسکی چٹانی گرفت سے چھڑواتی وہ چلائی تھی، اور وہ بازو تو چھوڑ گیا مگر اس فرار کرتی
لڑکی کو شانوں سے تھامے ایک ہی جھٹکے سے رو برو کیا جو سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے گھور رہی تھی۔
"تم خود کیوں نہیں ماردیتی تاکہ بار بار بدعائیں دینے کی زحمت نہ اٹھانی پڑے"
رات کی قربت کے باوجود وہ ویسی ہی سنگدل تھی، اور سراج علی کی مضبوط آواز میں اس دلخراش سوال کو
کرتے دراڑ آئی، اپنی کیفیت سے انجان سی وہ جواب دینے سے محروم تھی۔
"چھوڑو مجھے"

www.kitabnagri.com

اس سوال سے جان جا رہی تھی تبھی وہ اسکی گرفت سے نکلنے کو پھڑپھڑائی مگر وہ کوئی عام پکڑ نہ تھی۔
"کیا تمہیں لگتا ہے میں زندہ ہوں؟"

اس نئے سوال پر فاریہ نے دم سادھ کر سراج کی آنکھیں دیکھیں، وہاں اک درد تھا۔
"تم ساری زندگی مجھے اس بات کی سزا دو گے کہ میں نے تمہیں ماردیا"

Posted On Kitab Nagri

بے رحم تو وہ بھی کم نہ تھی، اس سے زیادہ سفاک سوال کرتی وہ مر جھاسی گئی۔

"سزا ہی تو نہیں دے سکتا، لیکن دینا چاہتا ہوں"

اس بار وہ بھی مر جھایا تھا، اور فاریہ اسکی یہ انوکھی ظالم خواہش سن کر تلخی سے ہنس دی۔

"دے لو، ویسے بھی سب نے میرے ساتھ دھوکہ کر دیا تمہارے اختیار میں دے دی گئی ہوں تم حق

بجانب ہو، گن گن کر بدلے لینے میں۔ مجھے فرق نہیں پڑتا، میرے لیے کچھ بھی اہم نہیں"

لہجہ ہر ممکنہ مضبوط رکھے وہ سفاکیت سے جھوٹ بولتی بولتی آخر تک اجڑے ویران کھنڈر کا روپ دھار گئی، کسی بت میں جذبے سرایت کرنا آسان تھا مگر فاریہ کو سیدھے راستے کی سمت رخ کروانا جان جو کھم کا کام۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اور جب سراج علی کے بدلے کی نوعیت سوچی تو وہ خود ہی سہم کر اسکی کمر سے ہاتھ لے جا کر پشت پر باندھے اسکے سینے جا لگی، یہ اتنا غیر ارادی طور پر تھا کہ وہ خود وجود کی پناہ میں شدت سے گم ہوتے اس نازک سراپے پر بوکھلا سا گیا۔

کسی کے فعل و قول میں اتنا تضاد نہیں دیکھا گیا تھا جتنا وہ فاریہ کے رویوں میں دیکھ رہا تھا۔ وہ اسکی کمر سہلائے اسکے کندھے کی جانب جھکے ہونٹوں کی مہر لگتا فاریہ کے وجود سے جان کھینچ گیا تھا، اور اس کی گرفت میں اس کے بعد شدت شامل ہوئی تھی۔

"تم تو مجھ سے محبت کرتے تھے سراج علی"

گھٹی سی آواز سماعت میں اتری جیسے وہ غم سے آدھی ہو رہی تھی، اپنی محبت پر وہ خود ہنس دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم سے محبت کر کے ہی تو تہی داماں ہو گیا فاریہ، ایک بار جب قبر بن جائے تو لاکھ پھول چڑھائے جائیں اس قبر سے زندگی نمودار نہیں ہوتی، بہت دیر بعد ملی ہو تم مجھے کہ میری زبان پر تمہارے قرب کی خواہشات کو زنگ لگ گیا۔ مجھے محسوس ہی نہیں ہو رہا کہ میرے محبوب نے مجھے گلے لگایا ہے"

اپنے وجود کی تہہ تک بسائے وہ گھنمبیر بو جھل لہجے سے شکوہ کرتا اپنی پشت پر فاریہ کے بندھے ہاتھ کھولتا دو قدم دور ہوا، وہ پتھر بنی رہی۔

"میں ایک پھول بھی نہیں چڑھاؤں گی"

پلکیں جھپک کر وہ بہت دیر بعد بولنے کے قابل ہو پائی تھی۔

"کیوں"

وہ جواب کے لیے موہوم سا بیقرار ہوا۔

"تم نے مجھے اپنی محبت سے بے دخل کر دیا، غلط وقت پر۔۔۔۔۔ اچھا ہے یہ بوجھ ہی تھی میرے لیے، لیکن دیر تم نے بھی کر دی۔ کل بتاتے یہ سب تو ڈنکے کی چوٹ پر تمہیں دھتکارتی فاریہ، ہمیشہ کی طرح"

بے دردی سے وہ یکے بعد دیگرے اسکے سینے پر مکے برساتی آخر تک اسکا گریبان جکڑے اسکی آنکھوں میں وحشت سے آنکھیں گاڑے ہنسی۔

"میں چاہتا ہوں تم ہی میرے مردہ دل کو زندگی واپس تھماؤ"

Posted On Kitab Nagri

اسکی دونوں کلائیاں جکڑے وہ فاریہ کی سو جھی آنکھیں کرب سے تکتا آزرده ہوا اور وہ شاید اسی لمحے اپنا سب ہار گئی تھی۔

اسکی ذات کی ٹوٹی کرچیاں وہ کیسے مزید بکھیر سکتا تھا تبھی اپنے جگر کے زخموں کی تپش کم کرنے کا موقع دے کر فاریہ کو لا جواب کر گیا۔

"نہیں کروں گی اب ایسا کچھ سن لو تم"

دونوں کلائیاں سفاکی سے وہ سراج کے ہاتھوں سے جھٹک کر چھڑواتی وہاں سے تو فرار کر گئی مگر ناشتے پر ملال میں لپٹ کر بیٹھا سراج تو تب تھم گیا جب ہلکے نیلے جوڑے میں دوپٹہ شانوں پر پھیلائے وہ بال ڈھیلے سے باندھ کر باہر آئی۔

اس روپ میں سراج اسے جی بھر کر دیکھنے کا تمنائی تھا، آج لگا وہ واقعی اسکی نئی نویلی دلہن ہے۔
فاطمہ صاحبہ نے توجی جان سے اس نازک پری کو اپنے سے لباس میں دیکھ کر صدقہ اتارا، وہ آسمانی رنگ اسکے کھلے تروتازہ رنگ پر سنور گیا تھا پھر سرخ چمکتا جالی دار آنچل جسکے کناروں پر بھاری گوٹا لگا کر اسے بھاری کیا گیا تھا۔

ناشتے کے دوران اس نے ایک بار بھی نظر اٹھائے سراج کو نہ دیکھا، البتہ وہ معراج سے باتیں کرتی رہی۔
سراج علی کو اسی بات کی خوشی تھی کہ اس نے اسکی کم از کم ایک بات تو مان لی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

رات کا ڈنر سب کا حویلی ہی تھا جسکی سراج نے وہاں سے آکر ہی ماں کو اطلاع دے دی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ناشتے کے بعد وہ احد کو کمرے میں لے آئی تھی، باہر سب ہی حویلی کے سٹنگ ایریا میں باتیں کر رہے تھے۔

اداجان اپنے بچپن کے قصے عباد اور معظم صاحب کو سنارہی تھیں۔

رات کی بنسبت اب عباد کی طبیعت کافی حد تک سنبھل چکی تھی، اور پھر بھی وہ آج کچھ الجھا تھا۔ اس نے مائی کشف کو آج ہی بلوانے بھیجا تھا جو شام تک آنے کا کہہ چکی تھی۔

وہ منہا کو آج رات اپنی سچائی بتانے والا تھا اور زندگی میں پہلی بار عباد حشمت کیانی کا دل سوکھے پتے کی مانند لرز رہا تھا۔

دوسری طرف وہ جاگ کر مسکرا مسکرا کر منہا کو دیکھتے احد کی مسکراہٹ تکتی اسے تکیے پر لٹائے خود اس پر جھکی ہوئی ہنس رہی تھی، وہ یوں اپنے ننھے ہاتھ سے منہا کی گال کو مس کر رہا تھا جیسے اتنے سے دنوں میں منہا کو اپنی ماں سے بھی بڑھ کر چاہنے لگا ہو۔

"مما کی جان کیسا ہے، میرے احد کو کوئی درد تو نہیں ہے نا۔۔۔ میرا احد تو مسکا رہا ہے، یعنی مما سمجھ لیں کہ احد بالکل فٹ ہے"

Posted On Kitab Nagri

اسکے دونوں ہاتھوں میں اپنی انگلی پکڑائے وہ لاڈ کرتی کبھی اسکی گال پر گد گدی کرتے ہونٹوں سے چھوئے ہنستی تو کبھی اسکی چھوٹی سی ناک سے ناک ملائے احد کی دل تک اترتی ننھی جان پر جی اٹھتی۔ وہ جو باہر بیٹھایو نہی ناشتے کے بعد آگین میڈیسن لینے کمرے میں آیا، منہا کو احد پر جھک کر لاڈیاں کرتا دیکھ کر وہیں تھم گیا۔

چہرے پر سنجیدگی تھی مگر پھر وہ ان دو کے اس دنیا کے سب سے پیارے رشتے پر مسکرائے بنانہ رہ سکا۔ غیر ارادی طور پر اپنا فون نکالا اور اس قیمتی منظر کو وڈیو کی صورت قید کرنے لگا۔
"مما اپنی جان سے بہت پیار کرتی ہیں، احد بھی کرتا ہے نا۔۔۔۔۔ آاا امیر اپیارا احد تو اس دنیا کا سب سے ہینڈ سم ہیرو ہو گا۔۔۔۔۔ ہے نا"

اسکی روئی جیسی گالوں سے اپنی گال لگاتی وہ اس سے یہ سب کہتی بلکل گڑیا لگی اور یہی نہیں اس تھوڑے سے دنوں کے احد کی کھلھلاتی مسکراہٹ اس بات کا ثبوت تھی کہ وہ منہا کی محبت پر خوش ہے۔
"یہ مت سمجھنا کہ اس نکاح کے بعد میں تمہیں بھول جاؤں گی، ہر گز نہیں۔ کوئی ناراض ہوتا ہے تو ہوتا رہے۔ منہا کی پہلی محبت تو میرا احد ہے۔ مما تم سے کبھی دور نہیں ہوں گی، تم تو میری سانس ہو۔ تم ملے تو منہا کی زندگی کا وہ سفر شروع ہوا جو مجھے عبادت تک لے آیا"

اپنی ہی دھن میں وہ احد سے باتیں کرتی کرتی رشک سے مسکرائی اور اب تو عباد کا دل تک مسکرا اٹھا، اک الگ ہی سرشار خوشی اسکی طبعیت نہال کر گئی۔

Posted On Kitab Nagri

کیا وہ اس تک پہنچ کر واقعی خوش تھی؟ کیا وہ منہا کے لیے اہم ترین ہے؟ ان سوالات کے جوابات بھلے عباد کو مل گئے ہوں مگر سچائی سے پہلے وہ منہا سے سننے کا طلب گار تھا۔

وہ وڈیو ختم کرتا فون واپس ٹراوز کی جیب میں رکھتا دروازے پر دستک دیے متوجہ کر چکا تھا جس پر منہا فوری چونک کر احد پر سے اٹھی اور عباد کو اندر آتا دیکھ کر تھوڑی بوکھلا سی گئی۔

وہ بھی بنا کوئی امتحان لیتا بیڈ کی دوسری طرف آ کر بیٹھا اور احد پر اک محبت سے بھری نگاہ ڈالی۔

اپنی انگلی احد کے ہاتھ میں دی جسے اس نے فوراً جکڑا، اور یہ لمحہ عباد کا دل لرزا۔

ناجانے کیا ہوا کہ اس کا دل چاہا وہ احد کا ہاتھ چومے بلکل ویسے اور وہاں وہاں پیار بھری مہر عطا کرے جہاں منہا نے دی۔

خود منہا مسکرا سی دی جب واقعی عباد نے جھک کر احد کا ہاتھ چوما، اور ایسا محسوس ہوا جیسے جلتے بلکتے اور تڑپتے دل کو قرار ملا ہو۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیسے نہ اس کا دل تڑپتا، وہ اس کا خون تھا۔

اس کا وارث، اس کی اولاد تو پھر کیسے قدرت اس باپ کے دل تک تڑپ نہ پہنچاتی۔

"یہ بہت عزیز لگتا ہے، بہت سکون ملا اس کی یہ روشن جبین چوم کر"

اپنے جذبات بتاتا وہ منہا کی طرف دیکھ رہا تھا جو سر ہلائے بہت مطمئن مسکائی۔

Posted On Kitab Nagri

"بچے تو ہوتے ہی دل کا قرار ہیں، لیکن یہ میرے لیے میری جان سے بھی اہم ہے۔ ساری رات اسے دیکھا نہیں تھا تو گھبرا گئی تھی تبھی اسے لے آئی۔ دادا بھی تھک گئے ہوں گے مسلسل اسے سنبھال کر۔ ویسے تو یہ بالکل تنگ نہیں کرتا مگر جب بھوک لگے تو روتا ہے اور اس کا رونا میری اور دادو دونوں کی جان لے لیتا۔ تبھی اسے رونے نہیں دیتے"

کہیں منہا کو ایسا لگا کہ کہیں وہ احد کے بیڈروم میں آنے پر اعتراض نہ کرے تبھی ساتھ ساتھ بڑی مہارت سے یہ وجہ بھی سونپ کر پھر سے احد پر جھک گئی جو اپنے ننھے ہاتھ پیر چلانے کی پوری کوشش میں تھا، عباد بھی ان دو ہی جانب مسکرا کر متوجہ تھا۔

"اچھا زرا مجھے وہ سائیڈ ڈرائے میڈیسن دے دو، مجھے کوئی اعتراض نہیں تم جتنا چاہے احد کو وقت دے سکتی"

واپس اٹھ کر ٹیک لگائے وہ منہا کو دیکھتا بولا جس پر وہ فوری فکر کے سنگ اٹھی، احد کے ساتھ لٹا کر تکیہ رکھا اور خود سائیڈ ڈرائے اسکی ٹیبلیٹ نکالی اور پانی کا گلاس جو کورڈ تھا اٹھا کر گھومتی ہوئی عباد تک آئی جو اس وقت سنجیدہ تھا۔

"تھینک یو"

ٹیبلیٹ نکال کر عباد کو دیتی ساتھ پانی کا گلاس پکڑائے وہ پاس ہی بیٹھے مسکرائی جس پر عباد نے خوشگوار حیرت سے منہا کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیوں؟"

میڈیسن لے کر پانی پیے وہ گلاس ایک طرف رکھتا منہا کے دونوں گرم ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں لیے استفسار کیے متبسم ہوا اور اسکے یوں دل و جان سے توجہ دینے پر وہ حیا سے نظر جھکا گئی۔

"میرے احد کو ساری زندگی ایسے ہی قبول کریں گے ناں آپ؟ یہ تھینک یو آج اس لیے کیونکہ آپ نے اسے دل سے پیار کیا"

وہ ننھا سادل جو احد کے لیے دھڑکتا تھا اسکی فکر میں سینے میں پھڑپھڑایا اور عباد کیا بتاتا کہ اس بچے سے تو آج اسے بھی محبت ہو گئی ہے جو منہا کے لیے زندگی جیسا ہے۔

"اگر تم قبول رکھو گی تو میں سب قبول کرتا رہوں گا، اپنی زبان سے پھرتا نہیں ہوں۔ احد اور تمہارے دادا اب میری ذمہ داری ہیں لیکن عباد حشمت کیانی تمہاری ذمہ داری ہے"

رات تو وہ اپنی ناساز طبیعت کے باعث تڑپ اٹھتا تھا اور صبح بس منہا کو دیکھ کر ہی سرشار ہو گیا مگر اس وقت اسے منہا کو اتنے پاس سے دیکھنا ہی اس قدر سکون دے رہا تھا کہ مزید کی طلب رہی ہی ناں، لیکن جس طرح وہ منہا کی آنکھوں میں جھانک کر جذب سے بولا یہ اس لڑکی کے دل کی دھڑکن متاثر کر گیا۔

"مجھے قبول ہے یہ ذمہ داری"

اپنا ایک ہاتھ ڈھیلا محسوس کرتی وہ اسکے چہرے تک لے جائے بیر ڈوالی گال سے جوڑے صدق دل سے مسکرا کر بولی۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن نجانے کیوں وہ مسکرا نہ سکا، رات تو کسی قیامت سی نظر آرہی تھی۔

اک پل صراط تھا جس سے گزرنا تھا اسے۔

احد تو مسلسل ہاتھ پیر چلائے اپنی ہی دنیا میں مگن تھا اور وہ دونوں اپنی۔

ایک دوسرے کی سمت دیکھ دیکھ کر وہ تھک رہے تھے، وہ سمجھ نہ پائی کہ وہ کیوں اتنا ویران ہے۔

"آج رات تمہیں اپنی زندگی کی سچائیوں سے ملو اوں گا، اپنے سارے دکھ بتاؤں گا تمہیں۔ میں تو بیقرار ہوں کہ تم مجھے سن کر سمجھ جاؤ گی"

وہ اس وقت ایک دوسرے کے بے حد قریب ایک دوسرے میں کھوئے معلوم ہوئے مگر عباد کا اسکے چہرے کے لطیف خدو خال کو سرشار نظر سے دیکھ کر اسے یہ کہنا منہا کو ہوش کی دنیا میں لایا۔ وہ پھر سے اسکے الٹی رخ پر نسب دل پر اپنا ہاتھ رکھے خوفزدہ ہوئی۔

"آپ ڈر رہے ہیں"

اپنے ہونٹوں کو سختی سے میچ لیتی وہ بوکھلا کر عباد کے ارادوں پر بوکھلائی مگر وہ اس لہراتے وجود کو پلوں میں اپنی بازو گرد پھیلا کر محصور چکا تھا۔

اس زرازرا کانپتی لڑکی کی جبین پر اس بار شدت پسند مہر لگائے یہ بتایا کہ اسکا نرم لمس بھی اسکی اتنی سی جان پر وبال ہے۔

Posted On Kitab Nagri

ساری اداسی کہیں دور جا کر مفقود ہوئی، مقابل کی براون آنکھوں کا مرکز وہ تھر تھراتی پلکیں، سرخ رو رخسار اور بھینچے ہونٹ تھے، خمار خود بخود اتر اگر منہا کی ہمت ہو اہوتی بھانپتا وہ استحقاق آمیزی کا مظاہرہ کیے منہا کی حالت غیر کرتا ہی اسکے بے حال سانسیں لیتے لرزش زدہ وجود اور نکھر آتے چہرے کے رنگ بھرپور نگاہوں سے دیکھنے رو برو ہوا۔

اسکی اڑی رنگت دیکھ کر وہ یوں مسکرایا کہ اسکے چہرے سب رنگ کھل گئے۔

وہ جو اس روح سہلاتی گرفت میں جا سٹی تیز تیز سانس لینے لگی اور اسکی ابتر دھڑکن کو اپنے وجود تک اترتا محسوس کرنا عباد کے لیے روح افزاء تھا۔

یہ لمحات، یہ نرم گرم آغوش، یہ فسوں خیز شرارت کا دل دہلاتا اثر منہا پر بھاری پڑ رہا تھا اور وہ مسکرا کر زرا گردن تر چھی کیے احد کو دیکھ کر ہنسا جو جناب یہاں دیکھنے کو اپنی گردن گما چکے تھے۔

عباد نے منہا کو خود سے الگ کیے اشارے سے توجہ دلوائی تو منہا خود بھی احد کو دیکھتی شرگیں سا مسکرا دی۔

www.kitabnagri.com

دونوں نے احد کی اس چالاکی پر ایک دوسرے کو دیکھ کر آنکھ چرائی اور یہ لمحہ اتنا حسین تھا کہ لگا سب انتہائی مکمل ہے۔

"خطرناک بچہ ہے، ہمارے سپیشل مومنٹس دیکھ رہا تھا"

Posted On Kitab Nagri

عباد آنکھ مار کر کہتے ہی دوبارہ احد کی سمت جھکا اور اسکے سر کو آہستگی سے سیدھا کیے منہا کی سرخ رو صورت دیکھی جو بھینا بھینا مسکراتی دل فریب لگی۔

"آپ نے بے وقت خود کو بے اختیار کیا ہے، میرا احد بہت حیا والا ہے سن لیں۔ ہے ناں احد"

فوری محبوبہ سے ماں بنتی وہ احد کی پیاری آنکھیں تکتی اسے اپنے مزید قریب لائے پیار دیتی عباد کو بھی ڈپٹ گئی اور محترم اپنے جرم کے اعتراف میں قہقہہ لگا گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"اچھا تو چاہتا ہے میں تیری چٹری اُدھیڑ ڈالوں، سرانج پر حملہ کرنے کا تجھے سرور نے کہا تھا ناں؟ میں پہلے ہی بہت غصے میں ہوں ایسا نہ ہو بے موت مارا جائے تو "

انوسٹیکیشن روم میں عین اس آدمی کے سامنے کرسی گھسیٹ کر بیٹھا زین، روح فنا کرتی آنکھیں گاڑے جبرے بھینچے اس مریل آدمی کا جبر اُدبوچے غرایا۔

اس نے پہلے ہی اپنے آدمیوں کو اس کی ٹھکانی پر معمور کر رکھا تھا اور اس وقت وہ دم دینے کی کیفیت سے گزر رہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسکا چہرہ جگہ جگہ نیل زدہ تھا۔

"ہ۔۔۔ ہاں۔۔۔ خدا کے لیے رحم کرو "

گھٹی آواز سے وہ سانس کی عدم دستیابی پر سسکا مگر زین ہاتھ آئے اس ثبوت سے ہر وہ معلومات نکلوانا چاہتا تھا جو اسکے ادھورے معاملات میں کہیں تو کوئی پیش رفت لائے۔

Posted On Kitab Nagri

"جو بھی سرور کے متعلق جانتا ہے سب بتا مجھے، اگر ایک لفظ بھی تو نے جھوٹ بولا تو تیرے جسم کی ایک ایک بوٹی کاٹ ڈالوں گا "

زین کی دھمکی کا اثر تھا یا اس آدمی میں مار کھانے کی ہمت ختم تھی کہ وہ اس کے بھیانک چہرے کو اثبات میں ملتے سنجیدہ ہوا۔

کمرے میں اس وقت ایک ادھ مرا سا بلب مدھم روشنی کرنے میں کامیاب تھا جبکہ دیوار کے ساتھ دو آدمی کھڑے کیمرے سے ان دو پر نظریں جمائے تھے۔

"م۔۔ مجھے بس اتنا پتا ہے کہ سرور حسین نے مجھے سراج علی کو دھمکانے کا کہا تھا کہ وہ پیلس کے نجی معاملات سے نکل جائے "

زین کا ماتھا اس پر ٹھنکا، یعنی اس کا شک ٹھیک تھا، ساری فساد کی جڑ اس پیلس میں موجود تھی۔
زین نے ایک بار پھر اس کا گلابائے غرا کر اس کی ہستی فنا کی۔

"کس معاملے میں دھمکانے کا کہا تھا بول، کونسے نجی معاملات۔۔۔۔۔"

زین کے تندہی سے کیے استفسار پر اور گردن میں گرفت ڈھیلی پڑنے پر وہ بمشکل سانس لیتا کھانسا۔
"کہ وہ فاریہ بی بی سے شادی نہ کرے "

اس بات پر زین نے ایک ہی مکا اس خبیث کے منہ پر جڑ اور اٹھ کر روم سے باہر اپنے آفس تک پہنچا۔
"اسکو چھوڑ دو اور مسلسل اس پر نظر رکھنا "

Posted On Kitab Nagri

زین نے اپنے کانسٹیبل کو حکم دیتے ہوئے خود فون نکالے عباد کا نمبر ملا یا جو اس وقت ادا جان کے پاس بیٹھا تھا، جو اسے یہاں آکر اپنی خوشی بتاتے مسکار ہی تھیں۔

زین کی کال دیکھتے ہی وہ فکر مندی سے پک کرتا اٹھ کر فون کان سے لگا چکا تھا۔

"سراج پر جس نے حملہ آور ہونے کی کوشش کی تھی وہ سرور کا آدمی تھا، اسکا کہنا ہے اس کو سرور نے سراج کو دھمکانے کے لیے بھیجا تھا تا کہ وہ فاریہ سے شادی نہ کرے۔۔۔۔۔ آپ کو پتا چل گیا ہو گا کہ

آپکے پبلِس میں ہی آپکا مجرم موجود ہے عباد صاحب "

زین کی سمت سے ملتی یہ خبر عباد کے ماتھے پر شکنوں کا جال بنا چکی تھی، اسے پہلے ہی ناجیہ پر ہی شک تھا اور شاید اب اسکے صبر کا پیمانہ یہ عورت لبریز کر چکی تھی۔

"اسکے بیان کی وڈیو سنبھال لینا کام آئے گی، اور فاضل کا کچھ پتا چلا؟ "

عباد نے اسے تاکید کرتے ہی سوال کیا۔

"میرے کئی لوگ مسلسل اسکے پیچھے ہیں، آپ مجھے دو دن دیں آپکے مجرم کو آپکے سامنے پٹخ دوں گا۔

اگر فاضل گوجا ہمیں مل جاتا ہے تو آج تک کے سارے کیس سلجھ جائیں گے۔ وہ ایک شاطر سیریل کلر

ہے عباد صاحب اور ایسے لوگ اپنا ہر کام بہت مہارت اور چالاکی سے کرتے ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں

تو میں آج ہی سرور کے خلاف اریسٹ وارنٹ نکلوانے کی اپیل کر دیتا ہوں "

Posted On Kitab Nagri

زین کے سنجیدگی کے سنگ دیے جوابات اور پھر اسکی اجازت طلب کرنے پر عباد لمحہ بھر خاموش سا ہوا، دبی راہ کو کریدنے کا وقت آن پہنچا تھا۔

اور اسے یقین تھا اگر سرور پکڑا گیا تو بنا کسی ثبوت کے وہ جلد ضمانت پر رہا ہو جائے گا اور اگر پہلے ثبوت اور گواہ اگر اکھٹے کرتے ہیں تو وہ عین وقت پر منظر سے ہٹ سکتا تھا۔
"تمہیں یقین ہے تم دو دن میں فاضل کو اریسٹ کر لو گے؟"

زین کے سوال پر وہ مزید سوال دھرے بولا۔

"میں اپنی پوری جان لگا دوں گا"

زین کے ارادے پر تپاک اور ہمت اتنی ساری ناکامیوں کے بعد بھی کم نہ ہوئی تھی۔

عباد نے اک سرد سانس کھینچی، ادا صاحبہ بھی فکر و اضطراب میں لپٹی اسکی باتیں سن رہی تھیں۔

"ٹھیک ہے پھر تم جو مناسب سمجھو کرو، میں کوشش کروں گا کل ہی واپس آ جاؤں۔ امید ہے مایوس نہیں کرو گے تم"

www.kitabnagri.com

عباد نے حتمی فیصلہ سنائے فون بند کر دیا اور وہ جب پلٹا تو اسکے چہرے پر تلخی درج تھی۔

"مجھے جانا ہو گا کل واپس، آپ سب یہیں رہیں گے۔۔۔ میں چاہتا ہوں سراج بھی کچھ دن فاریہ کو

اپنے ساتھ رکھے تاکہ وہ سطحی خود غرض لڑکی اسکی اہمیت اور اسکے گھر کے سکون کی معترف ہو جائے"

Posted On Kitab Nagri

اداجان کا پریشان چہرہ تکتا ہوا وہ چلتا ہوا انکے پاس ہی بیٹھا جو عباد کے اس سب سے بڑے امتحان کے لیے بہت بے چین تھیں۔

"لیکن سراج تمہارے ساتھ نہیں ہو گا تو مجھے بے چینی رہے گی میری جان، تم وہاں اکیلے اس ڈائن اور اسکے سپولے سے کیسے لڑو گے "

اداجان کی تشویش برحق تھی مگر عباد چاہتا تھا اب اسکے کسی پیارے پر کوئی آنچ نہ آئے۔
تبھی آسودہ مسکراہٹ کے سنگ وہ انکا ماتھا چومے ہاتھ جکڑ گیا۔

"میری فکر مت کریں، میں اپنی حفاظت کرنا جانتا ہوں ادا جان۔ آپ یہاں منہا کے ساتھ، احد کے ساتھ رہیے گا مجھے اطمینان ملے گا۔ وہاں زین ہے اور پیلس بھرا ہے محافظوں سے۔ اس وقت مجھے اکیلے ہی جانا ہے کیونکہ اب کسی کو کھونے کی ہمت نہیں مجھ میں۔ آپ نے دیکھاناں سراج تک پر آنچ آگئی تھی، اگر اسے کچھ ہو جاتا تو میں فاطمہ خالا کو کیا جواب دیتا۔ ساری زندگی اس نے میری حفاظت ہی تو کی ہے اب اسکی زندگی شروع ہوئی ہے تو کیسے یہ رسک لے لوں۔ آج میں کوشش کروں گا کہ منہا کو بھی گل اور اپنی اولاد کے بارے سب سچ بتا دوں گا۔ اور کل قرآن خوانی کے بعد میں دن تک واپس نکل جاؤں گا "

اپنے ظالم ارادے سے باخبر کرتا وہ ادا جان کو خوفزدہ کر چکا تھا، جو پل پل ڈر سی رہی تھیں۔
زندگی تو انکے عباد کی بھی ابھی ہی شروع ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن وہ کوئی مایوس بات کہہ کر عباد کا دل اداس نہ کر سکی تھیں۔

شام تک فاریہ، سراج، معراج اور فاطمہ صاحبہ بھی حویلی پہنچ آئے تھے۔

سب باہر ہی لاونچ میں خوبصورت سہانی شام کے اس موقع پر مل بیٹھے تھے، خاص چوڑیاں چڑھانے والی بھی آئی۔

عباد نے سارے وقت منہا کو ہی دیکھا جو چوڑیاں چڑھانے والی سے من پسند رنگوں کے ساتھ ساتھ نیلا رنگ زیادہ ڈلوا رہی تھی۔

فاریہ کو اپنے پاس گم سم بیٹھا دیکھ کر ادا صاحبہ نے اسکی سونی کلائی نرمی سے پکڑی تو وہ منہا اور چوڑی والی عورت کو دیکھتی چونک کر دادو کی سمت مڑی۔

وہ دادو جس سے وہ بچپن سے ہی کتراتی رہی تھی، ناجیہ نے آج تک اپنے دونوں بچوں کو دادی سے دور ہی رکھا تھا تبھی تو وہ آج تک کبھی بھی ادا صاحبہ کے پاس تک نہ بیٹھی تھی مگر آج اسے احساس ہوا کہ اس نے کتنی بڑی حماقت کی ہے۔

www.kitabnagri.com

وہ کیا بتائیں گے وہ فاریہ اور حارث کے لیے بھی بے شمار محبت دل میں رکھتی ہیں، اور جس طرح ادا جان نے فاریہ کا ہاتھ چومے اسے دیکھا وہ ہزار ہا آنسو روکنا چاہتی تھی پر اب یوں تھا کہ آہٹ تک ہی اسے رلا دیتی۔

"کشف پتری، میری فاریہ کی سونی کلائیاں بھی بھر دو۔۔۔۔۔ اتنے رنگ بھرنا کہ کوئی کمی نہ رہے "

Posted On Kitab Nagri

دادو کی محبت کے آگے وہ تڑپ کر نظر جھکا گئی، کچھ فاصلے پر عباد کے ساتھ کھڑا سراج بھی فاریہ کی تکلیف سے انجان نہ تھا۔

وہ اسے واقعی کنول کا وہ پھول لگی جسے اسکی گدلی زمین سے اکھاڑ کر کسی نے کھارے پانی میں لگا دیا ہو۔
اب وہ پانی قطرہ قطرہ اسکی آنکھیں دھندلانے لگا تھا۔

وہ انکار نہ کر سکی تھی اور مائی کشف نے اسکی سونی کلائیاں رنگ برنگی چوڑیوں سے بھر دیں۔
"میں آپکو اکیلا جانے نہیں دوں گا بھائی "

عباد نے اپنے ارادے سے سراج کو آگاہ کیا تو وہ بھی ادا جان سے زیادہ تڑپ اٹھا۔
مگر عباد اسکے شانے پر بردرانہ دست شفقت رکھے دھیمادرویشانہ مسکرایا۔

"پہلے ہی شرمندہ ہوں کہ میری وجہ سے تم پر آنچ آئی سراج علی، تم میرے لیے میرے بھائی سے بڑھ کر ہو۔ تم معراج اور فاطمہ خالا کی کل دولت ہو اور اب تو تمہیں عباد حشمت کیانی کی حفاظت سے بڑی ذمہ داری سونپ دی ہے میں نے۔ فاریہ کے ساتھ رہو، کچھ دن گاؤں میں سکون کے دن کاٹو۔ میں اپنا اور تمہارا بدلا بہت جلد لے لوں گا "

عباد کسی صورت بھی اپنی ضد سے ہٹنے کو تیار نہ تھا اور سراج علی کی تکلیف دیکھنے کے باوجود وہ اپنے فیصلے پر اٹل تھا۔

"میرے لیے میری جان سے بھی عزیز ہیں آپ، میں یہاں ہاتھ پر ہاتھ دھرے کیسے بیٹھ جاؤں "

Posted On Kitab Nagri

سراج کی مضبوط آواز گویا لرزی گئی تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے لیکن جب میں کہوں گا تم تب آؤ گے ابھی نہیں، اور مزید کوئی بات نہیں سنوں گا " عباد کو اس کی وفاداری اور خلوص پر بھروسہ تھا مگر وہ جس طرح تکلیف میں تھا یہ دیکھنا عباد کے لیے مشکل تھا۔

سراج علی سر ہلائے مسکرایا تھا اور اسکی مسکراہٹ پر عباد نے اسکا سینہ تھپک کر متبسم نظر ڈالی۔
بھلا سراج علی کے ہوتے عباد کو کوئی تپش بھی کیسے چھو سکتی تھی۔

رات کا ڈنر عالی شان تھا، عباد کی بہتر ہوتی طبیعت پر وہ بھی آج اس شاندار کھانے میں کوئی رعایت نہیں کرنا چاہتا تھا۔

ویسے بھی یہاں کی دیسی چیزیں اور انکا لطف ہی دو بالا تھا، خالص دہی، خالص دیسی مرغی کا خاص فاطمہ صاحبہ کے ہاتھ کا بنایا شوربہ پھر منہانے بھی مکس اچاری سبزی کی تیکھی سی ڈش بنا کر گویا سسکی زبان کا ذائقہ ہی بدل دیا۔

www.kitabnagri.com

بکرے کی ران مصالے والی کے علاوہ بیف پلاؤ خاص عباد ہی کی پسند پر بنا تھا، میٹھے میں خاص گاؤں کی سوغات یعنی پیٹھے کا کھوئے والا حلوہ تھا جس کو چاندی کے ورق اور ڈرائے فروٹس کی بھرمار نے سجا رکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

فاریہ کے علاوہ سب ہی رغبت سے کھارہے تھے مگر وہ بہت چپ اور خاموش تھی، سب کو دیکھ کر وہ مزید خود سے ناراض ہوتی جا رہی تھی۔

کیا اسکی ماں واقعی اسکی سگی ماں تھی؟ آج پہلی بار یہاں سب کے مسکراتے چہرے دیکھ کر وہ خود سے پوچھ رہی تھی۔

کیا کوئی ماں اپنی اولاد کی دشمن ہو سکتی ہے؟ ایک سوال سر نیچا کرتا تو دوسرا سوال سراٹھائے فاریہ کا دل کاٹنے لگتا۔

آج تک اس نے جتنی زندگی جی تھی آج ان خلوص اور محبت کے پیکروں کے سامنے بیکار محسوس ہوئی۔

سب سے پہلے فاطمہ جو ایک ماں دیکھائی دی تھی، یہ جانتے بوجھتے کہ اس نے انکے بیٹے کو کئی سال اذیت دی تب بھی وہ اسکے لیے چاؤ سے لباس سیتی رہیں، اپنی شاید سب سے قیمتی دولت سراج علی اسے خوشی خوشی دے دی۔

www.kitabnagri.com

جب فاطمہ کا مقابلہ اپنی ماں سے کیا تو دل خون کے آنسو رویا۔

پھر عباد حشمت کیانی، جس پر حاکمیت اسکا اور اسکی ماں کا سب سے بڑا خواب تھا۔

اس نے اسکے بچے کو اس سے دور کروایا لیکن اس نے بدلے میں فاریہ نامی سفید پوش کا پردہ رکھ لیا۔

Posted On Kitab Nagri

پھر وہ داد و جس کو اسے یاد نہیں تھا کبھی نظر بھر کا دیکھا ہو، یا کبھی اس معذور بوڑھی عورت کی دل جوئی کی ہو، یا کبھی گود میں سر رکھے اس عورت کے دکھ محسوس کیے ہوں جس نے اپنے شوہر کے بعد اپنے دونوں بیٹے کھوئے تھے۔

بھوک اور پیاس مرسی گئی، پورے جسم میں چیونٹیاں ریٹگنے لگیں، نظر منہا پر گئی تو وہ فاریہ ہی کو دیکھ کر دھیمسا مسکرائی، اسکے احد کو دیکھا تو فاریہ کو اپنا جرم یاد آئے کچو کے لگانے لگا۔ وہ یہاں بیٹھے اپنا دم گھٹتا محسوس کرتی سب سے معذرت کرتی اٹھ گئی اور اسکے جانے نے سبھی کی توجہ کھینچی۔

جب اپنے کیے گناہ سامنے سونامی کی صورت آجائیں تو پھر بچنے کی واحد سبیل اس عذاب کے ٹلنے کی دعا ہوتی ہے۔

ایسا نہیں تھا کہ صرف فاریہ تکلیف میں تھی بلکہ اپنے سیاہ نشین کمرے میں اوندھا لیٹا حارث بھی اپنے دماغ میں اتر آتے سارے فراموش لمحوں پر نیم جان تھا۔

اسے سب یاد آ رہا تھا، اس روز اس بچے کو کچرے کے ڈھیر پر پھینکنا، یہ منظر یاد کرتے وہ کانپ اٹھا۔ اسکے پورے وجود پر کپکپی طاری ہوئی۔

پھر اس روتی ہوئی لڑکی کا چہرہ جس نے اس بچے کو بچایا۔۔۔۔۔

مارنے والے سے زیادہ بچانے والا بڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس شب حارث نے فاریہ سے ایک جھوٹ بولا تھا کہ وہ اس بچے کو ٹھکانے لگا چکا ہے حالانکہ تب وہ لڑکی اس بچے کو لے جا چکی تھی۔

کیا وہ پہلا لمحہ تھا حارث کیانی کی فلاح کا؟

شاید مگر نجس ذات کے اندھیرے کو سویرے میں بدلنے کا ایک سلسلہ درکار تھا۔

ایک بھٹی درکار تھی جس میں جل کر وہ ان ناکردہ گناہوں کو سمجھ سکتا جو اس نے نہیں کیے پر سزا پائی۔ اسے اپنے آپ سے گھٹن آرہی تھی۔

اپنے مرد ہونے پر، اور اپنے زندہ ہونے پر۔

ناجیہ ڈنٹر کیے بنا ہی واپس آگئی اور کئی بار شام سے رات تک اس کے پاس آئی مگر وہ ہر بار ہر آہٹ پر آنکھیں بند کر لیتا رہا۔

ناجیہ کیانی کے کیے گناہوں کا سایہ اسکے دونوں بچوں سے ہٹ رہا تھا اور اب اصل گناہ گار کو سزا ملنے کی باری تھی۔

www.kitabnagri.com

☆☆☆☆☆☆☆☆

Posted On Kitab Nagri

اپنے شانوں کے گرد سراج کی اوڑھائی چادر پر جو صبح سے وہ گریز برتنی چپ اور سوگوار تھی، رخ موڑے اسے دیکھنے لگی جو اسکے پیچھے کھانا چھوڑ کر آیا تھا۔

حویلی کے اس دلکش خوبصورت موسمی پھولوں سے بھرے لان میں خوشبو اسکے دامن سے لپٹنے کو بیقرار تھی مگر وہ اپنے وجود کے گرد حصاری اس گرم چادر سے اٹھتی خوشبو پر زیادہ آسودہ تھی۔

"صبح جو بھی میں نے کہا واپس لیتا ہوں سب"

وہ آس اور تکلیف سے فاریہ کو دیکھتا بولا مگر وہ بدلے میں یوں مسکرائی کہ دل چیر گئی۔

"غلط تھوڑی کہا تھا تم نے سراج علی، یہی تو کرتے ہیں پائی جاچکی محبت کے ساتھ۔ جو تم نے کیا۔ مجھے کوئی تکلیف تھوڑی ہے، میں خوش ہوں۔ بس تھوڑی اداس ہوں کہ میں یہاں تم سب کے بیچ اضافی ہوں"

وہ جان بوجھ کر سراج کو زخم لگانے پر اتری اسکی بہت کچھ کہتی آنکھوں میں جھانک کر مسکرائی تھی۔
"تم جانتی ہو محبت ہو میری پھر بھی میرے کہے کو مان گئی، تھوڑا غصہ اتارنے کا دل تھا تم پر لیکن اب پیار کا من ہے"

اسکے ریشمی کھلے بالوں میں انگلیاں چلاتا پلوں میں فاریہ کے چہرے کے قریں چہرہ لے جاتے سانس بھرتے وہ کتنی جلدی مکرہا تھا، فاریہ نے اسکے سینے پر ہاتھ سے دباو ڈالے خود سے بے رحمی کے سنگ دور کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ایسا کوئی حق نہیں ہے اب تمہارے پاس، واپس جانا ہے مجھے"

اپنی کرچیوں میں بٹی آنکھیں چراتی وہ تیز تیز بیرونی راہداری کی سمت بھاگی اور سراج کو بھی چار وناچار اسکے پیچھے جانا پڑا۔

وہ گارڈ کو اندر انفارم کرنے کا کہے خود فاریہ کے گاڑی میں بیٹھتے ہی ساتھ بیٹھا جو باہر دیکھتی تھیں کہ قہرناک خاموشی لیے تھی۔

سارا رستہ وہ کربناک چپ رہی اور گھر آتے ہی گاڑی کا دروازہ بری طرح پٹخ کر اندر چلی گئی۔ سراج علی نے ٹھنڈی سانس بھری اور گاڑی روک کر خود بھی اندر بڑھا جہاں وہ چادر اور خوبصورت دوپٹے کو باہر ہی صحن میں نوچ کر پھینک گئی تھی، چوڑیاں اتار کر کشادہ صحن میں اس بے رحمی سے بکھیر گئی کہ کچھ ٹوٹ گئیں کچھ سلامت رہ گئیں، وہ اسکی ان حرکتوں پر اسکے قدموں کا پیچھا کرتا بے تابی کے سنگ اندر گیا تو وہ بیڈ کے ساتھ لگے قالین پر بیٹھی چپ چاپ سی کئی تکالیف دبائے تھی، سراج علی چادر ہینگ کیے اسکا دوپٹہ آہستگی سے بیڈ پر اچھالتا خود بھی زمین پر ہی اسکے ساتھ بیٹھا جو ناجانے کتنے درد دل میں دبا کر سانس کھینچ رہی تھی۔

"اس روز تم نے کہا تھا تم مجھ سے محبت کرتی ہو، میں نے نہیں مانا تھا۔ کیسے مان لیتا کہ محبت کرتی ہے وہ لڑکی جو میری موت کی بھی اسی شدت سے طلب گار ہے۔ تم اپنے ستم دیکھو اور میرے، بتاؤ کس کے زیادہ ہیں"

Posted On Kitab Nagri

کھینچ کر اسکا سر دہا تھا اپنے سینے سے لگائے وہ اسکی جانب پلٹ کر بہت افسوس اور پُر ملال لہجے میں استفسار کر رہا تھا، فاریہ نے اسے دیکھنے کی غلطی نہ کی بس پتھر کا بُت بنی ہا تھا آزاد کروانے کو مچلی۔
مگر آج گرفت سوچ سے زیادہ مضبوط تھی۔

"میں نے بھی کہا تھا تمہیں کہ وہ سب جھوٹ تھا، تم سے محبت نہیں کرتی ہوں۔ لیکن یہاں آ کر میں بکھر سی گئی ہوں۔ نا جانے کون کون سے پچھتاوے اور احساسِ جرم مجھے کاٹ رہے ہیں۔ اور اس پر تم نے اپنی محبت سے بے دخل بھی کر دیا۔ تو ٹھیک ہے میں روؤں، چلاؤں، تڑپوں یا مرجاؤں تمہیں کیا سراج علی"

اپنی سمت دیکھتے سراج کی تکلیف میں ڈوبی آنکھیں دیکھتی وہ خود پر اور اس پر ایک ساتھ ستم ڈھائے بولی،
آواز آنسوؤں نے نگل سی لی۔

"تمہیں پتا ہے فاریہ تم قیامت ہو"
بے جان انداز لیے وہ اسکی پیشانی چومتا گرد باز و حصار کر خود میں حلول کر گیا اور وہ بھی بنا کسی مزاحمت کے اسکے سینے سے لگی آنسو بہانے لگی۔

"تم نے م۔۔۔ مجھے بہت تکلیف دی"

اپنے دانت اسکے کندھے پر اپنی طرف سے شدت سے گاڑے وہ چینیخنی پر سراج علی کے ہونٹوں پر آفت خیز تبسم مچلا۔

Posted On Kitab Nagri

"آگے بھی دیتا رہوں گا"

ٹھوڑی پکڑ کر اس کا چہرہ اٹھائے انگوٹھے سے اس کی گال سہلا کر آنسو کی لکیر مٹاتا وہ شرارت پر اتر کر فاریہ بس اسے رو کر دیکھتی رہی۔

"ت۔۔۔ تم نے محبت سے واقعی بے دخل کر دیا۔۔۔ مجھے"

رونا ہزار ہاروکنے کی کوشش کی تھی مگر سراج کی باہوں کے گھیرے میں وہ بالکل ٹوٹ کر موتیوں سی بکھری تڑپ کر اس سے سوال کر بیٹھی۔

"تم محبت نہیں کرتی تو تمہیں کیا فرق بے دخل ہونے سے"

وہ شاید اس بار کسی دل کی تڑپ کو دبانے میں ناکام سا ہوا، کیا وہ یہ سب صرف فاریہ کے اظہار کے لیے کر رہا ہے۔ سوچ کر وہ دل تک لرزی۔

سب سے زیادہ محبت رلاتی ہے، اور اس سے زیادہ ستم گر محبوب۔

اپنے دل سے زبان تک آتی کر اہٹ گھونٹے وہ سر ہلاتی گئی مگر سراج علی اسکے سینے میں دھڑکتے دل کے بے جان ہونے کو محسوس کرتا آزرده ہوا تھا۔

اسکے بکھرے وجود کو بہت محبت سے سمیٹ لینے کی خواہش کر رہا تھا، مگر ڈر بھی تھا کہ وہ اسکے اقدام قبول کرے گی اور اس کی تشنہ شدت سہم پائے گی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم تاجر ہو۔ محبت کے بدلے محبت کی امید لگا کر بیٹھے ہوئے تاجر، میں تو سمجھی تھی تم فاریہ کے اخیر دیوانے ہو۔ بس اسے پانے کی دیر ہے اس پر اپنی مہر لگا دو گے"

یہ کہنے میں اسے اپنی ساری ہمت لگانی پڑی اور سراج علی کے لیے یہ لمحہ مسرور تھا کہ وہ روٹھ کر بھی سب کہہ بیٹھی تھی۔

اسکی خواہش اسکی ناراضگی میں بھی عیاں تھی۔

"اور یہ مہر کیسے لگتی ہے؟"

متجسس ہوتا وہ فاریہ کی گھبراہٹ پر چوٹ کرتا پر اسرار ہوا جو اسکے سینے پر زور دار مکالماتی اسکی گرفت سے ہڑبڑا کر نکلی اور آنکھیں بھی چرائیں۔

"تم جانتے ہو تم میری نبض کا دامن گھونٹ چکے ہو سراج علی، وہ فقط الفاظ نہیں تھے وہ محبت کے منہ پہ

تما چا تھے، وہ زہر ہے جو تم میری رگوں میں گھول دینا چاہتے ہو"

بہت تکلیف سے وہ یہ کہہ پائی تھی، اسکی کمر سراج علی کے سینے سے جڑی اور وہ آہستگی سے اسے اپنے

حصار میں بھرتا اسکے سرد ہاتھ کو پھر سے جکڑ چکا تھا، مگر وہ بس آنسو بہاتی رہی۔

اپنے آپ سے سراج کی ذات کے امر بیل کی طرح لپٹنے کو محسوس کرتی رہی۔

"میرا دل تمہارے بنا قبرستان بن رہا تھا، ہر قبر کے کتبے پر میرا اپنا نام آویزاں تھا۔ کیا تم نے کبھی ایک

لمحے کو میرا نہ سوچا کہ کس افیت میں مبتلا ہوں؟ میری تم سے وابستہ کچی عمر کی یہ محبت کیا گل کھلاتی اگر

Posted On Kitab Nagri

تم اپنی ضد پر مجھے قربان کر دیتی۔ ہجوم ذات میں تمہیں کھوجتے کھوجتے میں اندرون ذات کتنے سکھوں کے چہرے بھول گیا ہوں، اور دیکھو تمہیں دیکھ کر بھی دیکھ نہیں پارہا۔ تمہیں چھو کر بھی چھو نہیں کر پرا رہا، تمہیں محسوس کر کے بھی محسوس نہیں کر پارہا۔۔۔ میں تو کہیں اندر سے تم سے بچھڑا ہوا ہوں ابھی تک، بچھڑے ہوؤں کو مزید ستایا جائے گا تو وہ تکلیف میں کچھ بھی بڑبڑائیں گے "

اپنے کندھے پر حدت پہنچاتی پیشانی کے لمس پر وہ اپنی بھیگی آنکھیں سختی سے میچ گئی، وہ ساری مجبوری کہہ چکا تھا اور فاریہ کے پاس مزید کچھ کہنے کی سکت نہ رہی۔

"مما کا حکم تھا کہ میں عباد سے شادی کروں "

بہت دیر بعد وہ کچھ بولنے کے قابل ہو سکی تھی، سراج نے محسوس کیا وہ بے جان سی ہو گئی ہے۔

"اور دل کا حکم؟"

گھمبیر سی سرگوشی پر وہ کانپ اٹھی کیونکہ وہ اسکی کان کی اور جھکا بھاری سرد آواز سے خفگی کے سنگ بولا تھا۔

www.kitabnagri.com

"اصل زندگی ہے یہ، دل کے حکم جوتی کی نوک پر رکھنے پڑتے ہیں "

وہ اسکے پاس سے اٹھ جانا چاہتی تھی تبھی اس امر بیل کو خود سے اتار کر پھینکتی وہ اٹھ کر بیڈ پر کروٹ لیے جالیٹی۔

سراج وہیں بیٹھا رہا، اسے دیکھتا رہا جو اپنی آنکھیں بند کر چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"سو جاو جا کر، کل بھی بے مروت بھاگ گئے تھے تم۔۔۔ جا کر وہیں سونا آج بھی جہاں تمہیں دور دور تک میں نہ دیکھائی دے سکوں"

روہانسی ہوتی وہ کہہ کر فوری کروٹ بدل گئی، اسکا پورا وجود سردی سے کانپ رہا تھا تبھی سراج نے دل جلی مسکراہٹ دیے اٹھ کر اس پر لحاف اوڑھائے قریب ہی بیٹھے سر کے بال سہلائے اور جھک کر سر چوما۔

گال پر کروٹ کے باعث ڈھلک آتے بال ہٹائے اسکی گال دھیرے سے سہلائی، مگر وہ ہنوز پتھر بنی رہی۔

"فارہ جیسی بے صبری لڑکی سے ایسی امید نہیں تھی سراج علی کو کہ وہ اپنی من پسند چیز کے لیے اتنی صابر ہو سکتی ہے۔ تم سے دور اچھی نیند آئے گی یقیناً۔ شب بخیر"

جھک کر اسکی کن پٹی چومتا وہ جتا کر کہتا اٹھا اور اک نظر فارہ پر ڈالے کمرے سے نکل گیا۔

اسکے جاتے ہی فارہ نے سانس کھینچ کر آنکھیں کھولے جا بجا پھیلی خوشبو محسوس کی اور تھکا سا مسکرا دی۔

"جانتے ہونا من پسند ہو، بھلا یوں کون ستاتا ہے۔ تم جتنا مرضی دوری بنا لو، میرے بنا بے سکون رہو گے۔ تم فارہ کے لیے سانس جتنے اہم ہو۔ تمہاری اس فضا میں پھیلی سانس اور ہوا میں حائل وجود کی خوشبو میرا رزق ہے سراج علی"

Posted On Kitab Nagri

تھک ہار کر خود سے اعتراف کرتی وہ گہرے گہرے سانس بھرے آنکھیں بند کر گئی اور وہ واقعی بے سکونی سے تب تک ٹھلتا رہا جب تک معراج اور والدہ واپس نہ آئے۔
معراج تو آتے ہی سو گیا البتہ فاطمہ فکر مند تھیں مگر سراج نے انکو بھی اپنی سمت سے تسلی دے دی۔
آج کی اسکی رات بھی کل جیسی گزرنی تھی اسکا سراج کو یقین تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اپنی یادداشت میں ابھرتے ہی ولے سچ کرنے وہ گھر سے تو نکل آیا تھا مگر اسکی آنکھوں میں اتری وحشت تب بڑھی جب وہ عین اسی جگہ پہنچا جہاں اس نے وہ بچہ رکھا تھا، وقت بدل گیا تھا، اس بھیانک رات میں اور آجکی سرد رات میں بہت فرق تھا۔
www.kitabnagri.com
حارث کے سارے زخم بھلے درد سے نجات پا گئے ہوں مگر وہ آج اس جگہ آن کھڑا تھا جس جگہ اس نے وہ گناہ کیا جس نے اسکی ہستی جنم جوڑ دی۔
وہ ذہن پر زور ڈالے اس گھر کی سمت لپکا، قدموں میں گویا ہمت نہ تھی مگر اسے اس لڑکی کو ڈھونڈنا تھا۔

"کون ہے بھی، کیا مصیبت آگئی"

Posted On Kitab Nagri

حادث کے بے قرار ہو کر اس لکڑی کے دروازے پر دستک دینے پر اندر سے کوئی گرم مزاج لیے باہر نکلا، دروازہ کھول کر اجنبیت اور ناگواری سے دیکھتی وہ عورت حادث کیانی کا سرتاپا جائزہ لیتی گھوری

"ہاں جی۔۔ کیا ہے؟"

وہ عورت مقابل سے تندہی سے سوال کرتے بولی۔

حادث نے اپنے چہرے کے تاثرات ٹھیک کیے۔

"یہاں جو لڑکی رہتی ہے وہ کہاں ہے؟"

حادث کے پوچھنے پر اس عورت کے ماتھے پر ناگواری سے شکنیں اتریں۔

"اوہ۔۔۔ تو اس کا عاشق تو تھا۔۔۔۔ دیکھ لونڈے یہ شریفوں کی بستی ہے، لہذا یہاں اس جیسی مشکوک

لڑکی کیسے رہ سکتی تھی۔ چلی گئی ہے وہ اپنے دادے اور اس نا جانے کس کے بچے کو لے کر"

اس عورت کا تضحیک میں لپٹا انداز مزید حادث کو نشتر کی طرح چبھا، دل میں لرزش اتری۔

وہ کیسے اس لڑکی کو ڈھونڈے گا، دل گویا پھٹ گیا تھا۔

"ہمم۔"

حادث نے سرد مہری سے اس عورت کو دیکھا اور فوری وہاں سے واپس پلٹا، پھر سے آنکھوں میں اندھیرا

چھانے لگا تھا۔

گاڑی تک پہنچتے ہوئے وہ تھک ہار کر ٹیک لگاتا اپنے بال جکڑے اکھڑی سانس کھینچ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ تکلیف اسے کچو کے لگا رہی تھی۔

"یعنی میرے ایک گناہ نے کس کس کو اذیت سے گزار دیا، وہ لڑکی اس بچے کو بچانے کے بدلے اپنے گھر اپنی بستی سے محروم ہو گئی۔۔۔ لعنت ہو تجھ پر حارث۔۔۔ یہ کیا کر دیا تو نے۔۔۔ میں کہاں پے ڈھونڈوں گا اسے اور اس بچے کو۔۔۔ یا اللہ مجھے کوئی راہ دیکھائیں۔۔۔۔۔ آج تک جتنے گناہ کیے میں نے مجھے اس کے لیے بھلے دردناک موت دے دیں مگر اس لڑکی تک پہنچا دیں"

یہ خود ساختہ اس سفاک پراتر آتی درد کی لہریں درحقیقت اسکے اندر کو پاک کر رہی تھیں۔

گناہ گار تب تک گناہ گار ہوتا ہے جب تک اسے اپنے گناہ کا ادراک نہ ہو مگر حارث کیانی کی ساری زندگی اس ایک جھٹکے نے موت کے دہانے پر لائی تھی۔

وہ اپنی جنگ اکیلے لڑنے نکلا تھا، دیکھنا یہ تھا کہ کب قافلے تک پہنچتا ہے۔

وہ نامراد سا پیلس تو لوٹ آیا مگر اسکی تکلیف جوں کی توں برقرار سینہ جلاتی رہی۔

ناجیہ جو اسکی غیر متوقع غیر موجودگی پر حیرت میں تھی اسکے آنے کی اطلاع ملتے ہی لان میں آئی جہاں وہ

بے قراری سے ٹہل رہا تھا۔

"تم کہاں چلے گئے تھے؟"

ناجیہ نے اسکی بازو پکڑ کر روبرو کیے فکر سے پوچھا مگر حارث بس اس ماں کو آزر دگی سے دیکھتا خاموش

ہی رہا۔

Posted On Kitab Nagri

اور اسکی خاموشی نے ناجیہ کے رونگٹے کھڑے کیے تھے۔

"دم گھٹ رہا تھا میرا، عائشہ کہاں ہے۔۔۔۔۔ آپ کیوں آگئیں مجھ پر فکر لٹانے"

حارث کا جواب عجیب اور تلخ سا تھا تبھی ناجیہ اسکے چہرے پر درج سپاٹ تاثرات پر ساکت تھی۔

"عائشہ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو اسے جلدی بھیج دیار یسٹ کے لیے، اور میں ماں ہوں تمہاری فکر تو ہوگی مجھے"

ناجیہ چاہتی تھی وہ اسے اپنی متیاد دلائے مگر اس ممتا کا ڈسا وہ سب جان بوجھ کر سہ گیا، دل تو یہی کیا ناجیہ پر ہنسے کہ کتنی مہمان ماں ہے وہ۔

عائشہ کے ساتھ اپنے رویے پر وہ نادم تھا، اور جس طرح وہ کسی بے قراری میں مبتلا تھا ناجیہ نے فوری چہرے پر دھیمی سی مسکان سجائے حارث کا چہرہ ہتھیلی سے جوڑا۔

"کیا عائشہ چاہیے تمہیں، کہو تو تمہارے لیے بچھوادوں اسے۔۔۔۔۔ ویسے بھی وہ میرے حکم کی پابند ہے۔ میں کہتی ہوں اسے کہ میرے پیارے سے بچے کی ساری ادا اسی دور کر دے"

ناجیہ نے جس خمار سے یہ مشورہ حارث کے سامنے دھرا اگر وہ پہلے والا حارث ہوتا تو مان بھی لیتا مگر اس وقت اسے ناجیہ واقعی ایک جذبوں کی سوداگر معلوم ہوئی۔

ایک ماں کیسے اپنی اولاد کو غلط طرف دھکیل سکتی ہے۔

حارث کیانی کی رہی سہی آنکھیں اس تماچے پر کھل چکی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"کیسے کرے گی وہ ادا اسی دور میری؟ مجھے تو روگ لگا ہے۔۔۔۔۔ خود کو فراموش کر بیٹھا ہوں یہ تو ماتم کا مقام ہے"

وہ چاہتا تھا اگر اس عورت کا مقام گرنا ہی ہے تو ایک بار گرے، مضبوط لہجہ لیے وہ ناجیہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بھاری آواز لیے بولا۔

"ایک من پسند عورت کے پاس اتنی طاقت ہوتی ہے کہ مرد کو ہر درد فراموش کرنے پر مجبور کرے، لیکن دھیان رکھنا اسے سر پر چڑھانا نہیں بس دل بہلانے کے لیے ہی نظر میں لینا۔ تو کیا بھجواؤں اسے" ناجیہ کی ذومعنی تاکید پر حادث نے سختی سے مٹھیاں بھیج لیں مگر وہ کچھ کہہ نہ پایا، کہہ بھی کیا سکتا تھا۔

"مجھے ضرورت نہیں، سونا چاہوں گا"

یہاں کھڑا رہنا محال ہوا تو وہ بہت ضبط سے یہ جملہ ادا کر تا منہ موڑے وہاں سے چلا گیا مگر ناجیہ کی شاطر عقابی نگاہوں میں ہلکورے لیتے لطف کی مثال ناممکن تھی۔

وہ چاہتا تھا عائنہ تک پہنچ کر اپنے رویے کی معافی مانگے، اس کے پھٹ پڑنے پر ہی تو حادث کے دماغی آبلے چاک ہوئے اور منظر واقع ہو گئے۔

مگر وہ اپنے قدم روک چکا تھا، معافی کے لیے رات کا سہارا اور تنہائی کی ضرورت نہیں تھی اب اسے، وہ اس سے معافی دن کے سویرے میں مانگنے کا ارادہ کرتا وہ اپنے تاریک کمرے کی سمت لپک گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کہاں رہ گئی تھی تم؟"

Posted On Kitab Nagri

احد کو سلا کر دادو کو دینے کے بعد دادا صاحبہ کورات کی میڈیسن دینے اور ملازمہ کورات بھرانکا دھیان رکھنے کا کہتی وہ جب تک کمرے میں پہنچی کوئی بیقرار سا اسکے انتظار کو کاٹ کر تھکا ماندھا اس تک پہنچا اور عباد کے یوں بے قراری سے پوچھنے پر وہ لاکھ مسکراہٹ روکنے کی کوشش کیے بھی مسکرا دی۔

"آپ جانتے ہیں کہ احد، دادو اور ادا جان کی بھی ذمہ داری ہے مجھ پر، وہی پوری کر رہی تھی"

عباد کا چہرہ مرکوز کیے وہ وضاحت دیتی بولی جس پر وہ اسکے پُر بہار چہرے کو دیکھتا سر ہلا گیا۔

"اور اب؟"

شاید اسکے پاس یہی اک اکلوتا سوال تھا۔

"اب صرف آپ"

منہا کی انس بھری مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"سمجھ نہیں آ رہا کہ مجھے کیوں عزیز ہو رہی ہو اسقدر"

بھاری لہجہ خفیف سی جذب کی آنچ لیے تھا اور جس طرح وہ منہا کو حصار کر اسکے چہرے پر نظریں جمائے تھا یہ منہا کے لیے ایک دقت طلب عمل تھا کہ عباد کے کسی بھی اظہار کے لیے خود کو تیار کر پاتی۔

"آپ پھر سے مجھے ڈرا رہے ہیں"

وہ جذبات کا شور سنتی مچلی، مگر وہ اسکے ملائم بال سہلاتا بس منہا کو ہی دیکھ رہا تھا۔

اسے کیسے بتائے کہ وہ محبت کر بیٹھا ہے اس سے، وہ دل میں اسی مشکل فیصلے کے گرد حائل تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پھر اگلا سوال کے کیا منہا اسکے بڑے وجود کے سنگِ محبت کے اظہار کو تسلیم کرے گی؟ ایک خدشہ بیٹھتا تو دوسرا سراٹھالیتا۔

"نہیں میں تو خود ڈر رہا ہوں"

اسکے سہمے خدو خال سے نظر چراتا وہ منہا کو چپ چاپ اس شدت سے اپنی باہوں کے دائرے میں پرو گیا کہ وہ پتنگ کا روپ دھارے اس شخص کی ذات کے آسمان میں پرواز بھر گئی۔ بنا کسی رکاوٹ کے وہ ایک دوسرے کی دھڑکنیں محسوس کر رہے تھے۔ کیا الفاظ کبھی بھی دھڑکنوں کی زبان پر حاوی ہو سکتے تھے، ہر گز نہیں۔ وہ خوفزدہ تھا، منہا کی چھاؤں سے محروم نہ ہو جائے۔ وہ اسکی محبت پر اس سچائی کے بات کیسے یقین کر سکے گی، عبادِ حشمت کیانی کے پاس تو اپنا گواہ صرف اللہ تھا۔

اس بات کا گواہ کہ اسے صحیح محبت صحیح وقت پر منہا سے ہوئی تھی۔

اور اس کربناک سوچ کا اثر تھا یا جذبات کا طوفان کے وہ منہا کے نازک وجود کی نرماہٹ تک بھلا بیٹھا اور یہ تو منہا کے رحم طلب انداز اور اسکی گرفت میں ملتی تڑپ تھی کہ وہ ہوش میں آیا۔ مگر ہنوز اسے خود میں بسائے رہا، وہ بھی اس روح سہلاتی نرم پڑتی گرفت میں گہرے گہرے سانس لینے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"ع۔۔۔ عباد"

وہ اس سے پہلے اس دم ہارتی قربت سے نڈھال منہا کو دیکھنے اور اسکی ذات پر کسی جل تھل کر دیتے ابر کی مانند برسنے کو اسکے دہکتے حسن سے نظریں ملائے بے تاب سا ہوا جو پلکیں جھکائے روہا نسی ہوئے اسے دیکھنے کی ہمت جمع کرنے کو عباد کی شرٹ مٹھیوں میں بھیج گئی۔

"منہا"

وہ ان ماہی بے آب کی مانند پھڑپھڑاتی پلکوں کو اس سرور سے تکتا اسے پکارا جسکے پورے وجود میں سرد سی ٹیسیں اٹھنے لگیں۔

اسے لگایہ شخص، اسکا جادو، اسکی قربت، اور اسکی آنکھیں سب جان لینے کو اتر آئی ہیں۔
پھر بھی وہ زندگی کی تمام ہمت جمع کیے سر اٹھائے شکوہ کناں سی عباد کی جانب دیکھنے لگی۔
"کوئی بھی فیصلہ لینے سے پہلے بس اتنا سوچ لینا منہا کہ عباد حشمت کیانی کی سانسوں کی ڈور تمہارے ہاتھ ہے"

www.kitabnagri.com

وہ محبت سے بھری نظریں اور لفظ یکدم تمہیدی ہوئے تو وہ گھبرا سی گئی، وہ منہا کے ملائم بالوں کی چند لٹیں ہاتھ میں بھر کر انکی خوشبو اپنی سانسوں میں اتارے سرد سی سانس کھینچے سنجیدہ ہوا۔
"آپ کی۔۔۔ کیوں کہہ رہے ہیں ایسا"

Posted On Kitab Nagri

حلق سے گھٹی گھٹی آواز نکالے وہ عباد کے چہرے سے ہتھیلی جوڑے منمناسی اٹھی اور وہ سچ بتانے کے فیصلے پر عمل کرنے کی تیاری کر بیٹھا۔

محبت کے عملی اظہار کی خواہش تو وسوسوں اور خوف کی زد میں آکر ادھوری رہ گئی، وہ ایک قطرے کا سکون، دریائے بنا سکا۔

"جب ہم یہاں آئے تھے تو سب لوگ ہم سے تعزیت کر رہے تھے، اور پھر کل قرآن خوانی ہی میں شرکت بھی گاؤں آنے کا مقصد تھا۔ باقی سب سوال تو تم فوری پوچھ لیتی ہو مگر اس بار کیوں نہیں بولی" بہت آہستگی سے وہ اسے حصارے، اسکی فکر مند صورت جو اسکے رویے پر متذبذب ہو گئی، گہرائی سے دیکھتا بول رہا تھا۔

خود منہا کے دماغ میں یہ بات تھی مگر ناجانے کیوں اس نے پوچھی نہیں تھی۔

"یہ میرے ذہن میں تھا مگر نکل گیا، مجھے بھی جاننا تھا کہ وہ سب اداس کیوں تھے۔ کیا آپکے بابا یاد ادا کی برسی ہے یا پھر۔۔۔۔۔"

www.kitabnagri.com

منہا بھی سچائی سے اسکی افسردہ آنکھوں میں تکتی بولی، اور عباد کے لیے بہت مشکل تھا اس سچائی کو کھولنا۔

"میری بیوی گل مینے کے لیے تعزیت کر رہے تھے وہ سب"

Posted On Kitab Nagri

عباد اسکی آنکھوں میں دیکھتا تکلیف کے سنگ یہ سچ تو کہہ بیٹھا مگر منہا کو لگا اس کمرے کی چھت اس کے سر پر آن گری ہو، آنکھوں میں نمی لیے وہ ایک ہی جھٹکے سے عباد کو پرے دھکیلتی جن نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی یہ عباد کے دل پر خنجر کھونپ گئیں۔

وہ لپک کر اس فاصلہ بنا لیتی لڑکی تک آنے کو بڑھا مگر منہا نے گریز کا اشارہ کیے اسے رک جانے کا حکم دیا۔

"ب۔۔۔ بیوی۔۔۔ آپکی بیوی بھی تھی اور م۔۔۔ مرگئی وہ۔۔۔۔۔ اتنی بڑی سچائیاں کیسے چھپا سکتے ہیں آپ مجھ سے، بولیں عباد"

تکلیف سے بھری آنکھیں عباد کے شکستہ وجود پر ڈالتی وہ پست سا چینخی تھی اور عباد نے اس کو پکڑ کر اس جنونی کیفیت سے نکالنے کو جھٹکا دیا تو وہ تھم سی گئی مگر اسکی ان آنکھوں سے چند آنسو بہہ نکلے جنکی نمی تک عباد کو گوارا نہ تھی۔

"یہی نہیں وہ میرے بچے کو جنم دے کر مری، لیکن میں نے۔۔۔۔۔۔۔"

عباد اسکا صبر آزمانے کو مکمل سچائی بتانے ہی والا تھا کہ منہا کے درشتی سے بات کاٹ کر پرے دھکیلنے پر وہ چپ ہوا۔

"بس ناں عباد، نہیں سن سکتی مزید"

Posted On Kitab Nagri

وہ کانوں پر ہاتھ رکھے سسکتی وہیں فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی، اور وہ بھی اسکے ساتھ ہی روبرو مجرم کی طرح بیٹھا اسکے دونوں سر دپڑتے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر باری باری ہونٹوں سے جوڑے، اپنا شکستہ حوصلہ بحال کرنے لگا۔

منہا مسلسل کرب زدہ رہی، کیوں اتنی تکلیف تھی یہ سمجھ نہ پائی۔

"میں نے اپنی اولاد کو دیکھا بھی نہیں تھا اور وہ کھو گیا۔۔۔۔۔ تم میری تکلیف محسوس کر سکتی ہو، میں اپنے بچے کو ابھی تک ڈھونڈ نہ سکا"

وہ خود بکھرا ہوا تھا مگر منہا کو لگا اسکا دل دو ٹکڑے ہو گیا ہے، اس وقت اسے صرف اس شخص کا یہ سب چھپانا کاٹ کھا رہا تھا اور وہ اپنے سامنے آتے واقعے معاملے تک پہنچ ہی نہ پائی۔

کہیں دماغ میں احد کے ماں باپ کے لیے نفرت اتنی حاوی تھی کہ وہ سوچ ہی نہ پائی کہ معاملہ اس سے مختلف بھی تو ہو سکتا ہے۔

مگر ابھی عباد کا لگایا زخم اسے ہوش سے بیگانہ کر رہا تھا۔

"ا۔۔۔ کیسے کھویا وہ؟"

منہا بے دردی سے آنکھیں رگڑے تھوڑی ہوش میں آتی سنبھل کر بولی مگر عباد کو خود محسوس ہوا وہ لڑکی ٹھیک نہیں ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"ہو سپٹل سے اسے کوئی لے گیا، یہ تو پتا ہے کون لے کر گیا مگر اس سے آگے کچھ پتا نہیں چل رہا۔ وہ ایک طوفانی رات تھی جب مجھ پر قیامت ٹوٹی"

عباد کے اس انکشاف پر منہا کو لگا وہ دوسرا سانس نہیں لے سکے گی، وہ طوفانی رات منہا کیسے بھول سکتی تھی۔

آنکھوں میں نمی نے دھندلاہٹ بھر دی۔

"ت۔۔۔ تاریخ کیا تھی؟"

منہا اس ٹوٹے بکھرے شخص کی آنکھوں سے بہتی نمی ہتھیلی میں جذب کرتی کرب سے بولی۔

"بیس اکتوبر"

منہا کو لگا اسکے دماغ پر ہتھوڑا برس رہا ہو، یعنی لگ بھگ ایک ماہ پہلے کی وہ رات جب اسے احد ملا تھا۔ پورے وجود میں تکلیف کی ایک لہر اتری اور وہ بتا بھی نہ سکی کہ اسے خوشی ہوئی یا تکلیف بس وہ عباد کے سینے لگی پھوٹ پھوٹ کر رودی۔

www.kitabnagri.com

یہ حقیقت بنا تحقیق کے وہ عباد کو ہر گز نہیں بتا سکتی تھی تبھی بس رونے پر ہی اکتفاء کیا۔ پہلے احد کی شہد رنگ عباد سی آنکھیں، پھر اس روز احد کو دیکھ کر عباد کا بے قراری سے بھاگ جانا۔ پھر ڈسٹ الرجی والا جینٹل مسئلہ اور اب یہ ایک تاریخ کا بھیانک اتفاق۔ وہ ناچاہتے ہوئے ٹوٹ بکھر سی گئی، کیا واقعی احد ہی عباد کا بیٹا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس خوشی پر ہنسے یا حد کے دور ہونے پر تڑپے۔

اور وہ کیوں اتنا روئی یہ عباد بھی سمجھ نہ سکا۔

وہ تو جب رورو کر وہ نڈھال ہوئی تو وہ اسے اٹھ کر خود بھی اٹھائے بیڈ تک لایا جسکی آنکھیں رورو کر سو جھ گئیں تھیں۔

"تم یہ سچ چھپانے پر مجھے معاف کر دو، لیکن یہ سچ ہے منہا جو محبت مجھے تم سے ہوئی وہ گل سے ہر گز نہیں تھی۔ اس سچ کو چھپانے کی تم جو مرضی سزا دو مگر وعدہ مت توڑنا"

وہ منہا کی حالت پر شکستہ سا اسے سنبھالنے کی چاہ میں اسکی بھیگی آنکھیں تکتا گزارش کر رہا تھا اور وہ غائب دماغی سے عباد کو دیکھ رہی تھی کہ وہ کونسے وعدے کا ذکر کر رہا ہے۔

"ک۔۔۔ کونسا وعدہ"

سوال کرتے منہا کے ہونٹ کانپے، عارض پر نمی بکھری۔

"مجھے کبھی مت چھوڑنا، میں جلد اسے ڈھونڈ لوں گا۔۔۔ ہم ساتھ رہیں گے مل کر"

عباد اس سے تڑپ کر پھر سے وعدہ لے رہا تھا اور وہ کبھی بھی احد کے بنارہنے کا سوچ بھی نہ سکتی تھی مگر

اب اسے اپنا آپ بہت بے وقعت لگا۔

دل چاہا احد اسکے حوالے کر کے دادا کو لے جائے اور اپنی دنیا میں واپس چلی جائے۔

Posted On Kitab Nagri

اسے دکھ تھا وہ زندگی میں پہلی بار کسی کے لیے اہم ہوئی بھی تو ایسے کہ اس شخص کا ایک خوبصورت ماضی تھا۔

وہ سمجھ نہ پائی کہ کیسے برداشت کرے جس عباد کو اس نے چاہا وہ کسی اور کا سب رہ چکا ہے، اپنے آپ پر وہ سارے آنسو بہا رہی تھی۔

"میں نہیں مانتی دوسری محبت کے وجود کو، کاش آپ مجھے پہلے یہ سچائیاں بتا دیتے تو اتنا قریب نہ آنے دیتی آپکو۔۔۔۔۔ کتنا آسان ہے آپکے لیے کہنا کہ آپکو ان سے محبت نہیں تھی۔۔۔۔۔ چھوڑیں عباد آپ نے م۔۔۔۔۔ جھے بہت تکلیف دی ہے"

سارے زخم سہ لینے کے باوجود وہ اس شخص کی گرفت جھٹک گئی، وہ رو رہی تھی اور عباد کا ڈرا سکے سامنے آئے اسکی جان لے رہا تھا۔

"منہا میں سچ کہہ رہا ہوں"

وہ اسکا موڑا چہرہ اپنی سمت کیے دکھ سے یقین دلارہا تھا اور وہ اس وقت کہیں دور چلی جانا چاہتی تھی۔

نہ وہ اپنی اذیت بتا سکتی تھی نہ اس شخص کو مزید قریب آنے دے سکتی تھی۔

"ج۔۔۔۔۔ جھوٹ۔۔۔۔۔ بیوی کا مطلب بہت اچھے سے جانتی ہوں۔ اور بیوی بھی وہ جس نے آپکو اولاد دی۔ پھر بھی آپ یہ کہہ رہے محبت نہیں۔۔۔۔۔ بہلا رہے ہیں مجھے، کہا تھا ناں محبت پر یقین نہیں۔ آج آپ نے اس بے یقینی کو کاملیت دے دی"

Posted On Kitab Nagri

وہ مسلسل اسے جھٹک کر رندھی آواز سے چلا رہی تھی، اسکی آواز اسکے آنسو نگل رہے تھے اور وہ ہچکیاں بھرتی اپنی تکلیف سے بے جان ہو رہی تھی۔

"کیوں کہہ رہی ہو ایسا۔۔۔ اس سے محبت نہیں تھی یہ تم سے محبت ہونے کے بعد ہی تو پتا چلا۔ محض اس وجہ سے تم مجھے تکلیف کیسے دے سکتی۔ میں مانتا ہوں یہ سب تمہارے لیے سہنا مشکل ہے۔ جیسے میں تمہارے ساتھ کسی کو برداشت نہیں کر سکتا تم بھلا کیسے میرے ماضی کو مجھ سے جڑا دیکھ کر نارمل رہ سکتی تھی"

وہ لاکھ منٹیں وضاحتیں دیتا وہ آج بہل نہ پا رہی تھی، رہ رہ کر اپنی بے وقعتی رلا رہی تھی۔
"آپ نے مجھ سے شادی اپنے غم کو ہلکا کرنے کو کی عباد، مت نام دیں اسے محبت کا۔۔۔ میں نہیں مانوں گی سن لیں۔ تکلیف دی ہے آپ نے مجھے، یہ سہنا مشکل نہیں ناممکن ہے۔ م۔۔۔ مجھے تو کل تک غرور تھا کہ آپ صرف میرے ہیں، ل۔۔۔ لیکن نہیں آپ میرے نہیں ہیں"
نم نم آنکھیں جھپکتی دل پر جانے کیسے کیسے بوجھ لیے وہ عباد کے گریبان کو جکڑ کر تڑپی، اسکا ایک ایک لفظ عباد کا کلیجہ نوچتا رہا۔

اسکے ہاتھوں کی رگیں ابھر آئیں، وہ پورا چہرہ افیت اور بے وقعتی کے احساس سے سرخ تھا۔
اور یہ سب عباد کے لیے سہنا جان لیوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم جو بھی سزا دوگی قبول ہے، لیکن بد گمان ہو کر جان مت نکالو۔۔۔۔۔ خدا گواہ ہے میں نے بس اتنا چاہا تھا تم سے اپنے دکھ بانٹوں گا، تم نہیں مان رہی ناں کہ محبت کرتا ہوں۔۔۔۔۔ آزما کر دیکھ سکتی ہو۔ آج سے پہلے کسی کے لیے میری روح بیقرار نہیں ہوئی منہا، تم نا جانے کس لمحے میری بیقرار روح کی راحت بن گئی۔ میں نے اپنا آپ تمہیں سو نپ دیا ہے جتنا ممکن تھا، اب میری زندگی تمہارے ہاتھ میں ہے" کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ یوں منہا سے اپنے جذبات کا اظہار کرے گا جب وہ بھی تکلیف کی زیادتی سے ہلکان تھی اور خود عبادِ حشمت کیانی کسی لازوال خسارے کا روپ دھارے ہوئے تھا۔

"جھوٹ۔۔۔۔۔ سب جھوٹ۔۔۔۔۔"

اپنا آپ بے رحمی سے چھڑواتی وہ بھاگ کر خود کو واش روم میں لاک کر گئی اور وہ تکلیف دہ باتا سے روکتا رہ گیا۔

سارے آنسو بہا کر بھی وہ دل کا بوجھ کم نہ کر سکی۔

"کیا میرے ذمے بس احد کو اسکے باپ تک پہنچانے کا ہی فرض تھا، ک۔۔۔۔۔ کیا میرا مزید کوئی کردار نہیں بچا۔۔۔۔۔ ہاں میں احد کو عباد کے حوالے کیے چلی جاؤں گی۔۔۔۔۔ ہم رہ لیں گے جیسے پہلے رہتے تھے۔ لیکن کسی کے دل بہلانے کا سامان بننے سے بہتر مر جاؤں۔۔۔۔۔ ک۔۔۔۔۔ کیسے کر سکتے ہیں آپ میرے ساتھ، اتنا سب چھپا کر اچ۔۔۔۔۔ چھا نہیں کیا۔۔۔۔۔"

ہچکیاں بھرتی وہ اس وقت ایک پاگل تھی، اسے ٹھنڈے فرش کی سختی تک اثر نہ کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسے رہ رہ کر اک آگ جلا رہی تھی۔

وہ بھی سر جھکائے باہر بیٹھا ایک بار پھر منہا کے جذباتی پن پر سراپا درد بنا ہوا تھا۔
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

ناجانے کتنا وقت وہ یونہی بیٹھی رہی، مگر جب ٹھنڈ سے پورا وجود لرز نے لگاتب ہمت کیے اٹھی۔
آئینے میں اپنا رو رو کر ویران چہرہ دیکھا تو نل کھولے چند پانی کے چھپکے منہ پر مارے۔
گہرے گہرے سانس کھینچے اور باہر نکلی۔

تب تک وہ صوفے پر نیم دراز سرٹکائے آنکھیں موندھے لیٹا ہوا تھا۔
منہانے کرب سے اسکی سمت سے چہرہ موڑا اور بیڈ تک پہنچ کر لیٹی، کروٹ مخالف موڑ لی۔
خود عباد چونک کر اٹھا تو بنا لحاف سے لیٹی منہا کو دیکھتے ہی اٹھ کر اس تک پہنچا۔
دھیرے سے بیٹھتا وہ اسکے اوپر لحاف کروائے خود بھی جھکا جو پھر سے آنکھیں سختی سے دبائے روسی
دی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تم کیوں تکلیف دے رہی ہو خود کو؟"
یہ سوال کرتا وہ منہا کو سفاک لگا تھا پھر جیسے وہ اسے پکڑ کر سیدھا کرتا اس پر جھکے منتظر تھا، منہا کے حلق
میں کانٹے سے چبھے۔

"خود کو دے رہی ہوں ناں، آپکو کیا ہے۔۔۔۔۔ دور رہیں مجھ سے"

Posted On Kitab Nagri

اول دن والی بد دماغ منہا آج پھر نمودار تھی مگر وہ بدلے میں اسکی دہکتی سانسیں فراموش کیے زخمی سا مسکرا دیا۔

"بتاوناں منہا، مجھے تکلیف ہو رہی ہے"

تاسف سے وہ مکمل جھک کر منہا کی تپش میں لپٹی جبین چومتا پھر سے آزرده ہوا اور وہ اپنی ضدی سی تکلیف پر پہاڑ سی جی آنکھیں میچے یہ یک دم بیگانے لگتے لمس برداشت کرتی رہی۔

"آپ کبھی نہیں سمجھ پائیں گے میری تکلیف، جو آپ نے مجھ سے چھپایا ہے وہ معمولی ہے کیا؟ آپ میری جگہ ہوتے تو کیا کرتے بتائیں"

وہ اسے خود میں بسانے کا طلب گار اسکے حسن کو تسخیر کرنے کی خواہش کو عملی جامہ پہنانے کو بڑھا ہی کہ منہا کے سوال نے عباد کی آنکھیں بھی جلن سے بھر سی دیں۔

"مجھے تو محبت ہے ناں، میں تو اس پر جان ہار دیتا"

www.kitabnagri.com

وہ بہت جبر سے یہ جواب تراش سکا تھا۔

منہا کی آنکھوں سے بہتی نمی اس شخص کی سفاکی پر اب تکیے میں جذب ہوتی گئی۔

کیا وہ یہ سمجھ رہا تھا کہ اسکی محبت یکطرفہ ہے۔

منہا کو لگا قیامت تو اب آئی ہے۔

اچھا ہی تھا وہ منہا کی محبت سے لاعلم تھا، وہ خود کو سنبھال کر آنسو رگڑ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"کل میں بھی آپکے ساتھ جانا چاہتی، داد اور احد یہیں ادا جان کے پاس رکیں گے۔ مجھے وہاں کچھ کام ہے، آپ اپنے کام کرنا میں اپنا کر کے جلد واپس یہاں آ جاؤں گی "

منہانے تحمل اور صبر کے سنگ کل ساتھ جانے کی جو خواہش کہی اس پر عباد فوری سر ہلا گیا۔

وہ چاہتی تھی احد اور عباد کا ڈی این اے ٹیسٹ کروائے اور اس معاملے کو جلد نمٹا کر وہ عباد سے دور چلی جائے۔

"ویسے کیا کام ہے تمہیں؟ "

نا جانے کیوں مگر عباد کو تھوڑی تشویش تھی۔

"کچھ پرسنل کام ہے، بتا نہیں سکتی "

وہ سمجھ نہ پایا آخر وہ اس سے ایسے اکھڑ کر بات کیوں کر رہی ہے تبھی وہ اس پر سے جھکا واپس پلٹا اور اپنے تکیے پر سر رکھے فانوس کے جھومر سے نکلتی روشنی دیکھنے لگا۔

اپنے ہاتھ کی انگلیوں کا عباد کے ہاتھ میں جکڑنا محسوس کرتی وہ کرب سے آنکھیں بھیچ گئی۔

"عزت نفس کے علاوہ محبت بھی ایک ایسا جذبہ ہے۔ جس کے مجروح کر دیے جانے پر انسان خود کو حقیر

جاننے لگتا ہے۔ اور میں خود کو حقیر کے ساتھ فقیر بھی مان بیٹھی۔ جب چلی جاؤں گی آپ سے بہت دور

پھر پتا چلے گا آپ کو عباد کے مجھے بھی آپ سے محبت تھی اور تبھی میں جان اور ہمت دونوں ہار گئی "

Posted On Kitab Nagri

گہرے گہرے سانس بھرتی وہ تکلیف سے فیصلہ لیتی سوچ رہی تھی اور اسکے ساتھ لیٹا عباد سوچ بھی نہ سکتا تھا وہ اسے مارنے کی منصوبہ بندی بنا رہی ہے۔

"کیسے یقین کرو گی کہ محبت کرتا ہوں؟"

وہ پھر سے اسکا جکڑا ہاتھ سینے سے لگاتا اسکی سمت کروٹ بدلے بولا مگر وہ چپ چاپ سو گوار سی تھی۔
"نہیں جانتی"

بنارخ موڑے وہ سپاٹ ہوئے بولی۔

اور وہ اس جواب پر اپنی آنکھیں بند کر گیا، منہا نے اسکی خاموشی اور مدھم دھڑکن محسوس کیے کچھ دیر بعد چہرہ گمایا تو وہ اسکی سمت کروٹ بدلے نیند میں اتر چکا تھا۔

شدت سے دل چاہا وہ اس شخص کی یہ سانسیں چھین لے، اسکا گریبان پکڑ کر جھجھوڑے کہ وہ صرف اسکا کیوں نہیں۔

لمبا سا سانس بھرے وہ خود بھی کروٹ اسکی سمت بدل کر آنکھیں بند کر گئی، اس سے دور رہنا مشکل تھا پر اب وہ بہت زیادہ دور جانے کا فیصلہ لے چکی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Posted On Kitab Nagri

"م۔۔۔ میں نے کیا یہ سب۔۔۔۔۔ اس معصوم بچے کو پھینک دیا تھا۔۔۔۔۔ وہ لڑکی تو اسے بچا کر لے گئی تھی۔ م۔۔۔ میں یہ سب "

اپنے بال و حشیانہ انداز سے جکڑے وہ سب کچھ پھر سے سوچنے پر خود سے گھٹن محسوس کر رہا تھا، اب اسے سمجھ آیا تھا کہ اس کو جو یہ عذاب سہنا پڑا وہ اس معصوم بچے پر ڈھائے گئے ظلم کی بدولت تھا۔ اپنے کیے سارے گناہ اسکی آنکھوں کی پتیلیوں کے آگے ناچ رہے تھے۔

حارث کیانی کو خود سے گھٹن آنے لگی تھی۔

وہ تیزی سے ہانپتے ہوئے کمرے سے باہر نکلا، مختلف ملازمین اپنے اپنے کاموں میں گم تھے، ناجیہ کچھ دیر پہلے ہی اسے ناشتہ کروا کے گئی تھی تبھی اپنے کمرے میں تھی۔

حارث سیدھا کچن میں آیا مگر وہاں عائشہ بھی نہ تھی، وہ اسی کیفیت سے باہر نکلا تو گزرتے ملازم کا کندھا جکڑے روکا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ع۔۔۔ عباد لالہ کہاں ہیں؟ "

حارث کے استفسار پر وہ مودب ہوئے رکا۔

"وہ آج شام تک آجائیں گے واپس، گاؤں گئے ہیں۔ گل مینے بی بی کے لیے وہاں قرآن خوانی تھی "

ملازم اسے آگاہ کرتا مڑ چکا تھا مگر حارث کو یوں محسوس ہو رہا تھا شام تک وہ زندہ نہیں رہے گا۔

اسے عائشہ کی تلاش تھی تبھی وہ باولوں کی طرح باہر نکلا۔

Posted On Kitab Nagri

دوسری طرف عباد کے آفس کی تفصیلی صفائی کے دوران ملازم کو ٹیبل کے نیچے سے ایک سفید سپر مل چکا تھا، اسے یاد آیا کہ اسی کے لیے اس دن عباد پوچھ گچھ کر رہا تھا مگر اس پر منہا کی شکل دیکھ کر وہ حیران و پریشان تھا۔

مگر فوری وہ سکیچ بھر پور توجہ سے فائیل میں رکھے وہ دوبارہ صفائی کرنے لگا۔
حارث کو باہر آتا دیکھ کر گارڈز بھی مودب تھے مگر وہ مالی بابا کے پاس کھڑی ان سے بات میں مگن عائشہ کی سمت آ کر رکا مگر وہ جان بوجھ کر نہ مڑی بلکہ حارث کی موجودگی کو یکسر نظر انداز کیا۔
"عائشہ۔۔۔۔"

حارث کی آواز پر وہ بے نیاز بنی نہ صرف مڑی بلکہ وہیں سے اندر چلی گئی۔
"عائشہ سٹاپ"

اسکے پیچھے ہی لپک کر وہ باقاعدہ اسکی بازو پکڑے روکتا ساف سے چلایا جس پر وہ خفگی سے اپنی بازو چھڑواتی مڑی اور آنکھوں میں ناراضگی بھرے دیکھنے لگی۔
www.kitabnagri.com

"آج تک میں نے جو بھی کیا، تمہیں جتنا پریشان کیا اسکے لیے معاف کر دو مجھے"

یہ دو جملے تکلیف سے ادا کرتا وہ عائشہ کو ساکت چھوڑے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا اور وہ کتنی ہی دیر اسکے او جھل ہو جانے کو تکتی رہی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ بالکل غیر یقین ساتھ، حادث کیانی اپنے کیے کی معافی مانگنے والوں میں سے نہیں تھا مگر وہ اداس ہو گئی تھی۔

وہ واقعی افسردہ لگ رہا تھا۔

دوسری طرف منہانے رات ہی عباد کے نیند میں اترتے ہی اسکے بالوں کی ایک باریک سی لٹ کاٹ لی تھی، بھلے اسے ان سب باتوں کا علم نہیں تھا مگر اسے اتنا ضرور پتا تھا کہ ڈی این اے کے لیے بال کام آتے اور رہی سہی کسر اس نے فون پر اپنی سمجھ کے مطابق سراج کے سکھائے طریقے سے گوگل پر سرچ کیے بھی جان لیا تھا۔

اور دوسری طرف اس نے احد کا ایکسٹرفیڈر اسے فیڈ کروائے احتیاط سے اسکا کیپ لگا کر اپنے بیگ میں رکھ لیا کیونکہ احد کے بہت روئے جیسے بال وہ چاہ کر بھی اتار نہ پائی۔ وہ جانتی تھی اسے کیا کرنا ہے۔

مسجد میں قرآن خوانی کے بعد خود عباد، سراج کو سبکی حفاظت میں دیتا منہا کے ساتھ واپسی کے لیے نکل گیا۔

رات کی تکلیف دونوں کی متورم آنکھوں سے آویزاں تھی مگر وہ منہا کے حد درجہ اذیت ناک رویے اور چپ پر چیخ سا گیا تھا۔

سارا راستہ بھی وہ ایک لفظ نہ بولی، اور وہ اسکے ستم سزا کے طور پر سہتا رہا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے یہیں اتار دیں، میں اپنی دوست سے ملنے جانا ہے۔ میں ٹیکسی لے لوں گی "

کئی گھنٹے کی مسافت کے بعد وہ چپ توڑے سپاٹ لہجے اور سپید چہرے کے سنگ بنا سے دیکھے بولی تھی۔

"میں چھوڑ دیتا ہوں ناں "

اسکا ہاتھ پکڑ کر وہ اسے اپنی سمت متوجہ کرتا اپنی آواز میں اتر آتی افسردگی چھپانہ سکا۔

منہا نے اپنا ہاتھ عباد کی گرفت سے فوری آزاد کروایا اور عباد کو لگا ہاتھ نہیں وہ اپنا دامن چھڑوا گئی ہو۔

وہ گاڑی تو روک چکا تھا مگر ابھی گاڑی لاکڈ تھی تبھی منہا نے کھولنے کی کوشش میں زور آزمائی کی مگر ناکامی پر مجبوراً عباد کی سمت دیکھنے لگی جسکی آنکھوں میں دنیا جہاں کا درد اتر تھا۔

"تم میرے ساتھ یہ ظلم کیوں کر رہی ہو منہا "

رات سے اب تک منہا کے گریز نے عباد کی جان ہلکان کر دی تھی اور وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی سمت قریب کیے پہلی بار اتنے غصے میں بولا کہ اسکی سرخ قہرناک آنکھیں منہا کے دل میں سنسنی اتار گئیں۔

"پلیز عباد، چھوڑیں اور جانے دیں مجھے۔ رات کو بات کریں گے "

اپنا آپ چھڑوانے کی کوشش میں وہ عباد کے ضبط سے برا کھیل گئی تھی، اور وہ بھی اسے چھوڑے رخ موڑ کر چپ چاپ گاڑی کا لاک اوپن کر چکا تھا۔

بنا سے دیکھے وہ آنسو دباتی اپنا بیگ لیے اچھے سے چادر اوڑھتی باہر نکل گئی۔

عباد نے آزدگی سے سانس کھینچی اور گاڑی سٹارٹ کر دی۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی نظروں سے او جھل ہوتے ہی وہ اپنی چادر درست کرتی ٹیکسی کو روک کر اس میں بیٹھی اور قریبی کسی ہسپتال لے جانے کا کہا۔

اتفاق سے آدھے گھنٹے کی مسافت پر ہی بہت بڑا ہو اسپتال آچکا تھا۔

منہا نے پہلے تو وہاں جا کر ڈی این اے کے بارے میں معلومات لیں جس کے لیے اسے پہلے ایک پر میشن فارم فل کرنا پڑا مگر اسکا کام ہو گیا تھا۔

"دو دن بعد آپکو رپورٹ مل جائے گی منہا میم، آپ یہیں سے آکر یہ فارم سبمٹ کر واکے لے جائیے گا"

لیب کے انچارج نے منہا کو چھتیس سے چالیس گھنٹوں کی سوہان روح انتظار کی سولی پر ٹانگ دیا تھا مگر اور کوئی چارہ نہ تھا تبھی وہ ہو اسپتال سے باہر نکل آئی۔

کتنی ہی دیر وہ وہیں ہو اسپتال کی راہداری میں لگے بیچ پر بیٹھی خلاوں کو گھورتی رہی۔

دوسری طرف عباد کچھ دیر اپنے آفس سے ہو کر تھانے جانے کے بجائے پہلے سیدھا پیلس ہی آیا تھا، زین

کے ساتھ اسکا مسلسل رابطہ تھا، وہ اریسٹ وارنٹ نکلوانے میں کامیاب ہو چکا تھا جبکہ فاضل کا ٹھکانہ بھی

اسکے علم میں آچکا تھا مگر آج رات پہلے سرور کی گرفتاری عمل میں لائی جانی تھی۔

اپنے آفس تک پہنچتا ہوا وہ ابھی کچھ ڈاکو منٹس ہی دیکھ رہا تھا جب اسکی نظر میز پر دھری فائیل میں

کنارے سے نکلے اس سفید پیپر پر گئی۔

Posted On Kitab Nagri

عباد نے سرعت سے وہ کاغذ اس فائیل سے نکالا مگر اس سکیچ پر نظر پڑتے ہی عباد کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔

یہ وہی سکیچ تھا جو اس دن غائب ہوا تھا، وہ بے یقینی سے اس عکس کو دیکھ کر صدمے میں تھا۔
اک آنسو بے دھیانی میں اسکی شہد رنگ متورم آنکھ کی فصیل پار کر گیا۔
"منہا"

یوں لگا کسی قبر سے کوئی ہوک اٹھی تھی۔
منہا کی بتائی احد کے بارے ساری باتیں عباد کے دماغ میں گھوم کر آتش سی بھڑکا گئیں۔
وہ اس سے سب جھوٹ بولتی رہی۔
بہن کا بیٹا۔۔۔

یتیم۔۔۔ بے سہارہ۔۔۔
بمشکل کر سی کا سہارہ لیے وہ بیٹھ پایا تھا، آنکھوں میں کرچیوں نے دھندلاہٹ بھر دی تھی۔
دوسری طرف وہ بھی ٹیکسی سے کہیں اور جانے کے بجائے اسی گھر آئی جو اسے عباد نے دیا تھا۔
وحشت ناک آنکھوں سے وہ اس کا چپہ چپہ تکتی روتی رہی۔
اور خود عباد بھی پھری موج بنا آفس روم سے نکل کر سیدھا اسی طرف آیا جہاں منہا کے ہونے کے اثرات ہو سکتے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اسے منہا سے جواب چاہیے تھے، اور شاید اپنی اس تکلیف کا مداوا بھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"مجھے معاف کر دیں"

منہا اور عباد تو چلے گئے تھے اور اب شام میں سب کے چلے جانے کے بعد وہ بھی جانے ہی والی تھی مگر ادا جان کے پاس بیٹھتے وہ ان سے نظر ملانے کی مشکل کو شش کرتی بولی تھی، سراج تو فارم ہاوس کام کی وجہ سے پہلے چلا گیا تھا جبکہ فاریہ بھی معراج اور فاطمہ آنٹی کے ساتھ جانے کا ارادہ رکھتی تھی۔ یہ جملہ بہت بے یقین تھا، خاص کر فاریہ کے منہ سے لیکن ان شفیق بوڑھی عورت کی سماعت اس کو ترس رہی تھی۔

وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر قریب کر کے بٹھاتیں بنا کچھ کہے اسے اپنے سینے میں سمو گئیں۔

"بہت دکھی ہوں، لیکن یہ بھی جانتی ہوں کہ تم معصوموں کا کوئی قصور نہیں۔ خمیر میں ہی اذیت کا رنگ دفن تھا۔ میرے لیے تو جیسا میرا عباد ہے ویسے ہی تو اور حارث بھی ہے۔ میں تو دادی ہوں ناں بھلا اپنے جگر کے ٹکڑوں اور اپنی اولاد کے خون سے کیسے ناراض ہو سکتی"

اس کے آنسو ہتھیلی سے جذب کرتیں وہ اسے احساس جرم سے نکال لائیں مگر فاریہ کے اندر اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ کچھ کہہ پاتی۔

"میں بہت بُری ہوں دادو، بہت۔۔۔۔۔ آئی ایم سوری"

Posted On Kitab Nagri

اپنے ستم یاد آئے تو وہ دلبرداشتہ سی اٹھ کر اس وقت آ تو گئی مگر سارے راستے وہ اندر ہی اندر گھٹتی رہی۔
جب تک وہ واپس آئے گہری شام ڈھلنے والی تھی، معراج تو آتے ہی اپنے ہم عمر یار گھر بلا کر کرکٹ کھیلنے
میں لگ گیا البتہ وہ بھی یو نہی فاطمہ کے پاس چلی گئی۔

اپنی تھکن سی بتائی تو وہ اسکے بالوں میں تیل لگانے کا کہے اسے اس تھکن سے نکالنے کی کوشش کرنے
لگیں۔

"بہت چھوٹی سی تھی تم جب یہاں سے گئے تھے، اسکے بعد میرا خیال ہے تین یا چار بار آئی ہو گی۔ کیا
تمہیں یاد ہے؟"

حویلی سے وہ واپس تو آ گئی تھی مگر ناجانے اک تھکن سی تھی جو فاریہ کو اپنے اندر باہر محسوس ہو رہی تھی
تبھی فاطمہ اسکے سر کی تھکن ہٹانے کو اسکے بھورے شیڈ دیتے ڈائے بالوں میں تیل لگاتے اس سے باتیں
بھی کر رہیں تھیں مگر وہ سامنے کمرے سے باہر صحن میں کچھ اپنے ہم عمر لڑکوں کے ساتھ کرکٹ کھیلتے
معراج کو دیکھ رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

ان سب نے ایک طرح ادھم مچا رکھا تھا۔

"اس گاؤں سے، یہاں کے لوگوں سے کبھی محبت محسوس نہیں ہوئی تھی۔ ہوتی تو یقیناً یہاں کی بہت سی
یادیں پاس ہوتیں"

Posted On Kitab Nagri

اک خفیف سے خسارے کی کاٹ تھی جو فاریہ کو دل میں سلگتی محسوس ہوئی، فاطمہ صاحبہ دھیماسا مسکرائے اسکے بالوں کی جڑوں تک تیل لگائے مساج کر رہی تھیں اور اسے بہت سکون مل رہا تھا۔
"ممانے تو کبھی اتنی محبت سے میرے بالوں میں تیل نہیں لگایا"

ازیت تھی یا کسی خلش کا دکھ کہ وہ یہ اس ادا سے بولی کہ خود فاطمہ افسردہ ہوئیں۔

"تو کیا ہوا، میں بھی تو ماں کی ہی جگہ ہوں تمہاری۔ میرے لیے جیسا سراج ویسی تم"

ان گاؤں کے لوگوں کے دل کتنے کشادہ اور لفظ کتنے میٹھے تھے، وہ یکدم سرگمائے حیرت اور دکھ کی ملی جلی کیفیت کے سنگ مڑی۔

فاطمہ نے اسکا بو جھل چہرہ شار ہوئے دیکھا اور پیار سے اسکی گال سہلائی۔

"آپکو مجھ سے نفرت نہیں ہوئی فاطمہ آنٹی، میں نے تو کبھی یاد نہیں پڑتا کہ ڈھنگ سے آپ سے بات بھی کی ہو۔ اور آپکے بیٹے کو جتنی تکلیف میں نے دیں آپ ایک ماں ہو کر کیسے بھول گئیں"

اتنے سے وقت میں ہی وہ اس گھر سے سائے کی طرح لپٹی محبتوں سے جھنجھلا گئی، وہ ہر ایک کی جگہ اب خود کو رکھ رہی تھی اور اسے اپنا دامن بہت خالی اور قد نہایت بونا لگا۔

مگر مقابل تو اک پر سکون مسکراہٹ تھی جس نے فاریہ کی ساری پشیمانی جذب کر لی۔

"کیونکہ یہ تم دو کا انتہائی ذاتی معاملہ تھا، محبت میں کوئی تیسرا داخل ہو تو بھونچال آتا ہے۔ تم اس بات کی شاہد ہو گئی۔ اگر سراج تم سے منصوبی دور نہ جاتا تو تم کبھی نہ سمجھ پاتی کہ کیا چاہتی ہو۔ یہ بات میرے اور

Posted On Kitab Nagri

تمہارے بچہ کی پتر لیکن تمہاری آنکھیں اس ماں کو بتا رہی ہیں کہ تم سراج علی سے کوئی عام محبت نہیں کرتی۔ سچ پوچھو تو میں بہت پریشان تھی سراج علی کے لیے مگر تمہاری آنکھوں کی سچائی نے مجھے سکون دیا۔ میں یہ نہیں کہوں گی کہ اسے اپنے جذبات بتاؤ لیکن اتنا ضرور کہوں گی کہ چھپانا بھی نہیں خود کو

نرمی اور پیار سے وہ فاریہ کا ہونق چہرہ نکلتی اس کے چہرے سے ہتھیلی جوڑے جذب سے اسے شفیق سے حصار میں باندھ سی گئیں اور وہ اپنی آنکھوں میں اتر آتے درد کے جہاں کو چھپانے کے لیے سر جھکا گئی۔
"مجھے معاف کر دیں"

کچھ دیر وہ متذبذب سی آنکھیں اٹھائے انکا جھریوں والا ہاتھ پکڑ کر روہانسی ہوئی اور فاطمہ صاحبہ کا دل بھی گویا ٹپ سا گیا۔
"ناں میرا بچہ، معافی نہیں۔۔۔۔۔ تم میرے سراج کے دل کا نور ہو پتر، اور جسے میرا سراج علی چاہتا ہو وہ اس ماں کے لیے بھی قابل چاہ ہے"
www.kitabnagri.com
لفظوں میں امرت بھرے وہ اس بکھرے دل والی کا ماتھا چومتی دلکش مسکرائیں مگر وہ تو مسکرا بھی نہ سکی۔

پھر سے سرگما کر وہ فاطمہ آنٹی کے مساج سے پر سکون ہوتی بھیگا سا مسکائے باہر دیکھنے لگی جہاں معراج صاحب شاہد آفریدی بن کر اپنے یاروں کو بچھاڑ رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"اوائے معراج۔۔۔ پتر رولا کٹ پاؤ (شور کم ڈالو)"

ساتھ ہی فاطمہ صاحبہ کی دبنگ آواز پر وہ ہانپتا ہوا دروازے تک آیا۔

"اماں کدی کدی تو کھیلتے، فاریہ باجی آپ بھی آئیں ناں۔۔۔ ہم مل کے کھیلتے۔ آپ میری ساتھی بننا ہم پکا جیتیں گے"

معصوم سی مسکین شکل بنانا پہلے وہ اماں کو دیکھ کر بولا اور پھر زبردستی ہی مسکراتی فاریہ کو لیتا باہر نکلا۔
خود بھی فاطمہ ہنستیں ہوئیں دونوں کو جاتا دیکھتی رہیں۔

فاریہ نے بھی ساری اداسی ایک طرف رکھے دوپٹہ کمر کی ایک طرف باندھے بیٹ تو پکڑ لیا پر اسکے پکڑنے پر ہی سارے معراج کے ہم عمر لڑکے مسکرانے لگے۔
خود فاریہ کو لگا کچھ گر بڑھے۔

بچاڑی بیٹ پہلی بار پکڑ رہی تھی۔

"باجو تھوڑا ایسے کریں یار، ادھر سے مضبوطی سے ہاتھ جمائیں اور جب گیند ادھر تک آئے تو گمادیجئے گا"

فاریہ کے اناڑیوں کی طرح بیٹ پکڑنے پر خود ہی معراج دانتوں کی نمائش کرتا باقاعدہ اس کے پاس اسکو بیٹ پر پکڑ سیکھاتا پوری طرح سمجھا بھی گیا اور یہ اب فاریہ کو واقعی مزے کا لگا جب پہلی ہی بال پر محترمہ نے گما کر سیدھا فور سکور کیا۔

Posted On Kitab Nagri

پورے کچے صحن میں ادھم مچ چکا تھا، اور فاریہ جو کچھ دیر پہلے سو گوار سی تھی یوں سب بچوں کے ساتھ بچی بن کر دل سے مسکرائی۔

اسے محسوس ہوا یہ تھی اصل زندگی جس سے وہ ابھی تک محروم تھی۔

یہی نہیں بیچ بھی فاریہ اور معراج کی ٹیم نے جیتا۔

رات کھانے کے لیے فاطمہ صاحبہ نے سرسوں کا تیکھی دھڑ مرچوں کے تڑکے والا ساگ اور ساتھ لسی بنائی تھی اور انہوں نے فاریہ کو بھی اس کو بنانے کا طریقہ بتایا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

کب سے وہ چھوٹے سے رنگین خوشبودار احاطے میں بیٹھی آسمان پر چھائی زرد پڑتی تاریکی پر نظریں جمائے ہوئے تھی جب گھر کا دروازہ کھلنے کی آہٹ پر وہ چونکی۔

سامنے سے اندر آ کر دروازہ بند کرتے عباد کو دیکھ کر وہ بوکھلا کر ان دو تین راہداری میں بنی سیڑھیوں پر سے اٹھ کر کھڑی ہوئی مگر عباد حشمت کیانی کے پھرے جلالی روپ نے تو دور سے ہی منہا کو جلا ڈالا۔ وہ عین قریب رکنا فسوس اور دکھ سے منہا کی خشک اور ہر احساس سے عاری آنکھیں دیکھنے لگا۔

"تم نے مجھے سچائی چھپانے پر اتنی بڑی سزا دی منہا کہ خود سے دور پٹخ دیا، اب تمہارے پکڑے جھوٹ اور فریب پر میں تمہاری کیا سزا متعین کروں؟"

سلگتے خفا اور تڑختے الفاظ کے سنگ وہ منہا کو کائنات ہلا ہی تو چکا تھا، ایسی سرد مہری کہ وہ سرتاپیر برف بن گئی۔

بے یقینی لیے وہ بس عباد کے کل کیے محبت کے دعوے سوچ کر کرب زدہ تھی۔

"بولوناں، اب منہ کیوں سی لیا۔۔۔۔۔ وہ بچہ تمہاری بہن کا تھاناں، اسکی ماں مر گئی لیکن تم نے تو اسکا

باپ بھی مار دیا۔۔۔۔۔ یہ کھڑا ہے اسکا باپ۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

آنکھوں کی پتلیاں پتھر اسی گئیں اور اس شخص کے لہجے نے منہا کی روح نوچ دی۔
کیا وہ اسے جھوٹا اور فریبی سمجھ کر سزا دینے آیا تھا، کیا وہ محبت کا دعویٰ یہیں تک تھا۔
دیکھتے ہی دیکھتے منہا کی آنکھیں دھندلا سی گئیں۔

لیکن اسے ہمت نہیں ہارنی تھی۔

"مجھے کچھ نہیں کہنا"

حلق میں بھلے کانٹے اُگ آئے مگر وہ بے حس بنی اسکی عتاب زدہ آنکھوں میں جھانک کر غرائی۔

"تمہیں کہنا ہوگا، تمہیں اس سب کی وضاحت دینی ہوگی منہا سلطان"

اس وقت وہ جس کرب میں تھا اسکے حواس بے جان تھے اور اپنے پرانے نام کو سن کر وہ دل جلاسا
مسکرائی کہ اسکی مسکراہٹ عباد کا جلتا سینہ راہ کر گئی۔

اور اسکی یہ مسکراہٹ موت کا نعم البدل بھی تو تھی۔

"واہ، محبت کا دعویٰ کرنے والے عباد حشمت کیانی نے آزمائش پڑتے ہی منہا سے اپنا نام بھی چھین لیا"

وہ کرب اور اذیت سے ہنسی تھی مگر وہ دھاڑ کر سرخ عتاب زدہ آنکھیں گاڑے ایک ہی لمحے میں اسکی
بازو جکڑے جنجھوڑ چکا تھا۔

منہا کی آنکھ سے اس سفاکی اور بے رحمی پر اک آنسو بہہ نکلا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم مجھ سے میری جان لے گئی تو میں اتنا ظلم بھی نہ کروں، مجھے بتاؤ منہا میرا بچہ تمہارے پاس کیسے آیا۔۔۔۔۔ حارث کو کیسے جانتی ہو تم"

وہ اس لڑکی کے آگے اس بار بکھر سا گیا، منہانے ناگواری سے یہ نام سننے اپنی بازو جھٹکی۔

"اسی حارث سے کیوں نہیں پوچھ لیتے کہ کیا رشتہ ہے اسکا منہا سلطان کے ساتھ، میں آپکو کوئی جواب نہیں دوں گی۔ اور احد آپکا بیٹا ہے یا نہیں اسکا دودن تک فیصلہ ہو جائے گا۔ اسکے بعد وہ آپکو مل جائے گا۔۔۔۔۔ اب آپ جاسکتے ہیں، نہیں تو میں چلی جاتی ہوں اللہ کی بہت بڑی زمین ہے"

اپنی بازو بے دردی سے جھٹکتی وہ عباد کو پرے کرتی وہاں سے چلی گئی اور وہ بال جکڑے گہرے سانس بھرتا وہیں درخت کا سہارہ لے پایا۔

وہ وہیں صحن میں لگی کرسی پر سر جکڑے بیٹھا تیز تیز سانس لینے لگا، کب منہا اس سے نظر بچائے داخلی دروازے سے اس گہری شام کے وقت نکل گئی اسے خبر نہ ہوئی۔

کوئی آدھا گھنٹہ ہی گزرا تھا کہ عباد کو لگا کوئی اسکا شانہ بری طرح ہلا رہا ہو۔

وہ غائب دماغی سے سراٹھائے دیکھنے لگا۔

سامنے افیت شکل پر سجائے حارث کھڑا تھا۔

"م۔۔۔۔۔ مجھے معاف کر دیں لالہ۔۔۔۔۔ م۔۔۔۔۔ میں آپکے پیر پڑتا۔۔۔۔۔ م۔۔۔۔۔ مجھ سے بہت بڑا گناہ ہو

گیا۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ سسکتا ہوا عباد کے قدموں میں ڈھے گیا مگر عباد کو لگا آوازیں سن سی ہو گئی ہوں۔
اسکے دل کو لگا کوئی کاٹ رہا تھا۔

"اس دن میں نے آپکے بیٹے کو ہو اسپتال سے چرایا اور لے جا کر ک۔۔۔۔۔ کچرے پر پھینک
دیا۔۔۔۔۔ م۔۔۔۔۔ میں نے پھینکا تھا ان ہاتھوں سے اسے مگ۔۔۔۔۔ مگر وہ لے گئی۔۔۔۔۔ وہ روتی ہوئی
چھوٹی سی غریب لڑکی اسے کسی خزانے۔۔۔۔۔ خزانے کی طرح لے گئی۔
م۔۔۔۔۔ مجھے پکا پتا ہے وہ مر۔۔۔۔۔ مر گیا ہو گا۔۔۔۔۔ وہ ٹھیک نہیں تھا اسکی سانس اکھڑی ہوئی
تھی۔۔۔۔۔ م۔۔۔۔۔ میں نے پھر بھی اسے پھینک دیا۔ لیکن وہ لے گئی جسکا سسکچ بنوایا۔۔۔۔۔ لالہ آپ
بھلے میری جان لے لیں لیکن مجھے عذاب سے نکال دیں۔۔۔۔۔ مم۔۔۔۔۔ میں قاتل ہوں آپکے بیٹے
کا۔۔۔۔۔ اپنی ماں کے کہنے پر میں جانور بن گیا۔۔۔۔۔ اس لڑکی سے پو۔۔۔۔۔ پوچھیں جو اسے لے گئی
اپنی کسی قیمتی چیز کی طرح۔۔۔۔۔ یہ بھی نہ سوچا کہ اسے وہ بستی والے نکال دیں گے۔۔۔۔۔ لوگ اسکے
ک۔۔۔۔۔ کردار پر انگلیاں اٹھائیں گ۔۔۔۔۔ گے"

www.kitabnagri.com

حادثہ بولتا گیا اور عباد حشمت کیانی دیکھتے ہی دیکھتے زمین میں دفن ہوتا گیا، اسکی آنکھوں سے بہتی نمی
اسکی بیرڈ میں جذب ہوتی گئی اور اسے لگا آوازیں آنا بند ہو گئی ہیں۔

ہڑ بڑا کر اٹھتا وہ حادثہ کو دھکیل کر پیچھے دھکا دیتا اندر کی جانب بڑھا مگر دردِ دردِ یوار سنسان پڑے منہا
کے چلے جانے کی خبر دیتے عباد پر مزید قیامت ڈھا گئے۔

Posted On Kitab Nagri

لوئینگ ایئر یا میں دھرے ٹیبل پر کتاب تلے دھری چٹ کانپتے ہاتھوں سے نکال کر وہ اپنی کرب زدہ سانس کھینچ گیا۔

"جلد آؤں گی احد کے آپکی اولاد ہونے کی یقین دہانی کے ساتھ اور اپنے دادا کو لینے، ہمارا ساتھ یہیں تک تھا عباد حشمت کیانی"

وہ تحریر عباد کے جسم سے روح نکال گئی، وہ وہیں تڑپتا سسکتا صوفے پر لڑھک گیا۔

آج اتنا درد تھا کہ اسکا نامراد سینہ پھٹنے کے دہانے پر آ گیا تھا۔

اسے لگا منہا نہیں گئی، بلکہ قیامت آگئی ہے۔

وہ گھر سے نکل تو آئی تھی مگر اس اندھیاری شام کے رات میں بدلنے میں سسکتی روتی وہ سڑک کے کنارے چلتی بس اپنی محبت پر رو رہی تھی۔

ارد گرد کا اندھیرا اس اندھیرے سے دب گیا جو اس آزمائش نے اسکی پُر بہار ذات کے اندر جمع کر دیا۔

وہ آنسو دباتی خود کے گرد چادر مضبوطی سے جکڑے چلتی جا رہی تھی، بنا کسی منزل کا تعین کیے۔

کیونکہ منہا جان چکی تھی وہ اس بار ایسی ٹوٹی ہے کہ اسکے ٹکڑے کرچی کرچی زمین پر بکھر گئے ہیں۔

"اس سے بہتر تو وہ اندھیرا تھا جس میں کم از کم میں خود کو تو دیکھ لیا کرتی تھی، میرے ساتھ یہی ہونا

چاہیے تھا۔ کیونکہ میں نے محبت کی اور محبت کرنے والوں کو ایسے ہی روند دیا جانا چاہیے"

وہ چیخ رہی تھی مگر صرف خود تک، اسکی آواز گلے میں گھٹ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسے اس وقت حور ہی یاد تھی اور خود حور رات کے اس وقت منہا کو یوں اچانک دروازے پر دیکھ کر خوش تو ہوئی مگر اسے پریشان حال دیکھ کر فکر مند بھی ہوئی۔

مگر منہا نے یہاں صرف دو دن رہنے کی درخواست کی اور دادا کے بارے یہی بتایا کہ وہ کسی پرانے رشتہ دار کے پاس ہیں اور وہ یہاں کسی کام سے آئی ہے۔

حور اور اسکی والدہ نے بھی دل و جان سے اسے دو دن تو کیا اسکی مرضی کے مطابق جب تک مرضی رہنے کا کہا تھا۔

حور خود اسے کمرے میں بھی لائی، اور اپنے ہاتھ کی بنی بریانی بھی کھلائی۔

بھوک تو منہا کی مر گئی تھی مگر رپورٹس آنے تک اسے ہمت سے اور صبر سے یہاں رہنا تھا۔

فون اپنا وہ گھر ہی چھوڑ چکی تھی تاکہ عباد اسے ڈھونڈ نہ سکے۔

دوسری طرف عباد نے اپنے لوگوں سمیت زین تک کو ہر کام چھوڑے منہا کی تلاش پر لگا دیا تھا۔

وہ اسے یوں کانٹوں پر رینگتا چھوڑ کر کیسے جاسکتی ہے یہ دکھ اسے کاٹ رہا تھا۔

سرور کے بھی اریسٹ وارنٹ آچکے تھے تبھی زین آدھی ٹیم کے ساتھ اس طرف بھی روانہ ہو چکا تھا

جبکہ حارث کی سزا کا فیصلہ عباد نے بعد پر رکھے فی حال اسے اپنی نظروں سے کوسوں دور رہنے کی دھمکی دی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس وقت اس کے لیے دنیا جہان میں سب سے اہم منہا تھی جو اسے جلتا چھوڑ کر خود چھپ چکی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"میں نے سوچا آیا ہوں تو سارے معاملات خود دیکھوں، ایک دو بھینسیں بیمار ہیں بس انہی کے علاج پر اتنا وقت لگ گیا، ڈاکٹر دیکھ کر گیا ہے۔ یہ کھوتا تو بچاری بھینسوں کو مروانے پر اتر ہے، معراج پتر فارم ہاوس کی ذمہ داری تجھ پر تھی۔۔۔۔۔ آج تو بخش رہا ہوں مگر آئندہ ایسی دھلائی کروں گا کہ سواد آجائے گا۔۔۔۔۔"

وہ ابھی ہی آیا تھا، نہاد ہو کر پھر سے سیاہ میں لپٹا فاطمہ صاحبہ سے مخاطب تھا ساتھ میں معراج کے بھی کان دبوچے جس پر وہ آگے سے مسکین بنا بتیسی کی نمائش کر رہا تھا خود فاطمہ دونوں کے جا نگلیوں والے لاڈ پر مسکرا دیں۔

"ویرو قسمے کل تک تو ٹھیک تھیں، پا منظور بہت خیال رکھتا۔۔۔۔۔ انہوں نے سوچا ہو گا سراج ویرو آرہے تو زراہم بیمار پڑ کر نخرے اٹھوا لیتیں"

پورا آفت کا گولا آگے سے منہ بگھاڑ بگھاڑ کر شرارت سے جو بولا خود سراج مسکرا ہٹ روک نہ سکا تبھی اگلے ہی پل بچہ ویرو کی پتھر جیسی بازوؤں میں دبوچا جا چکا تھا۔

"دیکھ رہی ہیں ماں یہ کھو چل ہو گیا ہے، مشکریاں کر رہا بڑے بھائی سے"

Posted On Kitab Nagri

سراج بھی پیور پینڈ والا لہجہ لیتا شکایتی بنا اور فاطمہ صاحبہ تو اپنے بچوں پر واری جارہی تھیں۔

فار یہ کچھ دیر پہلے ہی سونے کا کہے کمرے میں گئی تھی اور سراج اسکے بعد آیا تھا اور اب وہ خود تھکا تھا۔
عباد کو کافی کا لز ملائی تھیں مگر رابطہ نہ ہو سکا تھا۔

"ویرو آپکو پتا آج فار یہ باجونے میرے ساتھ کرکٹ بھی کھیلا اور ہم جیت بھی گئے۔ میری تو دو دو بہنیں
ہو گئیں ایک منہا باجی اور دوسری فار یہ باجو۔۔۔۔۔"

معراج کی معصومیت اور خوشی پر خود سراج نے متاثر کن ہوئے مسکرا کر ماں کی طرف دیکھا جو خود جی
جان سے نثار سا مسکرائیں۔

معراج کے بال بکھیرتا وہ ساتھ ہی والدہ کا سر چومتا انھیں آرام کا کہتا خود بھی کمرے میں آیا۔
دروازہ نیم وا کیا ہی تو حدت سی روح کو سکون دے گئی، کمرے میں آتش دان میں رکھے کونلوں کے جلنے
سے کافی گرمائش ہو چکی تھی اور وہ تب مسکرایا جب نظر صوفے پر ہی بیٹھے بیٹھے سو جاتی فار یہ پر پڑی۔
دن بھر تو وہ مشرقی لباس پہن کر رہی مگر اس وقت وہ اپنے ٹراؤز شرٹ میں پہلے جیسی بانگی اور نازک سی
لگ رہی تھی اور اسکی یہ غلفت تو سراج علی کی ویسے ہی جان لے گئی۔

آہستگی سے بنا آہٹ کرتا وہ فار یہ تک پہنچا اور بہت احتیاط سے اسکے سر کے نیچے ہاتھ رکھے اگلے ہی لمحے
بازوؤں میں بھرے مڑ کر بیڈ تک آیا اور اسکی کسمپاتی بیداری پر مسکرائے اسکا سر تکیے پر رکھے لٹائے
وہیں جھکا ہی مسکرایا کیونکہ وہ آنکھیں کھولے یہ سمجھنے کی کوشش میں تھی کہ یہ خواب ہے یا حقیقت۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں جگانے کی نیت نہیں تھی، وہاں تم بے آرام تھی"

فارہ کے بوکھلائے چہرے سے نظر ہٹاتا وہ وضاحت دیتا خود بھی اٹھ کر بیٹھ جاتی فارہ کے پاس ہی بیٹھا جو دم سادھے بس اپنی کچھ دیر قبل اہمیت کو سوچ رہی تھی۔

"اٹس اوکے، میری نیند ایسی ہی ہے"

زرا پرے کسک کر وہ سراج کے ٹھیک سے بیٹھنے کے لیے اس کے سائز کی جگہ بناتی بنا نظر اٹھائے ہی بولی اور وہ فارہ کے سمٹے سمٹے انداز دیکھ کر مسرور ہوا۔

"سنا ہے خوب انجوائے کیا ہے معراج کے ساتھ، لیکن میں تو تھک گیا ہوں آج"

فارہ کامر مریں ہاتھ اپنے ہاتھ میں جکڑے وہ اسکی اور جھک کر بولا اور فارہ نے چار و ناچار رخ موڑے سراج کو دیکھا، وہ واقعی تھکا لگ رہا تھا۔

"میں کونسا تمہارے اوپر پہاڑ لا رہی جو تھکن کے رونے رو رہے ہو"

دبک کر غراتی وہ ناچاہتے ہوئے خود بھی تب مسکرا دی جب سراج کی ہنستی آنکھیں دیکھیں۔

"ہنسی کیوں"

اسکے نظر چرانے سے پہلے ہی وہ اسکا چہرہ اپنی سمت موڑے بے حد قرین ہوئے مسکرایا، فارہ نے بھینی بھینی مسکراہٹ فوری دبائی۔

"تم جو کر ہو اور میں تمہیں دیکھ کر ہنسی"

Posted On Kitab Nagri

فوری چہرہ چراتی وہ شرارت سے بولی مگر اب اتنے اچھے موڈ کا وہ کیسے کباڑا کر دیتا۔

کسی ابر کی مانند وہ فاریہ کی اور جھکا اور وہ خود بھی سراج کے اس اچانک دل دہلانے پر بیڈ کی پشت سے جا لگی۔

اسے لگا وہ اب تک جو جیتی آئی ہے سراج علی کی مستعار سانسیں تھیں جو آج وہ اتنے قریب آ کر واپس لینے پر آمادہ ہو۔

"مانتا ہوں محبت ہو میری لیکن سوری ٹو سے جو کرو کر نہیں ہوں، نہ چاہتا ہوں تم مجھے دیکھ کر

ہنسو۔۔۔۔۔ میں چاہتا ہوں تم میری محبت میں مسکراؤ، آج بہت پیاری لگ رہی تھی فاریہ سراج

علی۔۔۔۔۔ میرے سارے درد اور تلخیاں تمہارے اس فدائی روپ نے جذب کر لیں"

جذبات کی آنچ سے سلگتے لفظ ادا کرتا وہ اس بے جان ہو جاتی فاریہ کے بہکاتے خدو خال کی جانب بڑھا،

نرماہٹ اور تشنگی کے جذبات محسوس کرتی وہ آنکھیں بند کیے بس قبول کرتی رہی، پورے وجود میں اتر

آتی لرزش اس ہم سخن نے جذب کی، اتنی گہرائی تک وہ اسے چھو آیا کہ جب آنکھیں کھلیں تو فاریہ کی

پلکیں صدمے سے گری اور آنکھیں بھر پور جذبات کی فراوانی سے بھینچی تھیں۔

نیم کھلے پھول کی پتیوں سے ملائم ہونٹ جنھیں وہ گہرے گہرے سانس بھرتی دانتوں تلے دبائے اس

جادو گرد کی ہوش ڈمگاتی نگاہوں سے بچ نکلنے کو چھپا لیتی پہلو بدل گئی۔

مگر وہ اسے پھر سے اپنے حصار میں بھرے پر سکون ہو گیا تھا، مگر وہ دھڑکن کے شور سے بے حال تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم مار ڈالو گے مجھے"

گہرا سانس بھرتی وہ اپنے گرد بندھے سراج کے بازو پر اپنا ہاتھ نرمی سے رکھتی منمنائی اور جناب کے ہونٹوں پر نرم سی مسکراہٹ تھلکہ مچا گئی۔

"میں تمہیں ہر وقت اسی گہرائی سے قریب تر محسوس کرنا چاہتا ہوں تاکہ میرے چہرہ گنوا بیٹھے احساسات زندگی پا جائیں۔ میرے اندر خواہشیں جاگ جائیں، تم سوچ بھی نہیں سکتی فاریہ کہ اگر میں تم پر اپنی بے پناہ شدتوں کا اک قطرہ بھی لٹاؤں تو تم سہ نہ سکو گی۔۔۔۔۔"

اپنی پشت سے لگے سراج کے دل کی دھڑکن ہو یا کانوں کی اور رس گھولتی اس جنونی سرگوشی کی بازگشت، فاریہ کو محسوس ہوا اسکے اندر اک الگ ہی سکون اتر گیا ہو۔

جو بس سراج علی کے ہونے سے ممکن تھا مگر وہ جتنی بے باک ہو جاتی، سراج علی سے اس معاملے میں مقابلہ کرنے میں بہت ناکام تھی۔

"مت کرو ناں، تمہارے لفظ بھی جان لے رہے سراج علی۔۔۔۔۔ تمہارا یہ سحر مجھ پر بہت بھاری ہے"

سر دیڑتی وہ اس شخص کے ہونے تک سے بوکھلائی تھی اور بھلے موہوم سہی پر وہ اظہار دے کر شدتوں کا رخ اپنی سمت کر بیٹھی۔

"اب میرا دل دھڑک رہا ہے فاریہ، سو تمہیں بھی دھڑکنا ہو گا۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

اس مومی گڑیا کو ایک ہی جھٹکے سے اپنی سمت رخ کروا تا وہ خمار میں لپٹا فار یہ کے حواس اڑا چکا تھا، وہ واقعی زرد پڑ گئی۔

"س۔۔ سراج"

وہ اسکی شدت پسندی سے بنا ملے ہی خوف کھا بیٹھی مگر سراج علی نے اسکے سارے اعتراضات رد کیے اسکی خوشبو اپنی نس نس میں رواں کرنے کو دھڑکنیں روک دیں، ہر تھکن کہیں دو جا کر مفقود ہوئی۔ سردیوں کی یہ رات، اس حدت بھرے کمرے میں اب ان دو کی سانسوں کے تار بجنے لگے تھے، وہ چاہتا تھا اسے تھوڑی سی حق دار شدت سے ملوائے اور شاید آج خود سراج علی کا دل بے ایمان ہوئے بہکا تھا، اس وجود اور دل کے ہر انگ پر وہ حاکم تھا مگر آج معاملہ بس دھڑکنیں بڑھانے تک ہی رہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

رات کی اس بھیانک تاریکی میں جب وہ درندہ صفت خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہا تھا، عین اسی وقت وہ کسی خوف اور صدمے سے اس ٹھنڈے تیخ موسم میں بھی اٹھ بیٹھا، اسکا پورا وجود پسینے سے شرابور تھا۔

یکلخت کسی انہونی کا احساس اس کے حواسِ پنجھوڑ چکا تھا، اسی لمحے اسکے دو باڈی گارڈز تیزی سے لپک کر اندر آئے تھے۔

سرور حسین کی اگلی سانس حلق میں ہی دبی اور وہ بمشکل سانس لیتا اٹھا۔

"سائیں پولیس نے چاروں طرف سے گھیر لیا ہے، وہ کہہ رہے ان کے پاس اریسٹ وارنٹ ہے آپکا" ڈرتے ہوئے وہ گارڈ اطلاع دیتا منمنایا، خوف سے وہ زرد ہوتے تیزی سے باہر لپکا، اپنے تمام آدمیوں کو مزاحمت پر لگائے خود گھر کے خفیہ اور پچھلے دروازے کی سمت دوڑا۔

دو آدمی سرور کے ساتھ موجود تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"تو میرا شک سہی تھا، وہ جو چپ تھا اس کے پیچھے قیامت خیز شرم مخفی تھا۔ تم سب لوگ یہاں سنبھال لینا مجھے نکلنا ہوگا"

اپنے گرد بھوری چادر اوڑھے گن لوڈ کر کے اپنی پتلون میں دیے وہ اس خفیہ تہہ خانے سے باہر نکلا، پولیس کے لوگ مسلسل فائرنگ کر رہے تھے۔

"سائیں دھیان سے"

شا کرنے اس اندھیارے تہہ خانے میں سرور کے جاتے ہی احتیاط کرنے کی تاکید کی اور وہ راستہ سرور حسین کے گھر سے کافی دور پچھلی طرف کچی زمین کی سمت کھلتا تھا جہاں جھاڑیاں تھیں۔ جب تک شا کر اپنے لوگ لیے باہر نکلا، پولیس کے اہل کار مزاحمت تباہ کرتے اندر گھس چکے تھے اور زین نے انکو شرافت سے اپنی اپنی گزنیچے پھینک دینے کی وارننگ دی تھی۔

"کہاں ہے تمہارا وہ خبیث باس سرور حسین"

گن شا کر پر تانے زین نے حقارت سے استفسار کیا جس پر شا کر انجان بنا منہ پر منصوعی خوف لے آیا۔

"وہ تو یہاں نہیں ہیں سرکار"

شا کر کی منمنا کر بتائی اس بات پر زین نے لپک کر اسے گریبان سے دبوچا اور چار اہل کاروں کو حویلی کی تلاشی کا اشارہ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ اگر زمین میں بھی جا کر دفن ہو گیا تب بھی اب قانون کی گرفت سے نہیں بچے گا، بھگوڑا کہیں کا
۔۔۔۔۔ ان سب کا اسلحہ اپنی گرفت میں لو اور لے چلو ان منحوسوں کو تھانے۔۔۔۔۔ تم سب کا گن گن
کر احتساب ہو گا اور تمہارے اس سرور کا بھی"

گریبان سے دبوچے زین اسکی منصوعی مسکین شکل ناگواری سے تکتا اسے باقاعدہ دھکا دیتے غرایا۔
وہاں لگ بھگ دس کے قریب لوگ پولیس نے اپنی حراست میں لیے مگر کافی دیر کی تلاش کے بعد خالی
ہاتھ آتے اندر سے وہ دو اہل کار دیکھ کر زین نے جبرے بھینچ ڈالے۔
آنکھوں میں لہو اتر ا۔

"وہاں ایک تہہ خانہ تھا، وہ مردود وہاں سے فرار ہو گیا۔ وہ دو گئے ہیں پیچھے مگر لگتا ہے ہم ایک بار پھر
ناکام ہو گئے سر"

زین کی سلگتی صورت اور انداز دیکھ کر اسکا ساتھی ایک بار پھر اسے ناکامی کی اطلاع دے رہا تھا مگر زین
اس بار ہار نہیں سکتا تھا تبھی وہ لوگ فوری وہاں سے نکل گئے۔
www.kitabnagri.com

زین کی دوسری ٹیم عین اس جگہ پہنچ چکی تھی جہاں فاضل گوجا کو دیکھا گیا تھا مگر وہ لوگ تب تک حملہ
آور نہیں ہو سکتے تھے جب تک زین انھیں آرڈر نہ کرتا۔

اپنے کچھ لوگوں کو تھانے بھجوائے خود وہ جنگل نکل چکا تھا، وہاں موجود زین کے لوگ پہلے ہی اس خفیہ
جگہ دور بین سے گھات لگا کر بیٹھے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

غیر محسوس طور پر فاضل گوجا کے تین چار سائنڈ نما غنڈے اس جگہ کے ارد گرد منڈلا رہے تھے، جنگلی جسامت دیکھ کر خوف آنا فطری تھا۔

"پکی خبر ہے ناں کہ وہاں وہ موجود ہے"

ایئر فون سے ابھرتی زین کی آواز اس دور بین پکڑ کر کچھ فاصلے آگ کی روشنی میں نظر آتے اڑے کو دیکھتے شیراز نامی آدمی کو سنائی دی۔

"جی سر دو دن سے ہمارے کئی مخبر کھوجی کھروں کے پیچھے مسلسل اس کی تلاش میں تھے، اس کا ایک طریقہ کار ہے کہ یہ ایک دن ہی ایک جگہ قیام کرتا ہے۔ جسکی وجہ سے فاضل گوجا کوئی مستقل ٹھکانہ نہیں ہوتا"

زین کو مقابل سے ملتی خبر سلگائی تھی، اپنی اتنے دن سے ہوتی ناکامی اب وہ کامیابی میں بدلنے والا تھا دوسری طرف وہ منہا کے پیچھے ارد گرد ڈھونڈنے نکلنے والے آدمیوں سے بھی رابطے میں تھا مگر ارد گرد آس پاس کہیں بھی منہا کا نام و نشان ناں تھا، یہاں تک کہ زین نے قریبی ہوسپٹل تک چھاننے کا حکم دیا تھا۔

عباد کی افیت کم نہیں ہو رہی تھی، کانٹوں پر وہ یہ ایک ایک لمحہ گزار کر ہلکان تھا۔

دوسری طرف زین نے پہنچتے ہی اپنے آنے کی اطلاع دے دی تھی، وہ لوگ تعداد میں بہت زیادہ تھے تبھی زین نے اپنی دونوں ٹیمز کے ساتھ ہی فاضل گوجا کو پکڑنے کا فیصلہ لیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یکدم ہی ہوتی اندھا دھند فائرنگ کے نتیجے میں فاضل گوجا کے لوگ بھی اچانک گھیرے میں آجانے پر بوکھلا کر فائرنگ کرنے لگے، خود فاضل گوجا کے حواس پھرے، ایک بار پھر پولیس کا یہ اسکے بقول ایفیشنٹ آفیسر اس تک پہنچنے میں کامیاب تھا۔

وہ جانتا تھا اسکا کھیل ختم ہے پھر بھی آخر دم تک وہ لوگ فائرنگ کرتے رہے اور جب فاضل گوجا کے تمام لوگ مارے گئے تو چاروں طرف سے گھیرے میں لیتے پولیس کے لوگوں کو دیکھ کر وہ سن ہو گیا۔ خود زین بھی اپنی بھڑاس نکالنے کے بعد ہی اس منحوس کو تھانے لے جانے والا تھا۔

سب سے پہلے تو اس سے گن پھنکوائی اور عین اسکی بے خوف آنکھوں میں دیکھتا وہ اسکے سامنے آیا۔
"بہت بھاگ لیا تو نے اور بہت خوار ہو لیا میں بھی، تیری تو"

پوری قوت سے زین نے اس وحشی خبیث کے منہ پر مکا جڑا، شدت اتنی تھی کہ وہ بھاری بھر کم غنڈا اور سیریل کلر دو قدم دور لہراتا زمین پر گرا۔

زین نے یہیں بس نہ کی بلکہ اس پر جھک کر اپنا سارا غصہ پہلے اتارا اور اسکو لہو لہان کیے اپنے لوگوں کے ساتھ گاڑی تک بچھوایا خود وہ اس جگہ کی دو لوگوں کے ساتھ تلاشی لینے لگا۔

پیسوں کا بھرابیگ برآمد ہو چکا تھا اور یہاں کا کام مکمل کرتے ہی وہ عباد کو کال ملا چکا تھا جو اذیت میں لان میں راہداری پر ہی بال جکڑے بیٹھا ماتم میں تھا۔

فون بجنے پر وہ ہڑبڑا کر کال ریسو کیے اٹھ کھڑا ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپکی بیوی گل مینے کا قاتل پکڑا گیا ہے لیکن افسوس کہ سرور فرار ہو گیا، مگر زیادہ دن وہ چھپ نہیں سکے گا"

عباد کی سماعت اس سب کو سن کر جل گئی، وہ تو صرف منہا کی خبر کے لیے تڑپ رہا تھا۔
"اور منہا"

عباد کے سوال میں اسکی کیفیت کا درد سمٹ گیا۔

"اسکا کچھ پتا نہیں چلا عباد صاحب، وہ یقیناً اگر پیغام چھوڑ کر گئی ہیں تو کسی محفوظ جگہ ہی ہوں گی۔ آپ کو دو دن انتظار ہی کرنا ہو گا۔ باقی میرے لوگ پھر بھی اپنے تئیں تلاش کر رہے ہیں"

اپنی سمت سے وہ بات ختم کرتا کال بند کر چکا تھا مگر عباد سے سانس لینا محال تھا۔
اسکے پورے وجود میں ٹیسیں اٹھ رہی تھیں، دل چاہ رہا تھا وہ اپنا درد کرتا سر کچل دے۔
منہا خود نہیں جانتی تھی کہ اس نے عباد حشمت کیانی جیسے انسان کو پچھاڑ کر رکھ دیا ہے۔

www.kitabnagri.com

☆☆☆☆☆☆☆☆

Posted On Kitab Nagri

کھڑکی سے لگ کر سامنے آنکھوں میں اترے اندھیرے سے انھیں روشن کرتی وہ تکلیف میں تھی، اک ایسی تکلیف جو اسکے اندر ہلچل مچا رہی تھی۔

یہاں وہ آتو گئی تھی مگر اسکا دل عباد کی تکلیف محسوس کرتا بے حال تھا۔
"وہ تڑپ رہے ہوں گے منہا، لیکن۔۔۔۔۔"

گہری سانس بھرے وہ خود کو کوس رہی تھی مگر پھر یکدم عباد پر موجود غصہ شدت پکڑ گیا۔
"ایک تو مجھ سے اپنی پہلی شادی اور بچے کی حقیقت چھپائی اور پھر مجھے جھوٹا اور فریبی کہا، معاف نہیں کروں گی"

زرا دل پگھلا تو وہ پھر بے رحم بن گئی۔
دوسری طرف افضل گوجا کو سیدھا انو یسٹیکیشن روم میں لایا گیا تھا، اس کی سفاک شکل پر نفرت اور زبان پر قفل تھا جسے توڑنے کی زین ہر تدبیر جانتا تھا۔

اگلادن چڑھ آیا، یہاں تک شام سے رات چھا گئی مگر عباد کسی کی کال نہیں لے رہا تھا، بلکہ خود سراج اب اسکی اس خاموشی پر پریشان تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کچھ گڑبڑ ضرور ہے، مجھے جانا ہو گا فاریہ۔ تم بھلے یہاں رہو یا حویلی چلی جانا۔ بھائی کال کاٹ رہے ہیں یقیناً وہ کسی بڑی مشکل میں ہیں "

اگلی رات ہی سراج کا یہ فیصلہ جہاں فاطمہ صاحبہ کو پریشان کر گیا وہیں فاریہ بھی اسکے جانے پر بے قرار تھی۔

"م۔۔۔ مجھے بھی لے جاؤ پلینز، میں یہاں نہیں رہ سکتی "

فاریہ کے تاسف سے درخواست کرنے پر وہ اپنا فون، گن اور گاڑی کی چابی لیتا اسکی جانب پلٹا جو اسے جانے نہیں دینا چاہتی تھی۔

"کچھ دن یہاں رہو تم، اپنی دادی کے ساتھ وقت گزارو۔ وہاں اگر تم میرے ساتھ وقت گزارنے کی نیت سے جانا چاہتی ہو تو میرے پاس وقت نہیں ہو گا۔ جیسے ہی وہاں کے معاملات تسلی بخش ہوں گے تم آ جانا "

فاریہ کی بیقرار صورت تکتا اسکی گال سہلائے وہ اسے نرمی سے قائل تو کر گیا مگر نانا جانے کیوں وہ سراج علی کو جانے نہیں دینا چاہتی تھی، جیسے وہ اس کے دور ہو جانے پر تڑپ سی گئی ہو۔

"پلینز سراج علی "

اس بار وہ اسکے سینے میں چھپ کر منمنائی، خود وہ اسے یہاں چھوڑ کر جانے پر مطمئن نہ تھا تبھی کمر سہلاتا اسکے روبرو ہوتے ہی سر ہلائے مسکرایا۔

Posted On Kitab Nagri

"تھینک یو۔۔۔ میں ابھی چینج کر کے آتی۔۔۔ تم رکو"

خوشی کے سنگ وہ اسے دیکھتی پلٹ گئی، دس منٹ تک ریڈی ہوئے وہ باہر نکلی۔

فاطمہ اور معراج دونوں ہی انکے جانے پر اداس تھے پر وہ والدہ کو تسلی دیتا جلد آنے کا کہہ کر نکلا تھا۔
لمبا سفر تھا اور اس سفر کے اختتام تک سحر ہو گئی تھی۔

وائٹ پیلس پہنچتے فاریہ تو سیدھی اندر کمرے کی جانب لپکی البتہ سراج سیدھا گارڈ کو گاڑی کی چابی دیتا
عباد کا پوچھتے اسکے روم کی جانب بڑھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"تم کہاں تھی فاریہ"

فاریہ ابھی اپنے کمرے کے باہر پہنچی تھی کہ حارث کی آواز پر بیقراری سے پلٹی، بھائی کی یاداشت آنے کی
خوشی پر وہ لپک کر اسکے گلے لگی۔

"آپ ٹھیک ہو گئے۔۔۔۔۔ لالہ آپ"

وہ خود پلکیں بھگو بیٹھی مگر حارث اسکا ہاتھ پکڑے اپنے کمرے کی سمت بڑھا۔

وہ بھی اسکے ساتھ چلتی ہوئی مضطرب ہوئے عین کمرے میں جا کر رکی اور روبرو ہوئی جو بہت تھکا اور
افیت میں ڈوبا لگ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"فار یہ میں نے سب بتا دیا عباد کو، اس روز میں نے تم سے جھوٹ کہا تھا کہ میں نے اس بچے کو ٹھکانے لگا دیا"

حادث کی یہ غیر یقین بات سن کر فار یہ کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہوا۔
"م۔۔ مطلب"

فار یہ کے ہونٹ کپکپائے، آنکھوں میں خوف اتر ا۔

"میں نے اسے مرنے کے لیے پھینک تو دیا تھا پر اسے وہ غریب لڑکی لے گئی۔ میں یادداشت واپس آتے ہی اس جگہ گیا، لیکن وہاں سے پتا چلا کہ اس لڑکی کو اسکے دادا اور اس بچے سمیت بستی سے نکال دیا گیا تھا۔ میرے پاس اور کوئی چارہ نہ تھا، میں نے یہ سب عباد کو بتایا تو اس نے مجھے بس نظروں سے دور ہونے کی سزا دی۔۔۔۔۔ عباد بہت تکلیف میں تھا، وہ اس وقت سے اب تک تکلیف میں ہے"

حادث کے ڈر اور خوف کے باوجود پریشانی میں لپٹے لفظ فار یہ کا دل دہلا گئے، بمشکل بیڈ کا سہارا لیے وہ آنکھوں میں اتر آتی نمی دبائے بیٹھی۔

www.kitabnagri.com

"مطلب عباد کا بیٹا زندہ ہے، دادا۔ عباد کی تکلیف۔۔۔۔۔ کہیں وہ لڑکی منہا تو نہیں"

پہلا انکشاف جہاں فار یہ کی ہستی ہلا گیا وہیں وہ ان ملتے جلتے معاملات پر حیرت سے آنکھیں پھاڑے اٹھ کھڑی ہوئی۔

خود حادث اس تک پہنچا جیسے جاننے کو بیقرار ہو۔

Posted On Kitab Nagri

"کون منہا؟"

حارث نے فوری استفسار کیا تبھی فاریہ نے اپنا فون آن کیے اس میں سے معراج کی بنائی تصویریں کھول کر منہا کی تصویر تلاشنی چاہی، اور ایک مل بھی گئی۔
فون کی سکرین حارث کے سامنے کرتی وہ دم سادھ گئی۔
"یہ تھی کیا وہ لڑکی؟"

فاریہ سانس روکے بولی، حارث نے اسکا فون لے کر غور سے اس لڑکی کو دیکھا، وہ بہت بدل گئی تھی مگر حارث اسے ہزاروں میں پہچان سکتا تھا۔
"ہاں۔۔۔ ہاں فاریہ یہی تھی۔۔۔ کہاں ہے یہ اسکے پاس ہی عباد کا بیٹا ہے"
حارث کا جواب سن کر فاریہ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور شاید اتنی خوشی تو آج اسے پہلی بار محسوس ہوئی۔

"لالہ یہ عباد کی دوسری بیوی منہا ہے، یہاں پیلس میں کچھ وقت پہلے ہی کام کے لیے آئی تھی۔ اسکے پاس اسکا احد ہے اور وہی احد اس گھر کا وارث ہے۔۔۔۔۔ لالہ ہم اس گناہ سے بچ گئے، عباد کا بیٹا اسی کے پاس ہے لالہ"

خوشی کی زیادتی سے فاریہ کی آنکھیں نم اور آواز کانپ رہی تھی اور حارث پتھر کا مجسمہ بنایہ سب سن کر ساکت تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم س۔۔۔ سچ کہہ رہی ہو۔۔۔ تو پھر عباد کی تکلیف کی کیا وجہ تھی؟"

حارث کو اس نئے سوال نے بیقرار کیا۔

"وہ میں پتا لگوا لوں گی۔۔۔ فی الحال آپ ریسٹ کریں۔ اور ایک بات، ماما کو یہ سب پتا نہ چلے۔۔۔ ایک اور سچ بھی سن لیں، میرا بھی سراج سے نکاح کروادیا عباد اور دادو نے۔۔۔۔۔ اور مجھے سراج علی ہی سے محبت تھی، ماما نے مجھے غلط راہ دیکھائی تھی۔۔۔ لہذا جب تک سب ٹھیک نہیں ہوتا یہ سب انکو پتا نہیں چلنا چاہیے"

وہ جو پہلے ہی صدمے میں تھا، فارغ اسے یہ سب کہہ کر مزید ہلکان کر چکی تھی۔

"مجھے بس عباد کی فکر ہو رہی، تم بے فکر ہو کسی سے کچھ نہیں کہوں گا۔۔۔۔۔ لمبے سفر سے آئی ہو جا کر تم بھی ریسٹ کرو"

مطمئن کرتا وہ اسے نرمی سے بھیج کر خود بھی گہری سانس کھینچتا بیڈ پر بیٹھا، دل پر دھری سل ہٹ گئی تھی۔

www.kitabnagri.com

☆☆☆☆☆☆☆☆

"نا قابل یقین۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

عباد پر ٹوٹی قیامت کا ادراک پائے وہ خود پتھر اگیا، یہ کیسا امتحان تھا کہ وہ پہلی بار عبادِ حشمت کیانی کو یوں بکھرا ہوا دیکھ کر بھی سمیٹنے پر قادر نہ رہا۔

اس وقت اسے عباد گھن کھایا زینہ ہی معلوم ہو رہا تھا جو بس کسی زر اسی ٹھوکر پر مسمار ہو سکتا تھا۔
"اگر آپ کہیں تو میں فضل سے پوچھوں، وہی منہا کو لایا تھاناں۔ تو ہو سکتا اسے پتا ہو منہا کی دوست کا گھر کہاں ہے۔ اتنے بڑے شہر میں وہ یقیناً کسی دوست کے پاس ہی گئی ہوگی "
یکدم ہی سراج کو کچھ یاد آیا جس پر عباد نے اپنے ہاتھوں میں جکڑا سر اٹھائے غائب دماغی سے سراج کو دیکھا۔

"ہاں جاو تم، فوراً جاو "

عباد اسے کہتا خود بھی مضطرب ہوئے اٹھا، فضل تک سراج پہنچ کر اس سے کچھ پوچھنے کے بعد واپس لان میں ٹہلتے عباد تک پہنچا، صبح کی روشنی پھیل رہی تھی اور اندھیرا بھی مکمل ختم ہو رہا تھا۔

"بھائی وہ کہہ رہا ہے اسے نہیں پتا، اسکی بیوی ہی نے منہا اور حور سے یہ معاملہ طے کیا تھا۔ حور اسکی دوست ہے جو اسکے ساتھ ہوٹل میں کام کرتی تھی۔ میں نے حور کے گھر کا ایڈریس لے لیا ہے۔ آپ پلیز خود کو پریشان مت کریں میں ابھی جاتا ہوں "

اپنی طرف سے عباد کا حوصلہ بڑھائے وہ فوراً ہی اس پتے پر نکلا تھا، عباد کے مضطرب ہو کر سراج کو جاتا دیکھنے پر وہ کب چپ چاپ اسکے پاس آکر کھڑی ہوئی کہ آہٹ بھی نہ ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

مڑ کر فاریہ کی آزدگی سے اٹی صورت دیکھتا وہ اس سے پہلے جڑے بھینچتا وہاں سے جاتا، وہ اسکی راہ میں حائل ہو آئی۔

اس وقت عباد کسی سے بات کرنے کی حالت میں نہ تھا مگر یہ لڑکی آنکھوں میں تڑپ لیے اسے رک جانے پر مجبور کر گئی۔

"حارث لالہ کو میں نے وہ ظ۔ ظلم ڈھانے کا کہا تھا، میں جانتی ہوں تم مجھے معاف نہیں کرو گے لیکن بھائی کو کوئی سزا مت دینا۔ تم جانتے ہوناں وہ بھی اس سب سے بدل گئے میری طرح۔ میں تم سے اس گناہ کے لیے معافی مانگنے آئی ہوں عباد "

آنکھوں میں سچی پشیمانی لیے وہ اس وقت اک زخمی شیر کے سامنے التجاء کر رہی تھی جو سراسر بیکار تھا، دل تو عباد کا یہی چاہا کہ ان دونوں سفاک بہن بھائیوں کی جان نکال دے مگر وہ کیا جان نکالتا جسکے پاس خود سانس ہموار کرنے کا اختیار نہ رہا تھا۔

"نہیں فاریہ، اگر منہا نے مجھے چھوڑ دیا تو کسی کو معاف نہیں کروں گا۔ دی جا چکی معافی واپس چھین لوں

گا۔ تمہارے اس لوفر بھائی کی سزا اسے ضرور ملے گی اور تم سے بھی کاش سراج علی واپس چھین

سکتا۔۔۔۔۔ تم سبکی دشمنی مجھ سے تھی، میں کٹھکتا تھا آنکھوں میں تو میری جان لیتے۔ میری اولاد پر

کیوں ستم ڈھایا۔۔۔۔۔ یہ تو منہا نہ ہوتی تو تم دو قاتل بن چکے ہوتے میری اولاد کے۔۔۔ میری نظر میں نہ

Posted On Kitab Nagri

تم دونوں کی کوئی معافی ہے نہ تمہاری اس ڈائن ماں کی عبرتناک موت میں کسی نرمی کی توقع رکھنا۔۔۔۔۔

مشتعل انداز لیے وہ صاف صاف فاریہ کو دیکھ کر دھاڑا، یہاں تک کہ اسکی سرخ وحشت ناک آنکھوں سے فاریہ کو خوف محسوس ہوا۔
"عباد پلیر"

اسکا بہت سے کرب دبا کر دکھتا چہرہ تکتی وہ تاسف سے سسکی مگر وہ اس پر حقارت آمیز نگاہ ڈالتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا۔

فاریہ کو اس وقت اپنا آپ نہایت بے وقعت لگا۔

تو گویا عباد کی یہ حالت منہا کی دوری کے باعث تھی، اسے عباد کی محبت پر بھی دکھ نے آگھیرا۔
دوسری طرف ناجیہ اپنے فون پر بجتی ٹون پر کسمسا کراٹھی تو ان نون نمبر پر چہرے پر فکر اتری۔

نور اکال پک کی تو دوسری طرف کسی تاریک سٹور جیسے کمرے میں رولنگ چئیر پر بیٹھا سرور تلملاتا ہوا پھنکارا۔

"سب تباہ ہو گیا، فاضل گوجا پکڑا گیا اور یہی نہیں پولیس میری بھی تلاش کر رہی۔ اگر میں پکڑا گیا تو یاد رکھنا ناجیہ تمہارے سارے پول بھی کھولوں گا"

ساری نیند ناجیہ کی آنکھوں سے نوجپتا وہ غرایا، خود ناجیہ کے چہرے کے رنگ بھک سے اڑے۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا مطلب، آپ مجھے دھمکارہے ہیں۔ کونسے پول ہاں۔۔۔۔۔ کتنے سالوں سے تو لوٹ رہے ہیں آپ مجھے اور اپنے کرتوتوں کے باعث پکڑے گئے تو مجھے دھمکارہے ہیں۔ کیسے ہاں؟ کیسے پکڑا گیا آپکا وہ نکما سیریل کلرر، ناقص کام کر کے پورے دام لے چکے ہیں آپ مجھ سے سرور حسین۔۔۔۔۔ اگر مجھ پر الزام لگانے کی کوشش بھی کی تو اپنے ہاتھوں جان لے لوں گی "

بھلے وہ ڈری تھی مگر ناجیہ کیانی کو وہ آدمی ہلکا لے رہا تھا اور وہ اب مزید اپنی حد میں نہ رہ سکی اور اس سے زیادہ تضحیک کرتی چینی۔

مقابل وہ کرسی سے اس تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا کہ کتنی دیر کرسی ہچکولے کھاتی رہی، چہرے پر جسم کا سارا لہو سمٹ آیا۔

"واہ ناجیہ صاحبہ، بھول گئی ہو کہ اس روز جب عباد اپنی بیوی کو ہو سپٹل لے جا رہا تھا تو اس پر ہونے والا حملہ تم نے کروایا تھا۔ تم تو ماں اور بچے دونوں کا خاتمہ چاہتی تھی مگر وہ تو جنم دے کر مری۔ وہی بچہ تمہارے بیٹے نے ٹھکانے لگایا اپنی پیاری بہن کے کہنے پر۔ سودو بارہ اکڑنے سے پہلے یہ سوچ لینا کہ اگر تم نے میری ضمانت نہ کروائی تو تم، تمہاری اولاد بھی جیل کی ہوا کھائے گی۔۔۔۔۔ میں زیادہ دن چھپ کر اپنا میج خراب نہیں کر سکتا۔ جلد سامنے آ جاؤں گا لیکن تم میری ضمانت کرواؤ گی "

دھمکی دیتا وہ اپنی اوقات پر اتر چکا تھا، ناجیہ نے دانت نکو سے اس دھمکانہ بات کو برداشت کیا۔

"اور اگر فاضل گو جانے تمہارے خلاف سچ اگل دیا، پھر کیسے ہو گی ضمانت "

Posted On Kitab Nagri

ناجیہ نے اپنا لہجہ ہر درجہ نرم رکھے استفسار کیا تو مقابل بے ڈھنگا قہقہہ اسے سلگا گیا۔

"وہ پروفیشنل ہے، بے فکر رہو۔ جب تک وہ سچ اگلنے تک آئے گا میں بری ہو چکا ہوں گا اور پھر اسے مروادوں گا۔ میرا ارادہ تو اسے مروانے کا تھا مگر اس سے پہلے ہی وہ پولیس کے ہتھے چڑھ گیا۔ اور فاضل کے سوا پولیس کے پاس کوئی گواہ نہیں۔ جب وہ ہی نہیں رہے گا تو کسی کا کوئی راز نہیں کھلے گا۔ لہذا جو میں نے کہا ہے اس پر شرافت سے عمل کرنا "

سر سری وضاحت دیے دانت پیس کر وہ اپنی بات مکمل کرتا فون کاٹ گیا، ناجیہ نے ناگواری سے اس خفیہ نمبر سے آئی کال کو فوری ڈیلیٹ کیا اور چہرے پر نفرت کی پرچھائیاں سجائے آنکھوں میں خون لے آئی۔

"فاضل گو جا کو تم مارنا اور تم جیسے نجس کا کام اب ناجیہ کیانی خود تمام کرے گی۔ گھٹیا انسان تجھے کیڑے پڑیں "

مٹھیوں میں چادر بھینچے وہ بھی انتقامی ہوئے خود کلامی کر رہی تھی، برائی کا انجام برا ہی ہوتا ہے اور یہی ہو رہا تھا۔

تیسری طرف معظم صاحب کو جب سراج اور فاریہ کے بھی چلے جانے کا علم ہوا تو وہ ناشتے کی میز پر بیٹھے تھوڑے پریشان تھے۔

ادا صاحبہ کی دیکھ بھال اب حویلی کی ہی ملازمہ نوشاد کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ پریشان نہ ہوں معظم بھائی، بچے جلد آجائیں گے۔ دراصل سراج کو جانا تھا تو فاریہ بھی چلی گئی۔ سب ٹھیک ہے "

معظم صاحب کو کسی سوچ میں ڈوبادیکھ کر وہ مزید نرم لہجے میں بولیں مگر ناجانے کیوں معظم صاحب مطمئن نہ ہو سکے۔

انہیں منہا کی طرف سے کچھ اچھے احساسات نہیں محسوس ہو رہے تھے، وہ انکی لاڈلی تھی اور جب بھی وہ پریشان اور تکلیف میں ہوتی تو دادا کی بھی بے چینی بڑھ جاتی۔

بھلے وہ مدہم سا مسکرا کر اداساحبہ کی سمت مطمئن ہوئے نگاہ ڈال گئے مگر اندر ہی اندر اپنی پتری کے لیے دعا گو بھی شدت سے ہوئے۔



☆☆☆☆☆☆☆☆

"تجھے پتا ہے تیرے جیسے حرامی بہت آئے یہاں، اور ناک کے بل سچائی اگل کر جہنم واصل ہوئے۔ تو پھر تو کس کھیت کی مولیٰ ہے "

ایک دن اور رات سے اب دوسری رات تک زین نے فاضل کو اپنے ہٹے کٹے اہل کاروں کے سپرد کیا تھا اور صبح آتے ہی وہ کسی پیش رفت نہ ملنے پر سیدھا اسی کی سمت لپک کر اسکے زخمی مگر نجس مسکراہٹ میں لپٹے چہرے پر کراہت کے سنگ اپنی غصیل آنکھیں گاڑے بڑے تحمل سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"مار دے بھلے مگر سچ نہیں بتاؤں گا، تو نے مجھے ایرا غیرا سمجھ لیا ہے تھانیدار۔ میں فاضل گوجاہوں، میں جو کرتا ہوں اپنی مرضی سے کرتا ہوں "

بھلے منہ اور جبرِ اتشد کے باعث ہلنے سے قاصر تھا مگر وہ پھر بھی زین کی آنکھوں میں دیکھ کر استہزایہ ہوا، بہت جبر کیا مگر زین نے اسکے پہلے سے لہو لہان جبرے پر پوری قوت سے گھونسا رسید کیے ساتھ ہی اسکی گردن دبوچی جس پر وہ تکلیف دباتا بھی منہ سے خون کی لہر جاری ہونے پر بھی ہنسا۔

"اگر تجھے افیت ناک موت سے چھٹکارہ چاہیے تو بول دے فاضل سچ کیا ہے ورنہ جیتے جی تیری کھال اکھاڑ دوں گا۔ تیرا وہ باس سرور ہے ناں، غلیظ نجس آدمی بھاگ گیا۔ تم لوگوں کے ضمیر اور روحیں تو مردار ہیں لیکن کم از کم اپنے جرائم کا اعتراف کر کے قبر کی تھوڑی سختی تو کم کر لینی چاہیے۔۔۔۔۔"

زین بھی بچارا کن مخلوقات سے اس درس کو چھیڑ بیٹھا، الٹا وہ بے دم ہونے کی حد تک قہقہہ لگائے زین کو مزید مشتعل کر گیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بہت مشکل سے وہ اپنا ہاتھ فاضل پر اٹھنے سے روک پایا۔

"اپنے یہ بھاشن کہیں اور جھاڑ جا کر تھانیدار، اس ملک کی کوئی جیل نہیں جو مجھے تادیر یہاں برداشت کرے گی۔ کھال اکھاڑ یا جو بھی، اپنے دھندے سے بے وفائی ہی کرنی ہوتی تو اب تک اپنے اس فولادی جسم پر آٹھ گولیاں اور زندگی کے بارہ سال جیل میں نہ گزارے ہوتے۔ میں جب بھی کسی کے حکم پر کوئی قتل کرتا ہوں تو اسکا نام میرے دل میں دفن ہو جاتا ہے اور قتل کرنے والے کا پورا حسب نسب

Posted On Kitab Nagri

دیکھ کر ہی وار کرتا ہوں، جس عورت کو میں نے مارا وہ موت ہی کی مستحق تھی۔ اب توجو مرضی کر لے، تیری سوچ ہے کہ میں تجھے کچھ بھی بتاؤں گا۔ رہی بات تشدد کی تو تم جیسے جنگلی تھانیدار کے بس میں یہی تو ہے، کر لے شوق پورا۔ کیا یاد کرے گا کہ کسی مرد سے پالا پڑا تھا "

مزید زین میں اس وحشی کی باتیں سننے کا سٹیمنا نہ تھا، وہ اتنے تشدد کے بعد بھی اپنی ہٹ دھرمی پر پتھر سا جما تھا، ناصر ف اسکا اعتماد زین کو حیرت میں جھونک گیا بلکہ اسکی بات پر زین بل کھائے مڑا، جیسے ذہن پر کوئی بم گرا ہو۔

"کیا مطلب ہے تیری اس بکو اس کا؟ عباد صاحب کی بیوی گل مینے کیسے اس قابل تھی۔۔۔ دیکھ میرا میٹر پہلے ہی گھوما ہے فاضل، یہ نئی کہانی ڈال کر تو مجھے الجھامت "

زین کا سوال مشتعل ہو کر آیا تھا اور فاضل گوجا کے چہرے پر حسین مسکراہٹ سراسر استہزایہ ہوئے زین کو سلگائی۔

"یہ تو نہیں بتاؤں گا لیکن اتنا سن لے، جو بھی کرتا ہوں بلا وجہ نہیں کرتا۔ گل مینے کو ماری گئی میری گولی معاف ہے، اب کیسے معاف ہے یہ تجھ سے اتھرے گھوڑے کے گرم دماغ میں آنا ناممکن ہے "

فاضل گوجا کی مزید یہ سنسنی خیز بات اور اسکا مستیلا انداز زین کی ہستی ہلا گیا تھا۔

فاضل گوجا آخر کہنا کیا چاہتا تھا، زین اس کی شکل پر اک برہم جنجھلائی نگاہ ڈالے اپنے اہل کاروں کو کام جاری رکھنے کا کہتا خود باہر آیا تو کسی لگ بھگ بائیس سال لڑکی کو روتا ہوا دیکھ کر وہ تھوڑا متجسس سا آفس آیا

Posted On Kitab Nagri

جہاں اسکا ساتھی شیراز اس کرسی پر بیٹھ کر اداس سی اس مردوں جیسے خلیے میں لپٹی لڑکی کو پانی کا گلاس دے رہا تھا۔

"کون ہے یہ شیراز؟"

تندہی سے وہ اندر آتے رعب سے بولا جس پر ناصر ف شیراز اٹھ کر مودب ہوئے کھڑا ہوا بلکہ وہ لڑکی بھی تھوڑی پریشانی لیے اٹھ کھڑی ہوئی،

اسکا خلیہ اسکی نازکی کے بلکل برعکس تھا، سفید کرتی اور کھلے گھیرے کی شلوار پر وہ کندھے پر چادر اوڑھے تھی اور سر کے بالوں کو بے ڈھنگے جوڑے کی شکل دے کر یکجا کر رکھا تھا۔

"سریہ لڑکی فاضل گوجا کی بہن ہے، کہہ رہی ہے کہ بابا بستر مرگ پر ہیں۔ اور وہ صرف فاضل کو پکار رہے ہیں تو اسکی ملاقات کروادیں"

شیراز کی فوری پیش کی وضاحت پر زین نے اس لڑکی کو بھی عتاب کے سنگ دیکھا جو بنا سہمے اس سخت اور گھور کر جان نکالتے افسر کے سامنے تشویشناک تاثرات لیے کھڑی تھی۔

"اسکو تھوڑی دیر کے لیے جانے دے افسر، بابا مر جائے گا اسے جانے دے۔۔۔۔۔"

وہ ہمت کیے اپنی عرضی اس شعلے لپکاتی آنکھوں سے پوسٹ مارٹم کرتے زین کے سامنے بھی رکھے جس بے باک اور حاکمانہ لہجے میں بولی جس پر وہ سلگ سا اٹھا۔

Posted On Kitab Nagri

"جا کر اس بستر مرگ پر پڑے بزرگ کو کہہ دو کہ اپنی اس نجس اولاد پر فاتحہ پڑھ لیں، اور تم ایک بات میری کان کھول کر سنو لڑکی۔ یہ تھانہ ہے، تمہاری منت سماجت اور اس درخواست سے نہ تو وہ خبیث درندہ آزاد ہو گا نہ تمہارے یہاں فضول پھیروں سے اس بستر مرگ پر پڑے بوڑھے کی سانس بحال ہوگی۔

وہ قاتل ہے اور میں اسے اس بار سزائے موت دلوا کر رہوں گا۔۔۔۔۔

باہر کا رستہ دیکھا اسے شیراز اور دوبارہ اگر کوئی فاضل گوجا سے ملنے یا اسکے لیے گڑ گڑانے آیا تو اندر مت آنے دینا "

نہایت بد تہذیبی کے سنگ وہ نوراں پر برس پڑا جو پہلے ہی تکلیف سے آدھی تھی، اس سفاک تھانیدار کے جھاڑنے پر مزید اپنی نیلی آنکھوں کو عتاب سے سرخ کرتی تلملا اٹھی مگر وہ منہ موڑ کر اپنی کن پٹی مسل چکا تھا،

"خدا کے سوا کسی کے سامنے نہیں گڑ گڑاتی نوراں، تجھ میں انسانیت نہیں ہے کیا؟ "

وہ زخمی شیرنی کی طرح بولی، زین نے ناگواری سے یہ جملے سن کر گردن موڑی اور روح فنا کرتی نظر نوراں پر ڈالی۔

"تم سیکھاو گی اب مجھے انسانیت؟ "

زین کا انداز مشتعلانہ ہوا جس پر نوراں کا دل چاہا اس انسان کو دیکھے بھی مت۔

Posted On Kitab Nagri

"تم جیسے گھمنڈی کو نہیں سیکھا سکتا کوئی، تمہاری شکل پر ہی لکھا ہے کہ تم ایک سنگدل ہے۔ میرے بابا تو مجرم نہیں نہ نور اں ہے، وہ باپ بنا بیٹے کی چاند سی صورت دیکھے مر جائے گا "

وہ عجیب تیکھے اور رعب جماتے لہجے میں بول رہی تھی اور اسکا انداز بہت الگ اور مضبوط تھا۔

اتنے سارے القابات پر زین نے اپنا عتاب مشکل دبایا اس لیے کہ وہ ایک عورت تھی، لحاظ میں وہ عین اس لڑکی کو اچھٹی نگاہوں میں لیتا رو برو آئے مٹھیاں بھینچ گیا جو بے خونی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"ہہ۔۔۔۔۔ چاند۔۔۔۔۔ اس درندے کو چاند کہا، جاو بی بی اپنی آنکھوں کا علاج کرو او۔ نکو شاباش، اپنے

مرتے بابا کے کفن دفن کا خرچہ لے لینا شیراز سے، اب اتنی انسانیت تو ہے زین لاشاری میں "

نخوت کے سنگ وہ اس پر ہنستا وہاں سے تو چلا گیا البتہ نور اں کی پر اعتماد آنکھیں اسکے او جھل ہوتے ہی بھیگ گئیں، اس شخص پر اور اس پورے آفس پر لعنت بھیجتی وہ باہر نکلی۔

شیزار نے ہی نور اں کو باہر تک لائے دروازے کا راستہ تھمایا مگر اسکا دل کیا کہیں جانے سے بہتر یہیں رو کر جان دے جائے۔

www.kitabnagri.com

"بابا تو مر رہا ہے ابھی پر اس گھٹیا انسان کی سوچ دیکھ کر مجھے یقین ہے اسکا ضمیر مر چکا ہے۔۔۔۔۔"

تھانے سے نکلتے ہی وہ باہر بنی ڈھلوان پر ٹک کر کراہٹ گھوٹے دردناکی سے چینخی، صبح پھیل چکی تھی اور

وہ جانتی تھی اسکی زندگی میں اب دوبارہ کوئی صبح نہ آئے گی، پیدل راستہ ناپتی وہ کافی سنسان گلیاں عبور

کرتی ایک خستہ مکان کے اندر داخل ہوئی جہاں سامنے ہی چار پائی پر رضائی میں لپٹے وہ اکھڑی اکھڑی

Posted On Kitab Nagri

سانسیں لیتے بزرگ تھے، نوراً لپک کر ان تک پہنچی جو اپنی آنکھوں سے ابلتی نمی کے سنگ اپنی آہستہ آہستہ جان دے رہے تھے۔

"وہ بے رحم کہتا ہے بھارتل ہیں، نہیں چھوڑا بابا اس نے۔۔۔ اس سے لاکھ درجے اچھے تو ہم برے لوگ ہیں، کسی کو مارنے کے لیے لفظوں کے خنجر تو نہیں کھونپتے۔۔۔"

آنسو اس پری پیکر کی گال پر اترتے ہی اس بزرگ کے جھڑیوں والے ہاتھ پر جا گرے، مگر اس بزرگ کی انتظار میں پتلیاں پتھرا گئیں۔

"وقت آخر آپ کی بنا بھا کے دیدار کے پتھرا جاتی آنکھوں سے وعدہ ہے، نہ بھا کو تنہا چھوڑوں گی نہ اس تھانیدار کو بخشوں گی۔۔۔ مجھے معاف کر دے بابا، تیری آخری خواہش تیری یہ نوراً پوری نہ کر سکی۔۔۔ اس سنگ دل منحوس کا خون بھا پر آپ نے ہی تو معاف کیا تھا پھر یہ دنیا کیسے فاضل گو جا کو سزا دے سکتی ہے"

اس بزرگ کا ماتھا چومتے نوراً کے آنسو جاری تھے، اک دھیمی سی سانس کے ساتھ اس بزرگ کے وجود سے روح اڑی، ویسے ہی سر پر موجود یہ سہارا نوراً کی بھی روح لے گیا۔

اسکی ہچکیوں، سسکیوں اور آہوں پر محلہ جمع ہو گیا، اس بزرگ کی موت ہو گئی تھی، اور نوراً اس نقصان پر اپنا ہوش بھی نہ گنوا سکی کیونکہ وہ جانتی تھی اسے سنبھالنے والا کوئی نہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

محلے ہی کی چند عورتیں اسکے گرد جمع افسوس اور دکھ سے کر لاتی رہیں مگر نوراں بس اندر ہی اندر گھٹتی رہی، مرد مل کر محلے داری کے ناٹے بزرگ کے کفن دفن کے انتظام میں لگ گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔

Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"آ رہی ہوں"

دروازے کی دوسری طرف سے کسی عمر رسیدہ خاتون کی آواز پر سراج دروازے کی اوٹ سے ہٹ کر دو قدم پیچھے ہٹا، یہ تنگ سی گلی میں موجود وہی گھر تھا جس کا پتا فضل بھائی نے دیا تھا۔

"جی بچے کون ہیں آپ؟"

وہ حور کی والدہ تھیں جو دروازہ کھول کر سراج سے نرمی سے مخاطب ہوئیں۔

"میں سراج علی ہوں خالا، کیا آپ حور کی والدہ ہیں۔۔۔ دراصل مجھے حور سے منہا کے بارے کچھ

پوچھنا تھا، اس سے میرا رابطہ نہیں ہو رہا تھا تو فضل بھائی سے منہا کی دوست حور کا پتا چلا تو میں آگیا " سراج کے بھی بدلے میں ویسے ہی نرم استفسار پر وہ تھوڑی فکر مند ہوئیں، پہلے ہی کل منہا کے یوں اچانک آنے پر وہ تھوڑی الجھی تھیں۔

"آپ کیا لگتے ہیں منہا بیٹی کے؟"

سراج اس سوال کی امید نہیں رکھ رہا تھا مگر وہ جانتا تھا وہ اس سوال کو کرنے میں حق بجانب ہیں۔

"بھائی، سگی بہن سے زیادہ عزیز ہے وہ مجھے"

سراج کی جگہ کوئی اور ہوتا تو ضرور پریشان ہوتیں مگر انھیں سراج کی بات پر یقین سا آگیا۔

"آپ آجائیں بچے، بیٹھک میں انتظار کریں میں منہا کو بھیجتی۔ پر سوں رات وہ یہیں آئی تھی"

Posted On Kitab Nagri

حور کی والدہ نے تو گویا سراج کی مشکل حل کی، وہ بھی فرما برداری سے اندر داخل ہوتے ہی بائیں ہاتھ پر بنے کمرے میں داخل ہوا جبکہ وہ اب آگے بڑھتی ہوئیں باورچی خانے تک پہنچیں جہاں منہادن کا کھانا بنانے میں لگی تھی، حور تو کام پر جا چکی تھی۔

انکے آنے پر منہا فوری پلٹ کر دھیماسا مسکرائی۔

"کوئی سراج علی آئے ہیں منہا پتر، اگر تم ملنا چاہو تو مل لو نہیں تو کسی کی ہمت نہیں وہ تم سے بات بھی کر سکے۔ حور نے تمہیں میرے پاس امانت رکھا ہے، اس لیے مجھے فکر ہے۔ وہ آدمی تمہیں بہن کہہ رہا تھا، کیا ایسا ہی ہے "

وہ بہت شفقت کے سنگ منہا کو یہ دھچکا دے گئیں، سراج علی کے آنے کی منہا کو بالکل توقع نہ تھی، اسکی خاموش اور مضطرب صورت دیکھ کر حور کی والدہ بھی مزید تشویشناک ہوئیں مگر اس سے پہلے ہی منہا انکا ہاتھ جکڑے سر ہلا گئی۔

"وہ بھائی سے بڑھ کر ہیں خالا، میں مل کر آتی "

www.kitabnagri.com

رسان سے وہ انھیں مطمئن کرتی ہاتھ دوپٹے سے خشک کیے گہرا سانس کھینچے بیٹھک تک پہنچی تو وہ منہا کو اندر آتا دیکھ کر پریشانی سے اٹھ کر اسکی سمت لپکا۔
دونوں کی آنکھیں رنجیدہ تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"بھائی کو کرب میں جھونک کر کیسے آگئی تم یہاں، تمہارے جاتے ہی حادثہ نے انھیں ساری سچائی بتا دی تھی منہا۔ وہ بہت تکلیف میں ہیں چلو میرے ساتھ "

سراج کا ٹوٹا لہجہ اور تاسف منہا کو کوئی بھی فرق نہ دے سکا بلکہ الٹا وہ قاتلانہ سا مسکرا دی کہ اسکی مسکراہٹ سراج کا دل کاٹ گئی۔

"نہیں میں کل مکمل ثبوت کے ساتھ ایک بار ہی جاؤں گی۔ میرا اس انسان کی تکلیف یا خوشی سے کیا واسطہ سراج بھائی جس نے مجھے ایک لمحے میں آسمان سے زمین پر پٹخ دیا "

وہ اتنی بکھری تھی کہ اسکی ذات کے نوکیلے کانٹے سامنے والے کو چبھ گئے۔

سراج اس سے ایسے ستم کی توقع کہاں رکھتا تھا۔

"وہ انسان شوہر ہے تمہارا، لباس۔۔۔ یوں بے آبرو تو مت کرو۔ وہ تکلیف میں تھے تبھی سخت لہجہ اپنا گئے، منہا تم ظالم نہیں ہو سکتی۔ بھائی تمہاری دوری سے ختم ہو جائیں گے "

سراج شاید یہاں عباد کی پوزیشن کلیئر کر رہا تھا اور منہا کا دماغ اور دل دونوں اپنی جگہ سے ہل چکے تھے۔

"آپ میری جگہ ہوتے تو کیا کرتے، اگر فاریہ میم کا بھی کوئی ماضی ہوتا۔۔۔ وہ کسی اور کا سب رہ چکی ہوتی؟ اسکی اولاد ہوتی۔۔۔ "

منہا یہ سب جس تکلیف سے پوچھ رہی تھی سراج تو صدمے میں لپٹا رہ گیا۔

اک آنسو منہا کی آنکھ سے ٹپک کر ضبط کی توہین کر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"سچ پتا کیا ہے، میں تو یہیں ختم ہو گئی تھی بھائی۔۔۔ پھر جب انہوں نے مجھے جھوٹا اور فریبی کہا تو ہر بات بھی ختم ہو گئی۔۔۔ آپکے وہ بھائی خود مجھ سے اپنا نام واپس لے چکے ہیں۔ اور میں منہا سلطان ہوں جو پوری شان سے اپنی احد نامی امانت لوٹا کر اپنے دادا کو لیے واپس اپنی دنیا میں لوٹ جاؤں گی۔ یہ تجربہ ضروری تھا، ایک بار محبت کر کے دیکھ لی تاکہ دوبارہ یاد رہے کہ کیوں نہیں کرنی چاہیے "

وہ اپنی تکلیف میں یہ بھی بھول گئی کہ وہ اپنی محبت کا اظہار کر بیٹھی ہے، سراج بھی اتنی ہی تکلیف میں اسکی جانب بڑھا جو اس سرزد گناہ پر کرب سے پلکیں جھکا گئی۔

"تم بھائی سے محبت کرنے لگی ہو؟ "

ٹھوڑی سے پکڑ کر وہ آنسو آنسو ہوتی منہا کا چہرہ اٹھائے پیار سے نرم استفسار کر رہا تھا۔

"پلیز دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں، یہ انھیں میرے جانے کے بعد بھی پتہ نہ چلے۔۔۔ درخواست کرتی ہوں "

وہ بھائی سمجھ کر التجاء کر گئی اور سراج کو لگا وہ واقعی پل صراط پر کھڑا ہے۔

"انھیں مت چھوڑنا منہا، التجاء کرتا ہوں "

سراج کے پاس بھی یہی اک جملہ بچ گیا۔

اور وہ کرب ناک سا مسکرا دی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ بس انکو کہہ دیجئے گا کہ منہا جہاں ہے ٹھیک ہے، وعدہ کریں کل تک آپ انکو میرے یہاں ہونے کی اطلاع نہیں دیں گے۔ میں کل صبح خود آجاؤں گی رپورٹس لے کر۔ تاکہ مجھے بھی اطمینان ملے کہ احد ہی عباد کا بیٹا ہے"

وہ سراج علی کو مایوس کرتی یہ تاکید تھمائے بو جھل کر گئی جو اسکے سر پر ہاتھ رکھے سر ہلاتا نظر ملائے باہر نکل گیا۔

منہانے بھی سرد سی سانس کھینچے اپنے قدم باہر بڑھا دیے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"آپ نے کافی منگوائی تھی"

بنا آواز کیے وہ ناراضگی ختم کرتی کپ دھرے اس سے پہلے پلٹ جاتی، حارث کی آواز پر رکی۔

عائشہ نے گردن موڑے فکر مندی سے اسکی جانب دیکھا جو اسے اپنے ساتھ آکر بیٹھنے کا اشارہ کر رہا تھا۔

وہ اک نظر حارث پر ڈالے چلتی ہوئی ساتھ تو نہ بیٹھی مگر سامنے صوفے پر ضرور آن ٹکی۔

حارث نے آزر دہ نگاہ عائشہ کے چہرے پر ڈالی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے تم سے معافی تو مانگی مگر تم نے معاف بھی کیا یا نہیں، میں جانتا ہوں ایک غلیظ شخص ہوں۔
میرے گناہ اتنے ہیں کہ ساری عمر سر نہیں اٹھا سکتا۔ کئی بار تمہیں بھی حراساں کیا، لیکن وہ سب ناجانے
کس چیز کا غرور تھا "

کبھی کسی سفاک شخص کا ایسا بدلہ روپ عائشہ نے نہ دیکھا تھا، وہ جانتی تھی یہ سراسر اک عبرت ہے۔
"جب لگے کہ موت صرف دوسروں کو ہی آتی ہے تب زندگی تکبر بن جاتی ہے حارث سر، ضروری
نہیں ہوتا کہ اللہ تا عمر غفلت میں ڈالے رکھے۔ جو سچے دل سے پلٹ آنا چاہیں انکے لیے کوئی دروازہ بند
نہیں ہوتا "

آج وہ بھی ایک دوست کی طرح حارث کیانی کو سمجھا رہی تھی اور حارث اسکے نرم اور شیریں لفظ سن کر
مزید رنجیدہ تھا۔

"میں ایک برا اور نجس انسان ہوں، لیکن اب رہ رہ کر وہ سارے گناہ یاد آرہے۔ کم از کم تم تو کہہ دو کہ تم
نے مجھے معاف کیا "

وہ یوں مضطرب تھا جیسے عائشہ کی معافی اسے ناجانے کتنا سکون دے گی۔

"میرے کہنے سے اگر قطرہ بوجھ کم ہوتا ہے تو کہہ دیتی، معاف کر دیا۔ اگر میں یہاں ہوں تو صرف عباد
سر کے شفیق سائے کی وجہ سے جنہوں نے مجھے آپکی ہر ہوس سے ہمیشہ بچایا۔ اور سراج بھائی جو ایک
اچھے مددگار ہیں۔ آپ اللہ سے معافی مانگیں وہ ضرور کرم کرے گا "

Posted On Kitab Nagri

اس وقت رات کے پہرہ یہاں بیٹھ کر مطمئن نہ تھی تبھی فوری بات ختم کیے اٹھ کر باہر نکلنے لگی جب وہ اٹھ کھڑا ہوتا پھر سے اسے پکار بیٹھا۔

"سنو"

عائشہ نے سنجیدگی سے پلٹ کر دیکھا۔

"تم بہت اچھی ہو، میری بہت دیکھ بھال کی"

ناجانے کیوں اپنے گناہ اسے اپنے جذبات دفن کرنے پر اکسائے، اس تعریف پر وہ پھیکا سا مسکرائی۔

"یہاں کام کرتی ہوں، یہ میرا فرض تھا۔ میرا کوئی ذاتی سکھ نہیں شامل"

جتاتے لفظ ادا کیے وہ کمرے سے نکل گئی اور وہ سانس کھینچے وہیں بستر پر جا بیٹھا۔

کئی پچھتاوے اسکی ذات کو کاٹ رہے تھے۔

دوسری طرف سراج جب تک واپس آیا عباد کی طبیعت شدید ڈپریشن اور ٹینشن سے اسقدر بگھڑی کے اسے مانگرُن ہو گیا۔

www.kitabnagri.com

ڈاکٹر اسے سکون کا انجیکشن اور دوا تو دے گیا مگر عباد کو یوں لگ رہا تھا جیسے وہ زندہ قبر میں دفن ہو۔

"یہ مت کہنا سراج علی کے وہ نہیں ملی"

زرا ہوش میں آئے وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتا اکتاہٹ اور سرد مہری سے بولا۔

آج پہلی بار سراج علی کو نظر چرائی پڑی۔

Posted On Kitab Nagri

"ملی تو ہے لیکن آپ تک کل پہنچے گی"

عباد کا چہرہ تکتا وہ بھی افسردگی میں ڈھلا جو اس وقت صرف منہا کے لیے تڑپ رہا تھا۔

"وہ مجھے چھوڑ دے گی، کاش میرے بس میں ہوتا تو میں اپنی زندگی کے سارے پل کاٹ ڈالتا اور بس اتنی زندگی رکھ لیتا جو منہا کے ساتھ پر محیط تھی۔ تم تو مجھے جانتے ہو سراج علی میں کبھی اسقدر تکلیف میں مبتلا نہیں ہوا جتنا مجھے یہ احساس ندامت جہنم کی طرح دہکا گیا ہے"

اس مضبوط اعصاب والے کی آواز لرزی اور سراج کا بس نہ چلا اپنی چلتی سانسیں لٹا کر بھی اس بھائی کے درد کا درماں ڈھونڈ لائے۔

"بھائی وہ نہیں چھوڑے گی، سمجھ جائے گی۔ آپ خود کو تکلیف مت دیں۔ کل تک انتظار کریں۔ یہ تو شکر ہے ادا صاحبہ یہاں نہیں ورنہ آپ کو اس حال میں دیکھ کر نڈھال ہو جاتیں"

سراج کے ڈھارس دیتے لفظ تک اس زندگی سے اکتائے وجود کے لیے کوئی مرہم ڈھونڈ نہ سکے، اسے تو اپنے بچے تک کی کوئی پروا نہ تھی بس منہا چاہیے تھی جو دسترس سے خشک ریت کی مانند نکل رہی تھی۔

"میں اپنی زندگی کے اخیر دردناک لمحے کاٹ رہا ہوں سراج علی، جب تک وہ خود نہیں کہتی کہ معاف کیا تب تک تو خود سے بھی ناراض رہوں گا۔۔۔ تم جاو آرام کرو جا کر، مجھے اس آگ میں اکیلے ہی جلنا ہے"

Posted On Kitab Nagri

شاید دوا کا اثر تھا یا تکلیف کی زیادتی کہ عباد کی متورم آنکھیں بند ہو رہی تھیں، بھائی کی یہ تکلیف وہ کیسے سہے یہ ممکن نہ تھا مگر پھر بھی وہ گہرے سانس کھینچتا سینے پر جمع ہوتے غبار کو ہٹانے کی کوشش میں باہر نکل آیا۔

"یا میرے اللہ، کیسے دیکھوں اپنی جان سے عزیز بھائی کو اس تکلیف میں۔ آہ منہا آہ، تم نے کیا کر دیا عباد حشمت کیانی کے ساتھ۔ وہ انسان جو بڑے سے بڑے خسارے پر نہ چٹخا، تمہاری زرا سی دوری مار گئی اسے "

باہر کھلی فضا میں سانس بکھیرے وہ دلخراش ہوا مگر اپنے ہاتھ کو مخملی گرفت میں جکڑتا محسوس کیے وہ مڑا جہاں فار یہ اسکی کے بے قرار چہرے پر نظر ڈالے اداس تھی۔

"تم ٹھیک ہوناں؟"

اپنا ہاتھ بڑھائے وہ سراج علی کی آنکھ سے بہتی نمی پوروں سے جذب کرتی دکھ سے پوچھ رہی تھی جو اس وقت بہت ذہنی دباؤ میں تھا۔

www.kitabnagri.com

"آج کی رات مشکل ہے بھائی پر، دعا کرو جلدی کٹے "

وہ اسے یوں افسردہ نہ دیکھ سکی تبھی بنا وقت ضائع کیے سراج علی کے سینے میں دبکے اسکی پشت پر ہاتھ لے جا کر باندھے۔

"سو جاؤ تم جا کر، خوا مخواہ بے آرام نہ کرو خود کو "

Posted On Kitab Nagri

ایک بازو فاریہ کی کمر کے گرد باندھے وہ اسکا سینے پر ٹیکا سر چومے نرمی سے بولا۔

"تمہارے پاس مجھے صرف سکون ملتا ہے "

وہ آج کچھ بھی چھپانہ سکی، آواز تھی کہ آنسوؤں میں ڈوبی۔

سراج اس بے وقت اظہار پر خوش نہ تھا۔

"محبت کرنے والے کبھی نہ بچھڑیں، تم جانتی ہو فاریہ یہ جدائی روح فرسا ہوتی ہے۔ میں مجبور تھا کہ ایک طرف بھائی تھے اور دوسری طرف بہن۔۔۔۔۔ اسے لگتا ہے وہ جدائی دے کر خود کو سکون دے گی لیکن یقیناً واقعہ ہے کہ وہ دونوں ایک سی تکلیف میں ہیں "

بو جھل دکھی آواز کانوں میں پڑی تو وہ روبرو ہوئے سراج علی کی بھاری آنکھیں اداسی سے دیکھنے لگی، وہ عباد کے ساتھ سانس لیتا تھا تو کیسے بھائی کی تکلیف پر متاثر نہ ہوتا۔

"لیکن دعا کے سوا کیا کر سکتے، یہاں بہت ٹھنڈ ہے۔ آج میں تمہارے کمرے میں تمہارے ساتھ سو سکتی ہوں "

www.kitabnagri.com

وہ ابھی بھی تھوڑی خود غرض تھی کیونکہ اسے سراج چاہیے تھا۔

"وہ تو عام سا کمرہ ہے "

سراج نے اسکی گال سہلائے جواز دھرا۔

"میں جاؤں گی تو خاص نہیں ہو جائے گا "

Posted On Kitab Nagri

وہ تھوڑا مسکرائی تاکہ سراج کو سنبھال سکے، وہ ایک ساتھ اس الگ تھلگ ایڑیا کی جانب لپکے جہاں گلاس ڈور کے اندر داخل ہوتے ہی فاریہ نے اسے بند کیا اور پردے گرائے، سامنے ہی سراج کا کمرہ تھا اور فاریہ اسکا ہاتھ پکڑے ہنوز چلتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی۔

"تمہیں پتا ہے میں کئی بار چھپ چھپ کر تمہارے کمرے میں آئی ہوں، تمہیں کبھی یہاں میری خوشبو نہیں آئی "

اپنی اک جھلی سی ہاربتاتی وہ عین سراج کے روبرو کھڑی متجسس ہوئے مسکرائی جو شاید اپنی تکلیف کم کرنا چاہتا ہی نہ تھا ورنہ اس وقت قربت میں شدید رضا اور سکون شامل تھا۔

"تمہیں کیوں لگتا ہے سراج علی اتنا انجان ہے تم سے "

اسکے گلاب ہونٹ کو انگوٹھے سے سہلاتا وہ جذب سے فاریہ کی بہت کچھ کہتی آنکھوں میں جھانکا۔

"کیا تم جان لیتے تھے سراج علی؟ کیا بالکل ویسے جیسے مجھے تمہاری خوشبو کہیں سے بھی آ جاتی ہے "

وہ دم سادھ کر پوچھ رہی تھی اور وہ بس سر ہلائے پھیکا سا مسکراہی سکا۔

"آج یہ باتیں مت کرو، میں بھائی کے لیے پریشان ہوں "

وہ اسکے پر بہار چہرے کی کشش سے آنکھ چراتے بیڈ پر بیٹھا مگر فاریہ ناچاہتے ہوئے بھی مسکراہٹ دبا گئی، وہ کہنا چاہتی تھی اسے سراج علی کی من پسند شدت درکار ہے پر آج وہ خود کو بھول گئی۔

"ٹھیک ہے آج میں۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ناجانے کیوں وہ بے باکی سے بات شروع کرتی آخر تک حیا سے نظر جھکا گئی مگر سراج علی مسکرا کر سیدھا تکیے پر سر رکھے لیٹا اور اپنی ہتھیلی بڑھائے فاریہ کو پاس بیٹھائے خود پر جھکایا اور اپنی درد کرتی آنکھیں موند لیں۔

وہ انتہائی خوبصورت تھا آج فاریہ نے اسے بہت غور سے دیکھا، اسکے چہرے کے ایک ایک نقش سے لے کر ایک ایک زاویے تک۔

اسے لگا اتنی تو وہ بھی دلکش نہیں جتنا یہ شخص، جسکی آنکھیں کھلی ہوں یا بند بس جہاں سارا ہیں، جسکے ہونٹوں کی نرمی اسکے دل کو مات دیتی تھی، جسکے چہرے سے گردن تک کی ہر رگ تک سے فاریہ کو عشق ہو گیا تھا۔

اپنے چہرے کے خدو خال سے نرم گلاب کی پتیوں کو محسوس کیے وہ بند آنکھوں سے ہی مسکرایا، کیونکہ جانتا تھا اگر آنکھیں کھول دیں تو اک سفید پوش جو گن کا سانس تھم جائے گا۔

"راتِ اک گماں سی ہے

چاند، ستارے حیرت زدہ ہیں

ہوا پتوں کے ساتھ مل کر

نئی قسم کی دُھن بنا رہی ہے

نیند کی خواہش میں

Posted On Kitab Nagri

خواب بستر پر پڑے تھک رہے ہیں

اور میں تجھ میں اُلجھا ہوا ہوں "

وہ بند آنکھوں سے ہی بولنے کی اجازت ملتے ہی سرگوشیوں میں ڈھلا، فاریہ کے لبوں کی نرم شدت اسے اپنی پیشانی پر محسوس ہوئی اور شاید وہ اتنی ہی باہمت تھی، خود بھی اسکے سینے سے لگی وہ اپنی آنکھیں موند گئی۔

سراج نے اسکے نیند میں اترتے ہی گہرا سانس بھرے خود کو ہر قید سے آہستگی سے آزاد کیے قدموں کو حرکت دی، بیقراری سے پھر سے عباد کے کمرے کی سمت آیا، بنا دستک دیے ہی دروازہ کھولے جھانک کر خاموش خبر گیری کی، وقتی خوشنما لمحوں کا کچھ دیر قبل کا سارا اثر مٹ گیا، وہ اس وقت صرف عباد کے لیے فکر مند تھا، اس کا دل عباد کی تکلیف میں اس کے دل سے زیادہ رنجیدہ تھا مگر اسکے بس میں اس وقت صرف دعا ہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

رات نے بہر حال کٹنا تھا۔

اور دوسری طرف منہا پھر سے چاند نکلتی اس کے ہالے میں عباد کو تلاش رہی تھی۔

"کیا میں نے زیادتی کر دی؟"

اسے اپنی کی بے رحمی ابھی سے چھ رہی تھی۔

وہ شخص اسے اپنی سانسوں کی ڈور تھما چکا تھا اور یہی وہ واحد کشش تھی جو منہا کو بے قرار کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ نے بھی تو کی عباد، کیسے نوچ ڈالا خود سے۔۔۔۔۔"

اک طرف دل طرفدار تھا عباد کا تو وہیں دماغ اسکی مخالفت پر اتر رہا تھا اور آجکی یہ رات اسی کرب و اذیت کی نظر ہو گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

www.kitabnagri.com

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

whatsapp _ 0335 7500595

"اپنی صفائی میں اسے کیا کہوں گا ادا جان؟ اس بات کی سزا دی میں نے اسے کہ وہ میرے بچے کی محسن ہے یا اس چیز کی سزا دی کہ اسکا اعتبار توڑ دیا۔۔۔۔۔ کتنا برا انسان ہوں جس نے دعوے تو کیے پر ایک پر بھی پورا نہ اتر ا"

کچھ دیر بعد وہ کسی مسیحا کے خود تک پہنچنے پر رات بوجھل سا ادا جان کو احد کی سچائی بتا کر جہاں شادی مرگ کی کیفیت سے دوچار کر گیا وہیں تھک کر صوفے سے ٹیک لگائے اپنے جرم کا اعتراف بھی کر گیا۔

www.kitabnagri.com

بھلا محبت تھی تو محبت نظر بھی تو آتی، یہ کیا جو آندھی کے ایک ہی جھونکے سے تنکا تنکا بکھر گئی۔
"مجھے تو احد سے پہلے ہی اک انسیت محسوس ہوتی تھی، جب اسے پہلی بار گود میں لیا تو دل تک اک میٹھا سا کھینچاؤ محسوس ہوا تھا۔ رہی بات تمہارے احساس جرم کی پُتر تو اس بار غلطی ہوئی ہے۔ اب کل اسے کیسے منانا ہے یہ تجھ پر ہے میری جان"

Posted On Kitab Nagri

اداجان کے شفیق لہجے میں میٹھے لفظ ڈھارس تھے، مگر عباد کیا سکون پاتا جس کا قرار صرف منہا تھی۔
"آپ احد کی سچائی معظم صاحب کو بھی بتا دیجئے گا، ہو سکتا ہے مجھے انکی کچھ سفارش ہی مل جائے"
آنکھوں میں شدید ملال اور دکھ لیے وہ جو کہہ رہا تھا، ادا صاحبہ کے چہرے پر ادا اسی اتری۔
"خود کو ہلکان نہیں کرتے دادو کی جان، وہ نہیں چھوڑے گی۔ دیکھنا میں خود منہا کو کہوں گی میرے عباد
کو یہ دکھ نہ دے۔ پریشان مت ہو، نماز ادا کرو اور دعا مانگ کر سو جاو۔ اس امید پر کہ وہ تمہاری ہے اور
اس یقین پر کہ تا عمر تمہاری رہے گی"
فون کے پار سے بھی وہ عباد کو تسلی بہم پہنچائے نرم تاکید کر گئیں اور وہ بھی فون بند کر کے مشکل سے
سانس کھینچتا اٹھ کر اپنے دل کی تشفی کا سامان کرنے چلا گیا۔
اسکی بہتر ہوتی حالت نے سراج علی کو بھی کچھ سکون بخشا۔
اگلی پر نور صبح دیکھتے ہی دیکھتے پیلس پر اتر چکی تھی، اک نیا دن۔
فیصلے کا دن۔

www.kitabnagri.com

منہا نے حور اور اسکی امی کے ساتھ ناشتہ کیا اور دونوں کو ممنون و مشکور ہوئے شکر یہ کہتی وہاں سے
سیدھی رکشہ پکڑے ہو سپٹل گئی۔

لیب تک پہنچ کر وہ اپنا نام بتائے وہ فارم سبمٹ کر واتی مقابل سے ایک سفید لفافہ وصول کرتی بھرے
دل اور رتے جگے میں لپٹی آنکھوں سے اس پر نظریں جماتی باہر نکل آئی۔

Posted On Kitab Nagri

بہت ساری ہمت جمع کیے اس نے وہ رپورٹ کھولی، کچھ دیر اس سفید کاغذ پر نظریں جمانے کے بعد اسکے ہونٹوں پر زخمی مسکراہٹ اور آنکھوں میں نمی نے دھندلاہٹ بھری۔

"میرا احد۔۔۔۔۔ تو تم بے آسره نہیں رہے اب، عباد ہی تمہارے بابا ہیں میری جان۔ اس پر خوشی ہونی چاہیے یاد رکھ۔۔۔۔۔ کیا وہ مجھ سے دور ہو جائے گا، کیا م۔۔۔ میں اسکے بغیر سانس بھی ل۔۔۔ لے پاؤں گی۔ ن۔۔۔ نہیں احد، ماما کی جان میں تو تمہارے بنا مر جاؤں گی۔۔۔۔۔ بھلے تمہیں جہنم نہ دیا ہو لیکن تم میرے دل سے اور روح سے جڑے ہو "

آنکھوں میں جمع ہوتے سیل رواں کو لاکھ بے دردی سے رگڑا مگر رکشے تک پہنچنے تک وہ بہت سارے کرب محسوس کر آئی تھی۔

لاکھ جھٹلا دیتی مگر احد کے بنارہنے کا سوچ کر اسکا دل پھٹا جا رہا تھا، اسکی منزل اب سرسبز بیلوں میں ڈوبا وہ وائیٹ کیانی پیلس تھا اور رکشے اسکے بتائے پتے پر رواں دواں ہو گیا۔

وہیں صبح ناشتے پر ادا جان کی سمت سے کیا انکشاف معظم صاحب کو پتھر اسا گیا، وہ ساری حقیقتیں جنکو سہہ کر منہا کا کرب غائبانہ ان تک پہنچا اب انھیں احساس ہوا۔

"کیوں ادا بہن، اتنا سب کیسے چھپا سکتا ہے عباد بیٹا۔ نجانے میری منہا احد کی یہ سچائی جان کر کس حال میں ہوگی۔ اس بات پر خوش ہوں یاد رکھی "

معظم صاحب کا لہجہ بھیگا اور پریشان تھا، ادا صاحبہ خود سنجیدہ اور پشیمان تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"یقیناً خوشی کا مقام ہے بھائی صاحب، منہا ہمارے وارث کی مسیحا ہے۔ اسکے بعد تو وہ عباد کے لیے نہایت معتبر اور اہم ہو گئی ہے۔ آپکی منہا ہم سبکی بھی جان بن چکی ہے، وہ اپنی ہر غلطی کی تلافی کرے گا مجھے یقین ہے "

نوشاد جو انھیں ابھی احد کو گود میں دے کر گئی تھی، ادا صاحبہ اس ننھے راج دلارے کا ماتھا چومے خوشی اور رشک سے مسکرائیں، معظم صاحب نے بھی اک نم سی مسکان کے سنگ احد پر نثار ہوتی نگاہ ڈالی۔

"ان شاء اللہ ادا صاحبہ، اللہ ان تینوں کو ایک دوسرے سے کبھی جدا ہونے نہ دے "

دل بھلے منہا کے لیے پر نشان تھا مگر وہ پر امید اور یقین کے سنگ دعا گو ہوئے۔

دونوں ہی کی محبت سے بھری انس سے لیس نگاہیں اب احد پر تھیں، جواد ا جان کی گود میں نہایت پر سکون تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

☆☆☆☆☆☆☆☆

"تیری ہٹ دھرمی کی وجہ سے ہمارا بابا تشنہ ہی مر گیا، جلاد افسر، ہم تیرے کو مار ڈالے گا "

Posted On Kitab Nagri

خونی انداز اپناتی وہ پھری موج بنے تھانے داخل ہوئی تھی، اسکا انداز اور اسکی آواز کی گونج آفس روم میں کچھ فائلز کی ورک گردانی کرتے زین تک پہنچی جس پر وہ اس باہر ہوتے شور شرابے کو سنتا اچنبھے کے سنگ باہر لپکا۔

"یہ کیا شور ہے؟ تم پھر آگئی "

زین تمللا کر باہر پہنچا ہی تو لہو چھلکاتی آنکھوں سے گھورتی نور اں کو دیکھ کر وہ ناگواری سے چلایا، شیزاز اور کچھ اور اہل کار اس جن زادی کو روکنے راستے میں حائل تھے مگر وہ یہاں صرف اس انسپیکٹر کی جان لینے آئی تھی۔

"تیرے کو مارنے آئی ہے نور اں، کیا تھا اگر اس بستر مرگ پر پڑے بوڑھے کو اجازت دے دیتا بھاسے ملنے کی۔ خدا نے تجھے اتنا بڑا افسر بنا دیا پر افسوس تیرے سینے میں دل کی جگہ پتھر فٹ ہے۔ کیا کسی قاتل کے بارے یہ کسی کتاب میں درج ہے کہ اسکے گھر والوں کو بھی سزائے موت دی جائے "

اپنے آپ کو ان اہل کاروں کے پیچھے سمیٹنے سے روکتی وہ دبنگ زہر خند لہجے میں عین زین کے روبرو آئے چینی، اتنی کہ اسکے مضبوط مزاج سے برعکس نرم و نازک چہرے کی رنگیں ابھر آئیں۔

سب ہی اہل کار دم سادھے اس لڑکی کی جرت پر حیرت کا مجسمہ بنے تھے مگر زین بڑی دلچسپی سے اس لڑکی کا سرتاپا جائزہ لے رہا تھا جو عورت ہو کر بھی مردانہ خلیے میں تھی، جیسے حالات نے اسے گھر کا دوسرا فاضل گو جاننا دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اب بول، گھور کاہے رہا ہے۔۔۔ میرے بابا کا قاتل تو ہے افسر، کاش تجھ جیسے سنگدلوں کو بھی کوئی سزا دینے والا ہوتا۔ میں اور میرا بھائی جو کرتے ہیں ڈنکے کی چوٹ پر کرتے ہیں، تجھ میں یا تیرے اس محکمے میں اتنی ہمت نہیں کہ بھا کو تسخیر کر سکے۔ وہ تو نکل آئے گا جلد لیکن اسکے بعد اک کہانی شروع ہوگی، تیرے ظلم کے بدلے کی کہانی۔۔۔۔۔"

بھاری آواز سے ناگوار لہجہ لیے وہ زین کو پس لب متاثر کن استہزایہ تبسم کے سنگ دیکھتا بھانپ کر غرائی مگر اس سے پہلے اس آفیسر پر دو حرف بھیج کر وہاں سے جاتی، کسی آواز پر نوراں کے بجلی کے سنگ حرکت کرتے قدم تھمے اور اسکی شفاف پیشانی پر بل اتر آئے۔

"پھر ایک نہیں دو پھانسیاں ہوں گی، اک تمہارے اس لو فر سیریل کلر بھائی کی دوسرا تمہاری "

زین کے سراسر سلگاتے جملے نوراں کو مڑنے پر مجبور کر گئے، وہ سلگتی تلملاتی اس سمت یوں دیکھ رہی تھی جیسے اسکا پرکشش چہرہ نوچ لینے کی طلب گار ہو۔

"ہہ۔۔۔ تو دے گا نوراں کو پھانسی۔ تیرے جیسے بہت آئے، اور راستہ ناپتے دوسری طرف سے نکل کر غرق ہو گئے۔۔۔ لوگوں کی ہڈیاں ضرور توڑتے ہیں پر تیری طرح دل نہیں، اور تجھ جیسا شہری بابو کیا جانے انسانیت کیا ہے، کسی مرتے ہوئے آخری ہچکیاں لیتے انسان کو قبر تک لے جا کر زندہ گاڑ دینا مہربانی نہیں ظلم ہوتا ہے۔ اور ہمارے مسلک میں ہر جرم معاف ہے مگر دل دکھانا نہیں "

Posted On Kitab Nagri

بھلے وہ ایک ایک لفظ خفگی اور تکلیف سے کہہ رہی تھی پر زین نے اک لمحے کو نور اں کی سرخائی سے اٹی آنکھیں دیکھ کر اس کے کہے جملے اپنے پتھر سینے کے آر پار ہوتے محسوس کیے۔
لگا واقعی اس کے سارے آج تک کئے نیک فعل پل بھر میں مٹی ہو گئے، جب انسانیت ہی چھوٹ جائے تو ہاتھوں میں کیا رہ جاتا ہے۔

وہ کہہ کر زین لاشاری کی بصارت سے پلوں میں او جھل ہو گئی مگر وہ اپنی ذات کے اس گھڑے میں مدفون ہوا جہاں سے شاید اب اٹھنا ناممکن تھا۔

"مجھے فوراً سے پہلے فاضل گوجا کے بارے مکمل تفصیل چاہیے، وہ کون ہے، ماں باپ کون تھے، بہن بھائی۔۔۔۔۔ سب "

بہت سے سوال اور الجھنیں جہاں کھڑے کھڑے زین کو چلانے پر مجبور کر گئے وہیں وہ آنکھوں میں اک ان کہی سی تکلیف بھرتا پھری موج سا سارے اہل کاروں کو ساکت چھوڑے اندر پکا۔
دو ملاقاتوں میں ہی وہ زین لاشاری کا پتھر دل چور اور دماغ منتشر کر گئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Posted On Kitab Nagri

پیس میں قدم رکھتے ہی منہا کو اپنے اعصاب پر بوجھ محسوس ہوا، اک دل چاہیہ ہاتھ میں پکڑے ثبوت اسی دہلیز پر چھوڑ کر پلٹ جائے، پلٹ کر کبھی مڑ کر نہ دیکھے۔

چہرے پر متذبذب تاثرات ہر ممکن طور پر جذب کیے وہ ر کے قدم بحال کرتی آگے بڑھی، لان میں ہی مالی بابا سے کسی بات میں محو گفتگو سراج غیر دانستہ نگاہ پڑنے پر بیقراری سے لپک کر منہا تک چلا آیا جو یہ لمبی فصیل پار کیے اندرونی سمت داخل ہوتے راستے میں آن ر کی آہٹ پر مڑی۔

سراج اور منہا کی نظر ملی، وہ بہت تھکی اور رنجیدہ لگ رہی تھی، اسکی آنکھیں کسی ان کہے ملال کا عنوان تھیں۔

"وہ ٹھیک نہیں ہیں، تمہاری جدائی کاٹ کر رکھ گئی "

لہجہ حد درجہ شفاف رکھے بھی اس میں اتر آتی حسرت اور نمکینی چھپ نہ سکی۔

منہا نے حلق تر کیے دقت سے سراج کی جانب نظر اٹھائی، جیسے پہلے ہی جانتی ہو کہ وہ اسکے بنا ایسا ہی ہو سکتا تھا۔

www.kitabnagri.com

"مجھے محبت نے بغاوت کی اجازت ہی نہیں دی بھائی، ورنہ انکے رویے کا دکھ میرے اندر تک کھرام مچا گیا ہے۔ میں مل لوں؟ "

کچھ ٹوٹا سا احساس تھا جو منہا کے انداز میں چھنکا تھا، وہ شفقت سے منہا کو جانے کا اشارہ سوئے خود کتنی ہی دیروہیں کھڑا رہا، تب تک جب تک سراج علی کے چہرے پر مسکراہٹ نہ اتر آئی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بازو پر نرم ہتھیلی کے لمس پر مڑا تو فاریہ کو دیکھ کر مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"رات بہت خود غرضی دیکھا دی لیکن کچھ ہے جو تمہیں بتانا چاہتی ہوں "

تمہیدی سا اعتراف کرتی وہ سراج کا مضبوط ہاتھ اپنے ہاتھ میں مقید کرتی اسے ہونٹوں تک لائی اور چوما، سراج نے ہاتھ بڑھا کر اسکی گال سہلائی اور محبت سے چور ہوئے آنکھوں کا مرکز بنایا مگر وہ مضطرب تھی۔

سراج کا ہاتھ پکڑے ہی چلتی ہوئی لان میں آئی، اسے اپنے روبرو کھڑا کیے نا جانے تعظیم سے آنکھیں جھکائیں یا پشیمانی سے یہ اندازہ لگانا کٹھن تھا۔

"کہو کیا ہوا"

وہ اسے کہنے کی ہمت دیے بہت نرم اہٹ سے بولا۔

فاریہ نے اک سرد سی سانس ہوا کے سپرد کی۔

"میں مجرم ہوں، احد کو میں نے ہی لالہ کے ذریعے ٹھکانے لگوانے کا حکم دیا تھا۔ میں نے اس معصوم بچے پر ظلم توڑنے کی نیت رکھی تھی سراج، ی۔۔ یہ بھی نہ سوچا کہ کل کو اپنے اس بد نما فعل پر کیا جواب دوں گی "

یہ انکشاف گویا سراج علی کی چلتی کائنات روک چکا تھا، کیا جسے وہ چاہتا تھا وہ ایسی بے رحم تھی، اجنبیت سے بھری نظر وہ فاریہ پر ڈالے اسکے ہاتھ کو جھٹک گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اور اسکا یہ گریز فاریہ کی جان لے گیا، تو گویا فاریہ بھی اس کھیل کا حصہ تھی۔
کچھ اندر ٹوٹا تھا، جسکی کرچیاں قلب کو چھ کر سراج علی کی آنکھوں میں سرد مہری اور ناگواری لے
آئیں۔

"تم اتنی سنگدل کیسے ہو سکتی ہو فاریہ، تمہارا وہ لوفربھائی تو تھا ہی ایسا لیکن تم سے ایسی امید نہیں تھی، تم
نے ایک بار بھی نہیں سوچا کہ کتنا بڑا گناہ کرنے جا رہی ہو۔ بھائی کی تکلیف کا گواہ ہوں میں، انکی ایک
ایک لمحے کی تڑپ جسکا تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتی۔ میں اپنے ساتھ ہوتی زیادتی تو معاف کر سکتا ہوں لیکن
یہ مجھ سے برداشت نہیں "

وہ محبت، شدت اور چاہت لٹانے والا کیسے درشتی اور خفگی سے اس پر برہم ہوئے پھٹا تھا، فاریہ کے دل
تک تکلیف سرایت کر گئی۔

"میں نے یہ سب اسی لیے کیا تھا تا کہ عباد کو حاصل کر سکوں، ممانے مجھے کہا تھا کہ اسکی بیوی اگر ماں بن
گئی تو میں کبھی بھی عباد کو حاصل نہیں کر سکوں گی۔ وہ تو مر گئی مگر وہ بچہ رکاوٹ تھاناں۔۔۔ م۔۔۔ مجھ
سے یوں آنکھیں مت پھیرو "

اپنی بے بسی اور اخیر اسیری کی داستان سمیٹے وہ ٹوٹے جڑتے لفظ ادا کیے روہانسی ہوئی، خاص جب سراج
نے ناگواری سے چہرہ پھیرا، یہ فاریہ کے لیے جان لیوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہایت ہی بے رحم اور سفاک دل ہے تمہارا فاریہ، میں تو سمجھا تھا یہ ظلم صرف مجھی پر توڑتی ہو۔ بہت دکھ ہوا مجھے تم پر فاریہ۔۔۔۔۔ بہت دکھ"

لاکھ فاریہ اسکا دامن پکڑتی رہی مگر وہ اسکی بازو بے دردی سے جھٹک کر وہاں سے چلا گیا اور فاریہ نے کرسی کا سہارا لیے کراہٹ گھونٹے سسکیاں بھرتے بھرتے آنکھیں لال انگارہ کر دیں۔ جب غلطیاں کی جائیں تو انکی سزا بھی بھگتنی پڑتی ہے، لیکن جب گناہ ہو جائیں تو انکی اذیت صرف اور صرف معافی کی محتاج ہوتی ہے۔

وہ آنسو دبانے کی کوشش کرتی رہ گئی۔

دوسری طرف عباد کے کمرے کی جانب وہ پہلی بار بڑھی تھی، آفس کا ایریا عبور کیے عین اسکے بیڈ روم تک پہنچ کر ہاتھ بڑھا کر پھر یکدم ملا متی انداز سے پیچھے کھینچا۔

کون جانے وہ تو دیوانہ اجڑے حال کو آیا اسکی آہٹ کا منتظر تھا۔

"یا اللہ مجھے اس انسان کے سامنے کمزور مت پڑنے دیجئے گا"

www.kitabnagri.com

رب کے حضور دعا کرتی وہ ہمت جمع کیے ناب گما کر اندر داخل ہوئی تو سامنے کا منظر توقع کے برعکس پائے وہ تھم سی گئی، وہ جو گلاس ونڈو کی جانب رخ کیے اسکی آمد سے پہلے ہی باخبر تھا، دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتی منہا کی جانب مڑے اس انداز سے دیکھنے لگا کہ منہا کو آج دل پر آرے چلنے کا مفہوم سمجھ

آیا۔

Posted On Kitab Nagri

دونوں کی آشناسی آنکھیں حسرت کا جہاں لیے آن ملیں، اور وہ آنکھیں جب جب ملتیں، دل کے دھڑکنے کا سبب بنتیں۔

سانس کھینچ کر وہ بہت کرب سے بچ کا جان لیوا فاصلہ کا قناعین منہا کے روبرو کسی مجرم کی طرح آن جما، وہ پلکیں ماہی بے آب کی مانند لرزائے اپنے کانپتے ہاتھ میں پکڑا وہ سفید پروانہ عباد کی جانب بڑھا رہی تھی۔

لیکن اس شخص کو دلائیل اور ثبوت پہلے ہی میسر تھے، اب تو بس معافی درکار تھی۔
"احد ہی آپکا بیٹا ہے، مجھے وہ بے یار و مددگار ملا اور میں اسے گھر لے گئی۔ زمانے کے خوف اور دھتکار کے خدشے مجھے اور دادا کو ڈرا گئے تبھی اسے اپنی بہن۔۔۔۔۔"

رکے اور پھر ٹھہر ٹھہر کر رواں ہوئے وہ آج جوابات لیے آئی تھی مگر عباد نے اس کے ہلتے لبوں پر اپنی ہتھیلی یوں آن جوڑی کہ وہ چپ تو ہو گئی مگر یوں آنکھیں اٹھائے دیکھا جیسے دل و جان سے ناراض ہو۔
زمانے کی سختی سے بھرپور آنکھیں عباد پر مرکوز کیے وہ ناراضی کے سنگ اسکی ہتھیلی رسان سے ہٹا گئی، شاکی نگاہیں عباد کا دل زخمی کر گئیں۔

"مجھے بس یہ بتاؤ کہ مجھے رد تو نہیں کر دیا، مجھے اپنی چھاؤں سے بے دخل تو نہیں کیا، مجھے اپنی محبت سے ستمبر دار تو نہیں کر ڈالا۔۔۔۔۔ مجھے اپنے آپ سے نجات تو نہیں دے دی"

Posted On Kitab Nagri

وہ آنکھیں، وہ بھوری آنکھیں جن میں ہلکورے لیتا درد منہا کونڈھال کر گیا، وہ اتنے سارے سوال ایک ساتھ کیے جواب کا منتظر تھا اور وہ چاہتی تھی کاش وقت کا کوئی تیز لمحہ آئے اور اسے اس جان لیوا وجود کو چھوٹی آنکھوں کے سائے سے نجات دے، اس خوشبو سے رہائی دے جو منہا کی جان پر بنی تھی۔

"کچھ تکلیفیں نوچے سے گھٹ جاتی ہیں، کچھ آہ و بکا سے، لیکن میں اس تکلیف سے گزری جو بیان نہیں ہو سکتی، نوچے و آہ و بکا سے گھٹ نہیں سکتی۔ میں کون ہوتی ہوں آپ کے ان معتبر سوالوں کے جواب دینے والی۔ میں کون ہوں بھلا آپ کی جسے یہ سارے حق ہیں۔ بے دخل تو میں ہوئی، اس محبت میں چند احساسات، تھوڑی ڈھارس، تھوڑا سکون ہی پایا تھا کہ سب لے لیا آپ نے۔۔۔۔۔"

وہ الٹا سوال لے آئی تھی، اس کے انداز پر عباد نے سانس بھر کر اسے دیکھا، جی چاہا بنا معافی کے ہی اس تھوڑے کو سرشار کر دے، بھر دے وہ سارے کشکول جو خالی تھے۔

"تم میرا سب کچھ ہو منہا"

لیپ کر اسکے چہرے کو گرم ہتھیلوں میں بھرے وہ تڑپ سا اٹھا، منہا کے چہرے پر استہزا بکھرا۔

"جھوٹ"

ہاتھ ہٹائے وہ بھی مقابل کے سارے جذبے منجمد کر گئی۔

"جھوٹا نہیں ہوں"

وہ اسکی بازو پکڑ کر اسکے سرکنے کو روکتا زخمی لہجے اور بکھرے انداز میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں بھی فریبی نہیں تھی، نہ ایسی کم وقعت کہ آپ دل بہلانے کا سامان سمجھ لیتے "

اس بار وہ اسے بری طرح زچ کر گئی، عباد اس آخری جملے کو ہر گز سہن نہ کرتا اس بار اسکے دونوں بازو شدت سے جکڑے نرمی سے دیوار سے لگائے اس پر ابرو اچکا کر نظر ثبت کی۔

منہا کو لگا دل حلق میں آ گیا ہے۔

"غصہ کریں گے، چلائیں گے، ہاتھ اٹھائیں گے "

آنکھوں میں نمی لے کر پوچھتی وہ سراسر قہر ڈھا رہی تھی۔

"میں ایسا کیوں کروں گا "

تھکن سے اٹی آواز ڈوب سی گئی۔

"مجھے میرے دادا دے دیں، مجھے جانا ہے "

منہا کا تقاضا وقت کی نزاکت کے برعکس خاصا سنگین تھا، عباد نے اس پھڑ پھڑاتی منہا کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے دیوار سے ہٹا کر قرین کیا، اتنا کہ وہ اپنے ہاتھ عباد کے سینے پر رکھ کر اک مناسب فاصلہ بنا پائی۔

"ٹھیک ہے پھر میری جان لے کر جاو جہاں جانا ہے، مار دو مجھے۔۔۔ اب نہ تو مجھے احد یاد ہے نہ ادا جان، میں صرف تمہیں جانتا ہوں منہا، مجھے معاف کر دو۔ لفظ واپس لیتا ہوں، جتنی افیت دی تم اتنی دے کر میری ہو جانا۔۔۔۔۔ "

Posted On Kitab Nagri

کسی معصوم بچے کی مانند دامن پکڑ لیتا وہ صفائیاں پیش کرتا آخر تک جس مجبوری و بے کسی سے التجاء کر رہا تھا، منہا کا دل بغاوت پر اتر۔

"آپکا ایک ایک لفظ کمان سے نکلا تیر ہے، یہاں میرے دل پر جا کر پیوست ہو گیا "

لہجہ کھار اکیے وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھتی سسکی، اتنی کرب زدہ کہ شکستہ آواز آنسوؤں نے نگلی۔

"اپنے دل سے جڑنے دو میرے دل کو، سارے تیر نکل بھی جائیں گے اور زخم بھر بھی جائیں گے "

اک آس لیے وہ اسے خود میں جذب کرنے کا طلب گار تھا مگر وہ ڈر رہی تھی، اس ظالم کا دل جب عین دل سے جا ملتا تھا تو وہ بے بس ہو جائے گی۔

"مارنا چاہتے ہیں مجھے؟ "

وہ اسکی اس سازش میں مزاحمت لاتی آنسو چھپانہ پائی اور عباد نے اسکے چہرے کی اور جھک کر رخسار پر وہاں وہاں ہونٹوں سے چھو اجدھر جدھر آنسو کی لکیر نشان چھوڑتی جذب ہوئی، یہاں تک کہ عباد کی زبان پر آنسوؤں کی نمکینی گھل آئی، وہ ہنوز پتھر بنی اسے دیکھتی رہی۔

"آنسو نمکین ہوتے ہیں کیونکہ دکھ بڑا کھارا ہوتا ہے، میں نے تمہیں دکھ دیا منہا لیکن تم دھڑکتی ہو اب مجھ میں میرے دل کی طرح۔ تم وصل سے پہلے ہزار پار جدائی دے لینا، مجھے آخری حد تک تڑپا لینا لیکن میری رہ کر۔۔۔۔۔ بولو منہا، معاف کر دو گی ناں "

وہ سب ستم سہنے پر آمادہ تھا، بس منہا کے قریب رہنے اور معافی پانے کی خواہش یاد تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"جب تک معاف نہ کروں دل سے دل ملانے کی کوشش مت کرے گا"

اک موہوم سی تسلی سوچتی وہ سب سے سنگین ظلم ڈھارہی تھی، عباد نے رحم طلب ہوئے دیکھا۔

"میرا بس چلے تو دل سے دل کیا، دھڑکن سے دھڑکن، سانس سے سانس، وجود سے وجود اور آنکھوں سے آنکھیں کبھی جدا نہ کروں۔۔۔"

وہ کسی بے خودی میں مبتلا نہ تھا مگر اسکے کھلے الفاظ منہا کے اوسان خطا کر گئے، وہ بہت تھک گئی تھی۔

اسکی آنکھوں میں ریت چھ رہی تھی تبھی وہ اسے پرے دھکیل گئی، خود کو کچھ فاصلے پر موجود اٹیچ باتھ میں قید کیا اور وہ سانسیں کھینچتا رہ گیا، دل کو بیتاب کیے، ریگ ذات تھا مے، تشنہ، بے قرار و مضطرب۔۔۔



☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام علیکم!

www.kitabnagri.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

کئی دن سے عباد کی سرگرمیوں کے منقطع ہونا میڈیا سے لے کر پارلیمنٹ ارکان تک کے لوگوں میں کھلبلی مچا چکا تھا، میڈیا والے کسی جانی دشمن کی طرح گھات لگائے ایم این اے عباد حشمت کیانی کی جانب سے مسلسل آتی خاموشی پر نظریں گاڑے تھا، بھلے سراج تمام معاملات خود اپنے تئیں دیکھ رہا تھا مگر لوگ عباد کی غیر حاضری پر سوال اٹھانے لگے تھے تبھی سراج کے دیے مشورے پر اس نے میڈیا کے سوالوں کے جواب دینے کا فیصلہ لیے شام پریس کانفرنس کی آمادگی دے دی تھی جس میں اپنے بچے کے مل جانے کی خبر دینا بھی شامل تھا۔

www.kitabnagri.com

پریس کانفرنس کی تیاری سراج ہی کے سپرد تھی جو فی الحال ہر چیز بھلائے کام میں منہمک تھا۔

الکشن سرپر تھے اور اس وقت عباد کو اپنا مزید خاموش رہنا بھی مناسب نہ لگا۔

دوسری طرف زین کا سکون غارت ہو چکا تھا، صبح سے دوپہر ہو گئی اور اسے محسوس ہوا اس کا سینہ آگ کی

طرح سلگ رہا ہے، اسکی آنکھیں جہنم کی طرح تپ رہی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

ناجیہ سے وعدہ لیے حسب توقع سرور منظر عام پر آچکا تھا اور زین نے بیزاریت سے خود جانے کے بجائے اس کے ویکم کے لیے ٹیم روانہ کر دی تھی مگر اب اسے سرور میں نہیں بلکہ فاضل گوجا میں دلچسپی تھی۔

کئی سوال اسکے ذہن میں منڈلا رہے تھے۔

اپنے آفس کیبن میں بیٹھا وہ ناجانے کون کون سے سال کے ریکارڈ نکال کر گھنگال رہا تھا، اب تک فاضل گوجا نے جتنے بھی قتل کیے تھے وہ سبکی تفصیل جاننے کی کوشش میں تھا۔

اور اسی تجسس میں اسکے ہاتھ کچھ ایسی معلومات لگی جو زین لاشاری کے حواس شل کر گئی۔ اسکے چہرے پر پھیلی تھکن اور لاچاری بالکل اسکی ذات سے مخالف تھی۔

انفارمیشن کے مطابق فاضل گوجا نے آج تک سترہ قتل کیے تھے، اور ہر بار وہ تھوڑی سی سزا پائے چھوٹ جاتا تھا جسکی وجہ یہ تھی کہ اس نے جتنے لوگ قتل کیے تھے وہ سارے کرپٹ اور مجرم تھے، کوئی ایک بھی ایسا نہ تھا جسکو فاضل نے بے گناہ پھڑکا یہ ہو، اسکے علاوہ کئی بار وہ مار کٹائی، اور دھنگے فساد کے کیسیز میں بھی جیل جا چکا تھا۔

یہ سب پڑھ کر تو زین کے پورے وجود میں کرنٹ اتر رہے تھے، فاضل گوجا واقعی کوئی عام سیریل کلرنہ تھا، پھر رہ رہ کر اس لڑکی کی کہی باتیں زین کا سینہ سلگا رہی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی آٹھ سالہ پولیس سروس کے بیچ آج تک اسکے ہاتھ سے کوئی مجرم بچ کر نہ نکلا تھا مگر فاضل گوجا ایک ایسا پراسرار انسان تھا جس نے زین کا سکون غارت کر دیا۔

باہر ہوتی ہلچل پر وہ اپنے سامنے بکھری فائیلز سمیٹتا اٹھ کر باہر آیا جہاں پولیس سرور کو پورے دہنگ انداز سے حراست میں لے چکی تھی مگر زین کو دیکھتے ہی سرور حسین نے نجس مسکراہٹ ارسال کی جیسے زین کو مشتعل کر دینے کی نیت رکھتا ہو۔

"غلط بات ہے ناں تھانیدار، اس دن تو ایسے آیا تھا جیسے کتے لگے ہوں پیچھے اور آج اتنی بے مروتی کہ خود آنے کے بجائے اپنے ہوتے سوتے روانہ کر دیے۔۔۔ بھی یہ تھانہ میرے لیے ایک ٹیسٹ چینجر ہی ہے، رہا تو ہو ہی جانا میں نے، پر سوچا تمہیں جو اتنی آخر آئی ہے، چل کر مہمان نوازی کا شرف دیا جائے" طنز اور ملا متی تمسخرانہ لہجہ اپنائے وہ عین پر سکون انداز سے پینٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ دے کر کھڑے زین کی سمت دیکھتے چمکارا مگر وہاں تو یہ حال تھا کہ جوں تک نہ رہینگے۔

"کل شام سے پہلے ضمانت ہو جائے گی میری، چلو بھی دیکھا مجھے اپنی جیل"

محتوظ ہوتا وہ پہلی بات زین کے سپاٹ چہرے پر اپنی سلگتی آنکھیں گاڑے ادا کرتا اہل کاروں کے ساتھ اندر لپکا تو شیراز رک کر خود بھی زین کے پرسکون تاثرات پر پریشان ہوا۔

عباد نے پہلے ہی سراج کو سارا معاملہ زین کو بتانے کا کہہ دیا تھا اور اس معاملے کے لیے زین بری الذمہ کر دیا گیا تھا مگر گل مینے کے قاتلوں کی سزا متعین تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"سر آپ کیا اس لڑکی کی باتوں کی وجہ سے ٹینس ہیں؟"

شیراز نے مودب ہوئے پوچھا، زین نفی میں سر ہلائے کسی گہری سوچ میں تھا۔

رات تک اس آدمی نے آجانا تھا جسکو فاضل کے بارے معلومات اکٹھی کرنے بھیجا گیا تھا۔

"مجھے وہ لڑکی چاہیے، اور یہ معاملہ ہم دو کے بیچ رہے گا۔۔۔ اسے تم کہیں سے بھی ڈھونڈ کر میرے گھر

آنی تک پہنچاؤ گے۔ اور یہ کام آج رات ہو جانا چاہیے"

بناتمہید باندھے زین اسے ہدایت کرتا اس سے رازداری کی یقین دہانی لیتا بولا جس پر ایک لمحے کو شیراز

بھی اس صنف نازک سے بیزار اپنے آفیسر کی اس بات پر مستعجابی ہوا۔

"لیکن سروہ جیسی ہے میرا تو سر پھاڑ دے گی"

ہچکچا کر اپنا دفاع غرض تھی مگر زین کی رعب دار تیکھی گھوری شیراز کو سخت تنبیہ سونپ چکی تھی۔

"جی اوکے سر، میں ابھی نکلتا ہوں"

ہڑ بڑا کر زین کے عتاب سے پناہ مانگے وہ فوری دو لوگ لیے روانہ ہوا جبکہ خود زین کچھ دیر وہیں کھڑا کسی

غیر مرئی نقطے پر نظریں گاڑ گیا۔

حالت زار کہہ رہی تھی کہ انسپیکٹر زین لاشاری کے دل میں کوئی سنگین واردات ہو گئی تھی، آنکھیں

سرخ رنگ نجانے کسی خسارے کے باعث تھیں یا پھر۔۔۔۔۔

کسی احساس جرم کی شدت سے۔

Posted On Kitab Nagri

دوسری طرف ناجیہ نے اپنے وکیل کو کال ملائی اور چلتی ہوئی خود بالکونی میں آئی۔

"کل اسکی ضمانت کروادینا، پیسے بھیج دیے ہیں"

ناجیہ کا لہجہ سرد تھا وہیں کال رکھتی وہ باہر ہوتی ہلچل پر متجسس ہوتی باہر نکلی۔

سامنے ہی عائشہ جو س کا گلاس لیے کچن سے نکلے اسی کو دینے آرہی تھی۔

"شکریہ عائشہ۔۔۔ یہ باہر ہلچل کیسی ہے؟"

عائشہ سے گلاس لے کر وہ خاصے کریدتے انداز سے بولی۔

عائشہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا مگر اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتی، سراج علی کے عین قریب آکر

رکنے پر وہ چپ ہوئی وہیں ناجیہ کا بھی چہرہ ناگواری سے متمتا اٹھا۔

"عباد بھائی آپ سے ملنا چاہتے ہیں ابھی"

عباد کا پیغام وہ ناجیہ کو دیتا اس پر اک سرد نگاہ ڈالے ویسے ہی واپس لپکا جبکہ خود وہ بقول اس منحوس کی

عدالت میں پیشی دینے آفس روم کی سمت لپک گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Posted On Kitab Nagri

پیس کے پچھلے احاطے میں تاحد نگاہ پھیلے سبزہ زاروں میں بنے گالف گراؤنڈ میں اس وقت حارث گھریلو سے خلیے میں گیم پر توجہ دیے تھا جب اپنی سمت آتی فاریہ کو دیکھ کر وہ کھیل سے توجہ ہٹائے مکمل طور پر فاریہ کی سمت مڑا جسکی آنکھیں سو جھمی تھیں۔

"ہے۔۔۔ واٹ ہیپن فاری"

لیپک کر فاریہ کی آنسوؤں کے شدید تشدد سے گلابی مائل ہوتی گال چھوئے وہ شفقت اور برادرانہ محبت سے بولا مگر وہ کچھ کہے بنا ہی حارث کے سینے جا لگی۔

خود وہ فاریہ کے اس رویے پر پریشان ہوا۔

نرمی سے اسکے بال سہلائے اور کچھ دیر رونے دیتا کہ وہ اپنے کرب کو زائل کر دے۔

جب رو کر دل ہلکا ہوا تو وہ اسے پکڑ کر روبرو کیے بغور دیکھنے لگا جو سراج علی کے منہ موڑ لینے پر صبح سے اب تک نڈھال ہو چکی تھی۔

"لالہ۔۔۔ م۔۔۔ میں سراج کی ناراضگی کیسے سہوں۔ اسے بتا دیا میں نے۔۔۔۔۔ وہ بہت غصہ ہے مجھ پر۔

اور مجھے تو اسکی صرف محبت دیکھنے کی عادت ہے ناں"

بکھرے لفظ سمیٹ سمیٹ کر ادا کرتی وہ اس غذر کو بتائے حارث کو واقعی ہنسائی جو یقیناً کئی دنوں بعد پہلے جیسا کھل کر ہنسا تھا، فاریہ منہ بگھاڑے آنکھیں بھرا کر حارث کو شاکی نظر سے دیکھنے لگی تو بھائی نے بھی قہقہے سے ہنسی اور ہنسی سے مسکراہٹ بنتے جذبات دبائے اور محبت سے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"جتنا تم نے اس غریب کی مٹی پلید کی ہے ناں، اسکے بعد بھی وہ تمہیں قبول کر گیا۔۔۔ تو پھر وہ تمہیں کبھی رد نہیں کر سکتا پگی۔ خوا مخواہ انرجی ویسٹ کر دی رو کر، اب تم ایسا کرنارات اسے کوئی سپیشل سا گفٹ دے کر سوری کر لینا۔ جہاں تک مجھے یقین ہے کہ وہ مان جائے گا"

حارث کا خالص چھیرتا انداز اور اسکی لاپرواہ ٹون واپس آنے پر فاریہ اپنا صدمہ بھول کر حارث کا ہاتھ دونوں ہاتھوں میں لیے گہرا بھیکا مسکرا دی، وہ خود خوشگوار حیرت میں ڈھلا۔

"ممانے ہم دونوں کے ساتھ یہ ظلم کیوں کیا لالہ، کیا ماں ایسے سنگدل بھی ہوتی ہے۔ اگر بابا زندہ ہوتے تو نہ آپ وہ گندی زندگی جیتے نہ میں وحشی بنتی۔ جو چیز ہماری نہیں ہوتی، اسے چھیننے کے بیچ ہم کتنے بڑے جانور بن جاتے ہیں خبر ہی نہیں ہوتی"

سطھی، ماڈرن سی لاپرواہ بہن آج اتنی گہری بات کر گئی کہ یہ حارث کیانی کو ہلاسا گیا، سہی کہتے ہیں کہ گہرے زخم سہو تبھی گہرے سبق یاد ہوتے ہیں۔

"میں تو ابھی بھی نجس ہی ہوں فاریہ، تم میرے لیے دعا کرنا۔۔۔ اور اس عورت کا ذکر بھی نہیں

چاہتا۔ انھیں انکے اس ستم پر اپنے دونوں بچوں سے دستبردار ہونا پڑے گا اور یہی انکی سزا ہے۔ میں اپنے تمام ناجائز اور برے کام ختم کرنے کا فیصلہ لے چکا ہوں۔ خود کو پولیس کے حوالے کر دوں گا، ممکن ہے سزا پا کر میرے سلگتے دل کو قرار مل جائے۔ جو خانہ اور سمگلنگ کے سارے غلط دھندے قبول کروں

گا۔ اور اس میں مجھے اپنی بہن کا ساتھ اور دعائیں چاہیں"

Posted On Kitab Nagri

حارث کی مضبوط آواز میں دراڑ تھی ویسے ہی فاریہ بھرائی آنکھیں لیے تکلیف سے حارث کے اس ستم پر
آبدیدہ ہوئی۔

"میں آپکے ساتھ ہوں لالہ، لیکن عباد کے آگے اگر سوار بھی آپکی نجات کی درخواست کرنی پڑی تو
ضرور کروں گی۔ آپ وہی کریں جس پر آپکا ضمیر مطمئن اور دل راضی ہو۔ مجھے پتا ہے آپکا دل دھل کر
پاک ہو چکا ہے، دل تب تک پاک نہیں ہوتا لالہ جب تک محبت کے پانی سے غسل نہ دیا جائے"
بھائی کے اس فیصلے پر وہ بھلے تکلیف میں تھی مگر یہ وقت کا تقاضا تھا، اور فاریہ کے آخری جملے نے حارث
کیانی کی بے رنگ سی آنکھوں میں رنگ بھرے۔
"تم فلاسفر بھی بن گئی؟"

گال کھینچ کر وہ اس سنجیدہ ٹرانس سے نکلے ہنسا تو خود فاریہ بھی پھیکا سا مسکرا دی۔
"میں تو بس جو گن بنی ہوں لالہ، سراج علی کی"

آنکھوں میں اخیر محبت بسائے وہ مہکی۔
www.kitabnagri.com

"محبت کیا واقعی پر سکون جذبہ ہوتا ہے فاریہ؟"

وہ اس سے چار سال بڑا ہو کر بھی اس سے بچوں کی طرح دریافت کرتا نہایت معصوم لگا، فاریہ کی ساری
افسردگی پلوں میں شرارت بنی۔

"بہت بہت بہت، کبھی آپکو ہوئی۔۔۔۔۔ اوپس یہ سوال میں کس فلرٹی سے کر بیٹھی"

Posted On Kitab Nagri

مزے اور رشک سے سوال کرتی وہ آخر تک خود ہی ہنسی، اس بار پھیکا سادہ لخر اش مسکرا نے کافرِ نضہ
حارث نے نبھایا۔

"فلرٹی کو بھی ہو سکتی یار۔۔۔ اب ایسا بھی ممنوع نہیں ہم سوں پر یہ"

کان کجھاتا وہ بچ نکلنے کو رخ موڑے پھر سے گالف کی جانب متوجہ ہوا مگر فاریہ شرارت سے اب روبرو
دونوں بازو سینے پر باندھے مشکوک سا گھوری۔

"بدلے بدلے سے میرے سرکار نظر آتے ہیں"

ہنوز جاسوس بنی وہ گھنسا ہنسی مگر حارث اسکے سر پر چپت مارتا اپنے کھیل میں لگ چکا تھا، فاریہ بھی ساری
اداسی بھولے مسکرا کر بات ٹال جاتے لالہ کے لیے دل سے دعائیں مانگنے لگی۔



☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

گہرے نیلے شارٹ فرائ اور ہاف وائٹ پلازو میں کندھے پر دوپٹہ ٹکائے وہ بے دلی سے آئینے کے
سامنے تیار ہو رہی تھی، عباد نے پیغام بھیجوا یا تھا کہ وہ بھی آج اسکے ساتھ شام پریس کانفرنس میں بیٹھے
گی اور عباد پورے میڈیا کے سامنے اسے اپنی بیوی ڈیکلیئر کرنے کے ساتھ ساتھ بیٹے کے مل جانے کی
خبر دینے والا تھا۔

وہ تو صبح سے خود غائب تھا، منہا نے کچھ دیر سو کر اپنی تھکن تو اتار لی تھی مگر اس وقت وہ بو جھل تھی۔

Posted On Kitab Nagri

دل، داد اور احد سے ملنے کو چاہ رہا تھا، مدھم سامیک آوورا سے عائشہ کر گئی تھی اور اب اس عباد کے ہی ملازمہ کے ہاتھ بجھوائے ڈریس میں وہ سہی معنوں میں اس پیلس کی ملکہ لگ رہی تھی۔
مگر ملکہ کے چہرے پر اداسی سراسر اضافی تھی، یہ کمرہ اس پیلس کے باقی کمروں سے کہیں زیادہ پیارا، روشن اور کشادہ تھا۔

دو اطراف میں گلاس ونڈوز تھیں، جیسے یہاں کے رہائشی کو ہوا اور فضا سے انس اور واقفیت رکھنے کا ذوق ہو، جہازی بیڈ جس پر فرل لگی بیڈ شیٹ اور ویسا ہی نرم لحاف نفاست بہم پھیلا رہا تھا، ڈریسنگ پر رنگارنگ سنگار کا سامان، لوشنر، کریمز، برینڈڈ فیومز، اور ناجانے کیا کیا دھرا تھا۔
قالین نرم و ملائم کے ننگے پیر لیے کھڑی بھی وہ پاؤں کو پر سکون محسوس کر رہی تھی، بیڈ کے پاس ہی اسکا سٹریپڈ سینڈل پڑا تھا جسے پہننے کافی الحال منہانے ارادہ نہ باندھا، نظر چھت پر لگے فانوس کے جھومر پر گئی، وہ روشنی منہا کو اندھیرا سا لگی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بے ساختہ اپنے دل پر ہاتھ رکھا جو سراسر مضطرب تھا۔

وہ کمرے میں آنے کا ارادہ رکھتا تھا مگر پہلے ناجیہ کی عقل پر پتھر اور حواسوں پر بجلی گرا نی مقصود تھی۔
دروازے پر ہوتی آہٹ پر عباد کچھ متوجہ ہوا مگر ہنوز اتنی توجہ ہی دی جتنی کی وہ عورت مستحق تھی۔
گہرے میرون ڈریس میں لپٹی وہ شوخ سی حسینہ جسکے چہرے پر بلاوے کے باعث اضطراب درج تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عباد جو اس وقت بلیک پینٹ پر سفید ٹی شرٹ اور سیاہ جیکٹ میں معمول سے مختلف اور سمارٹ لگ رہا تھا، چہرے پر پھیلی ازل کی سنجیدگی اور کھینچاؤ دیکھ کر ناجیہ کے لاشعور میں کھٹکا ہوا۔

اٹھ کر مطمئن سی نگاہ ثبت کرتا وہ جیکٹ میں ہاتھ گھسائے عین ناجیہ کے روبرو آ کر تنہا۔

"اطلاع دی تھی اپنے کچھ فیصلوں کے بارے میں، سوچا آگاہ کر دوں۔ سراج اور فاریہ کا نکاح کروا دیا ہے اور دونوں ایک ساتھ بہت خوش ہیں اس لیے غلطی سے بھی ان دو کی زندگی میں فساد برپا کرنے کی کوشش بھی مت کیجئے گانا جیہ صاحبہ"

عباد کے سلگتے مگر آگ لگا دیتے جملے سنتی ناجیہ پتھر اہی تو گئی، گویا یہ اطلاع تلووں لگی اور سر پر بجھی تھی۔ مشتعل نگاہیں عباد پر گاڑے وہ ناجانے کتنے ضبط میں تھی کہ آنکھیں لہو کی مانند رنگی ہوئیں۔

"تم نے یہ کر کے اچھا نہیں کیا عباد، مجھے نیچا دیکھا ہی دیا۔ تمہاری نیت اور تمہارے گھٹیا ارادے بہت اچھے سے جانتی ہوں۔ تم ہوتے کون ہو میری اولاد کے لیے فیصلہ لینے والے"

ہتک کے احساس نے ناجیہ کا پرکشش چہرہ آتش کر ڈالا اور جس طرح وہ زہر خندی سے عباد پر چلائی، وہ اس کی توقع تو نہ رکھتا تھا مگر جبرے بھیج کر سہ گیا۔

لیکن جب اپنی وحشت ناک آنکھیں ناجیہ پر گاڑیں تو وہ خوف سے جھر جھری لیے دم سادھ گئی۔

"میں اس گھر کا سربراہ ہوں، یہ بات اپنے کھوپڑی سے مت نکالا کریں۔ ایک اور سر پرانز بھی سن ہی لیجئے تاکہ جو غش آپ پر پڑنے وہ ایک ساتھ پڑ سکیں"

Posted On Kitab Nagri

مقابل کی تکلیف اور بے بسی پر وہ چوٹ کرتا تو قف کو رکھا، ناجیہ کینہ تو ز نظریں لیے پھنکاری۔
"منہا سے نکاح کر چکا ہوں اور اللہ کے فضل کرم سے دشمنوں کی غلیظ چال ناکام ہوئی اور مجھے میرا بچہ مل گیا۔ امید ہے آپ ان اطلاعات پر سلگ سلگ کر اپنی یہ ناکارہ جان نہیں دیں گی کیونکہ بس ثبوت کا انتظار ہے پھر یہ جو عبادِ حشمت کیانی آپکار ہا سہاد ب اور لحاظ کر رہا سب ختم۔۔۔۔۔ میری بات ختم ہو چکی ہے وہ رہا راستہ۔ امید کروں گا کہ کسی مزید سازش کا اہتمام نہیں کریں گی"

ایک ایک لفظ سے وہ ناجیہ کی ہستی فنا کرتا آخر تک تضحیک کے سنگ باہر کا راستہ بتاتے آنکھوں میں غصہ اور عتاب لیے غرایا اور وہ دل ہی دل میں لعن طعن کرتی پیر پٹج کر وہاں سے نکلی اور بجلی کی مانند ملازمین کو دھکیلتی فار یہ کا پوچھے خود بھی بیرونی اطراف نکلتی پچھلی طرف لپکی۔

اسکا بس نہ چل رہا تھا فار یہ کو کھڑے کھڑے زمین میں دھونس کر رکھ دے۔

حادث تو کھیل میں مگن تھا مگر فار یہ واپس آتی ہوئی تب ناگواری سے رکی جب ناجیہ کو اپنی طرف آتا دیکھ کر لہر اکر فار یہ کی کلائی جکڑی اور ایک زوردار تہاچہ فار یہ کے منہ پر دے مارا۔

"بد بخت لڑکی۔۔۔۔۔ تم نے اتنا بڑا قدم کیسے اٹھایا وہ بھی میری اجازت کے بنا۔۔۔۔۔ دل تو چاہ رہا ہے

تمہاری جان لے لوں"

ناجیہ نے پہلی بار فار یہ پر ہاتھ اٹھایا تھا، اپنی گال سے ہتھیلی جوڑے وہ کتنی ہی دیر آنسو روکتی رہی۔
کڑواہٹ انگ انگ میں گھل گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں سراج علی سے محبت کرتی ہوں"

بے خوف ہوئے وہ اکڑی اور اس سے پہلے ناجیہ ایک بار پھر فاریہ کو مارتی، کسی چٹانی گرفت میں جکڑا اس سفاک عورت کا ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیا۔

سراج علی خونخوار آنکھیں ناجیہ پر گاڑے ناگواری سے اسکی کلائی بری طرح جھٹک کر اس طرح گھورا کہ ناجیہ کو اب اس کی جان لینے کی حسرت جاگی۔

"آج تو آپ نے میری بیوی پر ہاتھ اٹھایا ناجیہ کیانی لیکن اگر دوبارہ اسے ایک آنچ بھی آئی تو بھول جاؤں گا کہ بد قسمتی سے آپ سے کیا رشتہ جڑھ چکا ہے"

لہو چھلکاتے چہرے کے سنگ وہ عتاب کے سنگ تنبیہ کیے ناجیہ کیانی کو راہ کر چکا تھا۔

فاریہ تو تھم سی گئی تھی، سراج علی کی اس ہمت پر اسے پیار اور دکھ ایک ساتھ ہوا۔

"دو ٹکے کے نوکر، تمہاری اتنی ہمت۔۔۔۔۔ ہمارے ٹکڑوں پر پلتے کتے ہمیں پر بھونکیں گے"

ناجیہ کا غرور اور اسکے سلگ کر کہے یہ جملے سراج نے نجانے کس ضبط سے سہے، وہ عورت تو عورت نام پر دھبہ تھی۔

"اپنی زبان سنبھال کر بات کریں، ورنہ بے زبان سراج علی بھی نہیں۔ اگر آپکی بحیثیت عورت عزت

کر رہا ہوں تو اس کو اپنی زلت کے بیچ کا پردہ سمجھیے۔ دوبارہ اگر آپ نے فاریہ پر کوئی بھی حکم صادر کرنے

کی کوشش کی تو بہت برا ہوگا"

Posted On Kitab Nagri

بہت ضبط سے وہ ایک ایک لفظ واقع کرتا ناجیہ کیانی کو وہیں جلتا چھوڑے روتی ہوئی فاریہ کا ہاتھ پکڑے وہاں سے چلا گیا اور وہ نتھنے پھیلا کر مٹھیاں بھیج کر رہ گئی۔

عین اسی اپنے کمرے تک فاریہ کو لائے وہ اسکے بہتے آنسو اور گال پر تھپڑ کے ظالمانہ تشدد کی سرخائی دیکھتا زخمی ہوا، پکڑ کر اس زرا زرا کانپتی لڑکی کو اپنے وجود کی سہلائی گرفت میں لیا جو اسکی شرٹ مٹھیوں میں بھینچے بس روتی جا رہی تھی۔

"ششش۔۔۔ رونا بند کرو ورنہ جان لے لوں گا"

لہجہ سخت رکھے وہ تسلی کے ساتھ یہ بھی باور کروا گیا کہ وہ سخت برہم بھی ہے۔

کچھ دیر میں پریس کا نفرنس تھی اور وہ لان میں اسی کام کو دیکھنے آیا تھا، مگر اب ناراضگی کے باوجود اسے فاریہ کو سنبھالنا پڑ رہا تھا۔

"ت۔۔۔ تم نے دیکھا ناں وہ تو م۔۔۔ میری جان لینے کی خواہش رکھتیں۔۔۔۔۔ یہ وہ۔۔۔ وہی ماں ہے جسکے

لیے میں نے کیا۔۔۔ ک۔۔۔ کیا نہ کیا۔ خود سے نفرت ہے۔۔۔ ہو رہی کہ وہ م۔۔۔ میری ماما ہیں"

اٹک اٹک آنسو نگلی آواز بحال کرتی وہ پل بھر میں رو رو کر ہلکان سراج علی کی بازوؤں میں تڑپی، سسکی اور

اسکی یہ سسکیاں وہ اسے خود میں گھوٹ کر دبا تا رہا پھر آج تو لگتا تھا وہ رو رو کر ہی جان دے دینے والی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اب تمہیں کم از کم اس بات کا احساس تو ہو گا کہ برائی کے انجام کتنا بھیانک ہوتا۔ تم نے غلط کا ساتھ دے کر خود کا نقصان کیا، مجھے بھی تکلیف دی۔۔۔۔۔ میرا اور تمہارا معاملہ جو بھی ہو لیکن کسی کو بھی یہ اجازت نہیں دوں گا کہ وہ تمہیں چھو بھی سکے۔۔۔۔۔"

جب وہ رو کر تھک گئی تو وہ اسے روبرو لائے اسکی سرخ پڑتی گال پر انگلیاں سہلاتا آنکھوں میں غصہ بھر لایا۔

"ہمارا معاملہ جو بھی کیوں۔۔۔۔۔ ص۔۔۔۔۔ صرف محبت کا ہے ناں۔۔۔۔۔ تم مجھے س۔۔۔۔۔ سزا دے لینا، لیکن ایسے لفظ کہہ کر میری جان مت نکالو۔۔۔۔۔"

گو وہ سراج کے خفیف سے مثال دینے پر بھی تڑپی، آنسو رخسار بھیگا گئے تو وہ چہرہ موڑے اسکی گال پر بوسہ دیتا اسکی پیشانی چومے سینے میں بھینچ گیا۔

"نہیں نکالوں گا۔۔۔۔۔ لیکن تم اس عورت سے اب دور رہنا۔۔۔۔۔ باقی سزا تو تمہیں بہت لمبی دوں گا، جیسا تمہاری خواہش ہوگی سراج ویسے قریب نہیں آئے گا تمہارے۔ اب مکر نامت۔۔۔۔۔"

کچھ دیر پہلے کی کہی بات یاد دلائے وہ اسکی بھیگی ظالم آنکھیں چوم لینے کی خواہش بڑی ڈھٹائی سے دبا کر دور ہونے ہی لگا تو فاریہ نے اسکے گریبان پکڑے روکا۔

"آئی لو ویو سراج علی"

Posted On Kitab Nagri

خود ہی ہار جاتی وہ سراج کی بیر ڈوالی گال چومتی اک سحر طاری کیے دور ہوئی، یہ اظہار آج پورے ہوش میں تو تھا مگر فاریہ صدے میں تھی۔

فی الحال وہ دل تھام لینے پر ہی رضا مند تھا، اپنے آپ کو لگ جاتی فاریہ نامی دعا سے تا عمر آخری سانس تک عزیز تھی پر محبت تو اتنی سادہ گزر گاہ نہ تھی۔

"میں تم سے کبھی دور نہیں جانا چاہتی، میں تمہارے بنا کچھ بھی نہیں۔ اس لیے میرا خیال کرنا"

تاسف کے سنگ وہ خفا سے سراج کو کہتی خود ہی دور ہٹی، مقصد اسے جانے کا راستہ دینا تھا۔

یہ لڑکی اسکی محبت میں دھڑکتا ہوا گیت تھی، وہ دیوار کی اوٹ سے لگتی فاریہ تک پہنچا، بھرپور نظر اس چہرے پر پھیلتے کرب پر ڈالی اور اظہار کا صدقہ پیش کیا، استحقاق کی خوشبو فاریہ کے انگ انگ میں اتری۔ وہ ادا اس ہو کر بھی رہائی ملتے ہی اتنے شاہانہ خیال کیے جانے پر مسکرا دی مگر وہ یکدم ظالم بنا اسکے بال مٹھی میں لیے نرمی سے چہرہ اپنی سمت کیے سنجیدہ ہوا۔

"اب تیار رہنا، جلد تمہارے چودہ طبق کرتا ہوں روشن۔۔۔۔۔"

سر سراہٹ بھرا جملہ ادا کیے وہ دانستہ نظر چراتا وہاں سے نکل گیا اور وہ کچھ دیر پہلے سراج کے حق جتاتے انداز پر تھرا سی اٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

ایسی سزا پر تو وہ کسی کا قتل بھی کر آتی، پورے وجود میں مہکی سی سنسنی اتری اور وہ جو صبح سے اب شام تک رور و باولی تھی اب تو کھلا ہوا مسکراتی پگی ہی لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ جو سینڈل سے باقاعدہ لڑ رہی تھی، عباد کے اندر آنے پر خوا مخواہ سرخ رو ہوئے اٹھ کر اس سے پہلے ویسے ہی اوجھل ہوتی، عباد نے اسکی کلائی جکڑے زر اساخم دیے اپنے قریب کرتے ہی منہا کے بالوں کی چند لٹیں پکڑے سونگئیں، اک میٹھی سی خوشبو محسوس کرتا وہ اسکے بگھڑے روپ کے باوجود اسکی نازک کمر گھیر کر اسے لاک کر گیا جو خفت کے مارے جھنجھلا کر اسے دھکیلنے لگی۔

"منہا، میری طرف دیکھو"

یہ شام اور اس خطرناک روپ میں سچی اسکی منہا عباد کے سارے سوئے جذبات جگا رہی تھی، ادا سی بھری آنکھیں اٹھائے وہ مزاحمت ترک کرتی اسے دیکھنے پر مجبور ہوئی جو خوشبو سے زیادہ روح پرور اور نرمی سے زیادہ آسودہ تھا۔

"تم وہ لمحہ ہو کہ جس لمحے میں

پھول کو خوشبو عطا ہوتی۔"

Posted On Kitab Nagri

ان عارض کی شان بڑھا کر وہاں شدت بھرا لمس دھرے وہ اسکے ہونٹوں کی لرزرتی کیفیت پر مسرور ہوا مگر وہ ہنوز پتھر کا بت بنی رہی جسے ابھی یہ سب اثر انداز نہ تھا۔

"دادو واد اور احمادیاد آرہے مجھے"

مقابل کے بے رحم ہوتے جذبات سے حائف وہ بمشکل بولی، عباد نے اس چہرے کو رغبت سے دیکھا جو صرف اسکی بینائی کا رزق تھا۔

"جلد بلو ایتا ہوں سبکو۔۔۔۔۔ لیکن اچھا نہیں تھا کہ ہمیں کچھ دن پرائیویسی ملتی۔ کم از کم روٹھنے منانے کے بیچ کوئی مداخلت نہ ہو سکے"

بھاری جذبات سے لیس آواز میں وہ یہ کہہ کر منہا کی جان ہوا کر گیا جو اس طرح قریب رہ کر ہر گز پر سکون نہ تھی۔

"مجھے آپکے ساتھ پرائیویسی نہیں چاہیے"

جھٹک کر عباد کی بازو کمر سے کھولتی وہ پھر سے آئینے کے سامنے جا کھڑی ہوئی، عباد کا دل مچلا، قدم منہا کی جانب بڑھائے اور اس بار اس پھڑ پھڑاتی ہوئی صنف نازک کو دونوں بازوؤں میں محصور کیے خود چہرہ اسکی گردن اور اسکے بالوں میں چھپایا۔

وہ اس جان لیوا گرفت میں سانس سادھے آئینے سے رحم طلب ہوتی عباد کو دیکھنے لگی جو اسکی کی جانب دیکھ کر شانت سا ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے چاہیے، کم از کم ہر لمحہ صرف میرے پاس منہا ہو "

اس بار تو منہا اسکی خود غرضی پر برہم ہوئی۔

"احد ہوگا ہمارے ساتھ ہر لمحہ اور میں صرف احد کے لیے رکی ہوں ورنہ۔۔۔۔۔"

آخر کار وہ ستم ڈھاتی تب چپ ہوئی جب وہ اسے بے رحمی کے سنگ پلٹ کر رو برو کیے آزرده ہوئے دیکھنے لگا۔

"ورنہ۔۔۔۔۔ جان نکال لیتی میری "

تھکن سے بھاری آواز میں وہ ہارے لہجے میں اسکی آنکھیں کھوجتا بولا، منہانے گہرا سانس اندر کھینچا اور خفگی سے دیکھنے لگی جیسے واقعی جان لینا چاہتی ہو۔

"جائیں پلیز، باہر آپکا انتظار ہو رہا "

کسی صورت بھی جب کوئی بہتر جواب تراش نہ پائی تو بے گانگی بھرا سراپا لیے خفگی سے کہے عباد کی گرفت سے چھٹکارہ پائے اپنے جو توں کی جانب لپکی۔

www.kitabnagri.com

بیڈ پر بیٹھے اس سے پہلے جھکتی، عباد حقیف سی برہم نگاہ ثبت کیے خود گٹھنے کے بل بیٹھا اور منہا کا نازک پاؤں اپنے گٹھنے پر دھرا، کسی احساس کے تحت منہانے پاؤں کھینچنا چاہا مگر عباد کی سرد مہر نگاہ اسے اندر تک منجمد کر گئی۔

Posted On Kitab Nagri

مزاحمت ترک کرتی وہ عباد کی یہ کاروائی چپ چاپ جبر کیے دیکھتی رہی، دونوں پیروں کو جو توں میں مقید کیے وہ ناصر ف خود اٹھا بلکہ چوڑی ہتھیلی ناراض و سر جذبات میں لپٹی منہا کی جانب بڑھائی۔

"آج یہ دنیا جان لے گی کہ منہا میرے لیے کیا ہے"

جذب سے اٹا آنچ دیتا لہجہ لیے وہ منہا کے ہاتھ بڑھانے پر خفیف سانس کا یا، وہ خفا بھی تھی مگر چلو زمانے کے سامنے کسی گریز کونہ کرنے کا عقل مند انہ فیصلہ لے کر اب اپنا ہاتھ اس روح کے مکین کے ہاتھ میں مقید دیکھا جسکی آنکھوں میں جذبات کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر موجزن تھا۔

وہ آج عباد حشمت کیانی کے ساتھ پورے پر تپاک پروٹو کول کے سنگ میڈیا کے سامنے آئی۔

پیس کے مخصوص آفس ایئر لاونچ میں راؤنڈ میز کے گرد دھری کر سیوں پر ملک کے ٹاپ جرنلسٹ اور ٹی وی چینلز کے سنئیر صحافی براجمان تھے۔

عباد کی آمد اور داخل ہونے پر سبھی کمپروں نے ان دو کے ہاتھ پر فوکسڈ کیا۔

کھٹا کھٹ تصویریں اتریں اور اب تو میڈیا والوں میں اک بے چینی لہرائی۔

رسمی علیک سلیک کے بعد میڈیا کے ان لوگوں کے سوالات جاری تھے۔

"سر آپ کافی دن سے منظر سے غائب ہیں، آپ تو ہمارے نیوز پیر کا اہم حصہ ہیں۔ آپ ہمیں بتائیں ان پیاری سے لڑکی کے بارے میں کہ یہ کون ہیں"

میڈیا کا شوخ سارکن پہلے سوال کو لبوں پر بکھری مسکراہٹ سے پوچھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ فاصلے پر کھڑا سراج ان دو کی نظر اتارتا مبہم مسکرایا جیسے ان دو کے اس ساتھ سے اسے دلی تقویت ملی ہو۔

"میرا منظر سے غائب ہونا دراصل میرے گمشدہ بیٹے کی تلاش اور گل مینے کے قاتل کا سراغ لگانا تھا، رہی بات ان کی تو یہ مسز عباد حشمت کیانی ہیں۔ میری شریک روح، شریک سفر اور شریک زیست " عباد کے مضبوط اور رشک سے آٹے تعارف پر میڈیا کے تمام کارکنوں میں حیرت کی لہر دوڑی، وہ لوگ چہ مگوئیوں میں ڈوبے، یہ انکشاف تو انکے لیے کسی بریکنگ نیوز سے کم نہ تھا۔

"رہی بات میرے بیٹے کی تو الحمد للہ وہ مجھے مل چکا ہے جو صرف میری وائف منہا عباد کیانی کے باعث ممکن ہوا، پولیس گل مینے کے قاتلوں سے تفتیش کر رہی ہے، جلد نتائج سے آپکو آگاہ کر دیا جائے گا " میڈیا والوں کی بے چینی بھانپتا اور خود پر منہا کی زخمی مگر کہیں دل کی کیفیت بتاتی آنکھیں نثار ہو کر سرسری دیکھتا وہ توقف کے بعد مزید بولا۔

میڈیا والوں کے چہروں پر خوشی دوڑی جیسے اس وقت وہ عباد کے ان سکھوں پر ہم جھولی جیسا روپ دھارے ہوں۔

ان سبکی نظریں منہا پر تھیں جو پہلی بار خود کو اتنا معتبر محسوس کر رہی تھی کہ دل بھیگ سا گیا، جتنا دکھ اسے عباد کے وقتی اشتعال میں کہے سرزد لفظوں کا ہوا سب زائل ہوتا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ دونوں کے اس نئے سفر پر ہم مبارک دیتے ہیں لیکن آپ کی اور گل مینے میم کی شادی تو آج بھی پورے میڈیا اور ملک کے لیے ایک ڈریم ریلیشن تھا، کیا آپ کو منہا میم سے دوسری محبت ہوئی۔ ہمیں کچھ بتائیے ناں عباد سر، لوگ آپ دو کے اس میجیکل ساتھ کے بارے جاننا چاہتے ہوں گے "

ایک اور نجی چینل کارپورٹر کرید نے انداز سے یکدم ہی نرم ٹون کے سنگ پوچھنے لگا، منہا کو لگاد ل کودھکا لگا ہو۔

تو گویا منہا اس رقابت کے طوق سے کبھی نکل نہ سکے گی، وہ ادا اس تھی، اسکا میک آپ کے ہلکے پھلکے ٹچ سے لیس چہرہ بھی ادا اسی چھپانہ سکا۔

عباد حشمت کیانی نے سب کے سامنے منہا کا مرمیں ہاتھ پکڑا اور جھک کر اسکی پشت چومی، یہ مومنٹ میڈیا والوں کے جوابات کی تسکین اور دل دھڑکانے کا سبب بنا۔

ہلکی سی ہوٹنگ پر خود منہا سٹیٹائی۔

"منہا میرا عشق ہے، میری روح کی راحت۔۔۔ ہم کیسے ملے یہ ہم دو کی زندگی کا ایک بہت ذاتی معاملہ ہے۔ جہاں تک گل مینے کا تعلق ہے وہ میری زندگی کا ایک چمکدار حصہ تھی اور اہم رہے گی کیونکہ وہ میرے وارث کی ماں تھی۔ اللہ اسکے درجات بلند کرے۔

آپ سب کی مبارک کا شکریہ۔ میں چاہوں گا آپ سب ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ ان شاء اللہ

اب آپکو میں منظر عام پر نظر آتا رہوں گا "

Posted On Kitab Nagri

عباد کا مخصوص انداز سے پر سحر لہجہ اور یہ وضاحت میڈیا والوں کے مزید کریدتے سوالات کا گلا گھوٹ چکی تھی، منہا نے رخ موڑے عباد کو دیکھا جسکی آنکھوں میں دنیا بھر کی محبت رقصاں تھی۔ وہیں یہ خبر جب براہ راست حور اور اسکی والدہ نے ٹی وی پر دیکھی تو ایک لمحے کو ورطہ حیرت میں غرق ہوئیں۔

لیکن حور کے چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ ڈھلی۔

"وہ اسی کی مستحق تھی، منہا نے بہت کرب جھیلے امی۔ اور دیکھیں اللہ نے اسے رنگ لگا دیے"

حور کا رشک اور پیار دیکھتیں اسکی والدہ بھی مسکرا دیں۔

واقعی اللہ نے اسے رنگ لگائے تھے، یہی براہ راست کورتج حویلی میں ادا صاحبہ اور معظم صاحب کی بصارت میں آئے ہر دکھ کی کاٹ کر گئی۔

وہ دونوں ایک دوسرے کی سمت دیکھ کر مسکائے۔

"دیکھا آپ نے معظم بھائی، عباد کے لیے منہا اسکی سانسیں بن گئی۔ اب آپ ساری فکریں چھوڑ دیں"

اپنی منہا کو ہمیشہ ہی وہ اسی اعلیٰ مقام پر دیکھنے کے خواہش مند تھے، آج تو انکی آسودہ مسکراہٹ تھمنے پر نہ آرہی تھی۔

آنکھیں خوشی کی تمازت سے بھرے جاتیں تو وہ مسکرا کر انھیں رگڑ دیتے۔

منہا عباد کیانی ایسے ہی عروج کی حق دار تھی اور داد اکا واحد کلیجہ تھی وہ، انکی کل دولت۔

Posted On Kitab Nagri

اب تو بس خوشی ہی خوشی تھی۔

پریس کانفرنس کے بعد منہا تو عائشہ کے پاس چلی گئی البتہ خود عباد بھی زین کے تھانے بلائے پر گارڈز کے ساتھ بہت اجلت میں نکل گیا۔

ناجیہ کیانی اس وقت سے پھری بلا کاروپ دھارے اپنے بال نوچے کمرے میں متوحش حالت میں اپنے اشتعال کو سلگاتی رہی تھی۔

کل سرور کی ضمانت کے بعد وہ کچھ بڑا سوچ چکی تھی، اب اسے اپنے رہے سہے تمام دشمنوں کا خاتمہ کرنا تھا جن میں سرفہرست سرور، سراج شامل تھے۔
اسکی وحشی حالت بتا رہی تھی کہ قیامت نزدیک ہے۔



☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام علیکم!

www.kitabnagri.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

کتنے لمحے آکر گزر چکے تھے مگر وہ مخدوش حالت میں سر جکڑے پتھر ایا بیٹھا تھا، میز پر دھری فائیل پر لکھی تفصیلات زین کا منہ چڑا رہی تھیں۔

شیراز کچھ فاصلے پر مودب مگر تشویش زدہ سا کھڑا تھا کیونکہ جب سے یہ سارا معاملہ زین تک آیا تھا وہ ہوش گنوائے بس ان کاغذات کو گھورے جا رہا تھا۔

کچھ دیر پہلے ہی نوراں کو عین اسکے گھر کے باہر سے منہ پر کپڑا رکھ کر بیہوش کیے وہ زین لاشاری کی اکلوتی خالافرحین کے سپرد پوری امانت سے کر آیا تھا جو ایک نفیس اور اصول پرست خاتون تو تھیں مگر زین کی اس حرکت پر وہ بھی اس پیاری مگر بیہوشی میں بھی بے جان سی لڑکی کو دیکھ کر رنجیدہ تھیں۔

"مجھے زین سے ایسی توقع ہر گز نہ تھی"

ملازمہ جو نوراں کے لیے بہت سے کپڑے اور ضروریات کی اشیاء کروا ڈرا ب میں سیٹ کر رہی تھی، فری صاحبہ کی بات پر چونک کر مڑی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ آزدگی سے اس پری پیکر پر نگاہیں جمائے افسردہ تھیں۔

فرحین صاحبہ ڈاکٹر تھیں اور زین لاشاری کا کل سرمایہ بھی، جہاں فرحین کے شوہر کی وفات ہو چکی تھیں وہیں انکی کوئی اولاد نہ تھی، اور زین بھی اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا انکی حادثاتی ایک ساتھ موت کے بعد سے فرحین کی ذمہ داری تھا۔

وہ صرف سات سال کا تھا جب اس نے اپنے ماں باپ کی موت دیکھی، بہن بھائی کا تو جنجھٹ نہ تھا، پھر وہ آدم بیزار سادہ خیال اور ننھیال سے بھی کٹ کر بس اکلوتی خالا کا بیٹا بن گیا۔

فرحین خود مختار عورت تھیں انہوں نے اکیلے زین کی پرورش کی اور اسے ایک قابل انسان بنایا مگر چاہ کر بھی زین کی ذات کی خشکی اور تنہائی کا ازالہ نہ کر سکیں، وہ لوگوں اور رویوں سے کٹا سا ایک حقیقت پسند آدمی بن گیا، عورت ذات سے کوسوں دور، بلکہ گریز برتنے والا بس گھر میں فری کے ساتھ اور گھر سے باہر مجرموں کی شامت اور قانون کے محافظ ہونے کی ذمہ داری نبھاتا مگر زندگی کے اس اکتیسویں سال اسکی سمت سے کسی لڑکی کو لانا فری کے لیے کسی حیرت اور فکر کے جھٹکے سے کم نہ تھا۔

وہ شام سے اب تک اس لڑکی کے بابت سوال کو کئی بار زین کو کال ملا چکی تھیں مگر وہ صرف ایک میسج بھیج کر شام بات ختم کر چکا تھا۔

"وہ اب سے یہیں رہے گی آئی، اسکا معاملہ گھر آ کر تفصیل سے بتاؤں گا۔ فی الحال وہ آپکے پاس میری

امانت ہے"

Posted On Kitab Nagri

زین کا میسج کئی بار پڑھ کر بھی وہ مضطرب تھیں۔

لیکن زین سے بار بار سوال دہی انکو خود پسند نہ تھی تبھی اسکا انتظار ہی بہتر لگا۔

کب وہ مندی مندی آنکھیں کھولے ٹیس سے درد کرتے سر کو جکڑے سسکی کہ خود فری جو کسی گہری فکر میں غرق تھیں، گہرا کراٹھے اس کے پاس بیٹھیں اور شفقت سے نوراں کا ہاتھ تھا مناجا ہا مگر وہ حسیں بیدار ہوتے ہی خوفزدہ سی ہوتی انکا ہاتھ جھٹکتی فوری اٹھ بیٹھی۔

یہ جگہ، یہ لوگ سب پرایا تھا، اپنے آپ پر جھپٹتے اس آدمی کا خیال آتے ہی نوراں کی آنکھیں بھریں اور اس سے پہلے تو روتی، فری نے اس کے آنسو بہت پیار سے ہتھیلی پر چنے۔

وہ لڑکی بھلے خوبصورت تھی پر اسکی سو جھی آنکھیں کسی بڑے ملال کی خبر دے رہی تھیں۔

"گہراومت چندا، تم محفوظ ہو۔۔۔۔۔ اسے اپنا گھر ہی سمجھو"

فرحین کی دی وقت کی مناسبت سے تسلی نوراں کو مزید دردناک کر گئی، آخر وہ کیسے اس جگہ آئی، دماغ سوچ سوچ معاوف تھا۔

www.kitabnagri.com

"کیوں سمجھے ہم اسے اپنا گھر، کون ہیں آپ۔۔۔۔۔ کون لایا میرے کو ادھر"

اسکا لہجہ عجیب سا ساونڈ کیا تبھی فری کے ماتھے پر مزید فکر سے شکنیں اتریں، ملازمہ بھی صدمے میں کھڑی متوجہ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہمارے فرزند کی امانت ہیں آپ، باقی وہ خود آکر تمہارے ساتھ مجھے بھی تمہاری آمد کی وجہ بتائے گا"

فری کا پریشان سالہجہ نور اں کو کسی سائرُن ساکھکا، وہ اٹھ کر بستر جھٹک کر اٹھی، سردرد سے بھلے پھٹا جا رہا تھا مگر نور اں کو جانا تھا، فری بیقراری سے اٹھ کر اس پھری بلا کی راہ میں آئی۔

"پلیز چند آپ نہیں جاسکتیں"

فری کا انداز ملتی جانہ تھا، نور اں نے سرد مہری سے گھورا۔

"کاہے نہیں جاسکتی، آپکے اس فرزند کی قبر تو بعد میں کھودے گی نور اں پہلے یہاں سے نکلوں"

وہ بالکل فری کو ہونق چھوڑتی اس سے پہلے وہاں سے جاتی، کسی چوڑے سینے سے ٹکراتی کراہٹ دباتی لہرائی مگر سنبھلتے ہی سامنے موجود اس شخص کو دیکھتے ہی نور اں کی آنکھوں میں سرخی چھلکی، وہ عباد کا آفس میں بیٹھے منتظر تھا مگر اسے بار بار فری کی کال کر کے دیکھائی دیتی بے چینی مجبور کر گئی تبھی وہ شیراز کو وہ فائلز تھمائے خود آدھے گھنٹے کے لیے گھر آیا تھا۔

ملازمہ وہاں سے اس خونخوار تصادم کو دیکھتے ہی غائب ہو چکی تھی البتہ فرحین کی جانچتی نظریں ان دو پر تھیں۔

"تو۔۔۔ تیری ہمت کیسے ہوئی مجھے اغوا کرنے کی۔ منحوس پتھر دل افسر"

Posted On Kitab Nagri

تضحیک کے سنگ وہ زین کا چہرہ دیکھتے ہی جس دلیری سے اسکا گریبان پکڑے چینیخی یہ ناصر ف زین کے لیے ایک دھچکا تھا بلکہ فرحین بھی اس لڑکی کی جرت پر دہل گئیں۔

"کیونکہ کل تم پوری شان سے زین لاشاری کے عقد میں آو گی، بناچوں چاں کیے"

زین اپنی شعلہ باز نظریں اور اس سرسراتی آگ لگاتی فتح مندی میں لپٹا آہستگی سے نوراں کے کان میں صور پھونکتا بولا، جہاں فری پتھر بنیں وہیں نوراں کا دل چاہا اس شخص کا کلیجہ نوچ ڈالے۔

"تیرے عقد میں آتی ہے میری جوتی۔۔۔ چھوڑ دے مجھے ورنہ تیری زندگی حرام کر دوں گی۔ قاتل،

درندے، اغوا کار منحوس۔۔۔ تیری قبر کھود دے گی نوراں"

حلق کے بل چلاتی وہ چینیخی کہ اسکا نازک چہرہ لہو سے تنٹناٹھا۔

اس سارے ڈرامے پر فری کا ضبط جواب دیا۔

"سٹاپ۔۔۔ کوئی مجھے بھی بتائے گا یہ کیا تماشا ہے"

فرحین کے سخت جملے پر وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو سلگانے سے چوک کر تھمے۔

"فری۔۔۔ کل آپ شام تک اسے تیار کروا دیجئے گا۔ میں اسکے لوفربھائی سے بنا اجازت اس بے لگام

گھوڑی کو نکاح میں نہیں لانا چاہتا۔ اگر یہ بھاگنے کی کوشش کرے تو بے فکر رہیں، بیرونی دروازے پر

کھڑے گارڈز اسکو دیکھ لیں گے۔ باقی تم اگر گھر کی کسی دیوار کو پھلانگنے کا سوچ رہی تو وہاں کرنٹ چھوڑا

گیا ہے، لہذا چواڑے تمہاری ہے کہ کرنٹ سے مرنا ہے یا میرے ہاتھوں"

Posted On Kitab Nagri

وہ بات بھلے فری سے کر رہا تھا مگر دیکھ سرخیوں میں گھلتے نور اں کے چہرے کو رہا تھا جو اس کے بعد اپنا ضبط برقرار نہ رکھے زین کے سینے پر اپنی ننھی منی قوت سے کئی مکے مارتی جب تھک گئی تو بیڈ کے کنارے اجڑا سا چہرہ لیے جا بیٹھی۔

اک بھر پور نگاہ زمین کو گھورتی بھرائی آنکھوں والی نور اں پر ڈالتا خود وہ خفا اور برہم سی فرحین کو بازو سے لگاتا کمرے سے نکلا اور بند کرتے ہی ملازمہ کو نگرانی پر براجمان کیے خود لاوینچ ایریا تک آیا اور اپنی برہم فری کو بیٹھائے خود بھی بیٹھا اور چند منٹوں میں ناجانے کونسی داستان سنائی کہ فری تو بوکھلا کر رہ گئیں، آنکھوں میں حیرت سے پھٹتا اثر تھا۔

"یہ کیا کر رہے ہو زین، تم نے تو مجھے پریشان کر دیا"

فری کا صد مات میں لپٹا جملہ زین کو دل جلی سی مسکان دے گیا۔

"وہ فی الحال اکیلی ہے، اسکے بابا مر گئے، واحد سہارہ بھائی ہے جو جیل میں ہے۔ تو ایسے میں زین لاشاری

اپنے دل کی دنیا ہلا دیتی اس آفت کو اس نوچ کھاتے زمانے کے رحم و کرم پر کیسے چھوڑ دیتا۔ وہ اپنی

حفاظت کر سکتی ہے لیکن شاید مجھے یہ کر کے اک الگ ہی خوشی ملے گی"

آج وہ زین کو ایک یکسر الگ روپ میں دیکھ کر صدمے میں تھیں، اسکے فیصلے کی شدت اور اجلت سمجھ

آتے ہی فرحین نے مسکرا کر زین کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے چوما۔

"کیا پہلی ہی نظر میں محبت ہو گئی؟"

Posted On Kitab Nagri

فری کا پوچھنے کا انداز اچھوتا اور ملائم تھا۔

"نہیں، لیکن جلد اس بات کا فیصلہ کر لوں گا کہ کیوں اہم ہوئی۔ خیر آپ کل تک اسے سنبھال لیں۔ مجھے اب نکلنا ہوگا"

وہ ہوا کے گھوڑے پر ہی ہمیشہ سوار رہتا تھا، فری نے اسے اسکی مکمل حفاظت کی یقین دہانی سوئے رخصت کر دیا۔

جب تک وہ واپس تھانے پہنچا، عباد حشمت کیانی کی آمد ہو چکی تھی۔

شیراز اسے سارے معاملے سے آگاہ کر چکا تھا تبھی اسکے آفس روم میں آکر بیٹھنے پر عباد نے اک سرد سی نگاہ زین پر ڈالی۔

"یہ سب میرے لیے کسی دھچکے سے کم نہیں"

عباد کی بھاری آواز زین کو درد سے اٹی بھی لگی مگر زین کو خوشی تھی کہ وہ شاید بہت بڑی الجھن سے باآسانی نکل آیا۔

www.kitabnagri.com

"میرے لیے بھی تھا، کیا آپ واقعی گل مینے صاحبہ کے ماضی سے انجان تھے؟ میرا مطلب ہے وہ ایک

سال آپکی زوجیت میں رہیں، کبھی بھی آپ نے ان سے انکی فیملی کے بارے نہیں پوچھا"

زین کا لہجہ بے لچک تھا، عباد نے وہ فائیلز میز پر بے زاری سے رکھے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے

سگریٹ نکال کر سلگائی اور جیسے کسی تکلیف کو دبانے کے لیے لگتا روتین کش بھرے۔

Posted On Kitab Nagri

زین اسکی حرکات و سکنات غور سے ملاحظہ کر رہا تھا۔

"اس نے کہا تھا وہ یتیم اور بے سہارا ہے، یتیم خانے میں پلی ہے۔ ایک امیر فیملی نے اڈاپٹ کیے پڑھایا لکھایا پھر وہ جب ماڈلینگ اور فلم انڈسٹری میں آئی تو اسکے دوسرے ماں باپ جو کہ خاصا ادبی گھرانہ تھا، ناٹھ توڑ گئے"

عباد یہ سب سپاٹ انداز سے کہتا گیا، کش لیتے لیتے اسکی سانس پھولنے لگی تو خفت سے اسے زین کی میز پر دھرے ایش ٹرے پر ویسے ہی مسل گیا جیسے اس وقت اسکا دماغ تھا۔

"اب آپ بتائیں کہ سرور حسین کی کیا سزا ہونی چاہیے، کیا آپ اب بھی گل مینے کے قاتلوں کی سزا چاہتے۔ جہاں تک مجھے علم ہے اگر کوئی ثبوت اور گواہ نہ ہو تو وہ کل پہلی پیشی پر ہی ضمانت پر رہا ہو جائے گا۔ فاضل گو جا کا معاملہ بھی آپکے سامنے ہے، اسکا ریکارڈ اور اس قتل کے پیچھے کی کہانی اسے مجرم ثابت نہیں کر رہی۔ زیادہ سے زیادہ اسے تھوڑا سا جرمانہ اور ایک دو سال کی سزا ہی ہوگی۔۔۔"

زین کے مزید پیش کیے گئے معاملات پر عباد بے قرار سا سینہ مسلے اٹھ کھڑا ہوا، یوں لگا سانس کو چلتی ہوا تھم گئی ہو۔

"سرور حسین اس کے علاوہ بھی کئی نجس کاموں میں ملوث ہے، ثبوت پہنچ جائیں گے کل تم تک۔ لیکن فی الحال اسکی ضمانت ہو لینے دو۔ میں چاہتا ہوں اسے اور ناجیہ کیانی کو رینگے ہاتھوں پکڑوں۔ رہی بات فاضل گو جا کی تو اسکا معاملہ تم پر ہے۔ اس سے جو بھی بات پتا چلے تم مجھے بتاتے رہنا"

Posted On Kitab Nagri

کچھ دیر سوچنے کے بعد عباد نے سنجیدگی کے سنگ سپید چہرے کے ساتھ زین کو ہدایات دیں اور خود بھی زین اس پر اٹھ کھڑا ہوئے چلتا ہوا عین عباد کے روبرو آیا۔

"بیٹے کے ملنے کی مبارک آپکو، لیکن حادث کی کیا سزا متعین کی پھر آپ نے؟"

زین کا لہجہ نرم اور آنکھیں عباد پر جمی تھیں۔

"خیر مبارک، اسکی سزا وہ خود اپنے آپ کو دے گا۔ اگر وہ یہاں آتا ہے اپنے جرائم قبول کیے تو بند کر دینا خبیث کو۔۔۔ لیکن دھیان رہے کوئی پرچہ مت کاٹنا۔ کچھ دن رکھ کر چھوڑ دینا۔ باقی اسکی سزا سے مل چکی ہے"

انتابڑا نقصان کرنے کے باوجود عباد کا یہ نرم سا فیصلہ زین کو بھی مسکانے پر اکسا گیا۔

"جیسا آپ کو ٹھیک لگے، سرور پر نظر رکھوں گا اس بار میں خود بھلے ضمانت ہو جائے۔ دوسرا آپکی الیکشن میں کامیابی کی پوری توقع ہے"

زین کا انداز دوستانہ ہوا تو عباد بھی پھینکی سہی پر مسکراہٹ عطا کرتا اسکا کندھا تھپکائے آفس سے نکل گیا، جبکہ زین کا ارادہ اب اپنے ہونے والے سالے سے ملاقات کا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Posted On Kitab Nagri

"نانہجار اولاد"

ناجیہ کا کوسنا حارث کے سینے پر ہتھورے سا برساتا مگر پرواہ کسے تھی، وہ مزے سے وسیع و عریض لاونچ میں ٹانگیں پسار کر بیٹھا ڈنر کے بعد سے میچ دیکھ رہا تھا جبکہ اسکی ساری کارستانی سن کر ناجیہ کو وہ آگ لگی کہ شعلے بنا دیکھائی دیے بھی محسوس ہوئے۔

"آپ ایک کام کریں کہ اپنی اولاد پر فاتحہ پڑھ لیں اور سمجھیں ہم بھی اپنے بابا کے ساتھ مر گئے تھے، نہ تو فاریہ کو آپکی ضرورت ہے نہ مجھے۔ فیصلہ لے چکا ہوں کہ خود کے گناہ کیسے دھونے ہیں۔ آج آخری دن ہے، کل سے خود کی سزا تعین کر دوں گا"

مسلسل ٹی وی پر نظر جمائے وہ لا پرواہی میں بہت سی سرد مہری بھرے ناجیہ کی کائنات ہلارہا تھا مگر وہ اپنا سر پھٹتا محسوس کر رہی تھی۔

"تم جیسی اولاد سے بہتر واقعی یہی تھا یا بے اولاد ہوتی یا پیدا ہوتے دونوں کو زندہ دفن کر دیتی"

وہ چکر کاٹتی سخت دلبرداشتہ ہوئے دھاڑی اور حارث نے میچ سے نظر ہٹائے استہزایہ نظر اس سفاک عورت پر ڈالی۔

"اور کیسے زندہ دفن کیا جاتا ہے ماں حضور، خدا نے یہ سزا شاید ہی ہم بہن بھائیوں کے لیے ہمارے بد بخت کرموں پر بھی طے کی کہ آپ جیسی ظالم کے قدموں میں ہماری جنت رکھ دی۔ خدا گواہ ہے کہ

Posted On Kitab Nagri

ایسی جنت تمام تر خواہش کے مسترد ہو جانی ہم سے، اپنے آپ سے پوچھیے گا کہ زندہ دفن ہی کر دیا آپ نے ہمیں"

اک تکلیف اور دکھ تھا جس کے زیر اثر حارث کی آنکھیں سرخ ہوئیں اور ناجیہ نے کدورت بھرے انداز سے حارث کو دیکھا جیسے اسکی جان لے لینا چاہتی ہو۔

"اپنی بکو اس بند کرو حارث، میں نے جو کیا تمہارے اور فاریہ کے اچھے مستقبل کے لیے کیا"

اس بار وہ لہجہ نرم کیے جان بوجھ کر اسکے قرین ٹک کر اس نیت سے مدھم پڑی کہ کاش یہ بیٹا تو اسکی طرف ہو جائے مگر وہ اس پر ہنسا، تلخ اور زخمی ہنسی۔

"دیکھائی دے رہا ہے مستقبل، بیٹی کو ایک معصوم کا قاتل اور بیٹے کو دنیا جہاں کا بد بخت انسان بنا کر۔

لیکن شاید اس میں میری اور فاریہ کی برابر غلطی تھی کیونکہ ہم نے بھی بد ہدایتوں کی طرح آنکھیں میچ کر دل پر فقل لگوا لیے۔ جائیں یا میرا دل شدید زخمی ہے کہیں دکھ میں آپکی بے ادبی نہ کر جاؤں۔ اور

کوشش کرے گا اپنی این جیو اور دولت لوٹی سازشوں میں ہی دھیان رکھیں۔ مجھ پر اور فاریہ پر اپنا سوچ

کروقت برباد مت کرے گا۔ اپنے لیے میں کافی ہوں اور اپنی بہن کے لیے بھی"

صاف صاف کٹا پٹا لہجہ لیے وہ جس تکلیف سے یہ سب ناجیہ کو بولا، لاونچ کی سمت حارث کی کافی لاتی

عائشہ جان بوجھ کر رکی اور اوٹ میں چھپ سی گئی۔

"سب کو دیکھ لوں گی"

Posted On Kitab Nagri

شعلہ لپکتی آنکھوں سے وہ باقاعدہ وارن کیے گئی اور اسکے جاتے ہی عائشہ کافی کاگ لیے چہرے پر اتری افسردگی دبائے چلتی ہوئی قریب آئی اور حارث کے سامنے ہی میز پر کافی کاگ رکھے اس سے پہلی مڑتی، حارث کے پکارنے پر رکی اور پلٹی۔

"میرے پاس بیٹھ سکتی ہو؟ بس تھوڑی دیر"

وہ جس طرح اس سے خواہش کر رہا تھا، عائشہ کے دل کو دھکا سا لگا، تمام تر ڈر اور دکھ کے بھی وہ حارث کے سیدھا ہو کر بیٹھتے ہی بیچ میں ایک فرد کی جگہ کا فاصلہ بنائے بیٹھی۔ انداز بہت سمٹا سا تھا۔

"میں اگر یہاں سے ہمیشہ کے لیے چلا جاؤں تو تمہیں خوشی ہوگی کیا؟"

کچھ دیر عائشہ کا جھکا چہرہ تکتا وہ سوال سے اسے چونکنے پر اکسا گیا، رخ مہتاب اٹھائے وہ شاکی نگاہیں ضبط نہ کر پائی۔

"مجھے خوشی کیوں ہوگی سر، آپ کا یہ گھر ہے۔ میں یہاں ایک ور کر ہوں۔ میرا مطلب یہ سوال آپ کیوں کر رہے؟"

عائشہ کا متذبذب ہونا بھانپ کر وہ اک گہری مسکراہٹ اسے دیتا نا جانے کیا سو جھی کہ بنا پلکیں جھپکائے وہ اسے دیکھتا رہا۔ اتنی گہرائی سے کہ عائشہ سٹپٹا سی گئی۔

"ابھی نہیں حارث کیانی، پہلے اپنی ذات پر لگے نجس داغ دھونے ہوں گے"

Posted On Kitab Nagri

دل تو چاہا وہ اس بھولی مگر بہت ہی عزیز لڑکی سے اپنے گھرے جذبات بیان کر دے مگر ابھی اسے اپنا آپ عائشہ کے لائق نہ لگا۔

"تم بہت اہم ہو میرے لیے"

خفیف سی محبت آنکھوں میں رقصاں کیے وہ عائشہ کے کھوئے تاثرات کو جانچتا جو یہ افضل سا جملہ ادا کر گیا اس نے عائشہ کو میسمرائز کیا تھا۔

وہ کتنی دیر کچھ نہ بول پائی۔

"جب میں نے پہلی بار ایک لڑکی کے ساتھ رات گزارنے کا فیصلہ کیا تھا، تب شاید وہ پہلا لمحہ تھا کہ میرے اندر سے کسی نے کر لا کر ملامت کی تھی۔ لیکن یہ سب ہم سی اپر کلاس میں معمول کے شوق تھے۔ وہ لڑکی مکمل راضی تھی، اسے نہ اپنی عزت کا خیال تھا نہ میرے آگے بے آبرو ہونے پر کوئی شرم۔ جیسے اسکے لیے یہ بہت فخر کی بات ہو"

کچھ سینے میں سلگا تو حارث کی یکدم سو گوار ہوتی حالت اور اس انکشاف پر عائشہ کا دل سکڑ سا گیا، اس شخص سے گھن سی آئی مگر ابھی حارث کی بات مکمل نہ ہوئی۔

"لیکن تمہیں پتا ہے میں ایک محدود حصار اور حد سے نکل ہی نہ سکا، اس لڑکی نے میرے بیچ راہ دھتکار کر فرار کرنے پر میرے اوپر سمگلنگ کا کیس کروادیا، حالانکہ وہ سچ تھا مگر اس لڑکی نے ثبوت فراہم کیے۔ جو ممانے وکیل کو پیسے دے کر مٹوائے اور مجھے ضمانت پر بری کروایا"

Posted On Kitab Nagri

آخر وہ کیوں عائشہ کو اپنی زندگی کے سچ بتا رہا تھا، یہ پہلی بار تھا کہ عائشہ کو محسوس ہوا اسکے دل کو کسی نے تھپکی دی ہو۔

"مطلب آپ نے اس لڑکی کے ساتھ کچھ غلط نہیں کیا تھا؟"
عائشہ کا سوال بے باک تھا مگر وہ یہ پوچھ کر ہر گز شرمندہ نہ تھی۔
"نہیں، ایک آدھ ک۔۔۔۔۔"

کچھ کہتے ہی وہ عائشہ کے سرخ ہوتے چہرے کو بھانپنے اس لفظ کو کہتے کہتے خاموش ہوا، عائشہ نے ناجانے کس طرح غصہ دبایا۔

وہ اسکے تاثرات دیکھ رہی تھی جو غصہ دہاتی گھٹی سی حارث کو مزید گرویدہ کر گئی۔
ناجانے کس خوف کے پیش نظر عائشہ نے اپنے ہونٹوں کو بھیجنے لیا۔

"پھر یہ ہر بار ہوا، ہلکے پھلکا لڑکیوں سے منہ لگنا تو میرا معمول تھا، تم پر بھی ٹرائے کیا کئی بار لیکن تم ہاتھ ہی نہ لگی۔"

www.kitabnagri.com

پہلا جملہ بے باکی اور کھلے الفاظ میں ادا کرتا وہ آخر تک عائشہ کی رنگت زرد کر گیا، اسے وہ سب منظر ذہن کی سکرین پر چلتے محسوس ہوئے جب جب حارث نے اسے اکیلے میں دبوچنے اور اس کو بے خود نظر میں محصور کرنے کی کوششیں کی تھیں، عائشہ کے چہرے پر عتاب اتر۔

"تم ان سب جیسی نہیں تھی تبھی کوشش ناکام ہونے پر خوشی ہوتی تھی مجھے"

Posted On Kitab Nagri

حادث کا اگلا جملہ مانو عائشہ کا سارا عتاب بہا لے گیا۔

کیا وہ اسے معتبر کر گیا تھا، نہی سی عائشہ کی آنکھوں میں ابھری۔

"بارہا ایسا ہوا، میں برا ضرور تھا پر زانی نہ بن سکا۔ ہر بار کوئی کشش مجھے روک لیتی، مار کٹائی، سمگلنگ میں میرا ثانی کوئی نہ تھا، شراب خوری اور جو امیر امن پسند تھا مگر سکون نہ ملا اس سب عیش میں۔ سکون جانتی ہو کہاں ہے؟"

یہ انکشاف عائشہ کو سکون دے گیا وہیں حادث کے آخری سوال پر عائشہ نے غائب دماغی سے اسکو دیکھا جیسے بہت الجھی ہو۔

وہ مسکرایا، گلابی لبوں پر تہلکہ مچاتی مسکراہٹ پر عائشہ متذبذب ہوئی۔
"کہاں؟"

عائشہ کا پوچھنا حادث کو نعمت خداوندی لگا۔
"تمہارے آس پاس، تمہارے اتنے قریب سے ہی، تمہاری صورت دیکھنے سے، تمہاری آنکھیں کھوجنے پر"

ناجانے کیوں وہ یہ کہتے ہوئے عائشہ کا ہاتھ بے اختیاری سے تھام بیٹھا، اس سرد سی لہر عائشہ کے پورے وجود میں سرایت کرتی چلی گئی۔

"جی۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

عائشہ کا ہونق ہو کر یہ کہنا حارث کو ہنسا گیا۔

"جی ہاں"

اسی کے انداز میں وہ اس بار شوخ ہوئے بولا۔

عائشہ کی آنکھیں پلوں میں تر ہوئیں۔

"آپ کیا کہہ رہے مجھے سمجھ نہیں آرہا، چھوڑیں ہاتھ"

بوکھلا کر سرخ حیا سے اٹا چہرہ موڑے وہ اسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوائے اٹھی اور اس سے پہلے وہاں سے

فرار کرتی، اک قدم زنجیر کرتی صدا اسے روک گئی۔

"مجھ برے سے شادی کرو گی مفرور کہیں کی؟"

شوخی سا جملہ اچھالتا وہ آفت خیز مسکرایا اور وہ نم نم پلکیں جھپکاتی حیرت کا جھٹکا کھائے مڑی۔

"نہیں۔۔۔ پہلے وہ سب نشانات منہدم کر کے آئیں"

رندھی آواز سے وہ بھیگی پلکیں میچ کر تکلیف سے کہتی باہر دوڑی اور حارث نے دل جلی مسکراہٹ کے

سنگ واپس ٹانگیں پسار کر سامنے دیکھتے گویا اپنے دل پر ہاتھ رکھے سہلانا۔

ہونٹ کاٹے جیسے کوئی ستم ڈھانے کا آغاز ہو۔

Posted On Kitab Nagri

"کیسے مٹیں گے میری عیاشیوں کے ضدی نشان میری ذات کی سفید چادر سے۔۔۔ کیا کوئی ایسا طریقہ نہیں کہ میں پاک ہو جاؤں۔۔۔۔۔ محبت تو صرف پاک کو قبول کرتی، نجس کو کون قبول کرتا۔ اگر میں واقعی کامل نجس ٹھہرا دیا گیا تو دعا ہے عمر قید کی سزا ملے۔ موقع ہی نہ ملے کسی حسرت پالنے کا" اس بار وہ سراسر تکلیف سے بولا، اپنی ذات کو خود کچو کے لگائے، یہ بھول گیا کہ ایک در ہے جہاں ہر نجس گنہگار کی سنوائی ممکن تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

whatsapp _ 0335 7500595

سراج کو جب عباد نے سارے معاملے سے آگاہ کیا تو وہ بھی بھونچکا رہ گیا، یہ سب تو سوچ بھی تسلیم کرنے سے انکاری تھی۔

"بہت ہی عجیب ہے یہ سب"

سراج اور وہ لان میں ہی کھڑے تھے، ڈنر کرنے کے بعد عائشہ انھیں بھی کچھ دیر پہلے ہی کافی دے کر گئی تھی۔ سردی کی بڑھتی شدت حواس پر اثر رہی تھی۔

"ہمم۔۔۔ بہت سارے مان ٹوٹ کر کرچی ہو گئے، جس عورت کو سرکاتاج بنا کر عزت دی اس نے میرے ساتھ اتنا بڑا دھوکہ اور فراڈ کیا۔۔۔ اللہ سب سے بہترین کار ساز ہے، تبھی مجھے اس عورت سے محبت ہونے سے بچا لیا گیا"

عباد کا لہجہ ٹھنڈا ٹھار آخر تک تھوڑا مسکرایا اور یہی خوشی سراج کا سکھ بنی۔

"اللہ کے ہر کام میں مصلحت ہوتی بھائی، فاریہ نے مجھے بھی صبح سب بتایا تو مجھے سخت غصہ آیا اس بے رحم پر۔ تکلیف میں تھی اور پھر ناجیہ صاحبہ نے سب جاننے کے بعد اس پر ہاتھ اٹھایا تو مجھے فاریہ پر سے غصہ ہٹانا پڑا"

Posted On Kitab Nagri

اک خفیف سی پشیمانی لیے وہ جو عباد کو کہنا چاہ رہا تھا وہ سمجھا جا چکا تھا تبھی اس نے مسکرا کر سراج کی گال تھپتپائی۔

"فار یہ پر تم غصہ نہیں کر سکتے سراج علی، کم از کم اسکے پاس اسکا یہ ہیر و توراضی و رضا میسر رہے۔ میں فار یہ سے ناراض رہوں یا اس پر چلاؤں یہ میرا حق ہے لیکن تم کسی بھی وجہ سے اس سے خود کو دور نہیں کرو گے اور یہ میرا حکم ہے"

پلوں میں عباد اسکی کشمکش دور کرتا آخر تک زرار عب جمائے بولا تو سراج کے دل پر دھرے بوجھ کے ہٹ جانے پر وہ یونہی دل کی چاہ پر عباد کے گلے جا لگا۔

دونوں بھائیوں نے گھوٹ کر ایک دوسرے کی اہمیت بتائی اور دونوں کے چہرے پر سکون تھا۔
"اس سے دور رہ، ہی نہیں پاتا، آج تو حلال اظہار دے بیٹھی ہے بھائی"

زررا ہچکچا کر وہ اپنی زیست کی اس کامرانی کو عباد سے شیر کرتا بہت پیارا لگا۔
"تو اسے امید ہے سراج علی نا امید نہ کرے گا، جاؤ انتظار کر رہی ہو گی۔ شاباش"

بردارانہ محبت اور شفقت کے سنگ وہ اسے بھیجتا خود بھی ٹراؤز کی جیبوں میں ہاتھ گھسائے کتنی دیر آسمان کی وسعتوں پر نظر جمائے ستارے دیکھتا رہا تو نظر اپنے روم کی بالکونی میں سیاہ میں لپٹی راحت روح پر پڑی جو گہرے گہرے سانس ہوا کے سپرد کرتی رات سے ہمکلام تھی۔

وہ بھی بے دھیانی میں ہی نیچے دیکھنے لگی تو نظر عباد سے ملی، تشنہ سی آنکھیں۔

Posted On Kitab Nagri

مگر نظر بوکھلا کر ہٹاتی وہ فوری کمرے کی سمت بڑھ گئی اور اسکا یہ فرار عباد کو دل جلی مسکراہٹ بخش گیا۔
دوسری طرف کافی دیر سے زین چپ چاپ فاضل گوجا کے سامنے اسے بہت نفاست سے کھانا کھاتا دیکھ
کر دونوں ہاتھ سینے پر جمائے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔

جب سے فاضل کو جیل لایا گیا تھا اسے پانی تک نہ دیا گیا مگر آج زین نے اس کے لیے خاص کھانے کا انتظام
کیا اور آگے بھی شیراز کی یہ ذمہ داری لگائی۔

"خیر ہے ناں۔ بڑا مہربان ہوا ہے"

آخری بڑا سالقمہ زین پر مشکوک نگاہ گاڑ کر مکمل چبانے کے بعد وہ مستے سے لہجے میں بولا۔
"تمہارے بابا اس دنیا میں نہیں رہے فاضل۔۔۔"

زین کا یہ جملہ اس قدر دردناک تھا کہ وہ جو پانی پی رہا تھا، گلے میں لگتے پھندے پر سینہ پیٹتا کر اپنے لگا۔
زین کو اپنا احساس جرم خنجر کی طرح سینے کے پار جاتا محسوس ہوا۔

فاضل کو پتا تھا بابا بستر مرگ پر ہے مگر اسے جو چیز رلا رہی تھی وہ بہن کا اکیلا ہونا تھا۔

کافی دیر زین اس بھاری بھر کم ساند نما آدمی کو سسکتا، کراہٹیں گھونٹتا دیکھتا رہا پھر کچھ کہنے کو تیار ہوا۔
"نوراں۔۔۔۔۔"

زین کے اس نام کو لینے پر فاضل نے کراہنا بھولے زہر خندی سے زین کو لتاڑا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں تمہاری بہن نور اس سے نکاح کا خواہش مند ہوں، وہ ابھی میرے گھر میری آنی کے پاس ہے اور بالکل ٹھیک ہے"

زین کا سیدھا سبھاویہ کہنا فاضل کو پتھر اکر رکھ گیا۔

"کیا بکواس کر رہا ہے، تیرا بھیجا کام کرنا چھوڑ گیا کیا۔۔۔۔۔ کیا تماشا ہے یہ انسپیکٹر" فاضل مشتعل ہوئے بھڑک اٹھا، اسکی کن پٹی کی رگ غصے اور افیت سے ابھر آئی۔

"اجازت۔۔۔۔۔؟"

زین نے گویا یوں دہرایا جیسے فاضل کی بات سنی ہی نہ ہو۔

"میں وہ سچ جان چکا ہوں جو دل میں دفن کیے بیٹھا ہے تو فاضل، فی الحال اسی میں عافیت ہے کہ تو مجھے اجازت دے۔ میرے دل میں اتر گئی ہے وہ۔۔۔ اور فی الحال اسے بھی ایک مضبوط سہارہ چاہیے کیونکہ اب اسکے پاس بابا نہیں جو وہ تیرے یہاں ہونے پر محفوظ ہوگی"

زین نے بنا تمہید باندھے یہ کہہ کر فاضل کو جاکی ہستی فنا کی۔ وہ جڑے بھیجتا غرا اٹھا۔

"حرام زادے۔۔۔ میری بہن پر کب سے نظر تھی تیری۔ میں جان نوچ لوں گا تیرے سینے سے دل نکال کر"

فاضل کا انداز کاٹ کھانے سا تھا، زین کے اطمینان میں قدرے اضافہ اسے اور سلگا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ لمبی کہانی ہے، فی الحال اجازت چاہیے۔ ولی کی اجازت کے بنا نکاح جائز نہیں ہوتا۔ اور میں اسے جائز طریقے سے اپنا بنانا چاہتا ہوں۔ باقی تیرا معاملہ میں اس عقد کے بعد بہت فرصت سے دیکھوں گا"

زین کا مزید مشتعل کرتا انداز فاضل کے ہاتھ پیر جکڑ گیا، اسے زین پر سخت نفرت ابل رہی تھی مگر مرتا کیانہ کرتا کہ مصادق اور اپنی نوراں کی فکر اسے اس اجازت کو دینے پر مجبور کر گئی۔

زین کے لبوں پر دلکش فاتحانہ تبسم مچلا۔

"وہ میرے پاس، تجھ سے زیادہ محفوظ ہے یہ میرا وعدہ ہے۔ تیرے بابا کی موت کا بہت افسوس ہے مجھے، کچھ چاہیے ہوا تو شیراز کو کہہ دینا۔ آرام کر"

ناجانے کیوں کل تک پیٹنایہ آفیسر اک ذرا سے سچ پر موم سا نرم اور شفیق رحم دل ہو گیا تھا، زین کے لا کر روم سے او جھل ہونے تک فاضل اسے اک حسرت سے تکتا رہا۔

کچھ بھی تھا مگر فاضل کو زین لاشاری ایک اچھا انسان معلوم ہوا تھا اور نوراں کی فکر بھی قدرے کم ہوئی تھی پر بابا کی موت پر وہ پھر سے پست آواز میں کوکنے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Posted On Kitab Nagri

وہ کمرے میں داخل ہوا تو منہا صوفے پر دبک کر بیٹھی فون پر احد کی تصویر دیکھ کر مسکرا رہی تھی جب عباد کے اندر آنے اور دروازہ بند کرنے پر دانستہ سمٹ جاتی فون آف کیے وہیں رکھتی اٹھ کر سونے کے لیے بستر کی جانب مڑی مگر عباد نے اسکی گلابی کلائی جکڑے ایک ہی جھٹکے سے اپنے روبرو دھڑکانے کے لیے لاکھڑا کیا۔

وہ عام حجم سے بڑھ جاتی رت جگے کی غماض آنکھیں عباد کو سلگسا گئیں۔

دل تو چاہا انھیں اتنا دیکھے کہ وہ ان لمسات کے شافی ہونے پر ہر درد سے نکل آئیں، گل مینے کی سچائی کے بعد تو اسے منہا سے اور والہانہ عشق ہو گیا لیکن وہ بہت اداس اور ملال میں ڈوبی لگ رہی تھی۔
"تم میرا سکون ہو منہا، سکون قریب ہی جچتا ہے"

دونوں بازوؤں میں اس ہر احساس سے عاری مومی گڑیا کو بھرتا وہ اک جذب سے بولتا خواہش پر رکا۔

"اور آپ جان کا وبال ہیں سو دور ہی اچھے ہیں"
بنامقابل کے جذبات کی شدت کا لحاظ کیے وہ بنا سوچے بولی مگر اگلے ہی لمحے اپنی اس فضول گوئی پر پشیمان سی عباد کیانی کے چہرے کو اپنے ملائی جیسے ہاتھوں میں بھر گئی۔

"سوری"

اپنی بے لگامی پر وہ فوراً اس حسین انداز سے معذرت کر گئی کہ عباد کے ہونٹوں پر نرم مسکراہٹ اتری، منہا نے مقابل کے بدلتے موڈ اور پر سرور آنکھیں بھانپ کر فوری ہتھیلیاں ہٹائے نظر جھکالی۔

Posted On Kitab Nagri

"بھلے جان کا وبال سہی لیکن آخری سانس تک تمہارا ہی ہوں، مجھے میرے کیے کی زیادہ لمبی سزا مت دینا۔ تمہارے ساتھ بہت سے لمحے امر کرنے کی خواہش رکھتا ہوں۔ اگلے دو تین ہفتے مصروفیت کے باعث تمہیں تنگ بھی نہیں کروں گا، تم اور فاریہ واپس گاؤں چلے جانا۔ کیونکہ یہاں بہت سے کام ہیں۔ میں احد سے اب ایک ہی بار ملوں گا جب یہ الکیشن وغیرہ کا جنجھال تھم چکا ہوگا"

شروع میں وہ جس طرح منہا کے گال سے اپنے لبوں کو مودب سانس کیے بولا تو ساتھ ہی اپنی اتنی دن کی جدائی دے کر منہا کا دل آزرہ کر گیا۔

کیا وہ اسکے بنارہ پائے گی؟ منہا کا دل سراسر انکاری تھا۔

"اور اگر میرا دل نہ لگا وہاں، احد کے ہوتے، دادا کے ہوتے بھی"

یہ شاید شام کا اثر تھا، اتنی رعایت تو وہ دے سکتی تھی کیونکہ ساری دنیا کے سامنے اس شخص نے اسے قبول و منظور کر کے معتبر کیا تھا۔

منہا کے حسرت سے پوچھے سوال پر عباد دھیماسا مسکایا۔

منہا کی ٹھوڑی پر عاجزی سے لب رکھے، وہ اسکی اس خاموش بات ٹال جانے کی ادا پر کلس کر رہ گئی۔

"عباد۔۔۔"

وہ سراسر خفا تھی، ناراضگی آواز میں رچ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"تو میں خوش فہمی پال لوں گا کہ کبخت محبت کی آگ تم تک بھی پہنچ گئی، اتنا قیمتی کرو گی تو جدائی کاٹے کاٹے ختم ہو جائے گا یہ مجرم"

شروع میں وہ جس افیت سے بتا گیا آخر تک وہی افیت کسی ان کہے کرب کاروپ دھار گئی۔
منہا سے بلکل بھی یہ جذباتی طور پر سرزد ہوا کہ وہ اسکی گال پر پیار دے بیٹھی، وہ اسے اپنے لیے ترپتاہر گز نہ بھایا۔

عباد نے آنکھیں زرا دیر کو بلکل ویسے موندیں جیسے وہ اس لمس کو گال سے زبان پر گھلتے اور چکھتے محسوس کر رہا ہو۔

اور وہ اسے کئی لمحے دیکھتی ہی رہ گئی۔

"اسے کیا سمجھوں میں؟"

آنکھیں واکیے وہ منہا کے اداس سے چہرے کو تکتا اسکی ویران آنکھوں میں جھانک کر سوال پیش کیے بولا۔

www.kitabnagri.com

"اک شرارہ۔۔۔۔۔"

منہا اسکے الٹی نسب دھڑکتے دل سے ہتھیلی جوڑے کمال اداس بولی، البتہ مسکرانے سے گریز کیا۔

"اس شرارے سے جل گیا میں تو؟"

وہ بھی کسی عاشق مجاور کی مانند حسرت سے ہی پوچھ بیٹھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنی ایڑیوں پر اٹھ کر عباد کی کشادہ پیشانی پر اپنے نرم ہونٹ رکھ کر چومتی پھر سے عباد کے اس جادو گرنی کے قابو کرتے انداز پر آنکھیں موند لینے پر خفیف سا مسکرا کر روبرو ہوئی۔
"تو ایسے منجمد کرنے میں دیر نہیں لگاؤں گی"

وہ مسکرائی تھی، یونہی سہی، دل کے کہنے پر ہی سہی پر عباد تو تھم کر رہ گیا۔

"منہا مجھے ان نعمتوں سے محروم مت کرنا، یہ بکھرا ہوا شخص تم نے ہی سمیٹا تھا اور تا عمر سیٹھنا ہے۔ مجھے سزا دو لیکن اپنے آپ سے محروم مت کرنا۔ میں سچ کہہ رہا ہوں تمہارے گریز میری جان لے جائیں گے"

تھکن لیے وہ منہا کی خود پر ہر بوجھ سے آزاد آنکھیں جمی پائے اک روانی سے کہتا گیا اور منہا نے اسکے دل کی دھڑکن سے اپنا دل بنا کسی مزاحمت کے ملایا اور اپنی بازوؤں کو عباد کی پشت پر اک تسلی سے سہلانے لگی۔

دونوں کی دھڑکن ایک دوسرے میں صاف صاف منتقل ہوئی، بیچ میں بس وجود کی زرا سی بندش ہی تو تھی، دل تو آن ملے تھے۔

عباد نے اس سے پہلے اپنے دل کو اتنے سکون میں کبھی محسوس نہ کیا۔

"جب بھی دل ملانا ہوا منہا خود ملائے گی، ورنہ تڑپائے گی۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

اپنے کانوں کی اور منہا کے نرم پنکھریوں سے ادا ہوتی سرگوشیاں پر عباد نے اسے بازوؤں میں بھرا تو لگا دلوں نے بھی ایک دوسرے کو تھام لیا۔

پورے وجود میں سنسناتی عباد کے دل کی دھڑکن منہا کی جان لینے کو کافی تھی۔

"تم جب جب دل ملاو گی تو میں انکو جدا ہونے ہی نہ دوں گا۔۔۔۔۔ تم ایسی پیاری ہو مجھے راحت روح" اس بار منہا کو اپنی رہی سہی جان واقعی جسم کو چھوڑتی محسوس ہوئی جب اپنی گردن پر کوئی حاوی ہوتا اپنی بے تابیاں ثبت کرتا گیا۔

"عباد۔۔۔ جان لیں گے کیا"

یوں محسوس ہو رہا تھا وہ یہیں دم توڑ دے گی تبھی گھبرائی سی درخواست کیے منمنائی۔
"لینے دونوں"

وہ بہکا ہوا مزاج اوڑھے خطرناک ہوا۔

"ع۔۔۔۔۔ ب۔۔۔۔۔ ا۔۔۔۔۔ د"

www.kitabnagri.com

اپنے نام کو گلاب کی پتیوں سا بکھیرتا یہ ستم اسے بھی منہا پر رحم کرنے اکسا گیا، وہ رہائی ملتے ہی کتنی دیر عباد کی نرم مگر حق دار سی من مانیوں پر رونے والی ہو گئی، تب بخشا جب منہا کے آنسو ٹپکنے کے قریب آئے۔

Posted On Kitab Nagri

ساتھ لے جائے وہ خود نیم دراز ہوئے لیٹ جاتا خود بھی اپنے پہلو سے اس نازک پری کو اس طرح بسا گیا جیسے وہ اسکی زیست کا کل اثاثہ ہو۔

وہ بہت جلد نیند میں اتر اگر منہا اسے دل کی چاہ کے سبب نیند آنے تک دیکھتی رہنا چاہتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔

www.kitabnagri.com

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

وہ بنا آہٹ ہی آیا تھا، وہ اسکے بیڈ پر لحاف میں دبک کر سوئی بلکل ہی اک گڑیا لگی، اس پر اس آسودہ نگاہ ڈالے وہ فریش ہونے بڑھا، تقریباً بیس منٹ تک نم نم نکھرے خلیے اور سیاہ قمیص شلوار میں لپٹا باہر آیا۔ نظر رہ رہ کر فاریہ تک بھٹکی مگر رخ موڑ کر وہ اپنے جذبات دبائے جائے نماز بچھا کر عشاء کی نماز ادا کرنے لگا۔

اک سکون تھا سراج علی کے چہرے پر، نماز ختم کیے دعائیں فاریہ کی رہی سہی فلاح اور اپنے اور اسکے مشترکہ سکھ مانگے تھے۔

وہ خوشبوؤں میں بساجب جائے نماز رکھے سوئی ہوئی فاریہ تک پہنچا تو ناجانے کس احساس نے اسکی گہری نیند بری طرح توڑی، وہ کسی خوفناک خواب سے ڈر کر نا صرف ہلکی سی چینخی بلکہ سراج کے پاس ہی ٹک کر بیٹھتے ہی اسے کسی ڈری سہمی بچی کی طرح لپٹ گئی۔

سراج نے بازوؤں میں بھرے اسکے کھلے بال سہلائے سرچو ماتو وہ یکدم شانت ہوئی مگر پھر شام سراج کی آخری جملے کی بازگشت شعور میں ابھرنے پر وہ پر حیا چہرہ اٹھا کر سراج کو دیکھنے لگی جسکے بال ابھی بھی نم سے تھے اور داڑھی بھی ٹھنڈی ٹھنڈی تھی جسکا احساس فاریہ کو اسکا چہرہ چھونے پر ہوا۔

پھر وہ جس طرح پاکیزہ پاکیزہ نکھرا ہوا تھا، فاریہ کو اسکے اس روپ کے آگے اپنا آپ سنبھالنا کٹھن لگا۔

Posted On Kitab Nagri

سراج تو اسکی گال پر واقع انگلیوں کے گہرے نشان پر جڑے بھینچ کر رہ گیا، اس ستم پر اسکی آنکھیں برہم تھیں۔

"تو شام کو کیا کہہ رہی تھی تم؟"

اسکی گال پر نرمی سے انگلیاں پھیرتا وہ پراسراری سے دریافت کیے بولا، فاریہ کے دل نے اک بیٹ مس کی۔

"تمہارے سینے سے لگ کر، تمہاری بانہوں کے تنگ گھیرے کو اپنی کمر کے گرد محسوس کرنا،

تمہارے سینے میں چہرہ چھپائے آنکھیں بند کئے

اپنی پوری دنیا تمہاری آغوش تک محدود کر لینے کی

اور ایک لمبی سانس اندر کھینچ کر

تمہاری خوشبو کو اپنی روح،

اپنے جسم کے ہر ایک خلیے میں بھر لینے کی خواہش تا عمر ایسی ہی شدت سے برقرار رہے گی"

بہت مشکل تھا اسکے لیے لفظ تراشنا مگر وہ کر گئی، وہ اسکے پہلو میں اک نڈھال پری کی طرح بکھری پڑی یہ

اظہار سونپ رہی تھی اور وہ ان میٹھے الفاظ کی شیرنی اپنی زبان پر پھیلتی محسوس کرتے سرشار سا مسکرایا۔

"سچ میں؟"

Posted On Kitab Nagri

روح چھو لیتی پر مہکار مسکراہٹ دیتا وہ مسرور ہوا جب فارسیہ نے جی جان سے سر کو اثبات میں ہلاتے ہی اٹھ کر سراج کی گردن میں بازو لپیٹ لیے، وہ بانگی سجیلی سی اب اسکی دیوانی کا روپ دھار چکی تھی۔ اس کے گھٹا سے بال سراج علی کے سینے پر بکھرے تھے، سمیٹ کر زرا اس پر جھکی جوان شرا انگیزیوں پر اب دب سا گیا تھا۔

"تم جب جب اس کمرے میں آئی حفظ ہے وہ دن، تمہاری خوشبو تمہارے راز افشاں کرتی تھی تبھی تو سراج علی تمہارے سر پر سوار رہتا تھا۔ زبردستی رعب کے سنگ"

وہ فارسیہ کے نرم ہونٹوں کو چھوئے آنکھ ونگ کرتا مسکرایا جس پر فارسیہ نے اپنی مخروطی انگلیوں کے لمس اسکے عارضوں پر انگلیوں کے کنارے سہلائے، بہم پہنچائے، وہ پر شوق آنکھیں سراج علی کے چہرے کی ہر جنبش، ہر لکیر اور ہر خوبصورتی جانچتی دلفریب لگیں۔

وہ کسی بھی لمحے کچھ بھی کر سکتی تھی یہ تو سراج جان ہی چکا تھا مگر یوں فارسیہ کے سخن و ربے اختیار اقدام خود سراج کو سٹپٹانے پر اکسا گئے۔

www.kitabnagri.com

اسکا بلش کرتا حسین چہرہ فارسیہ کے لیے جان لیوا تھا۔

"تم نفرت کی طرح محبت میں بھی شدت پسند ہو، گویا یہ کہنا درست ہو گا مسیر: سراج کہ تم اناڑی ہو"

فوری غیر ارادی سے حسین تاثرات چھپاتا وہ چمکارا، مگر فارسیہ دبا دبا مسکرائی۔

"میری چھوڑو، تم اپنی محبت اور چاہ کی شدت بڑھاؤ"

Posted On Kitab Nagri

فارہ کے ذومعنی جملے پر سراج واقعی حیران ہی تورہ گیا۔

"تمہاری طرح، تمہاری جان بھی بے انتہا قیمتی ہے"

وہ اپنے جذبات کا بے انتہا وسیع دائرہ پھیلانے، خوشبو جیسے اظہار سے اس لڑکی کو نوخیز کلی کی طرح مہکا گیا تھا۔

"تم جان بھی لے سکتے ہو، فارہ خوشی خوشی تم پر مرجائے گی۔ لیکن میرے ساتھ تمہیں بھی مرنا ہوگا کیونکہ کسی اور کے لیے اس دنیا میں تو تمہارا سایہ بھی نہ چھوڑوں۔ تم صرف میرے ہو، پورے میرے۔ سارے کے سارے میرے"

اس قدر جذب سے کیا جوابی اظہار، اس مرہ جاہ کی طبعیت نہال کر گیا تھا۔ دونوں کے ہونٹوں کو ایک سی دلکش مسکان سے چھو لیا۔

"چلو پھر سے کہو وہ جو شام کو کہا تھا"

گال لبوں سے چھوئے وہ اب مخموریت سے بولا، فارہ نے مسکرا کر اسکی گال سے ہتھیلی جوڑے، بہت کچھ کہتی ظالم آنکھوں میں جھانکی اور وہیں ٹک کر لمبی سی سانس کھینچی۔

"پہلے بتاؤ مجھے معاف کر دیا یا نہیں"

اس بار وہ قدرے اداس تھی۔

"کر دیا ہے فارہ"

Posted On Kitab Nagri

جذب سے اٹا اقرار سنتے ہی وہ پھر سے سراٹھائے مسکائی۔

"میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں سراج علی"

سراج کی آنکھوں میں جھانک کر وہ اسکو کہتی اک جذبات کا ہلچل مچاتا شور سراج کے اندر طاری کر گئی۔

"اور میں تمہیں، تمہاری اس انوکھی محبت کا خراج پیش کرتا ہوں۔۔۔۔۔ پہلے عاشق بننا پڑتا ہے، پھر

کہیں جا کر محبوب کی مسند ملتی ہے۔۔۔۔۔ آج یہ روایت پوری ہوئی"

بے پناہ چاہت کے سنگ وہ فاریہ کے چہرے کے دل پسند خدو خال کو گہرائی سے محسوس کیے اپنی شدت

پسند محبتوں کے سارے بند باب کھولنے لگا، اور وہ ابھی سے سراج علی کی بے خود نظروں کے خمار کا

مرکز بنے، خود میں سمٹنے لگی۔

اور جس طرح سراج نے اس کے اظہار کا جواب دیا وہ لڑکی اک جگہ تھم ہی تو گئی تھی، گویا جسم میں خون

جامد ہوا۔

وہ اگر کھڑی ہوتی تو لہرا کر گر جاتی مگر ابھی وہ جس پناہ میں تھی یہ پناہ اسے سنبھال گئی۔

وہ گھبرا کر اسکی دسترس سے نکلنے کو مچلی تھی اور اس کا ارادہ بھانپ کر فرار کرنے کو تھی جب اس نے کلائی

تھام کر اسے خود میں سمو یا۔

وہ آنکھیں سختی سے موند لیتی، سانس روک لیتی، دھڑکتے دل کے شور کو لاکھ دباتی ہوئی، اپنے اسیر کر

لیتے حسن کی حدت کے سنگ اس پہاڑ جیسے حوصلہ مند کا امتحان لے رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

پورا وجود اک نئے سے احساس نشاط سے لرزا مگر کمرے میں یکدم موجود روشنی کا گلا کاٹ دینے پر ماحول میں اک نشہ طاری ہوا۔
وہ نشہ جواب نس نس میں گھل جانے کو پچل رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ساری رات ہی زین کچھ اہم فائلز کی ورق گردانی کرتا رہا تھا، چھوٹے سے چھوٹے ثبوت کی اس وقت اسے ضرورت تھی۔

عباد کی بتائی باتیں اسکے شعور میں منڈلا رہی تھیں، رات وہ بمشکل ایک یاد و گھنٹے ہی سو پایا تھا۔
اگلی سرد سی صبح ہر سو پھیل چکی تھی، اندھیرے کو سویرے نے نکل لیا تھا۔

عباد ناشتے کی میز پر سب کو حاضر ہونے کا پیغام پہلے ہی بھیج چکا تھا تبھی سب ہی سنجیدہ چہروں اور الجھے تاثرات کے سنگ ناشتے کی میز پر موجود تھے، ناجیہ نے آنے سے انکار کر دیا تھا اور اپنا ناشتہ بھی کمرے میں منگوایا تھا۔

عباد نے ایک خشمگیں نظر حارث پر ڈالی جو شاید عباد سے نظریں بھی نہ ملا پارہا تھا۔

پھر باری باری سراج، فاریہ اور اپنے ساتھ ہی بیٹھی منہا کو دیکھا اور گہرا سانس بھرے ان سب کو متوجہ کر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"فار یہ اور منہا، تم دونوں گاؤں جا رہی ہو۔ وہاں رہنا اور امید ہے تم دونوں کا یہ سفر اچھا رہے گا۔ ویسے بھی ادا جان اور معظم صاحب بھی اداس ہوں گے اور معراج اور فاطمہ خالا بھی اچانک تم سب کے آنے پر افسردہ ہوں گے"

عباد نے اپنی بات سیدھا سبھاؤ کہہ تو دی مگر وہ خود گواہ تھا کہ نہ منہا کے چہرے پر خوشی تھی نہ فار یہ کے، مگر ایک طرح انکا یہاں سے دور ہونا بہتر تھا تبھی وہ لاکھ اعتراض کے کچھ نہ بولی۔
"جیسا تم کہو"

فار یہ نے فوری جواب دیے سر ہلایا مگر دیکھ وہ سراج کور ہی تھی جو اس ضبط تھام کر مان جاتی حسینہ کے تیوروں پر محفوظ ہو رہا تھا۔

البتہ منہا کا انداز کچھ خاص ایسا ظاہر نہ کر رہا تھا کہ وہ کیا محسوس کر رہی ہے۔

"م۔۔ مجھے معاف کر دیں لالہ۔۔۔ کم از کم میری طرف سے یوں منہ مت موڑیں"

وہ جو سب سے مخاطب ہونے کی نیت رکھتا تھا، اسکی بے اعتنائی پر حارث تاسف کے سنگ کہہ بیٹھا، انداز اخیر زخمی تھا۔

عباد نے ناگواری کے سنگ اس پر نظر ڈالی جو اسے بہت کچھ باور کروا گئی۔

"منہ تو تب بھی نہیں موڑا تھا جب تم جوئے اور شراب کے دلدادہ تھے، ہمیشہ تمہیں سمجھاتا آیا تھا۔ لیکن تم نے سوچا کہ یہ سمجھا رہا ہے ضرور میرا دشمن ہوگا۔ لیکن ایک بات اپنی اس بند عقل میں سمولو

Posted On Kitab Nagri

اچھے سے کہ نصیحت وہی کرتا ہے جو درد مندی رکھتا ہو۔ تم سے توبات کرنا بھی فضول سمجھتا ہوں۔ تمہارے کسی معاملے سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ میرا بچہ ٹھیک ہے لہذا تم جیسے بد بخت سے میں کوئی حساب لینا نہیں چاہتا۔ تمہیں تمہاری سزا وقت خود دے گا"

صاف صاف برہم اور ناراض انداز میں وہ حارث سے مخاطب تو تھا مگر حارث کی نم سی آنکھیں جیسے مسکرائیں، اسے عباد کی مہربان ذات کا ادراک تھا اور وہ ہمیشہ کی طرح اپنے ساتھ زیادتی کرنے والوں کو معاف کرنے والا عباد حشمت کیانی اس بار بھی ویسا ہی کر رہا تھا مگر اب حارث کیانی پر آزمائش تھی۔ فاریہ، سراج اور منہا بھی افسردہ ہوئے، حارث پر جتنا بھی رحم کر لیا جاتا اسکا گناہ کوئی عام نہ تھا۔

"میں خود کو ثابت کروں گا، آپ کو ایک دن مجھ پر مان ہوگا"

کرسی سے اٹھ کھڑا ہوتا وہ مضبوط مگر شکستہ سے انداز میں کہتا سب پر اک نظر ڈالتا وہاں سے چلا گیا۔ کچھ دیر تک منہا اور فاریہ کی روانگی تھی تبھی سراج اور فاریہ کے جاتے ہی منہا بھی خفا سی اٹھ کر جانے لگی تو عباد نے اسکی کلائی جکڑ کر واپس بیٹھایا۔

www.kitabnagri.com

وہ نروٹھی حسینہ سر تا پاد مکتا شعلہ بنی گھورنے لگی۔

"ناراض ہے کوئی؟"

عباد اسکی گال سے بہکتے مسرور انداز میں ہتھیلی کی پشت سہلائے بولا تو وہ فوری اسکا ہاتھ جھٹک گئی۔

"اب میں کوئی ہو گئی"

Posted On Kitab Nagri

یہ لڑکی بھی ناں، عباد کا دل لمحوں میں سکڑا۔

"واللہ تم کتنی ظالم ہو"

عباد کا معصومانہ الزام لگاتا انداز جس پر واقعی منہا کرسی سے اٹھی اور بیٹھے ہوئے عباد تک پہنچے اسکی گردن میں بازو جمائل کیے ساری خفگی بھلائے اداسی میں ڈھل گئی۔

"دور خود بھیج رہے ہیں اور ظالم بھی میں ہوں، پاس رہ کر سزا دینا چاہتی ہوں"

شاید یہ رات کی قربت کا جادو تھا کہ عباد کی سماعت میں یہ عطر اترنا، بنا کسی کے آجانے کا لحاظ کیے وہ منہا کو کمر سے کھینچ کر اس نازک سراپے کو دبوچتا خود بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"عباد۔۔ کیا کر رہے ہیں۔۔۔ عائنہ کافی بنانے گئی ہے۔۔ دیکھ لے گی"

ڈر کے مارے وہ سہمی چڑیا بنی منمنائی، مگر عباد نے اپنا حق پوری قوت سے وصول کیے ہی جان بخشی۔

"مجھے ڈر ہے قریب رہی تو قریب تر کرنے میں دیر نہیں کروں گا، سزا کو پائمال کر ڈالوں گا۔ میں ایسا

نہیں چاہتا۔ مجھے کاٹنے دو اپنی جدائی کو۔۔۔۔ پھر حساب برابر ہی کا ہوگا"

بھاری جذب سے اٹی پر تپش آواز لیے وہ منہا کے دل کی دھڑکن تیز گام کیے اسے آزادی بخشے دو قدم

دور ہوا اور وہ اس شخص کے دوری کے فیصلے پر بہت تڑپنے والی تھی۔

اور ستم کہ سزا کو ختم کر کے اپنی شان میں کمی کرنا بھی ممکن نہ تھا۔

"ہمم۔۔ جیسا آپ کہیں"

Posted On Kitab Nagri

بے دلی سے ہی سہی مگر وہ کہتے ہی وہاں سے چلی گئی، عباد واپس براجمان ہوئے نیوز پیپر کے ساتھ ساتھ عائشہ کی لائی کافی پکڑ کر دھیماسا مسکرائے جائزے میں لگ گیا تھا البتہ عائشہ کا دھیان بھی آج کہیں اور ہی تھا۔

وہ کافی دیے باہر آئی تو حارث کو سیاہ جینز شرٹ اور بھوری جیکٹ پہن کر اجلت کے سنگ باہر کی سمت جاتا دیکھ کر نادانستہ اسکی سمت لپکی مگر وہ اتنی جلدی میں تھا کہ جب تک عائشہ اتنے بڑے پیلس کی راہداری عبور کیے باہر آئی، وہ گاڑی میں بیٹھے پیلس سے نکل چکا تھا۔

عائشہ کا دل مانوسو کھے پتے سالرزاٹھا۔

"انکی حفاظت کرے پلیر اللہ جی"

شدت جذبات سے وہ حارث کے لیے دعا کرتی آفسردہ سی واپس اندر بڑھ گئی۔

جبکہ فاریہ منہ پھلائے اپنے روم میں پہنچ کر وارڈراب کھولے اور پھر پیچ کر مڑی تو سراج کے چوڑے سینے سے بری طرح ٹکرائی، مگر جناب نے ٹکڑے سے ہی فائدہ اٹھائے دونوں بازوؤں میں فاریہ کو سمویا تو وہ اسکے سینے میں چہرہ چھپا گئی۔

"تم سے دور نہیں رہ سکتی ناں۔۔۔۔"

سارا غصہ، صدمے کی شکل اختیار کر گیا۔

بے ساختہ سراج علی شرارت سے مسکرا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا شادی کا یہ مطلب ہوتا بندہ باقی سب کو چھوڑ دے، وہاں داد وہیں تمہاری جنگی صحبت کی تمہیں اشد ضرورت۔۔۔ ماں ہیں جن سے تم سگھڑ بہو کے سلیقے سیکھ سکتی۔ اور معراج نے تو کال کر کر کے سر کھایا ہوا کہ اسکی باجو کب آئے گی۔۔۔ اب تو احد بھی ہے، اس کے ساتھ وقت گزارنا، اسے اٹھانا کہ اپنے بچوں کو سنبھالنے کی ٹرینگ ہو"

تھوڑا سنجیدہ مگر لاڈ میں وہ فاریہ کے ملائم بال سہلائے بولتا بولتا آخری بات پر زور سے اس میں سمٹ جاتی فاریہ کے اس دھڑکاتے عمل پر گہرا مسکرایا۔

"تم کو کیسے بتاؤں میرے لیے میری ساری دنیا تم ہو سراج علی، کل کے بعد سے تو مجھے چین نہیں آئے گا تم سے دور۔۔۔۔۔ اتنے سارے دن تم نہیں ملو گے تو پاگل ہو جاؤں گی"

اپنی بے بسی وہ اب بھی بے باکی سے اس ظالم کو دیکھ کر نہ کہہ سکتی تھی مگر اسکی پناہیں فاریہ کو یہ کہنے کی ہمت دے گئیں۔

"میں آؤں گا وہاں چپکے سے تمہارے پاس پراسس"

سراج نے اسکا بوکھلایا انداز اور وجود کی لرزش پر اسے باہوں میں بھینچ کر قابو پائے کانوں کی اور جھک کر سر گوشی میں کہا۔

"روز۔۔۔؟"

Posted On Kitab Nagri

فار یہ سینے پر سے سراٹھائے حیرت سے چونکی تو سراج نے اس پاگل حسینہ کا نقش نقش اپنی یادداشت پر رواں کر ڈالا۔

"ہر پل، ہ۔۔۔ خوابوں میں کہا ہے یار"

سراج کے مزاق پر فار یہ نے منہ بگھاڑ کر سینے پر مکا جڑا خود بھی رونے والی ہوئی۔

"تم جانتی ہو الیکشن کے بیچ مجھے خود کو دیکھنے کا وقت بھی نہ ملے گا، دوسرا مجھے بھائی کے ہمہ وقت ساتھ رہنا ہے۔ تم میری جان سے بھی قیمتی ہو فار یہ لیکن میں ایسا نہیں چاہوں گا کہ تم زندگی کے دوسرے رنگ دیکھنے سے انکاری ہو جاو۔۔۔ نارمل ہونا ہے جانم، باقی یہ جدائی مزید گہرے ملن پر ختم ہو یہ خواہش رکھتا ہوں۔ آئی مس یو سوچ، فون پر رابطے میں رہوں گا"

نرم چاہ اور انس سے بھرے لفظوں میں وہ فار یہ کے اعتراضات اور اسکی اداسی مٹائے پھر سے گلے لگاتا خود بھی سکون میں اتر ا اور وہ تو جیسے سراج کے لفظوں سے ہی سرشار ہو گئی۔

"ٹھیک ہے میں سمجھ گئی، تم خیال رکھنا اپنا بھی۔ زرا سی بھی فرصت ملی تو تم یا آ جانا یا مجھے بلا

لینا۔۔۔ نارمل نہیں ہو سکتی تمہارے لیے فار یہ، آخری سانس تک تمہارے لیے ایسی ہی پاگل رہوں گی"

جذبات کی شوخ مہر کار کے سنگ وہ اس بار خود آگے بڑھی، وہ سارے خوشبو سے بھرے پل چرائے جو اسکا حق تھے، وہ سارے دلکش لمحے ادھار لے لیے جن پر جی کر اسے سراج علی کی جدائی کا ٹپنی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

منہانے بھی سرسری سا سامان پیک کر وائے عائشہ کے ہاتھ باہر گاڑی تک بھیجوائے خود رک کر آئینے کے سامنے کھڑی وہ شال اوڑھ رہی تھی جب کمرے میں داخل ہوتے عباد کو دیکھتے ہی وہ اسکی جانب رخ موڑ گئی۔

وہ چلتا ہوا اس نیلے دل پسند رنگ میں کسی نو خیز کلی کی مانند مہکتے سراپے تک پہنچا جو سراسر اسکی جدائی سے ملول تھا۔

"اپنا خیال رکھیے گا، سراج بھائی کو پھر سے نہ بھیج دیجئے گا ہمارے پیچھے۔ وہ آپکے ساتھ ہوں تو تسلی رہتی ہے"

فی الحال وہ ادا سی کی کوئی بات نہ دہرانے کا عہد لیتی اپنی نرماہٹ میں لیٹی ہتھیلی عباد کے چہرے سے لگائے پیار اور فکر سے چور ہوئی۔

عباد کب جانے دینا چاہتا تھا، وہ اسکی سانسوں کی وجہ تھی۔
کمر میں بازو جمائل کیے وہ آنکھیں موند کر منہا کی خوشبو سونگھتا واقعی اتنا دیوانہ لگا کہ وہ بھی پھیکا سا مسکرا دی۔

"احد کو پیار دینا میرا، اور کہنا بابا جلد اس سے ملیں گے۔ سراج ساتھ ہے میرے تم فکر مت کرو"
جذب اور محبت سے وہ منہا کی فکریں تو ہٹا گیا مگر اصل مشکل تو منہا کی دوری تھی جو ضروری تھی۔
"کہہ دوں گی اور پیار بھی دے دوں گی"

Posted On Kitab Nagri

بدلے میں وہ بھی اس شخص کی حواسِ جنجھوڑتی مہک محسوس کیے اسکی آنکھوں میں تکتی بولی۔
"اور میرے حصے کا پیار"

اپنے پرکشش سرور آگیں چہرے کے نقوش کی سمت نظر جمائے عباد کو تکتی وہ اس بار کھلے دل سے مسکرا کر خواہش کہتی پری ہی لگی، جسکی جگہ صرف عباد کا دل تھا۔

"تمہارے حصے میں یہ پورا جوان ہے، پیار کیا چیز ہے"
جاتے جاتے ظالم کو اٹکلیلیاں سو جھیں، منہا تو لا جواب سی ہوئی۔
"ہمم۔۔۔ مس کروں گی آپکو"

گال پر پیار دیتی وہ اسکے دامن سے خوشبو باندھ گئی، عباد نے آنکھیں جھپک کر یہ شرف قبول کیا اور منہا کی جبین اپنے نرم ہونٹوں کی مہر سے گرمائی، منہا کا دل پر سکون ہوا۔
"میں تو کروں گا ہی۔۔۔ اب جاو۔۔۔ ڈرائیور منتظر ہے"

نرمی سے گال سہلائے جبین پر الودائی بوسہ سو نپتا وہ اسے جانے کا کہتا مسکرایا تو منہا بھی اک تھکی سی مسکراہٹ کا تبادلہ کرتی عباد پر اک نظر ڈالے باہر نکل گئی۔

وہ لوگ جلد ہی گاؤں کے لیے روانہ ہوئے البتہ زین جو سرور کو اپنی ٹیم کے ساتھ کورٹ پیشی کے لیے لے جانے والا تھا، حارث کی آمد پر اس منحوس کو شیراز اور ٹیم کے سپرد کیے خود حارث کو لیے واپس آفس کی سمت بڑھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"تو یہ تھی میری زندگی کی سیاہ کہانی"

وہ دونوں آمنے سامنے براجمان، ملگجی سی روشنی میں ڈوبے اس آفس میں سپاٹ مگر کہیں اخیر درد دیتے تاثرات میں لپٹے تھے۔

زین نے اک بھر پور نگاہ حارث کیانی کے چہرے پر ڈالی، جہاں درد و الم کے افسانے درج تھے۔
"زیر دست کو اک دن زبردست ہونا ہوتا ہے، اسی طرح سیاہ کو بھی سفیدی متاثر کرتی ہے۔ تم نے وہ کیا جوہر کوئی نہیں کر سکتا۔۔۔ اعتراف۔۔۔ اپنی غلطیوں کا"

حارث کے تاثرات جانچتا وہ نرم مگر سنجیدہ لہجے میں مخاطب تھا، مگر وہ بس جرم کی سزا چاہتا تھا۔
"میں نے جو کیا اسکی سزا مجھے ملنی چاہیے سر، اس لیے آپ مجھے اریسٹ کر لیں"
زندگی سے بیزار مگر کڑک حتمی انداز میں وہ تھوڑا سخت سا بولا، زین کے ماتھے پر شکنیں نمودار ہوئیں۔
"ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن رہائی کی قیمت دے کر تم جا بھی سکتے ہو"

اس بار وہ حیرت سے زین کی بات پر چونکا جہاں بلا کا اطمینان تھا۔
"وہ رہائی کسی کام کی نہیں ہوتی جسکی قیمت ادا کرنی پڑے، میں اپنے ضمیر کے آگے داغ دار ہوں۔ بنا سزا کاٹے اس سے آنکھ نہیں ملا سکتا"

حارث کشمکش میں تھا، زین جانتا تھا اسے اس تھوڑے پاگل سے حارث کیانی کو کیسے سیدھا کرنا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

شیراز کو بلوائے وہ چپ چاپ حارث کیانی کو اریسٹ کرنے کا آرڈر دیتا جاتے جاتے اس کے پلٹ جانے پر مڑا۔

"کیا عمر قید کی سزا ہو جائے گی مجھے؟"

یہ سوال کرتے سے حارث کی آنکھوں میں تاسف تھا۔

"جتنی بھی ہوگی، تمہارے ضمیر والا معاملہ حل ہو جائے گا"

زین اسے مطمئن کیے بھیج تو گیا مگر خود کے ضمیر کے سامنے وہ شاید کبھی بے گناہ نہیں ہو سکتا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے آنکھوں میں ویرانی اتری۔

وہ گھر کے لیے نکل گیا تھا کیونکہ آج اس نے اپنی زندگی کا ایک مشکل فیصلہ لینا تھا۔

دوسری طرف سرور کے جیل سے چھوٹنے کی خبر ناجیہ کو مل چکی تھی اور وہ جو تہس نہس سی اپنے کمرے میں صوفے پر بیٹھی کسی نئے فساد کی تیاری میں تھی، بجتے فون اور اس پر سرور کے نام کو دیکھ کر لہو آنکھوں میں چھلکائے زیر لب کئی خرافات بکنے لگی۔

"ہے ڈارلنگ، تم نے میری عزت بچا کر ایک بار پھر ثابت کیا کہ کتنا پیار کرتی ہو"

مقابل وہ بھی شام اپنے رنگین فارم ہاوس میں الکلیشن کے لیے پر جوش جیلاؤں کے بیچر قص و سرور کی محفل کے ساتھ ساتھ حرام مشروب پیے مسرور سا اٹھ کر ایک طرف آیا تاکہ شور کم ہو مگر ناجیہ کیانی کے چہرے پر اترتی وحشت اور اسکی رگوں کا ابھرنا بتا رہا تھا کہ وہ بہت مشکل سے جبر کیے ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"لنت بھیجتی ہوں تم پر، اب مجھ سے دور رہنا۔ تمہارے اور میرے راستے جدا"

بہت کوشش کی کہ نفرت دبائے مگر ناجیہ جس حال میں تھی، اپنی کدورت چھپانہ سکی مگر مقابل کھنکتے
نجس قہقہے نے گویا ناجیہ کیانی کی روح فنا کی۔

"تم سے دور رہوں۔۔۔ واہ واہ۔۔۔ زرا اپنی ای میل چیک کرنا۔۔۔ وہاں ہم دو کی محبتوں کے بہت
سے ثبوت ارسال کیے ہیں میں نے۔ اگر تم نے مجھ سے اس لہجے میں دوبارہ بات کی ناجیہ تو یہ سارے
عیاشیوں کے ثبوت تمہاری موت بن جائیں گے"

تلملا کر ناجیہ کی سماعت میں صور پھونکے وہ غرا کر کال تو رکھ گیا مگر ناجیہ نے کانپتے ہاتھوں سے میز پر کھلے
لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلائے کچھ آن کیا تھا مگر وہ جو کچھ بھی تھا، ناجیہ کیانی کی شاید واقعی موت تھا۔
تکلیف اور نفرت کی انتہا لیے وہ پشت سا چینی، دل چاہا اپنا آپ ختم کر ڈالے مگر پھر کچھ دیر بعد وہ سنبھل
گئی، لیکن آنکھوں سے ویسے ہی وحشت ٹپکتی گئی۔

"نہیں سرور۔۔۔ اب تمہیں مزید بلیک میل نہیں کرنے دوں گی۔ بہت ڈر ادھمکا کر لوٹ چکے
تم۔۔۔ اب اپنی موت کے لیے تیار رہنا"

انتقامی ہوئے، نفرت کی آگ میں جھلس کر وہ عہد لے رہی تھی جو یقیناً اور سراسر تباہی کا آغاز ہی تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Posted On Kitab Nagri

"نہیں پہننا میرے کو یہ کفن"

ہاتھوں میں بیڈ کی شیٹ سختی سے دبوچے وہ فرحین کے لائے فارمل مگر بہت پیارے سے وائٹ اینڈ پینک جوڑے کو حقارت بھری نظروں سے گھورتے چلائی، ملازمہ خود اسکی دھاڑ پر افسردہ سی فری کو دیکھنے لگی جو مسلسل رات سے اب اگلی شام تک تکلیف کے سنگ خود سے لڑتی نور اں کے قریب آئے بیٹھی۔

"پرنسبز، تم نے کل سے کچھ نہیں کھایا۔ کچھ کھا لو تاکہ مجھے تسلی ہو"

جوڑا واپس ملازمہ کو لے جانے کا اشارہ کرتی فری واقعی اب فکر مند تھی کیونکہ نور اں کے چہرے پر بیٹھی تکلیف اور اسکے وجود پر گریہ وزاری سے ہوتی حدت اسکے نازک وجود کو ہلکان کر چکی تھی۔

"میرے کو کچھ نہیں کھانا، تمہارے اس منحوس فرزند کو زندہ نہیں چھوڑوں گی۔ اس نے م۔۔۔ میرے کو، میرے بابا کو اور یہاں تک میرے بھاکو تکلیف دی، تم نے ایک جانور پال رکھا ہے خالا"

بھلے نور اں کا لہجہ غم زدہ اور آواز ڈوبی تھی مگر فری اسکے خالا کہنے پر ناچاہتے ہوئے مسکرا دی، ہاں مسکراہٹ میں اک تھکن سی تھی۔

"وہ ایسا نہیں ہے پرنسبز، تم پلیز خود پر یہ ظلم مت توڑو۔ ابھی نکاح خوااں آتے ہوں گے۔ یہ جو ہو رہا یہی

تمہارا مقدر ہے۔ زین سے تمہاری جو بھی دشمنی اور تنازعات ہیں وہ ان شاء اللہ حل ہو جائیں گے۔ کیا

میں تمہیں تھوڑا سا تیار کر دوں"

Posted On Kitab Nagri

فری لاکھ اسے سمجھا لیتی مگر اس وقت نور اں کا بس نہ چل رہا تھا کہ اپنی کوئی نس کاٹ لے، بابا اور بھائی کی جان اور شان جیسی نور اں قسمت کے بے رحم وار کے تھپیڑے سے اس نہج پر آن پہنچی تھی، وہ بیزاریت سے نفی میں سر ہلاتی منہ موڑ گئی۔

فری نے اسکے نازک سے چہرے اور وجود کو دیکھا، وہ کم سن تو تھی مگر اسکے سرخ و سفید لہو چھلکاتے روپ اور رنگ سے لگتا تھا وہ ایک پختون فیملی سے ہے، حالانکہ عام طور پر رنگ اتنا شفاف ہونا ناممکن تھا۔

زین لاشاری گھر پہنچا تو غیر محسوس طریقے سے بھی اک سو گواری بھانپ گیا، اسکے ساتھ شیراز اور چند اور دوست تھے اور نکاح خواں۔

فری بھی ملازمہ کی اطلاع پر باہر آئے سب سے سرسری ساملی اور پھر نکاح خواں انکے ساتھ ہی اندر کی جانب بڑھے۔

شیراز اور اسکی بیوی بھی اندر کمرے میں فرحین کے ساتھ ہی گئے۔

نکاح کی قبولیت کرتی نور اں ہر حس سے عاری اپنی عمر بھر کی تکلیف کے اس پرچے پر سر ہلا کر دستخط تو کر گئی مگر اسی لمحے یہ قسم بھی اٹھائی کہ جس شخص کو اسکا حاکم بنایا گیا ہے اسی کی جان لے گی۔

چند آنسو اسکی بے بسی پر ٹوٹ کر عارض پر گرے، فری نے اسے پیار کے سنگ حصار کر ماتا تھا چوما جو صرف نکاح کے جوڑے کا دوپٹہ اوڑھے اجڑی اور سو گوار سی دیکھائی دی۔

Posted On Kitab Nagri

زین لاشاری نے عمر کے اس اکتیسویں سال آخر کار اپنی زندگی کی شریک سفر کو قبول تو کر لیا مگر وہ اچھے سے جانتا تھا یہ سفر جو اس نے چنا ہے، نہ تو محمل ہے نہ پھولوں کی سیج، بلکہ یہ کانٹوں سے بھری خاردار مسافت ہے۔

مہمان کے ساتھ ساتھ نکاح خواں بھی شیراز کے ساتھ ہی رخصت ہوئے اور خود فری نے ملازمہ کو کھانا لے کر کمرے میں بھیجا مگر وہ ایک بار پھر مایوس سی ٹرے اٹھائے باہر آئی تو زین گھر کے عام سے خلیے ٹراؤز شرٹ میں لیٹا آکر خود بھی لاؤنچ میں صوفے پر براجمان فرحین تک پہنچا اور بیٹھا۔ وہ پریشان تھیں۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"اس نے کل سے کچھ نہیں کھایا زین، ایسے تو بیمار ہو جائے گی۔ کیوں تم نے یہ تلخ فیصلہ لے لیا، جانتے ہو اسکے نتائج کتنے بھیانک ہوں گے"

فری کا دل نہایت بے قرار تھا اور تبھی وہ زین کے پر سکون چہرے کو دیکھ کر خفگی چھپانہ سکیں۔
زین نے ملازمہ کو ٹرے وہیں میز پر رکھنے کا اشارہ کیا اور خود فری کا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں لیے جکڑا جیسے انکی ساری فکر ہٹالینا مقصد ہو۔

"میں اسے کھانا کھلائے بنا نہیں جاؤں گا فری، اور آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں کہ یہ ایک تلخ فیصلہ تھا مگر اپنے کئی خسارے بھرنے بھی مقصود تھے۔ اپنی ذات پر دھرے اک بوجھ سے نجات بھی چاہتا تھا، وہ نفرت کرے گی مجھ سے اور میں اسکی نفرت قبول کروں گا۔ اب وہ فاضل گوجا کی امانت ہے میرے پاس۔ چند ہفتوں تک فاضل گوجا کا فیصلہ ہو جائے گا، نوراًں کا معاملہ میں تحمل اور توجہ سے حل کر لوں گا مجھے یقین ہے۔ لیکن مجھے آپکا ساتھ درکار ہے"

تمام خدشات رد کیے وہ اصل اور اہم معاملے پر پہنچا، فری کی فکر ہنوز برقرار تھی۔

"وہ تم سے نفرت کیوں کرتی ہے زین؟"

Posted On Kitab Nagri

انکا زین کسی کے لیے قابل نفرت کیسے ہوا، یہ سوچ سوچ کر فری کا دل کٹ رہا تھا تبھی وہ آس سے پوچھ بیٹھیں۔

"اسکے بابا آخری وقت فاضل گوجا سے ملنے کے تمنائی تھے اور میں نے ستم ڈھائے ایک مرتے ہوئے باپ کو اسکے بچے، بلکہ بے قصور بچے سے ملنے نہ دیا"

اپنا گناہ وہ پوری ایمانداری سے بتا کر فری کے چہرے پر مزید پریشانی پھیلا گیا، خود بھی سینے میں اک ٹیس سی اٹھی تھی۔

"میں نے تمہیں ایسا سنگدل تو نہیں بنایا تھا زین"

فرحین کی آواز کانپی۔

"لیکن میں بن گیا فری، اسے کھانا کھلا کر مجھے جانا ہے واپس۔۔ ممکن ہے دو تین ہفتے گھر نہ آ سکوں۔ وہ آپکے حوالے"

پہلی بات ان کہے کرب سے کہتا وہ سرسری سی اپنی مصروفیت کی تفصیل بتائے کھانے کا کورڈ ٹرے اٹھائے کمرے کی سمت لپکا اور فرحین کتنی ہی دیر آزدگی سے زین کو جاتا دیکھتی رہیں۔

وہ جو سوگ اور روگ میں غرق بیڈ کے ساتھ قالین پر بیٹھی سسکیوں کو گھوٹ گھوٹ کر رو رہی تھی، آہٹ پر اپنا سانس تک روک گئی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کمرے کا دروازہ کھول کر اک نظر اس ماتمی لڑکی پر ڈالے ٹرے لوئنگ ایریا میں دھرے میز پر رکھے اس سے پہلے بیڈ کی جانب آتا، وہ لہو چھلکاتی آنکھیں لیے دھاڑتی ہوئی اٹھی۔

"تجھے کبھی معاف نہیں کرے گی نور ا۔۔۔۔۔ بے حس اغوا کار، میرے بھا کو مجبور کیا ہوگا تبھی وہ تجھ جیسے بیوپاری اور سفاک درندے کو نور ا دینے پر راضی ہوئے۔۔۔۔۔ میں تجھے مار دے گی، جس طرح تو نے میرے بابا کو ترستا اس دنیا سے ج۔۔۔۔۔ جانے پر مجبور کیا، میں بھی تجھے ایسے ہی خالی ہاتھ دنیا سے چلتا کرے گی۔۔۔۔۔ سن لے کان کھول کر"

آنکھوں میں اسکے ہلکورے لیتا درد، نفرت تلے دب کر بھی آویزاں تھا، وہ پھٹ پڑی تھی، اسکے اندر لگی آگ سے زین لاشاری جھلس سا گیا تھا۔

سب سے بڑی بد قسمتی یہی تو تھی کہ اسے بہت غلط وقت پر محبت ہو گئی تھی، نہیں محبت تو بہت عام سا لفظ تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسے تو نور ا سے عشق ہو گیا تھا۔

وہ روتی سسکتی تڑپتی آہیں گھوٹتی لڑکی اس کی جان بھی لے لیتی تو یہ اس کا حق تھا۔

"رو مت نور ا"

اپنی پر اعتماد ہستی جیسے اس لڑکی کے آنسوؤں کے آگے دھندلاہٹ میں اتری، وہ اسے یہ کہتے زرا نہ کانپا کہ اسے یہ آنسو خود ہی تو سونپے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"اور کیا کروں، کاش تم جیسے بد بخت کی جان لے سکتی میں۔۔۔۔۔ چلا جا یہاں سے اور اپنی شکل بھی مت دیکھانا مجھے۔ یہ جو ہمارے بیچ رشتہ جڑا ہے، اس پر بھی دو حرف بھیجتی ہے اور تجھ جیسے سفاک پر بھی" وہ بھیانک حد تک تڑپا سی گئی تھی تبھی وہ بیچ کا فاصلہ طے کرتا نور اں تک پہنچا جو سہم کرد و قدم یوں پیچھے ہٹی کہ یہ اک لمحہ کافی تھا زین لاشاری کی سانس بند کرنے کو۔

"میں نے جو کیا وہ غیر انسانی تھا، لیکن اس وقت میرا وہ عتاب صرف ایک مجرم کے لیے تھا۔ میں یہ بھی جانتا ہوں میری معذرت تمہاری نفرت اور تکلیف کم نہیں کر سکتی لیکن پھر بھی بہت شرمندہ ہوں، اپنے سفاک اور غیر انسانی سلوک پر۔ خود مجھے سچائی جاننے کے بعد سے لگ رہا ہے کہ میرا اللہ مجھ سے ناراض ہے۔ بہت زیادہ ناراض، اس رب کی ناراضگی اتنی شدید ہے کہ مجھے سزا بھی مل گئی۔ اس لڑکی سے محبت ہو گئی جس کا گناہ گار ہوں"

وہ بھاری مگر شکستہ سے لہجے میں اپنی ہاریوں یکدم تسلیم کرے گا یہ تو نور اں کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا، وہ سفاک اور بے رحم شخص شکستہ سا واقعی ایک ایسے سہمے بچے سا تھا جسکی ماں روٹھ کر ہاتھ چھوڑ گئی ہو اور وہ اندھیری رات میں تڑپ تڑپ کر اسے پکار رہا ہو۔

وہ کچھ کہہ نہ سکی، کہنے کو شاید کچھ رہا نہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تو میرے سے محبت کرے گا؟ تجھ جیسا حیوان کرے گا محبت۔۔۔۔۔ لعنت بھیجتی ہوں تیری محبت پر۔ تیرا ب تجھ سے کبھی راضی نہ ہو یہی چاہتی ہے نور اں۔ اور بھاجب رہا ہو کر باہر آئیں گے تو تیرے ساتھ جڑے اس رشتے کو نوچ کر تیرے منہ پر مار کر جاؤں گی اور تب مجھے سکون ملے گا"

زیر خندی اور تضحیک کے سنگ وہ زین پر قیامت ڈھا رہی تھی، پہلے ہی دن وہ اسکے ہاتھ اپنی تڑپ کی ڈور تھما چکا تھا، اور شاید یہی زین لاشاری کی چاہ بھی تھی۔

وہ پھیکا سا مسکرایا تھا، اسکی مسکراہٹ اتنی مکمل اور دلربا تھی کہ نور اں نے چند لمحے توجہ سے دیکھی، پھر نفرت سے دیکھی۔

"اب تم آخری سانس تک زین لاشاری کی ہو، تمہارا سکون اس طرز کا وحشی نہ ہو گا۔ تمہارا سکون اور خوشی میں بنوں گا اور یہ میرا چیلنج ہے تمہیں"

صاف جتاتے انداز میں وہ نور اں کی نیلی آنکھوں میں سرخ ہلکورے لیتے درد کو تسلی سے جانچتے مزید قریب آیا اور اب یوں تھا کہ وہ ایک دوسرے کے بے حد قریب سلگتی نگاہیں گاڑے کھڑے تھے۔

"کھانا کھالو"

بنا کچھ بے وقت کرتے وہ نور اں کا سرد ہاتھ کھینچے اسکی لاکھ مزاحمت کے صوفے تک لایا اور وہ جو خوشخوار سی اس شخص کے یوں ہاتھ پکڑنے پر سلگی تھی، جھپٹ کر اپنے ناخن زین کی گردن میں گھسائے، زیادہ لمبے نہ ہونے کے باوجود زین کو اپنی گردن پر ہوتی جلن اور لہو ٹپکنے سے نمی کا احساس ہو چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ یہ کارنامہ سرانجام دیے صوفے پر بیٹھی سر اٹھائے زین کو ہی کھا جانے والی نظروں سے گھوری جو سائیڈ سے ٹشو باکس سے ٹشو کھینچے گردن پر رکھ کر خون کی بوندیں اس میں جذب کرتا سلگاتے تبسم کے ساتھ ہی اسکے قریب بیٹھا۔

"بہت ظالم ہو تم نوراں، اپنے شوہر کو زخمی کر ڈالا۔۔۔۔"

ٹشو گردن سے الگ کیا تو وہ خون سے تر تھا اور اسکے اس جملے پر نوراں نے بھی تکلیف کے سنگ زین کی گردن دیکھی جہاں اسکی حیوانیت نے پورا ایریا سرخ کر دیا تھا۔
"کھانا شروع کرو"

نظر جھکا کر اپنے زرا زرا ناخن دیکھتی وہ انھیں منہ میں دیے خفگی سے کاٹنے لگی، کچھ دیر تو زین نے یہ سب دیکھا مگر جب برداشت ختم ہوئی تو اسکا ہاتھ جکڑ کر سختی سے حکم دیا۔
"میں یہ سب نہیں کھاتی"

مٹن کڑا ہی کارس مساسا سالن اور دو روغنی نان دیکھ کر وہ منہ بسور گئی، زین نے حیرت سے اسکی متذبذب صورت دیکھی۔

"کیا کھاو گی؟"

سوال نہایت آسان تھا مگر نوراں ہونق بنی زین کو دیکھتی رہی، یہ سچ تھا کہ نوراں کے پیٹ میں بھوک اور پیاس سے شدید درد ہو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کچھ نہیں"

منہ موڑ لیتی وہ قطعیت سے بولی۔

"میں کھلا دوں"

آفر نہایت ناقابل یقین تھی تبھی تو نور اں نے کرنٹ کھائے اس کی جانب دیکھا اور نفرت ابل آئی۔
"تمہارے ہاتھ سے تو یہ زہر ہی لگے گا سب، اس میں بہت مریج لگ رہی مجھے۔ میں مریج نہیں کھاتی"
اپنی بے بسی پر بھی رعب رکھے وہ پردہ ڈالتی اس سے پہلے اٹھتی، زین نے اسکی بازو جکڑ کر واپس بیٹھایا۔
اسکی پلیٹ میں سالن ڈالا اور ساتھ دہی کی دو چمچ اس سالن میں شامل کیں، نان ہاف توڑ کر نور اں کے
ہاتھ میں دیا اور خود اٹھ کر ٹھیک سے صوفے پر آرام دہ انداز سے بیٹھا۔
نور اں نے ناگواری سے اک نظر دیکھا اور پھر اپنے ہاتھ میں، رزق کی بے حرمتی نہ ہوتی تو نان اسی کے
منہ پر مار دیتی مگر وہ ایسا سوچ بھی نہ سکی۔

چپ چاپ نوالا توڑے سالن سے زرا سا چھو اور منہ میں ڈالا، زین اسکے یہ انداز تفصیلی جانچ رہا تھا۔
مریج تو واقعی اسکے لیے نہایت تیز تھی تبھی فوری پانی کی طلب میں گلاس تک پہنچی ہی تھی کہ زین نے
خود گلاس اٹھا کر اسکی سمت بڑھایا۔
دونوں کی نظریں ملیں، اک طرف محبت تھی تو دوسری طرف نفرت۔

Posted On Kitab Nagri

تقریباً آدھے گھنٹے میں نوراں نے آدھانان ختم کیا اور پوری پانی کی بوتل ختم کر گئی، زین دل ہی دل میں مسکراتا ہوا یہی سوچ رہا تھا کہ اس لڑکی کے پاس پیٹ نہیں بلکہ پانی کی ٹینکی ہے۔
کھانا مکمل کرتے ہی وہ اس شخص کی نظروں کے حصار سے نکلتی پھر سے اٹھی مگر اس بار زین اسکی بازو پکڑ کر روکتا خود بھی اٹھا۔

"بار بار مجھے چھونے کی کوشش نہ کرو"

حقارت سے بازو جھٹک کر غرایا گیا۔

"بیوی ہو تم میری وہ بھی شرعی"

زین نے مکمل اطمینان سے اطلاع دی جس پر وہ جل کر خاک ہوئی۔

"چھوڑو مجھے، نہ بیوی ہوں نہ تمہارا کوئی حق ہے میرے پر۔۔۔ اب نکلویں یہاں سے۔۔۔ اگر تم چاہتے

ہو کہ بھائی کی واپسی تک میں زندہ رہوں تو میرے سے دس فٹ دور رہنا۔ ورنہ میری موت کی وجہ صرف

تم ہو گے، جس دن تم نے میرے کو مجبور اور بے بس کرنے کی کوشش کی اسی دن مار دوں گی خود

کو۔۔۔۔"

انگلی ہوا میں لہرا کر وہ اسے اسکی اوقات بتاتی جھٹک کر دور ہوئی، زین نے سرد سی سانس کھینچے کچھ دیر

نوراں کو دیکھا اور باہر نکل گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے جاتے ہی نوراًں نے تیزی سے دروازے تک پہنچے اسے لاک کیا اور خود رنجیدہ سی اپنے ناخنوں کی سمت تکتی روہانسی ہو گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

منہا اور فاریہ کی گاؤں پھر سے آمد، اک نئی خوشی اور اطمینان کا باعث تھی۔
اس بار منہا کی وہاں آمد پہلے سے کہیں درجے خاص ہوئی تھی، وہ سچ میں احد کی ماں، اد اصاحبہ کی جان اور اپنے دادا کا کلیجہ بن کر آئی تھی۔

حویلی میں اسکا اور فاریہ کا استقبال انکے شایان شان ہوا تھا۔
احد کو تو دیکھتے ہی منہا نے اسے دادا سے لے کر اپنے سینے سے لگا لیا، چند آنسو اس ننھے وجود کی جدائی پر بہہ گئے، جنگی صداقت کا گواہ ہر فرد تھا۔

www.kitabnagri.com
معظم صاحب کی آنکھیں اپنی منہا کے اس قدر پیارے مقدر پر آسودہ تھیں، وہ جی اٹھے تھے۔
اد اصاحبہ مکمل دیکھ بھال اور خیال کے باعث اب ویل چئیر کے علاوہ بیسا کھیوں پر چلنے کی کوشش کرنے لگیں تھیں۔

فاریہ نے یہ سارے دن یہاں کی پاکیزہ مٹی کی خوشبو سے ملن اور پر خلوص اپنوں کے پیار کو محسوس کرتے گزارنے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اگلے تین ہفتے ایک طرح سے سے پر سکون گزرے تھے، منہا گاؤں آکر احد، دادا اور ادا صاحبہ کے ساتھ بھلے بہت خوش اور مسکراتی رہی تھی مگر دن میں ایک دو عباد کے میسیجز پڑھ کر وہ اسے شدت سے یاد بھی کرتی رہی تھی، دادا اسے خوش سمجھتے اور ماننے لگے تھے کیونکہ وہ سب کے ساتھ مسکراتی رہی تھی مگر دل اسکا آج بھی رقابت کی تہہ میں لپٹا عباد کے لیے تڑپ رہا تھا، ادا صاحبہ کو خاص یہاں کے ایک نئے حکیم کی دوائیں اور منہا کی پر اپر کروائی ایکس سائز سے وہ کافی بہتر ہو گئیں تھیں، انکے اندر اب اپنے پیروں پر چلنے کی خواہش مزید دم پکڑ چکی تھی۔

احد سے منہا پہلے سے زیادہ اٹیچ ہو چکی تھی، یہ لگ بھگ بیس دن اس نے احد کے ساتھ، اسے پل پل اپنی جان بنتے محسوس کیا تھا، اسے یہی لگتا کہ وہ احد کی سگی ماں ہے، بھلا ماں تو ماں ہوتی ہے۔ وہ کیا چاہتا ہے، کب اسے بھوک لگتی تھی، کب اسے منہا کی ضرورت ہوتی وہ سب سمجھتی تھی۔ خود وہ ننھا بچہ پیدا ہوتے ہی جس لمس کا سب سے زیادہ عادی تھا وہ منہا تھی، وہ منہا کی جان تھا۔ ان سارے دنوں عباد الیکشن میں مصروف رہا تھا تبھی اس نے منہا کو کوئی کال بھی نہ کی، اور وہ اسے کال کر کے تنگ کرنا بھی نہ چاہتا تھا۔

فار یہ یہ دن ادا جان کے ساتھ ساتھ رہنے کے علاوہ معراج کے ساتھ گاؤں گھوم کر گزارتی رہی تھی، معراج نے اپنی باجو اور دید و دونوں کو گاؤں کا چپہ چپہ حفظ کروادیا، فارم ہاؤس کی ہر بھینس تک کا نام رٹوا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

اور پھر ایک دن وہ ادا جان کے پاس رکتی تو دوسرے دن اسکی نیند فاطمہ مہمائی گود میں سر رکھ کر اسی طرز کے سکون سے میسر آتی جو اسے سراج کے آس پاس ملتا تھا۔

فاریہ نے بھی سراج کو کالز کر کے تنگ نہ کیا البتہ وہ اسے روز اپنا خیال رکھنے اور اپنی تصویر بھیجنے کی فرمائش ضرور کیا کرتی، اسے اداسی لاحق تھی، لالہ کے جیل جانے کی خبر اسے یہاں آتے ہی مل گئی تھی۔

مگر وہ جانتی تھی حادثے نے ایک اچھا فیصلہ لیا ہے۔

زین دوبارہ گھر نہ گیا، نور ادا اتنے سارے دنوں تک زین کے نہ آنے پر ایک ہفتہ تو فری کے ساتھ پر سکون طریقے سے رہتی رہی مگر اس شخص کے نہ آنے کا یہ سلسلہ طول پکڑتا گیا تو نور ادا کے دل میں بھی نفرت کی دھول بیٹھ کر فکر کا چراغ روشن ہونے لگا۔

وہ سارا سارا دن فری کے لاکھ منع کرنے کے باوجود کچن گھسی رہتی، ہر وقت کشادہ کمرے اور لان سنوارتی رہتی، کیونکہ وہ اس پنجرے میں بے مقصد رہ کر وہسے ہی مر جاتی۔

فری اسکے لیے ضرورت کی ہر چیز اسے فراہم کر دیتیں، مگر وہ سادگی پسند نور ادا بس دو جوڑے ہی پہنتی رہی، فری کے پوچھنے پر وہ یہی کہتی کہ اسے رنگوں سے اور بہت زیادہ آسائشوں سے الجھن ہے۔

وہ نازک اور بھولی دیہاتن اتنے سے دنوں میں فری کے لیے زین سے زیادہ پیاری ہو گئی تھی، خود فری کلینک سے آکر سارا وقت نور ادا کے ساتھ گزارتی، صبح کا ناشتہ اور پھر شام کی چائے وہ دونوں لان میں

Posted On Kitab Nagri

ٹھٹھرتی شام کے ہالے اترتا دیکھ کر پیتیں، ان سارے دنوں نہ ہی فری نے اس سے زین کا تذکرہ کیا نہ نور اں نے کوئی ذکر چھیڑا۔

بلکہ وہ مطمئن بھی تھی کہ اس شخص کو نہ دیکھنا ہی اسکے حق میں بہتر تھا۔

سرور رہا تو ہو چکا تھا مگر کیس ابھی چل رہا تھا جسکے باوجود اس نے الیکشن میں سفارشی طور پر حصہ تولے لیا مگر وہ بہت کم ووٹ لیے بری طرح ناکام ہوا تھا، ایک بار پھر ایم این اے کی پوسٹ پر عباد حشمت کیانی نمایاں برتری کے ساتھ براجمان ہو چکا تھا۔

ایک تو سرور کو اپنی پہلے ہی الیکشن میں ہار جانے کی تکلیف تھی اوپر سے عباد کی کامیابی پر وہ جو اتنے دن خاموش تھا، اپنی خاموشی توڑنے کا فیصلہ لے چکا تھا۔

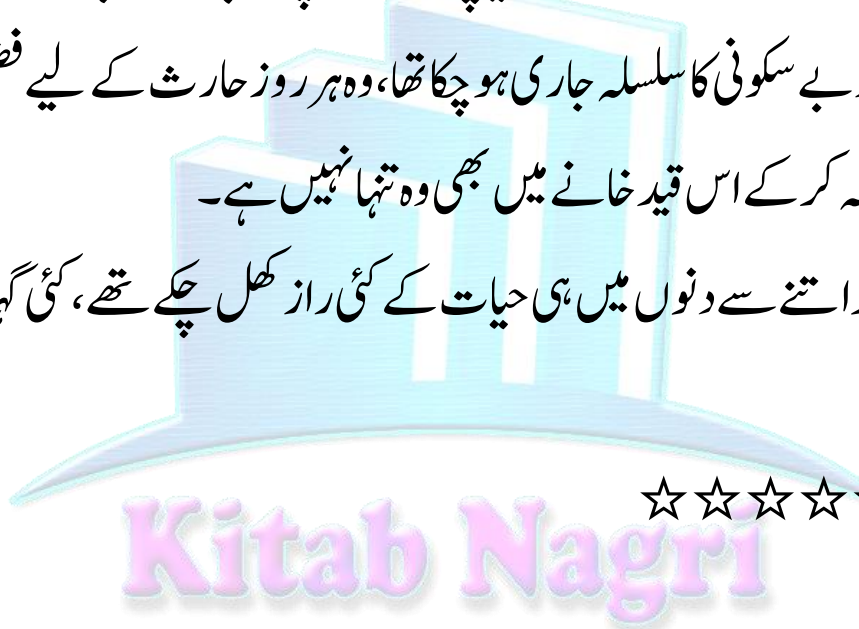
ناجیہ ان سارے دنوں مصالحت آمیز چپ میں رہی، اپنی این جیو اور سوشل سرکل میں مصروف رہی۔ اسے حادث کے فیصلے نے تکلیف دی تھی، دونوں بچے دسترس سے نکل گئے تھے، اپنے کیے گناہ تھے یا شاید لگتا رہا کہ صدمہ کہ وہ فی الحال طوفان سے پہلے والی خاموشی اوڑھے تھی۔

زین لاشاری کے یہ دن بہت مصروف رہے تھے، فاضل گوجا کے کیس کی پہلی سماعت میں ہی زین کے فراہم کیے ثبوت فاضل گوجا کے فیصلے کو طول دیتے رہے، ہر بار عدالت کسی فیصلے سے پہلے رک جاتی۔ کمرہ عدالت سے ہر پیشی کے بعد مزید مہلت پا کر نکلتے وہ رک کر زین لاشاری کی سمت جن مشکور نظروں سے دیکھ کر پلٹا کرتا تھا وہ شاید زین کا آدھا بوجھ اتار گئیں تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

آخری ممکنہ فیصلہ ہو جانے والی پیشی سے پہلے اس نے اپنی بہن سے ایک بار ملنے کی درخواست کی تھی اس نے اور زین نے ایک اور وعدہ لے لیا تھا جسکے لیے وہ جلد اسکی بہن نور اں کو اس سے ملوانے کا فیصلہ بھی لے چکا تھا، ابھی اسکے فرض جاری تھے کیونکہ اب اسکی تمام تر توجہ سرور اور ناجیہ پر تھی دوسرا آج وہ حادث کو بھی ایک ٹاسک سونپنے والا تھا۔

حادث نے یہ سارے دن جیل کی سلاخوں کے پیچھے صرف اپنے رب سے توبہ کر کے کاٹے تھے، اور عائشہ جسکی بے تابی اور بے سکونی کا سلسلہ جاری ہو چکا تھا، وہ ہر روز حادث کے لیے فضل بھائی کے ہاتھ کھانا بھجاتی تھی، یہ کہہ کر کے اس قید خانے میں بھی وہ تنہا نہیں ہے۔ اور شاید حادث کیانی پر اتنے سے دنوں میں ہی حیات کے کئی راز کھل چکے تھے، کئی گہرے راز۔



☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"زین کی کال آئی تھی، میرا بچہ اتنے دن بعد آ رہا۔ اسکے لیے اچھا سا ڈنر ریڈی کرو۔ ناجانے کب اسے اپنی ہوش اور فکر آئے گی، اور ہاں پہلے وہ ڈریس لے کر آو نور اں کے کمرے میں"

فرحین جو مالی بابا کے ساتھ کھڑیں انکے لان کو سنوارنے کو دیکھ رہی تھیں، ملازمہ کے چائے پکڑانے پر اسے مخاطب کیے بولیں، نور اں جو ابھی کچھ دیر سوکراٹھی بالکونی میں آئی تھی، یہ خبر سنتے ہی ناگواری سے پلٹ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

کمرے میں پہنچ کر نوراًں نے گہرا سانس کھینچا اور بیڈ کے کنارے پر ٹکی، دنیا جہاں کی تھکن اسکے شفاف نقوش پر اتری، آخر وہ کیوں آرہا تھا۔

اگر قیدی رکھنا ہی چاہتا ہے تو کم از کم اپنی شکل دیکھا کر اس لڑکی پر مزید ستم تو نہ ڈھائے، وہ پر کٹی چڑیا پھڑپھڑا تو سکتی تھی مگر اڑ نہیں سکتی تھی۔

ابھی اسے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی ان سب سوچوں میں منہمک ہوئے کہ فری دروازے پر ہلکی سی دستک کے سنگ مسکراتی ہوئیں اندر آئیں اور اپنے ہاتھ میں پکڑا کورڈ فرائک لہرا کر اسکی جانب بڑھایا۔ "نہ تو اس میں رنگ ہیں نہ قیمتی زیبائش ہے، یہ بہت سادہ سی تمہاری پسند کی ڈریس بنوائی ہے۔ کم از کم اتنے دن بعد اسے اپنی نوراًں، بیوی لگنی چاہیے۔ انکار نہیں سنوں گی جان۔ اب تم تسلیم کرو کیونکہ زین ہی تمہارا سب کچھ ہے اور یہ گھر تمہاری ملکیت"

فرحین کی نرم سی خواہش اور محبت کے آگے نوراًں ہر گز انکار نہ کر سکی، وہ نازک سا بہت پیارا فرائک کھولا، جسکے بوٹ شپ گلے پر سفید موتیوں کی لڑی کچھ ایسے نسب تھی کہ وہ چمک رہے تھے، ویسے ہی تنگ لمبی بازوؤں اور فرائک کے بہت گھیرے دار دامن پر بھی ویسے ہی سفید موتی جڑھے تھے، چوڑی دار پاجامہ اور ململ کا سلور باریک گوٹے والا دوپٹہ جسکی نزاکت بالکل نوراًں کی ناز کی کودیکھ کر ہی ترتیب دی گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

پیچھے ملازمہ پانی جیسے رنگ کا گھسہ اور نوراں کے لیے نیلے ہی اسکی آنکھوں سے میل کھاتے چھوٹے
چھوٹے سفید اور نیلے نگوں سے مزین ایئر رنگز لائے فری کی جانب لپکی جو اسے وہ بھی نوراں کو دینے کا
اشارہ کر گئیں۔

ملازمہ نے جوتے بیڈ کے ساتھ رکھے جبکہ ایئر رنگز سنگار میز پر دھیان سے دھرے اور خود واپس چلی
گئی۔

نوراں متذبذب سی تھی، بھلا جس سے نفرت ہوا سکے لیے کون سجا کرتا ہے۔

"آپ سب جانتے ہوئے بھی مجھے اس سنگدل کے لیے تیار ہونے کا کہہ رہی ہیں"

ان سارے دنوں میں نوراں کا لہجہ بھی قدرے بدل گیا تھا، اور یہ بھی فری کا کمال تھا۔

نوراں اس بے حسی پر شکوہ کیے بنانہ رہ سکی مگر فری مسکرا کر اپنی ہتھیلی اسکی گال سے جوڑ گئیں۔

"اسکے لیے نہیں لیکن کم از کم اپنے لیے تو تم سجا کرو، سہاگن ہو۔ خدا نخواستہ تم دو کے بیچ کی خلش تا عمر

تھوڑی رہے گی میری جان۔ تم یہ بات سمجھ لو اچھے سے کہ وہ جیسا بھی ہے تمہارا شوہر ہے، اسکا تم پر

بہت حق ہے جسکو نبھانے کا حکم خداوندی ہے۔ اس نے جو ستم کیا تھا تم پر اور تمہارے بابا پر، وہ اسکی

تلافی ضرور کرے گا"

نرم، مدلل اور پیارے جواز کے سنگ فرحین اسے سمجھا کر نثار نگاہ سرتاپا اس بو جھل پری پر ڈالے کمرے

سے نکل گئیں مگر وہ وہیں بے دلی سے وہ پیارا جوڑا رکھے بیٹھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ سارے بے رحم جھگڑے وہ خود ہی حل کرنے کے حق میں نہ تھی کیونکہ جو ظلم نوراں کے ساتھ ہوا تھا وہ اسے اپنے آپ سے بہت پہلے ہی بیزار کر چکا تھا، اور وہ اپنی سچائی ناچاہتے ہوئے بھی زین لاشاری کے سامنے کھولنے نہ کھولنے کی متذبذب کیفیت میں تھی۔

"میں تم سے ہمیشہ نفرت کروں گی سنگدل انسان، بابا کی پتھرائی آنکھوں سے وعدہ کیا تھا۔ کیسے توڑ دوں۔ ہر گز نہیں۔ تمہیں مجھ سے محبت ہے جانتی ہوں تبھی تم مڑ کر نہیں آئے لیکن یہ محبت ہی تمہاری سزا ہے۔ نوراں صرف اپنے بھائی بہن ہے اور کسی کی کچھ نہیں لگتی نہ ہی میں اس رشتے کو اپنے زخمی وجود کے لیے مناسب سمجھتی ہوں"

کڑواہٹ بھرے دل کے سنگ وہ ابھی بھی پتھر کی طرح تھی، پہاڑ کی مانند اپنے فیصلے پر جمی تھی۔ مگر ایسا ممکن نہ تھا، کیونکہ وہ خود بھی کہیں دل سے زین لاشاری کے آنے کی منتظر ہو چکی تھی، آخر ایسا کیا تھا نوراں کا راز جو اسے درد میں جھونک رہا تھا؟

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

☆☆☆☆☆☆☆☆

"مما کی جان، ہش رہا"

Posted On Kitab Nagri

ناشتے کے بعد وہ احد کو سلانے آئی تو خود بھی سو گئی، اور جب آنکھ کھلی تو اپنے پہلو میں لیٹے اکیلے کھیل کر مسکراتے احد کو دیکھتی وہ مندی مندی آنکھوں سے ہی مسکرا کر احد پر جھکے اسکی گال چومے لاڈ سے بولی اور احد صاحبِ ثواب ٹانگیں بھی اٹھا اٹھا کر اٹھنے کی کوشش میں حسین مسکائے۔

"بابا کتنے گندے ہیں احد کے، اتنے سارے دن ہو گئے نہ کال کی نہ آئے۔ ماما اور احد بالکل نہیں بولیں گے"

پیار یکدم اداسی بنا تھا، اب تو الیکشن بھی ختم ہو گئے تھے مگر تب بھی اس نے نہ کال کی نہ خبر لی جس پر منہا اداس تھی، یہ جانے بنا کہ وہ تو ایک گھنٹے سے حویلی پہنچا ہے اور ادا جان کے ساتھ ہی ہے۔

سراج کو اس نے وہیں پیلس رکنے کا ہی کہا تھا اور خود وہ سب کو لینے پہنچ آیا تھا، ادا جان سے اسے اطلاع ملی تھی کہ دونوں سو رہے تبھی وہ ادا جان اور معظم صاحب ہی کے پاس تھا۔

احد کی قلقاریاں اتنی آسودہ تھیں کہ منہا ساری اداسی بھولے اسکا پیارا موہنا چہرہ چومتی اسکے ماتھے پر جھکے پیار دیتی رہی اور وہ منہا کے ایک ایک پیار پر پہلے سے زیادہ کھل کر مسکراتا۔

"میں دیکھتا ہوں دونوں کو، دونوں سے ملنے کو بے تاب ہوں۔ امید ہے دونوں کو میرا سر پر اتر اچھا لگے" گاؤں والے لوگ عباد کی آمد کا سنتے ہی مبارک باد دینے آئے تھے اور ان سے فارغ ہوتے ہوئے وہ جس بیقراری سے کہتا اٹھا یہ معظم صاحب اور ادا صاحبہ دونوں کے لیے باعث سکون تھا۔

Posted On Kitab Nagri

منہا، احد کو ارد گرد تکیے رکھ کر سیو کرتی خود اٹھ کر شاید فریش ہونے گئی تھی جب عباد بنا آہٹ کیے کمرے کے دروازے کا ناب گما کر اندر آیا۔

گرے شرٹ پر بلیک جرسی اور بلیک جینز پہنے وہ پیارا اور جاذب لگ رہا تھا مگر نظریں تو تب مہکیں جب احد اپنی ہی دھن میں اپنے ہاتھوں پیروں سے کھیلتا بصارت کا رزق بنا۔

وہ مضبوط اعصاب کا مالک بھی آنکھوں میں نمی بھر لایا، چلتے ہوئے اس تک پہنچا اور ایک طرف کا تکیہ ہٹائے احتیاط سے احد کو اٹھا کر اپنے سینے سے لگا گیا۔

"بابا کی جان۔۔۔۔۔ میرا احد۔۔۔۔۔"

چلتے بلکتے سینے کو آج کامل ٹھنڈک ملی تھی، کئی پیار بھرے لمس احد کو سونپے وہ اسے اپنے وجود کی گرمائش میں لیے کتنی ہی دیر اس ننھے وجود کو محسوس کرتا رہا۔

وہ جو اپنے دھیان میں ہی بنا دوپٹے کے ہی سادہ سے کھلے کرتے اور شلوار میں راعنائیاں بکھیرتی بال رول کیے باہر نکلی تو اس شخص کو دیکھ کر وہیں تھم گئی جواب احد کو واپس بیڈ پر لٹائے اسکے ننھے ہاتھ کی گرفت میں اپنی انگلی دیے مسکار ہاتھا۔

"آپ کہاں سے آگئے۔۔۔"

اپنی حیرت ظاہر کرتی وہ متعجب ہوئے بولی تو عباد نے نگاہ اٹھا کر اس پر بہار سراپے کو سرتاپیر آنکھوں کا مرکز بنایا، اپنے دوپٹے کی غیر موجودگی محسوس کرتے وہ متلاشی نظروں سے ادھر ادھر دیکھتی شاید

Posted On Kitab Nagri

گھبراہٹ چھپانے میں ناکام تھی تبھی عباد اپنی جگہ سے اٹھ کر ایک ہی لمحے میں منہا تک پہنچا، اسکی کمر میں بازو حائل کیے بنا مہلت دیے اس مر مر میں سراپے کو اپنی سمت کھینچا کہ وہ اس اچانک افتاد پر بوکھلا کر اسکے سینے پر ہاتھ رکھے موہوم فاصلہ بنائے رہ گئی، وہ اپنے آپ کو لاکھ روکتی مگر اسکی آنکھیں عباد حشمت کیانی کو دیکھنے کی طلب گار جھکنے سے منکر ہوئیں۔

"احد اور تم سے فراغت ملتے ہی ملنے چلا آیا، ہر لمحہ تمہیں یاد کیا منہا۔۔۔"

وہ جیسے اپنی کیفیت بتاتے ہوئے تھکن زدہ ہوا مگر منہا کیسے مان لیتی کہ یاد کیا تبھی نزو ٹھہری رہی، منہ موڑ لیتی تو کبھی نظر جھکا لیتی۔

"ہر روز کا ایک میسج بس، جس میں بس سب کی خیریت مطلوب تھی عباد حشمت کیانی کو۔ کال کیوں نہیں کی؟"

منہا لاکھ خفگی چھپا لیتی مگر ایسا ممکن نہ تھا، گریبان جکڑ کر وہ درشتی سے استفہامیہ ہوئی۔
"کیونکہ تم سے دور رہ کر صرف تمہاری آواز پر صبر کرنا میرے لیے بہت مشکل تھا، سب خبر تھی مجھے تمہاری۔ تم نے جس طرح احد کے بعد ادا جان کو زندگی کے رنگ لوٹائے، مقروض کر دیا مجھے۔ منہا تم لمحہ بہ لمحہ میرے لیے مقدس اور انمول ہو رہی ہو"

جدائی کی تلافی کرتا اک بے قرار حق دار لمس پیشانی پر پوری شدت سے سوئے، مقابل کی پوری جذباتیت گہرائی سے محسوس کیے وہ اسے اپنی بازوؤں میں سموئے مشکور ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

منہا کو خود محسوس ہوا جیسے یہ شخص سینے لگا کر سارے شکوے دھو گیا ہو، اس انسان کے وجود کی خوشبو، یہ شدت، یہ والہانہ جذب منہا کا رشک ہی تو تھا مگر یہ ساری شدت ایک پل میں منہا کے لیے ثانوی ہونے لگی تو وہ اسے خود سے پرے کیے رو برو ہوئی، اسکے اتنے کم پر گریز برت لینے نے عباد کو فکر سے نوازا تھا۔

وہ جاننا چاہتا تھا کہ معافی ابھی بھی قبول نہیں ہوئی تھی شاید۔

"لیکن احد کی حقیقی ماں اور آپ کی گل مینے ایک سچ ہے، ان پر بھی تو ایسے ہی شدت اور محبت لٹائی ہوگی۔ بلکہ اس سے بڑھ کر۔ ابھی میرے لیے آپکے بڑے وجود کو ماننا کٹھن ہے، ابھی بھی مجھ سے زیادہ کی توقع مت رکھیے گا"

وہ جانتی تھی وہ اگر لوٹا ہے تو امیدیں باندھ کر لوٹا ہے اور وہ کتنی سنگدل تھی کہ بنا ہچکچائے عباد کی امید توڑ گئی تھی۔

"احد کی ماں تم ہو منہا، میرے نزدیک اب سے اسکی حقیقی ماں بھی منہا ہے۔۔۔ تمہارا لمس، تمہاری حفاظت اور تمہاری خوشبو احد کی زندگی بنی، اس ننھے وجود سے مجھے گل مینے کی نہیں، تمہاری مہک آتی ہے۔ میں زیادہ کی توقع کر بھی نہیں رہا لیکن کم از کم مجھے تھوڑا حق تو دو خود پر"

وہ اس رخ مہتاب کے ہر خدو خال پر اپنے ہونٹوں کے لمس بکھیرنے کی خواہش میں اسکی پیشانی سے ماتھا جوڑے آنکھیں موند گیا، دونوں نے ایک سی سرد سانس کھینچی اور مقصد بھی دل کا غبار کم کرنا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تھوڑے حق میں کیا کیا شامل ہوگا؟"

منہا اسکے حصار لینے پر زرا فاصلہ بنائے زرا سہم کر بولی، عباد نے اسکے ماتھے پر لبوں کی نرم مہر ثبت کی اور مبہم مسکرایا۔

"تمہیں ہر وقت دیکھنا، چاہنا اور محسوس کرنا۔۔ تم خود بھی میری سمت آؤ، اپنی رضا اور خوشی سے۔ جدائی ٹھہراو لے تو آئی ہے میرے شدید جذبات کے سمندر میں لیکن تم ہو ہی ایسی کہ مجھ جیسے مضبوط کو بھی گھائل کر دیتی ہو، مائل کر لیتی ہو"

یہ مضبوط حصار تنگ ہوا تو منہا کو لگا جان لبوں پر آگئی ہو، اور کسی نے چپکے سے جان اچک لی اور وہ دم سادھے رحم طلب ہوتی روہا نسی ہونے لگی۔

پل پل وہ اپنے جنون کی جھلک دیکھتا دیکھتا ہوش میں آئے تھما تو منہا کی آنکھوں میں اتنی دیوانگی پر جمع ہوتی نمی پر ملال میں اتر۔

اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرے دونوں آنکھیں چومیں، آنسو چن لیے۔

"مجھے تم سے دور سکون نہیں ملا، پل پل تڑپ کر کائے جدائی کے یہ دن۔۔۔۔ میرے ساتھ چلو واپس، بس اور ہمت نہیں ہے"

Posted On Kitab Nagri

وہ اتنا بڑا آدمی، منہا کی محبت میں کسی بے صبرے بچے کی طرح اڑا تھا، تھکن اور ملال نے اسے پہروں بے قرار کیا تھا، منہا اسکے جذبات سے بخوبی واقف تھی مگر یہ جگہ درست نہ تھی کہ وہ عباد حشمت کیانی کی جنوں خیزیاں سہہ پاتی۔

"آپ کی جیت مبارک ہو آپکو، بنا کسی دھنگے فساد کے یہ خونخوار الیکشن تو تھم گئے مگر فکر ہے مجھے آپکی، اور یہ جو آپ سراج بھائی کے بنا کہیں بھی چلے جاتے، کسی دن جان پر آنچ آئی تو منہا اور احد کا کیا ہوگا" بہت پیار سے وہ عباد کے اپنے چہرے سے جڑے ہاتھ ہٹا کر اسکے سینے پر سر رکھے مدھم سا سانس لیتی بولی اور عباد نے دھیمسا مسکرا کر منہا کے بات ٹالنے پر اسکی اور جھک کر دیکھا اور پھر بیڈ کی جانب کھیلتے احد کو۔

"کیوں وہ نہیں کہتی جو میری تسکین ہے، میری حسرت ہے"

نرم حصار بنانا وہ اسکی سماعت میں جان لیو اسرگوشیاں کرتا پھر سے زخمی ہوا۔

"آپ پہاڑ ہیں، یوں ریزہ ریزہ مت ہوں میرے لیے"

سراٹھا کر تجویز دی گئی، دونوں کی آنکھیں مضطرب سی ملیں، وہ عباد کو مضبوط پہاڑ جیسا تو کہہ رہی تھی جو درست بھی تھا مگر وہ منہا کے لیے کب پہاڑ تھا، وہ توریت کا ٹیلا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"پہاڑ بھی وہ جو بے بس ہے، اپنی مرضی سے گر بھی نہیں سکتا، ہل بھی نہیں سکتا۔ جما ہوا ہے حوصلے سے بس اس لیے کہ پہاڑ جو ہے، کبھی اس بے جان کے قریں بہتے دریا کا روپ نہیں دھارو گی، کیا میں بے بس یو نہی پیاسا ہوں گا"

ہاتھ بڑھا کر منہا کی بے داغ گال پر پھیرتا وہ واقعی اسکے لیے بہت بیقرار تھا۔
منہا کیا کرتی، کوئی پردہ حائل تھا جو اسے ہر بار روک رہا تھا۔

"آپ کو میری حسرت زیب نہیں دیتی عباد، میں تو بہت حقیر سی ہوں"
بہت من تھا وہ آج جدائی کی تلانی میں اس شخص کو اظہارِ سوئے پر وہ یہ نہیں کر سکتی تھی، وہی جل تھل تھا تو برسنا اسی پر چلتا تھا۔

"میج میں آپ لکھتے تھے آپ ٹھیک ہیں، جھوٹ بولتے رہے"
پھر سے عباد کو ٹالتی وہ اسکا ہاتھ پکڑے اسے روبرو کیے اسکی بھاری ہوتی آنکھوں کے بارے دل جلا
استفسار کر رہی تھی اور وہ اس سے زیادہ دل جلا مسکرایا۔
www.kitabnagri.com

"سوچا تھا طبیب کو روبرو حال دل کہوں گا اور وہ مرہم دے گی"
اپنی ڈھیلی سی شرٹ کی پشت سے جڑے عباد کے ہاتھ کی سہلائی جنبیش اور وہیں دل سے کچھ ہی فاصلے پر
دھڑکتے دل کی صدا دونوں منہا کے لیے بہت کٹھن تھا، سہنا اور ہمت برقرار رکھنا۔

"احد کیا کہے گا، بابا نے انور کر دیا نئی ماں ملتے ہی"

Posted On Kitab Nagri

اس بار وہ تھکا سا مسکرا کر ایڑیوں کے بل اٹھتی عباد کی گرم پیشانی چومے خفا سا مسکائی اور عباد نے بدلا چکاتے منہا کی جبین چومی۔

دونوں طرف ایک سا سکون تھا۔

"نئی پرانی کا ذکر آج کیا ہے، دوبارہ نہیں۔۔۔۔۔ اسکی ماں صرف تم ہو"

محبت سے بھرے شافی لمس جب جان لیوا ہوئے تو منہا کے بے کل ہوتی دھڑکن پر رحم کھائے وہ اسے خود میں شدت سے سمو گیا، جیسے وہ نہ ملتی تو دیوانہ جان دے بیٹھتا۔

"کیا کروں میں آپکا عباد"

وہ کراہ اٹھی، جب نجات ملی تو ان نازک بھیگی گلاب پنکھریوں پر شکوہ مچلا۔
آنکھیں بھی ستم پر نم تھیں۔

"مجھے دل میں رکھ لو راحتِ روح، ورنہ کچھ ہو جا۔۔۔۔۔"

وہ درد میں لپٹا یہ ستم ڈھا ہی نہ سکا، منہا کی ہتھیلی عباد کے ہونٹوں پر آکر اسے خاموش کروا چکی تھی۔

"فضول بولے تو جان نکال دوں گی آپکی"

دھمکاتی ہوئی وہ اور جان لیوا تھی مگر اس وقت بے وقت کچھ سرزد ہونے کے خدشے کے باعث وہ جبرا بس مسکرا نے پراکتفا کر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

دونوں مبہم سا مسکراتے احد کی جانب لپکے اور اب دونوں کی تمام تر توجہ احد عباد کیانی کی جانب تھی جو کبھی گردن موڑ کر منہا کے پیارے بو سے محسوس کیے کھکھلارہا تھا تو کبھی عباد کی مونچھوں سے ہوتی گد گدی اور چبھن پر منہ بنارہا تھا۔ مگر سب بہت مکمل تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"باجو نہ جائیں ناں، میرا دل لگے گا نہیں۔ اب تو فارم ہاوس کی بھینیس بھی آپکو مس کریں گی۔ میرے ساتھ کرکٹ کون کھیلے گا"

جب سے فاریہ کی واپسی کا سنا تھا تب سے معراج نے اسکے دوپٹے کا پلو پکڑے بیٹنا ڈال رکھا تھا اور پاس ہی دوپٹہ منہ پر رکھ کر ہنسی دباتیں فاطمہ اس ڈرامے کے پوز دیکھ دیکھ محظوظ ہو رہیں تھیں البتہ فاریہ کو تو واقعی معراج کی رونی صورت پر ترس آ رہا تھا۔

"میرے چاند جیسے بھائی، باجو تو اب آتی رہے گی۔ تمہارے بھیا سے مزید کچھ دن نہ ملی تو مجھے شکل بھول جانی اس کھڑوس کمانڈر کی، ویسے ہے ایک نمبر کا بے فیض۔۔۔۔۔ سوری فاطمہ امی لیکن کوئی اپنی نئی نویلی دلہن کو اکیلے ہنی مون پر بھیجتا ہے کیا"

خود فاریہ اتنے دن یہاں رہ کر اپنے مخصوص خول سے باہر نکل چکی تھی، معراج صاحب اب کھسیانی مسکراہٹ دبائے اماں اور باجو کے آنکھوں کے اشارے دیکھ کر مشکوک منہ بنارہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اکیلی کدھر تھیں آپ، میں تھا، اماں تھیں۔ بڑی اماں تھیں، احد تھا، معظم دادا تھے۔۔۔ بھینسیں تھیں، گاؤں کی بکریاں بکرے اور یاد ہے مینڈک بھی جو سارا دن کھیت میں پھدکتے تھے۔ پھر چھپکلیاں اور بلیاں بھی تو ہیں"

اپنی انگلیوں پر موصوف گناتے نہ صرف خود ہنسے بلکہ اب فاطمہ اور فاریہ بھی کتنی ہی دیر ہنستے رہے، فاریہ نے اس کے بال بکھیرے سر پر لاڈ سے چپت لگائی۔

"تم اتنے سارے دنوں میں میرے لیے بھائی سے بڑھ کر ہو گئے ہو جو ننیر، یہاں آتے وقت مجھے لگتا تھا سراج علی کے بنا میرا تو ایک لمحہ نہ کٹے گا۔ مگر زندگی کے اتنے سارے رنگ دیکھ کر اب سمجھ آئی کہ سراج نے مجھے یہاں کیوں اکیلے بھیجا"

شفقت اور نثار نظروں سے وہ معراج کو کہتی یکدم فاطمہ امی کی طرف دیکھنے لگی جو اتنے سارے دن سراج علی کی خوشبو، فاریہ سے آتی محسوس کیے اک الگ ہی سرشاری میں تھیں۔

"لالہ بہت چالاک اور ہوشیار ہیں، مگر ولایا ہے انہوں نے آپ جیسی چڑیل کو"

معصومیت لیے منہ بناتا وہ کہہ کر اس سے پہلے فاریہ کے ہاتھ سے پٹتا، دم دبا کر ہنستا ہوا مینڈک ہی کی طرح پھدک کر باہر بھاگا اور فاریہ اٹھ کر اب بیڈ پر چڑھے سیدھی فاطمہ صاحبہ کے سینے لگی ساتھ جا لیٹی۔

"تم دونوں آتے رہنا، اب میرا اور معراج کا تم دو کے بنادل نہیں لگتا"

Posted On Kitab Nagri

پیار سے فار یہ کے بال سہلائے وہ مان سے بولیں تو فار یہ انکا وہی سر کے بال سہلاتا ہاتھ تھامے اٹھ بیٹھی۔
"آپ کو سچ بتاؤں فاطمہ ممّا، یہ اتنے سارے دن کبھی گزارنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی سراج علی سے
دور مگر آپ کی محبت، آپ کی خوشبو، آپ کی ممتا اور اس گھر میں پھیلی سراج علی کے عکس کی چھاپ نے مجھے اس
ستم گر کی کمی محسوس ہی نہیں ہونے دی، ہم آتے رہیں گے۔ آپ سراج سے زیادہ میری ممّا ہیں"
وہ بدل گئی تھی، اب وہ بول بھی سراج کے لہجے اور دیکھائی بھی سراج کے رنگ میں رہی تھی۔
فاطمہ نے یلکھت اسکی پیشانی آسودگی سے چومی۔

"مصرف تھا وہ، الیکشن کے سو جھیلے تھے۔ پولنگ سٹیشن کے قیام سے لے کر آخری ووٹ کے اندراج
تک، پھر وہ ہمہ وقت خود عباد کے ساتھ رہا ہوگا، جب وہ عباد کا سوچتا ہے تو اس لمحے کوئی اور اسکی سوچ
کے حصار میں نہیں آپاتا۔ تم جانتی ہو فار یہ، اس دوستی اور فرض کو نبھانے کے لیے وہ مجھ سے اور معراج
سے بھی دور رہتا ہے، اس لیے تاکہ اپنی حفاظت پر آنچ نہ آنے دے، کبھی اگر وہ تمہیں ایسی جدائی دے
جائے تو سمجھنا اسے کہ یہ سراج علی کی زندگی کا چابسا حصہ ہے"
www.kitabnagri.com
نجانے کیوں مگر فاطمہ صاحبہ یہ بتاتے اداس تھیں، فار یہ نے بھی مسکرا کر انکی فکر جانچی اور پھر سے انکی
بازوؤں کے حصار میں دبک گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپکا لاڈلہ جانتا ہے فاریہ کے شکوے کیسے دور کرنے، آپ بے فکر رہیں۔ اس وجہ سے کبھی شکایت نہیں کروں گی کیونکہ بچپن سے اسے عباد کے لیے دھڑکتا دیکھتی آئی ہوں۔ وہ عباد کے ساتھ سانس لیتا ہے، لیکن اسکا دل فاریہ کے ساتھ دھڑکتا ہے۔ اور یہی میرے لیے شرف ہے"

یہ توجو گن ہی بن گئی تھی، پور پور چاہت کا روپ دھار لیتی جو گن، جسے عشق کا جوگ لگا تھا۔ وہ اک ٹرانس میں کہتی گئی اور فاطمہ نے چپکے سے اپنے سراج علی کی اس دھڑکن کا صدقہ اتارا۔ وہ ابھی اور لاڈ لیتی مگر اسکے ساتھ والے کمرے میں بجتے فون نے توجہ منتشر کی۔

"لیس، یاد آگئی آپکے لاڈلے کو میری"

آفت خیز خندہ پیشانی سے چہک کر وہ بیڈ سے اترتی باہر لپکی تو فاطمہ بھی مسکرا کر اٹھیں اور باورچی خانے کی جانب بڑھیں جبکہ فاریہ نے کال پر سراج علی کا نام دیکھتے ہی بیتابی سے کال پک کی۔

وہ اس وقت میٹنگ روم میں کچھ پارٹی لیڈرز کے ساتھ میٹنگ ختم کیے اب مین آفس کی جانب آرہا تھا، کال لگتے ہی محترمہ نے ان سانسوں کی صدا غبت سے سنی۔

"عباد بھائی آئے ہیں وہاں، انکے ساتھ واپس آجانا۔ جدائی ختم ہو ہی گئی فائنلی"

بارعب اور پروقار سراپا آفس روم انٹرہوتے ہی صوفے پر براجمان ہوئے پرسکون ہو کر اطلاع کر رہا تھا مگر وہ بیڈ پر اوندھی لیٹی ستم گر کوستانے کے موڈ میں تھی۔

"اور اگر میں کہوں کے مجھے یہاں تم سے دور رہنے کی عادت ہو گئی ہے پھر؟"

Posted On Kitab Nagri

شرارت اور متبسم چہرہ سراسر آفت تھا مگر اسکے سوال پر سراج سنجیدہ ہوا۔
دل دھڑک سا گیا۔

"تو جان لے لوں گا تمہاری"

دانت پیس کر کلستا جواب فاریہ کو سرشار کر گیا۔

"میں نے بہت انجوائے کیا، یہاں وہ سب تھا جو میری چاہ تھی"

فاریہ مزید ستم ڈھانے پر اتری مگر سراج علی اس بار برہم تھا۔

"لیکن میں تو کہیں نہیں تھا"

سپاٹ سا جملہ اچھالے وہ سراسر جل بھن کر بولا، اور سراج علی یوں نہایت پیارا لگا۔

"تم تھے ناں، ہر جگہ۔ اس فضا میں جس کو سانس کے ذریعے اندر اتارتی تھی، تمہارے کمرے کے نرم

بستر کی تہہ میں اتری خوشبو تمہاری ہی تو تھی جس پر لیٹتے ہی سکون کی نیند آنے لگتی، پھر اس گھر کے

در و دیوار سراج علی کا ورد کرتے ہیں، اس پورے گاؤں میں تمہارا عکس جا بجا بکھرا ہے۔ تم کہیں نہیں

تھے مگر مجھے تمہارے پھر بھی ہر طرف ہونے سے محبت ہو گئی ہے"

سیدھی کروٹ پر لیٹے وہ بنار کے کہتی گئی، سراج علی کی آنکھیں بھاری سی ہو کر جھک گئیں۔

دل میں اک کھنچاؤ آیا، کیا یہی نہیں تھی اسکی چاہت۔

کہ اسکی فاریہ اسکے ہونے نہ ہونے پر فدا ہو جائے، اسکے لیے اسکی محبت کے روپ میں ڈھل جائے۔

Posted On Kitab Nagri

آج پہلی بار سراج علی کو محسوس ہوا اسکی محبت کے آگے یہ لڑکی سبقت لے گئی، وہ کچھ بول نہ پایا۔
خدا شہ تھا کہ اگر بولا تو آواز بھرا جائے گی۔

"سراج علی، آئی مس یو سوچ"

مقابل کی چپ پروہ خود روہانسی ہوئی، وہ پھر بھی کچھ نہ کہہ سکا۔

"کیا ہوا ہے، بول نہیں رہے"

اس بار وہ تڑپ کر اٹھ بیٹھی۔

سراج نے گہری سانس بھرے جذبات دبائے۔

"آجا میرے پاس"

وہ بس یہی کہہ سکا، کال بند ہو چکی تھی۔

فاریہ نے منہ پھلائے فون کی جانب دیکھا تو کئی کال پر منہ بسور گئی مگر دوسری سمت وہ سراج علی بہت
تکلیف میں تھا، اسکی آنکھوں میں پھیلی نمی کسی قیامت کا سائرن تھی۔

دوسری طرف گھر جانے سے پہلے زین ایک ملاقات کرنے حارث کے پاس خود آیا تھا، تین ہفتوں کی
قید نے حارث کے چہرے پر پھیلی شیوے ڈھنگی اور بڑھا چھوڑی، اسکے بال بھی بے ترتیب ہو چکے تھے
مگر وہ صورت سے اور آنکھوں سے بہت تروتازہ لگ رہا تھا۔

"کیسے ہو؟"

Posted On Kitab Nagri

زین کا سر سری سا سوال سن کر حارث بھی چلتا ہوا سلاخیں جکڑے قریب آیا۔

"خوش ہوں، جرم اور گناہ کیے جائیں تو سزا پر راضی ہونا چاہیے، راضی ہوں لہذا سزا عام سی ہے" وہ اتنے دن کی تنہائی سے گہری باتیں بھی سیکھ گیا تھا۔

"تمہارے لیے ایک ٹاسک ہے"

پاکٹوں کی جیب میں ہاتھ گھسائے زین نے اگلا جملہ اچھالا، حارث کے چہرے پر استعجاب اتر۔
"میرے لیے؟"

حارث کو جھٹکا لگا، وہ اسے حیرت سے تک رہا تھا جب زین کے اشارے پر شیراز نے جیل کالا کھولا اور وہ خود اندر داخل ہوا۔

"اگر تم اس ٹاسک میں کامیاب ہو گئے تو باقی کی زندگی آزاد رہ سکو گے لیکن اگر کامیاب نہ ہوئے تو تمہاری سزا یہی جیل ہوگی۔ پرندے کو زندگی نہ سہی زندگی گاگماں بھی محسوس ہو تو وہ پھڑپھڑاتا ہے، میں تمہیں اڑنے کے لیے پورا آسمان دوں گا"

www.kitabnagri.com

زین کا مضبوط ہاتھ حارث کے کندھے پر تھا اور پھر ان دو کے بیچ ناجانے کیا بات ہوئی کہ کچھ دیر بعد حارث کیانی کے چہرے پر تکلیف کے آثار اترے۔

"آپ نے جو کہا اس کا ثبوت ہے آپ کے پاس؟"

یوں لگا حارث کی آواز قبر سے نکلی ہو۔

Posted On Kitab Nagri

زین نے بھی اس بار رنجیدہ ہوئے حارث کا شانہ تھپکا۔

"ثبوت ہیں لیکن میں دیکھاؤں گا نہیں بلکہ اس ٹاسک میں تم پر خود سب آشکار ہوگا۔ کیا تم تیار ہو"

زین کی پر اعتماد تسلی اور ہمت بندھاتی کوشش رنگ تولائی مگر بہت کم۔

"یہ بہت بڑا الزام ہے سر، ایسا نہیں ہو سکتا"

حارث کی آواز کانپی اور آنکھیں لہو لہان ہوئیں۔

"یہ ٹاسک تمہارے بس کا نہیں یعنی، رہنے دو"

زین مایوس کرتا پلٹا ہی تھا کہ حارث کی آواز پر وہ کھسیانی ہنسی دبائے سنجیدہ ہوئے مڑا، تھا تو آخر دنیا اور زمانے کے ساتھ چلتا چلاک تھانیدار۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"میں تیار ہوں"

حارث نے بمشکل اپنی آواز بھاری کی، زین اس بار دل سے مسکرایا۔

"سوچ لو دو تین دن، بعد میں پچھتا نامت"

ذو معنی سا جملہ اچھالے وہ جیل سے باہر نکل گیا جبکہ حارث کے چہرے پر تکلیف سے رگیں ابھر آئیں۔

زین کو آخری پیشی سے پہلے اب فاضل گوجا کا معاملہ بھی حل کرنا تھا تبھی یہ اہم فریضہ اس نے حارث کیانی کو سونپ دیا تھا اور خود فاضل گوجا کی خواہش لیے گھر روانہ ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"تم مجھے بار بار یہاں بلوا کر ثابت کیا کرنا چاہتے ہو"

Posted On Kitab Nagri

آخر ناجیہ جیسی بے لگام گھوڑی کو قابو کرنا سرور حسین خوب جانتا تھا، انہی تصویروں سے بلیک میل کیے وہ اسے تین ہفتوں کی خاموشی کے بعد اپنے فارم ہاؤس تو آنے پر مجبور کر گیا تھا مگر ناجیہ آج بیگ میں گن ساتھ لائی تھی۔

بپھری بلا بنی وہ لونگ ائیر یا آتے ہی دھاڑی مگر جب نظر سامنے بیٹھے چند لوگوں اور نکاح خواں پر پڑی، اسکا رنگ گویا لٹھے کی مانند سفید پڑا۔

ناجیہ کی گنگ زبان دیکھ کر سرور جو اس وقت کلف لگے کڑکتے سفید سوٹ میں تھا، کھسیانی ہنسی ہنستا کڑک کر روبرو ہوا۔

"یہ سب کیا ہے؟"

ناجیہ کا تو خون کھول چکا تھا۔

"ڈانگ کب تک تم مجھے زرا زرا پر ترساو گی، اب ہمیں دنیا داری کو یہ نکاح نامہ سائن کر لینا چاہیے، اور انکار نہ سنوں۔ ورنہ عاشق سے بلیک میلر بنتے دیر کہاں لگے گی مجھے"

قریب آکر رکتی ملازمہ کے ہاتھ میں پکڑے تھال سے سرخ چنری اٹھا کر پتھرائی ناجیہ پر کروائے وہ اگلے ہی پل اسکا ہاتھ لیتا ان سب کی جانب بڑھا۔

نکاح ہونے تک ناجیہ کی ہر حس مفلوج رہی، دل ہی دل میں وہ اس سرور کی موت کی منصوبہ بندی کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"منالے خوشی، بیوہ ہونے میں حقیقی راحت ملے گی مجھے"

وہ نکاح کے بعد اپنے جیسے دو نمبر یاروں سے گلے ملتا تب ٹھٹکا جب خود پر ناجیہ کیانی کی روح فنا کرتی نظر پڑی، سب کو رخصت کرتے جب وہ واپس آیا تو وہ سر پر لی چنڑی پیروں تلے روند کر اپنا بیگ اٹھاتی اس سے پہلے جاتی، سرور کی چٹانی گرفت نے ناجیہ کی نازک کمر پکڑی اور اس شدت سے کہ وہ تکلیف سے کراہ اٹھی۔

اک خمار اور فتح مندی لیے وہ ناجیہ کیانی کے چہرے پر نظریں جمائے تھا اور وہ بمشکل خود پر جبر کے مزاحمت کر رہی تھی۔

"اب تو حق دار والا عاشق ہوں جانم اب کیسا فرار، بہت پھدک رہی تھیں آپ ناجیہ صاحبہ، لیکن بھول گئی تھی کہ تمہاری ہر دکتی رگ میرے قبضے میں ہے"

ناجیہ کا سپاٹ حقارت سے اٹا چہرہ نہارتا وہ اک سرور سے استہزایہ ہوئے چمکارا مگر ناجیہ کا بس نہ چل رہا تھا خود کو چھوتے اس شخص کے ہاتھ کاٹ دیتی۔

"کیا چاہتے ہو تم مجھ سے اب؟"

زرادب کروہ اک کرب سے پوچھ رہی تھی، اور سرور کے چہرے پر جیت کا خمار پل پل بڑھ رہا تھا۔

"اپنا سب کچھ میرے حوالے کرو گی تم، تاکہ الیکشن ہار جانے سے جتنا لگا یا پیسہ ڈوبا ہے سب واپس ملے مجھے، بزنس الگ خسارے میں ہے۔ اور سب سے اہم کام یہ ہے کہ تمہیں حارث کے ذریعے فاضل کو

Posted On Kitab Nagri

مروانا ہو گا۔ ابھی تک یقیناً وہ کچھ نہیں بولا مگر دودن بعد کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ حارث کو تمہیں قاتل کرنا ہو گا ورنہ میرے ساتھ ساتھ تم بھی برباد ہو جاؤ گی "

سرور کی یہ مانگ سن کر ناجیہ کو صدمہ لگ چکا تھا، پوری قوت سے وہ اپنی بازو اس شخص کی گرفت سے جھٹک کر دھکا دیے پھنکاری۔

"حارث کئی جرائم کا مرتکب ضرور ہوا ہے مگر قاتل نہیں ہے جو تم نے یہ بکو اس مانگ کرنے کی ہمت بھی کی، اس سب کھیل میں اگر تم نے میری اولاد کو شامل کرنے کا سوچا بھی تو جان لے لوں گی " زندگی میں پہلی بار وہ عورت تڑپ اٹھی تھی۔

مگر سرور ایک عیاش موقع پرست مطلبی صرف اپنا کام نکلوانے کے چکر میں تھا۔
"لیکن اگر اسے یہ پتا چلا کہ اسکی ماں بن بیاہی ایک بار پھر ماں بن گئی تو نجانے وہ کتنے اور قتل کر دے، تمہارے پاس تو نکاح کا کوئی ثبوت بھی نہیں ہو گا ناں۔۔۔۔ اور آج ہماری سہاگ رات کا کوئی نا کوئی نتیجہ تو نکلے گا "

www.kitabnagri.com

اپنی کمینگی پر اترتا وہ یہ سب کہے ناجیہ کی جان نکال چکا تھا، وہ عورت اپنے ہی کیے میں بری طرح دھنس کر اب بے یار و مدگار تھی۔

"جہنم کیلئے، لعنت ہو تجھ پر۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ناجیہ نے میز پر دھر اگلاس دیکور نشن پیس اچھاں کر مارا مگر وہ صرف سرور کے ماتھے کو ہلکا سا زخمی کر پایا اور گر کر فرش پر ٹکڑے ہوا اور اگلے ہی لمحے وہ اسکو لپک کر جکڑتا صوفے پر دھکا دیتے کتے کی طرح نتھنے پھلائے پھنکارتا اس سہمی ناجیہ تک پہنچا اس پر جھکا اور اسکا جبر اپنی چٹانی مٹھی میں جکڑا۔

"وہ تو نکاح پر بھی قتل کر سکتا ہے، لہذا اسے جیسے بھی مجبور کر یہ تیرا سر درد ہے۔ مجھے فاضل گوجا کی موت چاہیے، بھلے اسکے لیے تو خود قاتل بن یا اپنی اولاد کو بنا۔ میں کسی کو اپنا مستقبل، اپنی آن بان تباہ کرنے نہیں دوں گا۔"

اپنا حتمی فیصلہ دھاڑ کر سنائے وہ ناجیہ کیانی کے خوبصورت لباس کی آستین جانور کی طرح چاک کرتا اگلا حملہ اس چیختی چلاتی ناجیہ کے گریبان پر کیے ساتھ ہی اسکا گلا دبوچ چکا تھا، ناجیہ کو لگا جیسے اسکے حلق میں سانس اٹکی ہو۔

"اب سہاگ رات نہ سہی، سہاگ دن ہی سہی۔۔۔۔۔ چل میری بلبل اب ٹریلر کے لیے تیار ہو جا"

بے رحمی کے سنگ وہ ناجیہ کیانی پر حاوی ہوتا اس عورت کو حقیقت میں اسکی اصل اوقات پر لے آیا تھا، مگر شاید سرور نے یہ سب نکاح کے ریپر میں لپیٹ کر اپنی ساکھ کا بھرم رکھا تھا۔

جو عورتیں اپنے ہاتھ سے اپنا سہاگ تباہ کیے اسے اجاڑ دیں، اپنی اولاد کو رنج پہنچائیں، زمانے کے ساتھ چلنے کی کوشش کیے درندوں کی ہم قدم بن جائیں انکے ساتھ سرور جیسے درندے ہی سوٹ کرتے ہیں، جو چیڑ پھاڑ کر نکاح جیسے مقدس رشتے کی دھجیاں اڑا کر اپنی مردانگی دیکھاتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ روئی بھی، تڑپی بھی مگر اب جو زہر اس میں پھیل چکا تھا اسکا انجام صرف موت تھی مگر وہ موت ایک مقررہ وقت رکھتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

لگ بھگ بیس دن کی لمبی سزا طے کیے وہ شاید اب بھی نا آتا، مگر فاضل گوجا کی خواہش ٹال نہ سکتا تھا۔ پہلے لاشعور میں اپنی سنگدلی کر لارہی تھی، وہ جب تک پہنچا شام ہو چکی تھی، فرحین کو تو زین کے یوں مہینوں گھر سے دور رہنے کی عادت تھی مگر اس بار تو وہ امانت چھوڑ کر بھی بروقت نہ لوٹا تھا۔ فل بلیک میں وہ بانکا اور سچیل سا جوان خوبصورت اور پرکشش لگ رہا تھا، اسکے چہرے پر ہمہ وقت بیٹھی سنجیدگی اور وقار اسکے خدو خال میں اک کھنچاویے رکھتی۔

وہ حقیقت پسند سا آدمی ہو کر بھی اک بچکانہ سے جذبے میں آن جکڑا تھا، فری ہمیشہ کی طرح اسکے چہرے سے اسکے دل کا حال جان چکیں تھیں۔

وہ تو کمرے سے گاڑی کے ہارن کو سن کر بھی نہ نکلی تھی، بھلا نفرت بھی وقتی ہوئی ہے کبھی۔

"کیوں تھکاتے ہو خود کو میری جان، اس نے جانے کو کہا اور تم واقعی چلے گئے تھے"

نرماہٹ کے سنگ زین کے بال سہلاتیں وہ تاسف سے بولیں مگر قنوطیت کی حد تو وہ تھی جس بے بسی سے اس شخص نے سانس کھینچی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ابھی بھی نہ آتا مگر اہم تھا، فاضل نے اعترافات کرنے کے لیے اس سے ملنے کی خواہش کی تھی، ابھی تو وہ میری بے حسی سے لاعلم ہے فری ورنہ خود مجھ جیسے سفاک سے نوراں چھین لے گا"

اک دکھ کی لہر تھی جو زین کے لہجے میں اتری، فرحین نے بھی آزر دگی سے زین کو دیکھا، یہ جانتے بوجھتے کہ فاضل کی رہائی کے بعد نوراں اس سے چھن جائے گی، وہ تب بھی ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا تھا۔

"ٹھیک ہے تم جا کے فریش ہو جاؤ، ڈنر پے ملتے ہیں"

زین کی آنکھیں بھاری ہو رہی تھیں تبھی فری محبت سے اسے کہے اسے بجھواتی خود کچن لپکیں البتہ زین لاشاری ایک بار پھر دھتکار لینے کمرے کی سمت چل پڑا۔

سارا راستہ وہ شش و پنج میں مبتلا رہا مگر پھر ہمت کیے ڈور ناب اوپن کیے اندر داخل ہوا تو سامنے ہی اسکے خوابوں کی شہزادی کا روپ دھارے وہ اس حسین لباس میں ملبوس کھڑی زین کو خونخوار آنکھوں میں مرکوز کر گئی۔

دل کش سراپا مگر وہ آنکھیں تو کسی بے درد کی تھیں، سمندر سی وسیع مگر ان میں ہلکورے لیتی تکلیف نے زین لاشاری کے ہر احساس کو اکھاڑ دیا۔

"تم کیوں آئے ہو آخر، تمہیں اتنا نہیں پتا کہ جن سے محبت ہوا نکلے سکون کا خیال رکھتے ہیں۔ تم مجھے بے سکون کرو گے یہاں آکر، یا تو مجھے کسی دار لا امان میں پہنچا دو یا اپنی اس شکل کو دیکھنے سے محروم کر دو تاکہ میں اس قید کو مکمل کر سکوں"

Posted On Kitab Nagri

بے رحم، سنگدل اور ویری بنی وہ سپاٹ لہجے میں زہر سے بھی کڑوا بولی، زین کو ایسے ہی ویلکم کی امید تھی، بلکہ اس سے بھی گرے درجے کی کوئی عملی سنگدلی امید کر رہا تھا۔

"اہم کام تھا، تمہارا بھائی تم سے ملنا چاہتا ہے۔ اسی لیے آیا ہوں"

وہ صرف دو گنے قدم نور اں کی سمت بڑھائے اپنی حد بھانپ کر رکتا وہ پتھر لہجے میں کہتا اپنی درد میں گم ہوتی آنکھوں سے بہت کچھ باور کروا گیا تھا، نور اں کے دل کو دھکا سا لگا۔

وہ نیلی آنکھیں جو کچھ دیر قبل نفرت سے پُر تھیں، اب خسارے سے بھری لگیں جیسے کسی بھی بل چھلک جائیں گی۔

"ہم، تم سے اس نرمی کی توقع نہیں تھی لیکن اچھا ہے۔ بھا کو تمہاری اصلیت بتاؤں گی تاکہ وہ خود مجھے تمہاری قید سے نجات دیں"

پل میں پھر سے وہ زہرا گلتی تلملائی مگر اب زین لاشاری کی ہمت ختم تھی تبھی بیچ کار ہاسہا فاصلہ طے کیے وہ اسکی سمت چلا آیا، دم سادھ لیتی وہ ابر کی مانند حاوی ہوتے زین کے اس اقدام پر ڈر کسنگ کے ساتھ جا لگی۔

"تم ایسا نہیں کرو گی نور اں"

بازو میں اپنے ہاتھ کی گرفت جماتا وہ سختی سے حکم دے رہا تھا، نور اں اس کے حکم پر الٹا استہزایہ ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں ایسا ہی کروں گی، بھابے قصور ہیں۔ اور جب وہ بری ہو جائیں گے تو میں بتاؤں گی کیسے تم نے آخری وقت بابا کو تڑپتا چھوڑا۔ وہ سارے آنسو جو میں نے اکیلے بابا کی موت پر بہائے ان سب کا حساب چکاؤ گے تم، نفرت ہے مجھے تم سے اور تمہاری محبت میرے لیے خاک جیسی ہے، وہ خاک جو پیروں سے لگی ہو۔۔۔ سمجھے ہو تم"

اپنی بازو غرا کر چھڑوائے وہ اس بار زین کا گریبان جکڑ کر پھٹ پڑی تھی، غصہ، حقارت اور تکلیف کے ملے جلے اثر نے نوراں کے چہرے پر لہو انڈیل دیا تھا، مگر نوراں کے ہاتھ کی گرفت یکدم ہی ڈھیلی پڑی جب نظر زین کی گردن پر ابھی تک اسکے ستم کے نشان پر پڑی، یوں لگا اس لڑکی کا خون جامد ہو گیا تھا۔

"میں آخری حد تک تمہیں روکنے کی کوشش کروں گا، پھر بھی تم چلی گئی تو مان لوں گا کہ زین لاشاری تمہارے قدموں کی خاک تھا"

شکستہ انداز اور زخمی سی شکوہ کناں آنکھیں لیے وہ بس یہی کہتا دور ہٹا مگر ناجانے کیا ہوا کہ نوراں کا دل پہلی بار اپنی مرضی کے باوجود تڑپ اٹھا۔

www.kitabnagri.com

وہ دور جانے والوں میں سے تو نہ تھا، نوراں کے دل نے چیخ کر یاد دلایا تھا۔

وہ تو کب سے اوجھل ہوئے خود کو اٹیچ باتھ میں مقفل کر چکا تھا، شاور سے گرتے پانی کی آواز پر نوراں مشکل مشکل سانس بھرتی ہوش میں آتے وہیں لڑکھڑا کر بیڈ پے ٹکی۔

Posted On Kitab Nagri

دل، دماغ اور جان سب مشکل میں تھے، کتنے ہی لمحے بیت گئے، وہ بہت دیر بعد اپنی جلن اور تکلیف پر سرد پانی بہا کر گھر کے سادہ ٹراؤز شرٹ کے خلیے میں نکالا تو ٹاول سے بال رگڑتے ٹھٹکا، نظر کہیں اور ہی کھوئی نور اں پر گئی۔

وہ اس وقت بہت پیاری لگ رہی تھی، اور زین کے پاس حق ہی کہاں تھا کہ وہ نور اں کی زیبائش پر کچھ کہتا۔

"نور۔۔۔۔۔"

یہ پکار سن کر نور اں نے چونک کر دیکھا تو وہ اسکے سر پر ہی کھڑا فکر سے اسے دیکھ رہا تھا۔
"نور نہیں ہوں، نور اں ہوں"

درشتی سے تصحیح کرتی وہ برہم تھی۔

"نور کہنے کی اجازت نہیں ہے کیا؟"

وہ ساری ناراضی بھولے اسکے ساتھ ہی مزے سے ٹک کر دریافت کرنے لگا۔
www.kitabnagri.com

نور اں کی آنکھیں خوا خواہ بھینگنے لگیں۔

شاید اس لفظ سے اسکی تلخ یادیں جڑی تھیں۔

"نہیں"

آنسو ضبط کیے وہ قطعیت سے منمنائی۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے ویسے بھی نوراًں ہی پسند ہے"

فوری دھیماتبسم لیے وہ بیان بدلتا اتنا پیارا لگا کہ نوراًں نے اسکی مسکراہٹ دیکھنے کو باقاعدہ گردن موڑی۔

وہ نم نم بھیگے خلیے میں فریش تو لگ رہا تھا مگر اسکی آنکھیں وہ لڑکی فراموش نہ کر پائی۔

"نور صرف گل کہتی تھی، تبھی اس نام سے نفرت ہے بلکل ویسے جیسے گل سے ہے"

وہ پھر سے رخ موڑ کر آنسو پیتی رندھائے لہجے سے جو کہہ بیٹھی اس پر زین کے دماغ کی گھنٹی بجی۔

"گل سے کیوں نفرت ہے"

اپنی گال پر اتر آتا آنسو زین کے پونجھ لینے پر وہ بوکھلا کر اسکے سوال پر دیکھنے لگی جو اس کی طرح سنجیدہ تھا۔

"یہ میرا ذاتی معاملہ ہے، دور رہو"

اتنے پاس اس شخص کا سحر سہنا نوراًں کے لیے مشکل تھا تبھی وہ گڑ بڑا کر کہے اٹھنے لگی تو زین نے کلائی

جکڑ کر ناصر فاسے واپس بیٹھا بلکہ ایک ہی جھٹکے سے اسے واپس بیٹھائے خود نوراًں کی جان لینے اس

پر نظریں جمائے قریب آیا۔

"دور رہوں۔۔۔۔۔ کس سے؟ تم سے یا تمہارے اس ذاتی معاملے سے"

اپنے دل کے جذبات کے آگے بے بس ہوئے وہ نوراًں کی خوشبو اپنے آپ میں اتارنے کا خواہش مند

سوال کے بدلے سوال کرتا نوراًں کو الجھا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے چند سوالوں میں الجھا کر وہ اسے جی بھر کر دیکھنے کی خواہش رکھتا تھا۔

"دون۔۔۔ نوں سے"

اپنی ہتھیلی زین کے سینے سے ٹکا کر اسے پرے کرتی وہ رخ موڑ کر بہت مدھم بولی مگر وہ مزید جھک کر اپنا نم چہرہ نوراًں کے کھلے بالوں میں چھپا گیا، اک گہری سانس کھینچی جسکی تپش نوراًں کو اپنی گردن کی رگیں جھلساتی محسوس ہوئیں۔

"دونوں سے دور رہنے کی کوشش کروں گا، لیکن تم میرا پردہ رکھو گی۔ کم از کم میری محبت کی لاج ہی سہی، قبول تو کبھی نہیں کرو گی لیکن مجھ سے کوشش کا حق اتنی جلدی مت چھینو۔ اگر میں ناکام ہو گیا تو چلی جانا۔ وہیں جہاں سے آئی ہو، وہیں جہاں تمہارا سکون ہے"

چہرہ اس مہک دار بالوں کی آپشار سے نکالے وہ اس جان ہار بیٹھی لڑکی کی روشن جبین نرمی سے لبوں سے مس کرتا بس التجاء کر رہا تھا، نوراًں کا دل گویا سکڑ کر سمٹا۔

"تم اگر دوبارہ میرے اتنے قریب آئے تو اپنے ہاتھ کی نس کاٹ دوں گی یاد رکھنا"

آنکھوں میں تکلیف بھرے وہ لیٹے لیٹے ہی بھرائی آواز سے کہتی زین کو پھر سے بہت دور بٹھ گئی، مگر وہ ڈر سی گئی تھی، ابھی کچھ دیر پہلے وہ شخص بے دھیانی میں اسکی روح چھو گیا تھا اور اپنے مجرم کو وہ اپنی روح کیسے چھونے دیتی۔

Posted On Kitab Nagri

"اور میں اس قسم کے خیال پر ہی تمہارا گلابادوں گا، میری محبت قربت کی طلب سے بہت پرے کی شے ہے۔ اگر تم پر حاوی ہونا ہی میری چاہ ہوتی تو نہ تو اتنے دن گھر بدر رہتا نہ ابھی صرف تمہیں اتنے سے پے بخش دیتا۔ حالانکہ تم مجھے بہت ستا چکی ہو جس کا رتی برابر احساس نہیں تمہیں"

سلگاتے الفاظ کے سنگ وہ خفگی اور برہمی سے کہتا نہ صرف اٹھا بلکہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے کا دروازہ پٹخ کر باہر نکل گیا، نوراں نے اپنی آنکھیں سختی سے میچ لیں، اک ان کہا سادہ اس کملی کے چہرے پر براجمان ہوتا چلا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

آنکھیں سرخ اور چہرے پر آنسوؤں کے مٹے مٹے نشان لیے وہ کب سے اپنا چہرہ رگڑتی ہچکیوں سے رو رہی تھی، کراہتے ہوئے گردن سے شرٹ سرکائی تو اسکی گردن پر بنے زخم اور رستے خون نے اسکی آنکھوں میں دھندلاہٹ بھری۔

وہ گھر تو آگئی تھی مگر تب سے کمرے میں بند تھی، سب کی واپسی کے باوجود، عائشہ کے بارہا بلانے کے باوجود وہ اپنے ماتم میں غرق رہی۔

"می۔۔ میں قسم کھاتی ہوں، تجھے ایسی موت دوں گی کہ دنیا کانپ اٹھے گی۔ م۔۔ مجھے اب اپنی پرواہ بھی نہیں"

Posted On Kitab Nagri

اپنی تکلیف پر وہ جتنا رو سکتی تھی رو چکی تھی، ڈریس بدلے فریش ہو کر باہر آئے وہ چہرے کی سرخیاں چھپانے کو شام کے اس پل میک آپ سے چھپانے میں مگن تھی، اپنی کرچیاں ان مصنوعی سہاروں میں دفن کرتی وہ بیگ لیتی کمرے سے باہر نکلی۔

مین لاؤنچ ایریا میں ادا جان، معظم صاحب اور عباد کے بولنے کی آواز کو یکسر نظر انداز کرتی وہ باہر نکلی، مگر راستے میں فاریہ سے ہوتا ٹکراؤ ناجیہ کو رکنے پر مجبور کر گیا۔

پورا پیلس چھان مارا تھا مگر سراج کا کوئی اتنا پتہ نہ تھا تبھی فاریہ اب اسکے روم ہی کی طرف جا رہی تھی جب ناجیہ سے سامنا ہوا۔

"آگئی تم، ماں کی زندگی، سکون اور تربیت سب حرام کر کے۔۔۔۔"

ناجیہ کا طنز اس وقت پریشان فاریہ کے سینے میں ثبت ہوا تھا تبھی وہ روہانسی ہوئی اس سفاک ماں کو دیکھنے لگی جہاں صرف نفرت تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میں فی الحال بات نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔"

فاریہ کترا کر اس سے پہلے نکلتی، ناجیہ نے اسکی بازو پکڑ کر قوت سے دھکیلے رو برو کیا، اس بار فاریہ سہم سی گئی۔

"کتنا مان تھا مجھے تم پر فاریہ، کیا کیا نہیں کیا میں نے تمہارے لیے اور تم نے سب کے سامنے اپنی ماں کو دو کوڑی کا کر دیا۔ یہ مت بھولنا کہ میں کسی کو بخشوں گی، سب کا حساب ہو گا۔ تمہارے اس سراج علی کا

Posted On Kitab Nagri

بھی، بہت غرور ہے ناں تمہیں سراج علی پر، اس کے بل بوتے پر تم نے اپنی ماں کو نیچا دیکھایا، تم تو خون ہو سو بخش دیا لیکن وہ سہے گا، ہر چیز سہے گا"

ناجیہ کی بھیانک باتیں فاریہ کو رلا گئیں، وہ تو پہلے ہی سراج کے کہیں نہ ملنے پر تڑپ اٹھی تھی۔
"ن۔۔ نہیں ماما، اسے ک۔۔ کچھ نہیں کہنا۔ م۔۔ مر جاؤ گی۔۔۔۔۔ بولیں ناں اسے ک۔۔ کچھ کیا تو نہیں"

روتی تڑپتی وہ ناجیہ سے رحم طلب کرتی سسکی مگر ناجیہ نے ایک ہی جھٹکے سے فاریہ کو دھکا دیا اور خود باہر نکل گئی۔

گرنے کے باعث فاریہ کے ماتھے پر بری طرح فرش لگا تھا اور کوئی نوکیلی چیز بھی جس سے خون بہنے لگا مگر وہ تکلیف کے باوجود لڑکھڑا کر اٹھی اور اندر بھاگی۔

اسے یوں آتا دیکھ کر معظم صاحب، عباد اور ادا جان بھی گھبرا گئے، البتہ منہا جو احد کو سلا کر آئی تھی، لپک کر فاریہ تک پہنچی جس کا ماتھا لہو لہان تھا۔
www.kitabnagri.com

"س۔۔ سراج علی۔۔۔۔۔ وہ کہیں نہیں ہے۔۔۔۔۔ ممانے کچھ کیا ہے اسکے ساتھ۔۔۔۔۔ عباد

م۔۔ میرے سراج کو لا دو م۔۔ میں مر جاؤ گی"

عباد کا لہو تو یہ سن کر ہی کھول چکا تھا، فوری اٹھ کر فاریہ تک آئے وہ اسکو پکڑے آرام سے صوفے پر بیٹھائے خود بھی بیٹھا، ادا صاحبہ اور معظم صاحب دونوں کی جان ایک سی سولی پر اٹکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"شش کام ڈاون، کچھ نہیں ہو گا اسے۔ منہا تم اسکے پاس رہو، اسکا زخم دیکھو۔۔۔ میں دیکھتا ہوں کہاں ہے سراج"

عباد کہہ کر فوری باہر نکلا، تمام گارڈز اور آدمیوں کو اکھٹا کیے سراج کی تلاش پر لگوا یا اور خود بھی ڈرائیور کے ساتھ مسلسل سراج کا نمبر ملاتا آفس روانہ ہوا۔

دوسری سمت ایک میلے کچیلے سیمنٹ بلاک نما سیاہ تاریک کمرے میں کوئی وجود منہ کے بل بے سدھ پڑا تھا، کمرہ ایک زیر تعمیر عمارت کا تھا جسکے اطراف کچھ گن مینز غنڈے مسلسل مٹر گشت کر رہے تھے۔ ناجیہ گاڑی میں بیٹھی اس وقت تھانے روانہ تھی ساتھ ساتھ فون نکالے پہلے ہوٹل کی ریزرویشن بک کروائی ساتھ ہی اپنے آدمی کو کال ملائی۔

اس وقت ناجیہ کے پاس اپنا دوسرا خفیہ نمبر آن تھا۔

اسی بلڈنگ کے اطراف مٹر گشت کرتے غنڈے نے کال پک کی تھی۔

"ہو گیا ہے کام میم، ہم نے اسے آفس سے آتے سنسان راستے پر اغوا کر کیا تھا۔ گاڑی کھائی میں پھینکوا دی تھی، آپکے کہنے کے مطابق اسکا نام و نشان مٹا دیں گے"

بھاری آواز میں وہ ساند غرایا تھا۔

"مارنا نہیں ابھی اسے، اس پر اتنا تشدد کرو کہ مزہ آجائے۔ اسے اسکے سارے گناہوں کی تفصیلی سزا ملنی

چاہیے، اسے پتا چلنا چاہیے کہ ناجیہ کیانی کی راہ میں آنے والے کا کیا حال کرتی ہے وہ"

Posted On Kitab Nagri

زہر خندی سے وہ کہہ کر کال کاٹ چکی تھی جبکہ وہ سائنڈ نما آدمی اب اپنے دو ساتھیوں کو اشارہ کیے اس زیر تعمیر کمرے کی جانب لپکا، تنخ پانی کی بالٹی سراج علی پر اس شدت سے ڈالی گئی کہ وہ جو سر پر کچھ بھاری لگنے سے کچھ پل ہوش گنوا بیٹھا تھا، اس ٹارچر پر کروٹ بدلے مندی مندی دھندائی بصارت سے یہ سمجھنے کی کوشش کرنے لگا کہ آیا وہ ہے کہاں۔

سامنے سر پر کھڑے موت کے سودا گروں کے چہروں پر اترتی وہشت دیکھ کر اسکے سارے احساسات بیدار ہوئے مگر اس سائنڈ نما آدمی نے ہاتھ میں پکڑی لوہے کی سلاخ اس شدت سے سراج کے کندھے پر برسائی کہ ایک لمحے کو وہ یہ وار سہ نہ سکا۔

"ک۔۔ کون ہو تم بد بخت۔۔۔!"

اپنا کندھا جکڑتا وہ چینخا تھا، اسکی دھاڑ اس پوری بلڈنگ میں گونجی تھی، وہ سب اگلے ہی پل اس پر ٹوٹ پڑے۔

سراج علی کو ایسا محسوس ہوا جیسے آج اسکی زندگی کا آخری دن ہے اور یہ لوگ اسے زندہ قبر میں گاڑ دیں گے۔

ایک وحشی سائنڈ سراج کی بازو پر کیل سے خراش لگاتا غلیظ قمعے لگا رہا تھا، سراج نے کچھ دیر تو اس بے رحم تشدد کو برداشت کیا مگر اسے ان کتوں اور درندوں کی گرفت سے نکلنا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی پوری قوت لگائے وہ اس آدمی کو بہت مہارت سے اپنی ٹانگوں میں دیے گلامڑور گیا، ہڈی ٹوٹنے کی آواز پر باقی دو سائڈ بھی سراج پر ٹوٹ پڑے مگر وہ دونوں ہی سراج کی نسبت بہت بھاری بھر کم اور ہتھاروں سے لیس تھے۔

دوسرے کو بھی سراج نے کھر در ری زمین سے نوکیلا پتھراٹھا کر گردن سے رگڑے بے جان کیا مگر تیسرا آدمی لوہے کی سلاخ سے سراج علی کے اس بار پیٹ پر وار کر گیا، ایک لمحے کو سراج کو یہی لگا ب ختم مگر اپنی زندگی کی پوری ہمت جمع کیے وہ لڑکھڑا کر اٹھتا وہی سلاخ اس آدمی کے سر پر پوری قوت سے مارے اسے بھی ڈھیر تو کر گیا مگر جتنا کچھ سراج کے ساتھ ہوا تھا، ان سب کا کام تمام کیے وہ بھی آنکھوں میں اندھیرا پھیلنے پر وہیں زمین بوس ہوا۔

آنکھیں بند ہونے سے پہلے سراج علی کی آنکھوں میں صرف ایک عکس تھا، فاریہ کا۔

اپنی پینٹ کی جیب سے اپنا بند فون نکال کر وہ بس آن ہی کر سکا مگر آن کرتے ہی سراج علی کا ہاتھ بے جان اور آنکھیں بند ہو گئیں۔

www.kitabnagri.com

اسکے ماتھے سے نکلتی خون کی لکیر نے سراج علی کا چہرہ لہو سے تر کر دیا۔

عباد کے لوگوں نے بروقت سراج کے فون کو ٹریس تو کر لیا مگر جب تک عباد اس بلڈنگ تک پہنچا، قیامت خیزی کھرام مچا چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

زخموں اور خون سے لت پت وہ کوئی اور نہیں اسکا سراج علی تھا، وہ دوڑ کر اس تک پہنچا، سراج علی کی دھڑکن رک چکی تھی۔

اک آنسو اس کہرام میں عباد کی آنکھوں سے بہہ کر سراج علی کی بند آنکھ تک گرا تھا، اسکے بعد تو قیامت تھم گئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔

www.kitabnagri.com

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"اگر تم نے یہ نہ کیا تو فاریہ کی لاش پر ماتم کے لیے تیار رہنا"

اس رات ناجیہ جیل آئی اور دس منٹ کے لیے حارث کیانی سے ملاقات کی اور ناجانے کہاں گئی، وہ اپنا سر جکڑ کر سلاخوں سے لگا سسک رہا تھا۔

حارث کیانی کی آنکھیں لہو سے تر تھیں، پہلے ہی دن سب آشکار ہو چکا تھا۔
زین کو سارے معاملے کا شیراز نے بتا دیا تھا تبھی وہ کال کیے حارث سے بات کا متمنی تھا۔
"تم بات مانو گے"

زین کے حکم پر حارث فون کو پتھرائی آنکھوں سے دیکھنے لگا۔

"سب ویسا ہی ہو گا جیسا وہ عورت تمہیں کہہ کر گئی ہے۔ یہی تمہارا ٹاسک ہے، فجر ہوتے ہی میں آتا ہوں، خود کو ہلکان مت کرنا"

زین کا دوستانہ انداز بھی حارث کیانی کی تہس نہس ذات کو شانت نہ کر سکا، شیراز نے خود فون پکڑا اور کان سے لگائے باہر آیا۔

"سارا معاملہ تم ہینڈل کرو گے، فاضل گو جا کے پراسرار مڈر کی خبر تم سرور تک پہنچاؤ گے تاکہ وہ بالکل پرسکون ہو جائے، ہم اس میں میڈیا کو انوالو کریں گے، حارث کا دھیان رکھنا صبح تک شیراز"

Posted On Kitab Nagri

زین اس وقت لان میں کھڑا ٹھہرتی دھندلے رات میں شیراز کو یہ بریفنگ دیتے مڑا تو سامنے اپنے گرد شال لپیٹ کر اسے گھورتی نوراًں کو دیکھے ٹھٹکا۔

کال بند کی اور نوراًں کی اور اسکی سلگتی نگاہ کی وجہ جاننے بڑھا مگر وہ اسے دھکیل کر دو قدم پیچھے ہٹی۔
"تم بھاگے مڈر کی منصوبہ بندی کر رہے ہو قاتل درندے، میں تو سمجھی تھی تم میں تھوڑی سی انسانیت ہے۔ کیا بگھاڑا ہے ہم نے تمہارا ہاں"

گھٹی بھرائی تکلیف میں ڈوبی آواز میں وہ زین کا گریبان پکڑے چیخنی، چہرے کی رگیں ابھر آئیں۔
"نوراًں تم نے جو سنا وہ۔۔۔۔۔"

زین اسکو شانوں سے جکڑے اس سے پہلے کچھ کہتا وہ اسکی بات بری طرح کاٹے پھر سے چیخنی۔
"تم مجھے ابھی کے ابھی طلاق دو اور آزاد کرو اس جہنم سے، میں خود بچالوں گی اپنے بھاکو۔۔۔۔۔"
وہ قہر ناک چیختی ہوئی زین لاشاری پر آسمان گرا چکی تھی، وہ تو جیسے صدمے میں مبتلا اس لڑکی کے ستم پر ریزہ ریزہ ہوا۔

www.kitabnagri.com

"ہوش میں آو نوراًں۔۔۔۔۔ انف از انف"

اس مسلسل تڑپتی زین کے حصار کو جھٹکتی پاگل کو جھٹکا دیے اس بار وہ اس سے زیادہ بارعب غرایا کہ ان نیلی آنکھوں سے آنسو صورت برسات اترے۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ سب ایک پلان ہے ہمارا، نفرت کی پٹی آنکھوں سے اتار کر دیکھو تو سہی مجھے۔ میں دن رات فاضل گوجا کو بچانے کی کوشش کیوں کر رہا ہوں آخر؟ تم نفرت کرو لیکن ایسے ممنوع تقاضے کو میرے سامنے منہ پر لانے سے پہلے ہزار بار سوچنا"

ناجانے کیوں وہ بے رحم سا شخص اس لڑکی کے ستم سے ٹوٹ سا گیا، اور نوراں کو تو کچھ سمجھ نہ آیا، وہ اسے ہر جانی اور فریبی لگتا تھا، مگر آج وہ تکلیف میں تھا۔
"آؤ میرے ساتھ"

اس بے جان پڑتی لڑکی کا لرزتا وجود حصار کر وہ اسے لیے اندر بڑھا، سردی کی لہر ویسے ہی سب جامد کر رہی تھی۔

بیڈروم میں لائے وہ اسے بیڈ تک لا کر بیٹھاتا خود بھی ساتھ ہی باریک بلینٹ نوراں کے نازک وجود کے گرد حصارے اسکی تکلیف دیکھنے لگا۔

وہ بہت کرب میں تھی کہ اس سے رویا بھی نہ گیا۔

"بہت خوشی اور بہت سے س۔۔۔ سکھ دیکھے ہیں، بھانہ ہوتے تو میں مرچکی ہوتی۔ بابا نے دو شادیاں کی تھیں، پہلی بیوی ہماری اماں، میں بھا، اور اماں بابا بہت خوش رہتے تھے۔ ماں کے مر جانے کے بعد بابا کو ہم دو سنبھال نہ پائے، وہ طوائف کے پاس جانے لگے۔ وہیں سے وہ کلمو ہی فائزہ نامی عورت اپنی بیٹی گل مینے کے ساتھ میرے بابا کے گلے پڑ گئی۔ وہ بابا کے نکاح میں آئی جب تب میں بہت چھوٹی تھی، بھائی

Posted On Kitab Nagri

طرح نہ سمجھدار نہ زمانے سی تیز۔۔۔ مجھے تو گل نامی آپا مل گئی، وہ آپا جس میں نور کی جان تھی۔
مگر۔۔۔۔۔"

سر زین کے کندھے سے ٹکائے وہ بنا کچھ سوچے بولتی گئی، زین نے اسکی تکلیف شدت سے محسوس کی، وہ
بکھری ہوئی تھی اور فی الحال وہ سمیٹ نہیں سکتا تھا۔

"فائزہ نامی وہ عورت کچھ سال میں ہی ہڈیوں کے کینسر سے مر گئی، گل مینے ہماری زندگی کا حصہ بن گئی۔
وہ بھی میری طرح بھا اور بابا کی لاڈلی تھی مگر وہ آستین کا وہ سانپ تھی جسکی خبر ہمیں ہو ہی نہ سکی۔ اس
نے اپنے اسی کوٹھے کے مالک کے ساتھ مل کر چالیس لاکھ میں میرا سودا کر دیا، وہ ایک لالچی اور بری
لڑکی تھی جسے صرف پیسہ عزیز تھا۔ جن سے اس نے میرا سودا کیا وہ لوگ مجھے لے گئے، اس دن صرف
بابا تھے گھر۔ وہ لوگ مجھے جس گندی جگہ لے کر گئے وہاں میرے جیسی جتنی لڑکیاں تھیں وہ مردہ
تھیں، وہیں مجھے اس آدمی کے کسی سے بات کرنے سے پتا چلا کہ مجھے گل مینے نے وہاں بیچا ہے اور پیسہ
لے کر فرار ہو گئی ہے"

www.kitabnagri.com

نوراں کی تکلیف بڑھتی گئی، وہ خود نہیں جانتی تھی کہ وہ کیوں زین کو اپنے دل کے دکھ بتا رہی ہے۔
زین کے ماتھے پر حقارت سے شکنیں اتریں۔

"بھاکا اس کوٹھے میں ایک طوائف سے سلام دعا کا ناٹھ تھا، انھیں اس عورت نے میرے لانے کی خبر
سے گل مینے کا سارا کارنامہ بتا دیا۔ بھاس روز اپنے کئی لوگوں کے ساتھ وہاں آئے اور جس جس نے انکی

Posted On Kitab Nagri

نوراں کے اس سودے کو طے کیا سے زندہ گاڑ آئے، وہ بروقت نہ پہنچ سکے تھے کیونکہ میں درندگی کی بھینٹ چڑھ چکی تھی اور انکی ایک ہی خواہش تھی کہ وہ گل مینے کی جان لیں جس کی وجہ سے بھا کی نور اس افیت سے گزری۔

ایک تو ہم نے اس لڑکی کو اپنایا، میں نے اسے زندگی مانا اور اس نے ہمیں ہی ڈس لیا۔ وہ چلی گئی وہاں سے، کچھ دن بعد بھا کو پتا چلا کہ وہ بہت بڑے آدمی کی بیوی بن گئی ہے۔ بھاپور ایک سال گل کو مارنے کی کوشش کرتے رہے مگر وہ جب بھی پیلے سے نکلتی تھی سیکورٹی ساتھ ہوتی "

وہ کچھ دیر کور کی، زین نے ہاتھ بڑھا کر اسکی آنکھوں سے بہتی نمی جذب کی مگر وہ مزید درد میں اتر گئی۔ "پھر وہ دن آیا جب بھا کو گل مینے ہی کے قتل کی سپاری ملی، بابا نے کہا نوراں پر افیت کے پہاڑ توڑنے والی کا خون معاف ہے بھاپر، میرے بھانے کبھی کسی مظلوم پر ظلم نہیں توڑا۔ گل مینے نہ صرف ہم سبکی مجرم تھی بلکہ اس نے کئی سال اپنے اسی کوٹھے کے ساتھ مل کر ڈر گز سپلائی کا کام کیا۔ دنیا کے لیے وہ ٹاپ ماڈل اور مشہور ہستی تھی مگر حقیقت میں وہ پیسے کی دلدادہ اور جذبات کی سوداگر تھی۔ اس بڑے آدمی کو بھی ناجانے گل نے کتنا لوٹا ہوگا، اسے کیسے پتا چلتا وہ کوئی عام انسان تھوڑا تھا کہ سمندر سے خزانے میں قطرہ کمی پر نوٹس لیتا "

نوراں کی افیت سے رنگت زرد تھی، اور وہ سراٹھا کر زین لاشاری کی سرخ آنکھیں دیکھ کر سہم سی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ گل تھی نور کے لیے، وہ پہلی تھی جس نے نوراں کا اعتبار اتنے پاس آ کر توڑا۔ لیکن بابا اور بھانے مجھے ٹوٹنے نہ دیا، بابا مجھے جوڑتے رہے اور خود مجھ پر ٹوٹے ظلم سے آہستہ آہستہ ہمت چھوڑ گئے۔ میں تو اپنے بھائی کی طرح مضبوط اور قائم ہو گئی لیکن میرے بابا۔۔۔ نہیں سہہ پائے۔ پھر دوسرا ظلم تم نے توڑا، میرے بابا۔۔۔ کی آخری وقت کی تکلیف نہیں معاف کروں گی۔۔۔۔۔"

وہ آخر تک پھر سے رودی، پلکیں بھیگ گئیں، زین کو لگا وہ واقعی زمین میں دفن ہو گیا ہے۔ اپنے آپ سے نفرت محسوس ہو رہی تھی۔

"مجھے معاف کر دو، تم کہو تو آخری سانس تک اپنے اس جرم کی معافی مانگتا رہوں گا۔ میری اس ظلم کی نیت نہ تھی نوراں، رہی بات فاضل کی تو اسے سزا ہونے نہیں دوں گا یہ میرا وعدہ ہے"

زرا قریب ہوتا وہ اسکا فیت سے اٹا چہرہ ہاتھوں میں بھرے آزادگی سے التجاء کر رہا تھا، پھر آخری وعدے پر نوراں نے اس کے ہاتھ بے دردی سے ہٹائے اپنی متورم سی آنکھیں رگڑے منہ موڑ لیا۔

"تم اپنا وعدہ پورا کرنا، میں تمہارے ساتھ رہ بھی نہیں سکتی۔ اس انسان کے ساتھ رہنا مشکل ہوتا ہے جو آپکو آپ سے زیادہ جان جائے۔ اس مختصر سفر کو تم ایک ڈروانا خواب سمجھ لینا۔ میں بھائے کے ساتھ چلی جاؤں گی، کیونکہ ان کے علاوہ نوراں کا کوئی نہیں ہے"

وہ رخ موڑ کر زین لاشاری پر قیامت ڈھا رہی تھی، اور وہ کیسے جانے دیتا جس کے بناب اسکی سانس آنی محال تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں تمہیں نہیں چھوڑ سکتا، یہاں دیکھو میری طرف"

وہ تاسف اور تکلیف سے اسکا موڑا چہرہ اپنی سمت کیے حکم سنارہا تھا، مگر نوراں دل جلاسا مسکرائی۔

"تم نے سنا نہیں، میرے ساتھ کیا ہوا تھا گل مینے کی وجہ سے۔ میری معصومیت چھین لی گئی تھی، میری عصمت منہدم ہو گئی تھی۔ میں گھر بسانے والی لڑکی نہیں بلکہ صرف بھاکی مددگار سپاہی ہوں، ہڈیاں توڑ سکتی ہوں، گن چلا سکتی ہوں، درندوں کو کاٹ سکتی ہوں بس"

انتہائی افیت پسندی کے سنگ وہ اپنے ستم گنوا تی گئی، زین نے سرد مہری سے اسکی یہ فضول گوئی برداشت تو کی مگر دل زخمی ہوا تھا۔

"یہ سب تم میرے ساتھ بھی رہ کر کر سکتی ہو، جانے تو نہیں دوں گا تمہیں"

زین کا لہجہ جتنا ہوا نوراں کو کانٹے سا چبھا تھا۔

"بیوی ٹائپ چیز نہیں ہوں افسر، نہ مجھے اپنی کم وقتی قبول ہے۔ اور ویسے بھی تم پر پیار کبھی آیا بھی تو کر نہیں پاؤں گی کیونکہ تم ایک ستم گر ہو۔ اس لیے اپنا وعدہ پورا کرو اور جانے دو مجھے۔ ہمارا تلخ سا ساتھ بس اتنا ہی تھا۔ اور ہاں تمہاری جو گردن نوچی اس کے لیے معذرت"

اتنی آسانی سے وہ نارمل ہو کر قہر ڈھارہی تھی، زین سن سایہ افیت ناک حکم سن کر دل مسوس کر رہ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے کبھی کسی کو آنکھ بھر کر نہیں دیکھا اپنی تیس سال زندگی میں، تم پہلی تھی جو یہاں اس سینے میں سرایت کر گئی۔ گناہ بڑا ہے میرا لیکن رب کی رحمت اس سے کئی گنا بڑی ہے، مجھے یقین ہے اگر تم مجھے معاف کر دو تو رب بھی کر دے گا۔ کیونکہ وہ تو نیتوں سے واقف ہے۔ تم جیسی بھی ہو میرے لیے افضل ہو نور، تمہارے یہ آنسو تک افضل ہیں۔ تم اگر کہو گی تو تم سے دور آباد ہونے پر بھی راضی ہوں، لیکن جانے کی بات مت کرنا۔ مجھے فرق نہیں پڑتا ماضی کیا تھا، مجھے فرق بس تب پڑے گا جب تم دسترس سے نکل جاو گی"

اسکا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں لے کر دباؤ ڈالتا وہ دوسرے ہاتھ کی پشت سے نوراں کے چہرے پر پھیلی سیلن زدہ نمی ہٹائے جذب سے گویا ہوا، جب وہ نور کہہ کر بلار ہاتھ اتار دیا تو آنسو خود نوراں کی بینائی دھندلا رہے تھے۔

"معاف نہیں کر سکتی اس لیے کہ کرنا نہیں چاہتی، تم میرے سے سر نہ گھپاؤ افسر، کوئی اور ڈھونڈ لینا۔ تمہیں فرق نہیں پڑتا لیکن مجھے پڑتا ہے، نوراں جتنا جیے گی سناٹا کر جیے گی، خود کی ذات اگر تمہارے آگے کسی کمزور لمحے بے آبرو کر ہی دی ہے تو اسکا یہ مطلب نہیں تم مجھ پر ترس کھاؤ۔ سوچنا بھی مت، آجکل کے زمانے میں آنکھوں دیکھی مکھی کوئی کہاں نگلتا ہے۔ اگلی تو پڑ جاتی ہے، اور ایسا وقت نوراں کی موت بنے گا۔ سو مجھے میری رہی سہی زندگی جینے دو اور جان چھوڑ دو میری۔ بس"

Posted On Kitab Nagri

اپنا ہاتھ جھٹک کر چھڑواتی وہ انتہائی بے رحم بنی زین کے دل کو تڑپا ہی تو گئی تھی، اور وہ التجاء کیسے کرے یہ اسے تھکا رہا تھا۔

"تمہیں سمجھ نہیں آرہی کہ کیا کہہ رہا ہوں میں"

بازو سے جکڑے وہ اس فرار کرتی لڑکی کو جھنجھوڑ کر غرایا تھا، وہ اسکے حواس سلب کر رہی تھی۔

"اور تمہیں کونسا آرہی ہے جو میں کہہ رہی"

وہ بھی اکڑ کر غرائی تھی۔

"شروع کرنا ہی پڑے گا"

گہرا سانس لیتا وہ حتمی فیصلہ کیے نوراں کی توجہ کھینچ گیا، وہ کرنٹ کھائے زین لاشاری کی سمت ہر اسماں ہوئے دیکھنے لگی۔

"ک۔۔ کیا؟"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دل مانو جیسے لرزا، زبان بھی کانپی۔

"ہمارے بیچ کے رشتے کا سفر۔۔۔"

آنکھوں میں خمار سا بھرے وہ دونوں بازوؤں میں نوراں کو جکڑ کر اسکی یہ کہے جان نکال چکا تھا۔

"ت۔۔ تم۔۔ تم ایسا نہیں کر سکتے"

مزاحمت کرتی وہ پھر سے رونے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"کر سکتا ہوں، تمہیں میری سیدھی زبان سمجھ نہیں آئے گی اور میں ایک حقیقت پسند سا آدمی اپنی بات سمجھا بھی نہیں سکتا۔ کم از کم تم اسکے بعد مجھ سے دور جانے کے لیے ہزار بار سوچو گی تو سہی"

اپنے آپ کو زین کی گرفت میں جکڑا پائے وہ سانس لینا تک بھول رہی تھی، اسکی بے ہنگم دھڑکن اور وجود پر اتری کپکپی زین کی نگاہوں سے مخفی نہیں تھی۔

"م۔۔۔م۔۔۔ میں مار دوں گی تم۔ تمس چھ۔و"

وہ اسکے حصار سے نکلنے کو سسکتی ہوئی تڑپی، آنسو لکیریں بناتے چہرے پر اترتے گئے۔

"نور۔۔۔۔۔ شوہر ہوں میں تمہارا، مجھے حق ہے تم پر۔ اس بات کا بھی حق ہے کہ اپنی محبت کا ہر طرز سے اظہار کروں، یقین دلاتا ہوں کہ بے سکون نہیں کروں گا تمہیں۔ یہ ہمارے بیچ کا جھگڑا، ہم دونوں کو مار دے گا، مجھے صرف تم عزیز ہو۔ مجھے صرف تمہیں جاننا ہے، تمہیں چاہنا ہے"

بہت صاف لفظوں میں وہ یہ ابر جیسے جملے نوراں کی بے قرار ذات کو شانت کرنے کو برسا گیا، اور وہ زین لاشاری کی آنکھوں میں رقصاں اپنے عکس کو دیکھ کر دہل چکی تھی۔

وہ کتنی شان سے آنکھوں دیکھی مکھی نگل لینا چاہ رہا تھا۔

"ن۔۔۔ نہیں بچ۔۔۔ چھوڑ دو مجھے۔۔۔ مت کرو۔ن۔۔۔ نہیں"

وہ اسکی شرٹ مٹھیوں میں جکڑتے اونچا اونچا سکنے لگی، اور زین اسکے اس رویے پر رنجیدہ ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

خود اٹھا اور اس بے حال روتی نوراًں کو پکڑ کر تکیہ درست کیے لٹایا اور اسکے گرد لیٹا بلینکٹ نکال کر ایک طرف رکھے لحاف اوڑھے خود بھی سامنے ہی اسکے قریب ٹکے بیٹھا جو بے ساختہ گھبرا کر اسکا ہاتھ جکڑ کر رحم طلب نظروں سے دیکھنے لگی۔

"نہیں کر رہا کچھ لیکن تم نہیں جاو گی، پراس ودمی۔ اور وائز آج ہی یہ لڑائی ختم کر دیتا ہوں"

سہمی سی نوراًں کی ناک دبائے وہ بظاہر نرم مگر سنجیدہ دھمکی دے رہا تھا اور وہ سمجھ نہ پائی کہ اب روئے یا مسکرائے۔

"م۔۔۔ مم میں بیوی بننے کے لائق نہیں تم سمجھتے کیوں نہیں"

اپنی بے بسی پر وہ پھر سے پھوٹ پھوٹ کر روئی اور زین لاشاری کے لیے یہ ڈوب مرنے کا مقام تھا کہ اسکے ہوتے اسکی محبت یوں تڑپ اور سسک رہی ہے۔

جھک کر ان بھیگی آنکھوں کے افق پر بہار سے لمس لمحوں میں بکھیر کر وہ نوراًں کی جان لے چکا تھا، شاید یہ خاموش دھمکی تھی جو انسپیکٹر صاحب نے اپنے سٹائیل میں دی تھی، اور وہ ہوش سلب ہونے پر تو کچھ نہ کہہ سکی مگر جب اپنے ساتھ ہوتی استحقاق آمیز واردات کا احساس ہوا تو اسکے پیٹ میں مکا جڑ گئی۔

"تر سے عاشق۔۔۔۔۔ جان لے لوں گی تمہاری دوبارہ ایسا کیا"

اپنی پوزیشن کا خیال کیے بنا وہ چلائی تھی، حیا سے سرخ چہرہ زین کو بھی مسکرانے پر اکسا گیا۔

"بہت تر سا ہوا ہوں یقین کرو، اس لیے بچ کر رہنا"

Posted On Kitab Nagri

شرارت سے آنکھ ونگ کرنا وہ نوراًں کو بے حال ہی تو کر گیا، دل تو یہی کیا کہ اٹھ کر اس شوخ کی اب ناک نوچ ڈالے مگر اس سے پہلے وہ اٹھ کر سنبھلتی زین کے روبرو بیٹھ پاتی وہ پھر سے نوراًں پر جھکے اسے واپس تکیے سے جا لگنے پر مجبور کر گیا۔

"تھوڑے گہرے مشاہدے کی ضرورت ہے۔ ویسے بھی زین لاشاری ہوں، جو کرتا ہوں بہت تفصیلی اور لگن سے کرتا ہوں"

اس بار نوراًں کے پاس تھانیدار نے مزاحمت کی نہ ہمت چھوڑی نہ اعتراض کی گنجائش، اور وہ بے باک ارادے پر عمل درآمد ہونے پر اپنی دھڑکنیں جسم و جان کو چھوڑتا محسوس کیے شاید کسی ٹرانس میں اتر چکی تھی۔

جہاں سے واپسی ہو نا اب بہت مشکل تھا، زین نے اس بے حال آپسراہ کا اپنی قربت سے ہوتا برا حال بھانپ کر مسکراہٹ کا تبادلہ آنکھ ونگ کے ساتھ کرتے اٹھا اور شاید انکے رشتے کی قدرے کرواہٹ آج ہی شریں لمحے جذب کر چکے تھے۔

www.kitabnagri.com

☆☆☆☆☆☆☆☆

Posted On Kitab Nagri

سراج علی کی نازک کنڈیشن کے باعث اسے آئی سی یو لے جایا گیا تھا، اور جس طرح اسکی سانس بند تھی ویسے سسکتی تڑپتی ہوش گنوا تی فار یہ کا دم گھٹ رہا تھا، عباد الگ شیراز سے تازہ ترین بریفنگ لینے ہو سپٹل سے باہر تھا جبکہ منہا بہت مشکل سے اپنے آنسو روکے اس وقت بے جان فار یہ کو سنبھالے تھی جس سے رو رو کر اب سانس لینا بھی مشکل تھا۔

"مت روئیں فار یہ، بھیا بلکل ٹھیک ہو جائیں گے۔ آپ نے دیکھا ناں کیسے انہوں نے نجس غنڈوں کو بچھاڑ دیا۔ اور ویسے بھی ان کے ساتھ ہم تینوں کا دل د۔۔ دھڑکتا ہے، مت روئیں میری جان"

اپنے نرم ہاتھوں کی پوروں سے وہ فار یہ کے جتنے آنسو جذب کر رہی تھی وہ اور شدت سے بہہ رہے تھے، وہ تو پیل پیل سراج علی کی سانسیں دیکھ کر جیتی تھی تو کیسے اس وقت صبر کرتی۔

"م۔۔۔ مرجاؤں گی منہا، اس۔۔۔ اسے کچھ ب۔۔۔ بھی ہوا۔ میری وجہ سے ہ۔۔۔ ہوا، نہ میں اسکی محبت بنتی۔۔۔ ن۔۔۔ نہ اسے میری ماں ا۔۔۔ اس درندگی سے دوچار کرواتی۔۔۔ س۔۔۔ سب سب میری و۔۔۔ وجہ سے ہوا۔ وہ میری وجہ سے صرف ت۔۔۔ تکلیف ہی سہتا آیا ہے"

اپنی آنکھوں سے بہتے چناب کو تھمانا آج فار یہ کے بس میں کہاں تھا، وہ روتی تڑپتی اپنے بے بسی کہہ کر ملول تھی۔

خود منہا کی آنکھیں نم تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"ایسا مت کہیں، جان ہیں آپ سراج بھائی کی۔۔۔ ابھی ہوش میں آتے ہی وہ آپکو ہی تو بلائیں گے۔
کچھ نہیں ہوگا، جو بھی قصور وار ہے وہ سزا سہے گا پریشان مت ہوں"
منہا اس وقت اسے تسلی دینے اور سمیٹنے میں لگی تھی۔

باہر کوریڈور کی سمت کھڑا عباد اس وقت انتہائی غضبناک تھا، شیراز کوزین نے خود عباد کے ساتھ رہنے
اور اس معاملے کو صبح تک دیکھنے کی تلقین کی تھی۔

"ناجیہ کیانی کا کچھ پتا نہیں، انکا فون آف ہے۔ تھانے سے نکل کر وہ کہاں غائب ہوئیں کچھ خبر نہیں۔
لیکن میرے لوگ مسلسل انکی تلاش میں ہیں"

شیراز کی اطلاع عباد کو پر سکون نہ کر سکی، مٹھیاں بھینچے وہ تلملا اٹھا۔
چہرے پر گویا جسم کا سارا ہوا ترا۔

"جو بھی سراج علی کی اس حالت کے پیچھے ہے مجھے فوراً سراغ چاہیے اسکا، جس نے بھی میرے بھائی کو یہ
افیت دی ہے اسکی موت میں خود بنوں گا۔ ناجیہ کا فرار اس بات کا ثبوت ہے کہ اس معاملے کے پیچھے
وہی سودا گرنی ہے۔۔۔۔۔ شیراز مجھے اس معاملے میں کوئی کوتاہی برداشت نہیں ہوگی، کیونکہ یہ میرے
جگر پر وار تھا۔ فوراً جاو اور اس منحوس عورت کو ڈھونڈ کر لاو"

عتاب کے سنگ وہ حکم دیتا سختی سے حکم صادر کیے شیراز کی جانب سے فرما برداری کا اشارہ ملتے ہی واپس
اندر آیا، نظر منہا سے ملی تو دونوں نے ہی ہچکیاں بھر کر روتی فاریہ کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ خود بھی فارسیہ کے پاس دوسری طرف آئے بیٹھا، وہ رو رو کر آدھی ہو چکی تھی۔

"وہ سراج علی ہے، میرا شیر۔۔۔۔۔ اسے پتا ہے اس سے کتنے دل اور جانیں جڑی ہیں۔ رو کر انرجی ویسٹ مت کرو، تسلی رکھو"

اتنے ستم کے باوجود بھی وہ یہاں بیٹھا شفقت سے فارسیہ کو تسلی دیتا اس لڑکی کا احساس جرم مزید بڑھا گیا۔
منہا خود بہت اداس تھی، سراج علی اسکے لیے بھائی سے افضل تھا۔

"م۔۔۔ مجھے معاف کر دو عباد، یہ ساری تکلیفیں میرے کیے گناہوں کا سبب ہیں۔ مم۔ میری وجہ سے سراج پر آنچ آئی، اسے کہو وہ سانس لے، اسے کہو فارسیہ کی دھڑکن بھی ر۔۔۔۔۔ رکی ہوئی ہے۔۔۔۔۔ اسے کہو ایسے ج۔۔۔ جدا ہونا ممنوع ہوتا ہے۔۔۔۔۔ تم کہو۔۔۔۔۔ تم۔۔۔ تمہاری بات مانے گا"

وہ پور پور تڑپتی سسکیاں گھونٹتی لڑکی سرتا پا سراج علی کے لیے دعا بنی دھڑک رہی تھی، عباد نے تھکی سی مسکراہٹ دیے اسکی آنکھ سے بہتی نمی جذب کی۔

"معاف نہ کیا ہوتا تو سراج علی جیسی قیمتی دولت تمہیں کیوں سونپتا، تمہارے ہر گناہ کے باوجود تمہارا مقام بلند ہے فارسیہ کیونکہ تم سراج علی کا دل ہو، اسکی جان ہو۔ گھبراؤ مت۔۔۔۔۔ وہ ٹھیک ہو جائے گا"

نرم سی تشفی بھری آس بندھاتا وہ بے ساختہ منہا کی جانب متوجہ ہوا جو اسے محبت سے دیکھ کر دھیماسا مسکرائی۔

ڈاکٹر کے باہر آ جانے نے گویا ان تینوں کی دھڑکن روکی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیسا ہے وہ؟"

لیک کر عباد نے سوال کیا۔

"بہت گہرے وار کیے گئے ہیں اسکی باڈی پر، کندھے کی ہڈی معمولی سی کریک ہو گئی تھی۔ لیکن خطرے کی بات نہیں ہے۔ گرنے کی وجہ سے سر میں شدید چوٹ آئی ہے اور خون بہہ جانا ایک طرح اسکی دماغی حالت کے لیے سودمند رہا، بہت باہمت انسان ہے۔ اتنے تشدد کے باوجود وہ آخری ہمت کے قطرے تک مقابلہ کرتا رہا۔ یقیناً وہ اللہ کو بھی بہت پیارا ہے عباد صاحب کیونکہ وہ بے ہوشی میں بھی مسلسل کسی زبانی یاد سورت کا ورد کر رہا تھا، ایسا بندہ پہلی بار دیکھا۔ اور وہ تھوڑے ہوش میں آتے ہی فارسیہ کو بلارہا تھا، ہم انھیں سپیشل روم میں دو دن رکھیں گے، ابھی شفٹ کرتے ہیں۔ لیکن صرف فارسیہ کو ہی ملنے کی اجازت ہوگی"

ڈاکٹر کی یہ ساری باتیں عباد کی آنکھوں میں نمی بھر لائیں، اسے یاد تھا کہ بچپن سے وہ پانچ وقتی نمازی صرف سراج کی بدولت بناتا تھا، وہ اسے کھینچ کر باقاعدہ مسجد لے جاتا تھا۔

عباد کی جب جب طبعیت بگھڑتی وہ اس پر ساری ساری رات سورتیں پڑھ کر پھونکتا تھا، عباد کی نمازیں قضا ہوتیں تو انکی معافی کے لیے وہ خود عباد کے لیے دعائیں مانگتا۔
خود منہا اور فارسیہ کی آنکھوں میں نمی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ میری جان سے زیادہ افضل ہے، اسکے ہوتے ہوئے مجھے دعاؤں کی کمی نہیں ہوتی۔ آپکا بہت شکریہ، اسکے علاج میں کوئی کمی نہیں ہونی چاہیے"

عباد نے مشکور ہوئے ڈاکٹر کی سمت دیکھا جو مسکرا کر نرس کے ساتھ وہاں سے چلے گئے اور فاریہ خوشی اور تکلیف کے سنگ روتی کرسی پر بیٹھی۔

خود منہا فوراً عباد کے ساتھ جا لگی، جناب نے حصار کر سرچو مے اسے بھی تسلی دی۔ ایک گھنٹے تک نرس فاریہ کو بلانے آئی، فاریہ کی بے تابی تو عیاں تھی۔

"تم جاو اسکے پاس، ہم یہیں ہیں"

فاریہ کو کہے بھیجتا وہ خود واپس منہا کا ہاتھ جکڑے بیٹھا جو خود بھی بہت بو جھل تھی، بیٹھتے ہی سر عباد کے سینے سے لگائے ساتھ جا لگی۔

"تھک گئی ہو"

نرمی سے منہا کے بال سہلائے وہ بھی جیسے کچھ بہتر تھا، سراج کی بہتر ہوتی طبعیت اسے بھی سنوار گئی تھی۔

منہا سے سر زرا اٹھائے عباد کو دیکھا جسکی آنکھیں سرخ تھیں، چہرہ تھکن سے اٹا تھا۔

"تھکن تو ہوتی ہے جب قیمتی اٹاٹے کھونے کا ڈر لاحق ہو، جتنا وہ آپکے اور فاریہ کے لیے اہم ہیں اس سے

زیادہ میرے لیے ہیں۔ دادا کے بعد وہ دوسرا شفیق ہاتھ سراج بھائی کا ہے جو منہا کے سر پر چھاؤں کا

Posted On Kitab Nagri

باعث بنا۔۔۔ ناجیہ کیانی کیوں ہیں اتنی بے رحم، کوئی اپنی اولاد کے سہاگ کے ساتھ ایسا کرتا ہے
بھلا۔۔۔۔۔ یہ ب۔۔۔ بہت تکلیف دہ ہے۔ میرے لیے اتنا ہے تو فاریہ کے لیے کتنا ہوگا عباد۔۔۔۔۔ وہ
جیسی بھی ہیں، وہ سراج بھائی کی زندگی ہیں تبھی انکی تکلیف دل سے محسوس کی ہے "
اتنے وقت ان سب کے ساتھ رہ کر منہا سب کو سمجھ گئی تھی مگر اس ماں کی سفاکی اسے رلا گئی جو حد
درجہ ظالم تھی، عباد کے چہرے پر خود اک افیت ورنج درج تھا۔

"اس عورت کے گناہ کا گھڑا بھر چکا ہے، اب صرف حساب ہوگا۔ یہی نہیں اگلے پچھلے سارے ستم
کھلیں گے۔ یوڈونٹ وری، اتنا سینیٹی ہونے کی ضرورت نہیں۔ کسی اور کے لیے تمہیں اس قدر اٹیچ نہیں
دیکھ سکتا بھلے وہ فاریہ اور سراج ہی کیوں نہ ہوں۔ تم ادا اس ہوتی ہو تو عباد کا دل بھی رنجیدہ ہو جاتا ہے "
کمال بے مروتی سے وہ اس وقت بھی اپنی میں بیچ میں گھسیٹ کر منہا کو خفا کر چکا تھا، بھلا یہ بھی کوئی بات
تھی۔

"وہ بہن ہے میری اور سراج بھائی، جیلس ہونے کی بھی کوئی سولڈ وجہ ہونی ضروری ہوتی عباد "
منہ پھلا کر گویا اپنی برہمی جتائی گئی جو عباد کے ہونٹوں پر مسکراہٹ سجا گئی۔

"میں تو پاگل ہوں، ممکن ہے احد سے بھی آگے چل کر ہو جاؤں اور ہمارے دس بارہ بچوں سے بھی "
اتنی خطرناک سچویشن میں وہ یہ کاری وار کرنا منہا کے ہوش اڑا چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"دس بارہ۔۔۔۔۔ اور کونسے بچے، کس خوش فہمی میں ہیں۔ ایسا کچھ نہیں ہونے والا۔ ہمارا بے بی صرف احد ہے وہی رہے گا"

آنکھ چرا کر وہ متذبذب سے منمنائی مگر عباد اسکی ٹھوڑی پر گرفت جمائے اسے دھڑکانے وہ روبرو کیے آفت آمیز مسکایا۔

"اپنے جیسی ایک گڑیا بھی نہیں دو گی؟"

پل میں وہ بہار کومات دیتا نرم ماہٹ آمیز لہجہ لیے منہا کی حیا اوڑھتی آنکھوں میں جھانکے بولا۔

اور وہ تو تھم سی گئی۔

"جسکی آنکھیں تم جیسی ہوں، جو تمہاری خوشبو میں لپٹی ہو، جسکا دل میری طرح الٹا ہو، جسے میری طرح منہا سے والہانہ انس ہو، جو تمہاری طرح میرا سکون ہو، جو تمہاری طرح میرا حوصلہ بنے۔ دو گی ناں؟"

یہ بندہ، اسکی پھر سے حصار لیتی آنکھیں، کلون کی خوشبو، قربت، سب منہا سے ہوش و حواس لے گئے، وہ جانتی تھی انکار کرنا ناممکن ہے۔

مگر اقرار جان لیوا تھا۔

"یہ کوئی وقت ہے ایسی بات کا، کم از کم موقع محل تو دیکھ لیا کریں"

Posted On Kitab Nagri

منہ سینے میں چھپا لیتی وہ عباد کے الٹی طرف نسب دل سے ہتھیلی جوڑے شکوہ کناں ہوئی تو وہ پھر سے مسکرایا۔

"آئی وانٹ آکیوٹ باری ڈال فرام یو"

جبین چومے وہ اس مدھم سانس لیتی منہا کو مزید مشکل سے دوچار کر رہا تھا اور وہ آنکھیں سختی سے موندھے سماعت میں اترتی اس مہکار سے کھکھلا سی گئی۔

"عباد پلینز، مت کریں پریشان"

اس بار وہ واقعی سٹپٹائی۔

"اگر احد کا ساتھی آجائے تب بھی اوکے، باری ڈال کی ٹرائے اس سے نیکسٹ"

مزید منہا کی جان نکالے وہ چمکارا مگر واقعی منہا اب رو دینے والی تھی، اپنی بازوؤں میں حصار کروہ شدید

پیارا ہنسا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"منہا"

کچھ دیر خاموشی سے وہ منہا کی گرم سانسیں اپنے سینے میں منتقل ہوتی محسوس کیے نرمی سے پکارا۔

"عباد میں اب رونے لگوں گی بتا رہی ہوں"

کچھ سننے سے پہلے ہی وہ سیدھی اٹھ بیٹھے غرائی۔

عباد نے مسکراہٹ دبائے لڑکی کے بھر ملاحظہ کیے۔

Posted On Kitab Nagri

"ہم مر گئے ہیں کیا جو رونے دیں گے"

وہ یہ جملہ بس یو نہی بے دھیانی میں کہہ بیٹھا مگر منہا کی نم میں گھلتی آنکھوں کو دیکھ کر اپنی بے رحمی کا شدت سے احساس ہوا تبھی وہ خود پشیمان ہوا۔

"معاف کر دو، بہت ہی بے تکی ہانک دیتا ہوں"

انگلی کی پور آنسو بناتی لکیر سے مس کیے وہ قدرے افسوس سے معذرت کر رہا تھا۔

"یہ بے تکی نہیں، سنگدلی کی حد ہے۔ موت سے ڈر نہیں لگتا مجھے، اپنے بہت سے پیارے ایک ساتھ

کھوئے تھے، لیکن آپ کے لیے یہ لفظ جڑے تو تکلیف ہوتی ہے"

فرار کی بھی ایک معیاد تھی، وہ خود نہ سمجھ پائی کہ کیا کہہ بیٹھی ہے۔

"کیوں ہوتی ہے"

وہ بھی جیسے اس سے سچ سننے کو بے قرار تھا۔

"کیونکہ آپ۔۔۔۔"

www.kitabnagri.com

وہ عباد کا ہاتھ پکڑ کر اسکی ہتھیلی بلا جھجک اپنے دل سے لگا بیٹھی۔

عباد کو محسوس ہوا ہتھیلی میں دھڑکن ثبت ہوئی ہو۔

"میں۔۔۔۔؟"

عباد کا لہجہ سوالیہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ نے دل دکھایا ہے میرا، لیکن یہاں ممکن ہے آپ ہی ہوں"

وہ پہلیوں میں کہتی اپنے دل سے عباد کا ہاتھ ہٹائے پھر سے اسکے کندھے سے جا لگی۔

"محبت کرتی ہو مجھ سے؟"

عباد یہ سوال کرتے منہا کو واقعی ہنسا گیا، اس بدھو سیاست دان کو دو لگانے کا من بہت کیا مگر وہ جبر کر گئی۔

"محبت آپ کو ہی مبارک، میں تو آپ کی دشمن جان ہوں۔ وہی ٹھیک ہے"

اسی کے انداز میں لاپرواہی سے کہتی وہ آنکھیں بند کر گئی۔

"نہیں۔۔۔ تم راحت روح ہو میری منہا، جسم و جان سے پرے کی راحت، میرے اندر کا سکون۔ میری ذات کا سکھ، میرے ہونے کی ضمانت۔۔۔۔۔"

وہ سادہ لوح سا اظہار بھی منہا کی رگ جان تک اترا، کون محبوب بننا نہیں چاہتا، اور عاشق بھی عباد حشمت کیانی سا، منہا ہنوز مسکراتی ہوئی آنکھیں موندے رہی۔

"فلمی ڈائلاگز۔۔۔۔۔"

منہا مزاق اڑاتی منمنائی اور وہ درویشانہ مسکرایا۔

"وہ بھی فلاپ فلم کے، بچارے عباد حشمت کیانی کی اکلوتی فلاپ فلم کے"

اور وہ شدید پیار دل جلا دیو انہ اپنی سرد آہ سے منہا کو ہنسا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سراٹھا کر کتنی ہی دیر مبہم مسکراتی عباد کو دیکھتی رہی، وہ بھی دیکھتا رہا کیونکہ ساری رات یہی تو ممکن تھا اس وقت۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔

Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

سپیشل کئیر روم میں وہ آتو گئی تھی مگر سراج علی کے بے جان وجود اور بند آنکھوں کو دیکھ کر اپنے آنسو نہ روک سکی، بیتاب سی وہ اس جان سے افضل شخص کے پاس چلی آئی۔

اسکا مضبوط ہاتھ ڈرپ کی گرفت میں تھا، اور چہرے پر تھکن حاوی تھی۔

نرس اسی وقت سراج کو دیکھ کر ہی نکلی تھی، وہ یوں خاموش، دنیا و جہاں سے بے پرواہ سا فاریہ کے لیے ظالم تھا، وہ لڑکی جو اتنے دن کی جدائی کے بعد سراج علی کی بے انتہا شدت اور محبت چاہتی تھی، جب کچھ نہ ملا تو وہ بکھر سی گئی۔

ہاتھ بڑھا کر سراج علی کا کشادہ ماتھا چھوا، آنکھوں کی نمی اور ہاتھوں کی لرزش بتا رہی تھی کہ سراج علی کو یوں دیکھنا جان لیوا تھا۔

"تم م۔۔ مجھے معاف کر دو، کیا کیا ستم ڈھادیے میں نے تم پر"

آزردگی سے وہ اسکا نقش نقش اپنی نرم انگلیوں کی پوروں سے چھوئے سرگوشیاں کر رہی تھی اور وہ کسمپاسا ہوا گویا بہتری کی جانب متوجہ تھا، اسے پتا چل گیا تھا اسکی دوا تو اسکے پاس پہنچ چکی ہے۔

"اتنے س۔۔ سارے دن کی جدائی بھلا کوئی ایسے ختم کرتا ہے، تم کچھ بھی مت کہو مگر دیکھ تو لو مجھے۔ میں

نے تمہیں بہت یاد کیا، آنکھیں کھولوناں"

جھک کر وہ سراج علی کی جبین پر نرم ہونٹوں کا لمس بکھیرتی اسکی تھکی سانسوں کا تسلسل تکتی وہیں اسکے

سینے سے سرٹکائے دوسرے ہاتھ سے سراج علی کے چہرے سے لگاتی اسکی آنکھیں چھونے لگی، وہ بھی

Posted On Kitab Nagri

جیسے نیند اور تکلیف کو خیر باد کہے اپنی دوسری بازو بمشکل اٹھا کر فاریہ کی کمر سے لگائے گہرا سانس کھینچے اپنی بھاری متورم آنکھیں کھولے مدھم سا مسکرایا۔

"تم مجھے بلارہے تھے، تمہاری پکار پر فاریہ کی جان قربان۔ جتنا کرب تمہیں دیا گیا، سب کا حساب لیا جائے گا۔ تم مسکرائے ہو تو م۔۔ میری جان میں جان آگئی۔ تمہیں کچھ ہو جاتا تو میری بھی سانس رک جاتی"

زرا سا چہرہ اٹھائے وہ سراج علی کی بمشکل کھولی جاتی آنکھیں دیکھتی خوشی اور درد کی زیادتی سے آواز کو بھرنے سے روک نہ سکی۔

"میری ہر سانس صرف تمہیں ہی پکارتی ہے فاریہ، پکارتی رہے گی۔ میں بہتر ہوں، دیکھو تم نے اس بے جان مریض کو اچھا کر دیا"

ملائمنٹ اور پیار سے وہ اسکے آنسو جذب کرتا، بال سہلائے بہت مدھم سہی پر بول رہا تھا، فاریہ اسکے چہرے سے ہاتھ جوڑے سراج علی کو محبت سے تکتی مسکرائی تھی، وہ اسکے لیے دھڑکن سے بھی زیادہ ضروری تھا۔

"درد تو نہیں ہے ناں، تمہارا کندھا جلدی ٹھیک ہو جائے گا۔ تمہاری بازو۔۔۔۔۔ یہ بھی ٹھیک ہو جائے گی، میں خود خیال رکھوں گی تمہارا، اپنی توجہ اور پیار سے تمہارے زخم مندمل کر دوں گی"

Posted On Kitab Nagri

زیادہ دیر وہ اپنا زرا سا بوجھ تک سراج پر نہ ڈال پائی اور اٹھ کر مزید قریب بیٹھے لاڈ اور پیار سے سراج کے ماتھے پر ڈھلکے بال ہٹاتی اسے تسلی دے رہی تھی، سراج علی نے محسوس کیا وہ واقعی بدل کر آئی تھی۔
"درد نہیں ہے، ایسا ویلکم نہیں چاہتا تھا تمہارا۔ پریشان کر دیا تمہیں"

فارہ کی گال سے ہتھیلی لگاتا وہ تھوڑا افسردہ تھا، مگر وہ کیسے اسے افسردہ رہنے دیتی، وہی سراج علی کا ہاتھ چومے مسکرائی۔

جھک کر پھر سے وہ گہری دل آویز آنکھیں لبوں سے چوم کر گال چھوتی بھینسا مسکائی، اور اس لڑکی کے بیمار پر ایسے ستم سراسر زیادتی تھے۔

"یہ سب چھوڑو، کیسے گزرے میرے بناتے سارے دن، کتنا مس کیا مجھے"

سراج کے بہتر ہونے کی خوشی تھی یا اس سکون کی طلب کہ وہ اس وقت صرف سراج سے باتیں چاہتی تھی، اسکا ہاتھ اپنے نازک ہاتھوں کی گرفت میں لیتی وہ اس سے پوچھ رہی تھی جو آنکھوں کے راستے اس لڑکی کا چہرہ دل تک اتار رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

"یہاں قریب آؤ گی تو بتاؤں گا"

اپنی بازو کھولے وہ جہاں آنے کا کہہ رہا تھا، فارہ اپنی مسکراہٹ دباتی اس کی خواہش کے عین مطابق سراج علی کے چہرے کے روبرو جھک آئی، جانتی تھی اس بندے کو آرام کیسے ملے گا۔

کمر جکڑتا سراج کا ہاتھ فارہ کے لبوں پر شرمیلیں مسکان لے آیا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے میری روح، میری جان اور میرا دل تمہارے پاس ہے۔ میرے پاس تو کچھ نہیں تھا، اب تمہیں خود سے الگ کرنے کا یہ ستم دوبارہ نہیں کر پاؤں گا"

گھمنبیر سی جذبات سے اٹی سرگوشی نے گویا فاریہ کی روح چھولی، وہ زرا سا الگ ہوتی خود ہی صیاد کی گرفت میں جا ابھی، اور یہ الجھن نہایت من پسند تھی، جس نے حالت غیر اور حواس بے خود کر دیے۔ وہ جلد ہی رحم پر اترے ان لب، عارض و رخسار کی خوشبوؤں سے نکل آیا، وہ نظر جھکائے روبرو بیٹھی دھڑک ہی تو رہی تھی۔

دونوں کی آنکھیں آن ملیں، دل تک اک احساس تشفی سرایت کر گیا۔

"تم جان ہو میری سراج علی، تم میرا سب کچھ ہو۔ ڈر گئی تھی م۔۔ میں۔ کہیں میری زندگی کا یہ سرمایہ لٹ نہ جائے، یہ پونجی گنوا نہ دوں۔ تم فاطمہ ماما کی نایاب دولت، معراج کے سر کا شفیق سایہ۔ عباد کے محافظ۔۔۔ تم کہیں نہیں جاسکتے کبھی بھی، تمہیں میرے ساتھ رہنا ہے۔ ڈر گ۔۔ گئی تھی کہ کہیں۔۔۔۔۔"

www.kitabnagri.com

وہ آنسو جھپکتی، درد میں لپٹی اس پر جھکی اسے چہرے کو چھوئے کہتے کہتے آنسوؤں میں ڈھلی تو خاموش سی ہو گئی، اور سراج علی درد کم ہوتے اور جسم و جان میں سکون اترتا محسوس کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میرے لیے اتنا روئی ہے میری شیرنی، تمہارے آنسو میرے جیتے جی بے مول نہیں ہوں گے۔ بس کر دو، مسکراؤ کہ سراج علی کی زندگی جی اٹھے۔ اپنی سانسوں کی ٹھنڈک میرے وجود میں اتارتی رہو کہ سکون ملتا رہے، میں دھڑکتا رہوں گا تم میں، تم سانس لیتی رہو مجھ میں"

وہ کیسے دیکھتا وہ آنکھیں اس قدر کرب میں جنکی پاکیزگی مسکرانے میں دیکھائی دیتی، آج تو فاریہ جان وار دینے کے جذبات رکھے سراج علی پر فدا تھی۔

وہ جیسا تھا ویسا فاریہ کے لیے دنیا جہاں میں کوئی نہ تھا۔

وہ حکم سمجھ کر دل مہکانے لگی، پور پور اپنے نرم ہونٹوں کی مسیحا کرتی گئی۔

"کھا جاؤں گی تمہیں شوئے"

جب خود بے حال ہوئے اس شخص کے سحر سے لرزی تو اپنی بوکھلاہٹ دبائے آنسو رگڑ کر غرادی اور سراج اتنے درد کے باوجود مسکرا اٹھا۔

"آدم زاد کہیں کی"

اپنے ہونٹوں کی پہنچ میں آتے فاریہ کے رخسار کو لبوں سے چھوتا وہ بھی شرارت پر اترا۔

"ماردوں گی تمہیں اگر اب اتنی سی بھی خراش آئی، مرجاؤں گی اگر دو بارہ ایسا امتحان لیا۔ تم میری زندگی ہو، میری سانس ہو سراج علی، مم۔ مجھے مت آزمانا۔ نہیں آزماؤ گے ناں"

Posted On Kitab Nagri

پھر سے وہ رودی، ہچکیوں سے، اس پر سے اٹھے اسکی زخمی بازو پکڑے وہ زخموں پر اپنی ہتھیلی سہلائے
پھوٹ پھوٹ کر روئی، اور سراج علی اس بار خفا ہوا تھا۔
"کوئی اس پاگل چڑیل کو لے جائے یہاں سے، رورو کر میرا ہاسہا خون جلا رہی ہے۔۔۔۔۔ اگر تم چپ
نہ ہوئی تو اچھا نہیں ہوگا، یہاں آؤ۔ میرے پاس آ جاؤ اور خبردار جو روئی"
شروع میں وہ فاریہ کے آنسو دیکھ کر جان بوجھ کر خفا ہوا مگر پھر وہ زرا بیڈ کے ایک طرف سرک کر اپنی
سلامت بازو اور کندھا پھیلائے اسے بیڈ پر آنے کا کہہ رہا تھا جس پر وہ بنا اعتراض گھوم کر جوتے اتارتی
بیٹھتے ہی سراج علی کی بازو پر سر رکھے لیٹی اور ہاتھ اسکے پیٹ پر رکھا جہاں سراج علی کے زخم کے بجائے
وار سے نیل جیسا نشان تھا۔
وہ اس کے شرٹ لیس وجود پر لحاف درست کرواتی پھر سے رودی۔
"بس فاریہ، پاس ہوں ناں۔ اب کیوں رورہی ہے میری بیوی"
بازو حصار کر سینے میں چھپا لیتا وہ شکوہ کیے بولا مگر وہ ہنوز بہت پریشان تھی۔
"دیکھو کتنا نیلا نشان ہے، بہت دردہ۔۔۔۔۔ ہو گاناں۔۔۔۔۔"
وہ پھر سے ہاتھ لحاف سے اسکے پیٹ پر رکھتی روتی ہوئی جس پر سراج نے مسکرا کر اسکی ناک سے ناک
مس کی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم ہاتھ ہٹالو، گد گدی ہو رہی۔۔۔ نرس جب ناک کرے گی آنے کے لیے تو پلینز اٹھ جانا، اس سچویشن میں اس نے دیکھ لیا تو صدمے سے ہی گر پڑے گی۔ اور ویسے بھی تمہاری قربت جان لیوا ہے اس بیمار کے لیے"

پلوں میں وہ فاریہ کو مسکرا نے پر مجبور کرتا اس مسکراتی پری کو دیکھ کر جی ہی تو اٹھا جو آگے سے فرما برداری سے شرمگین سامسکائی۔

"چھپو رہے انسان۔ میرے ہاتھ لگانے سے گد گدی ہو رہی۔ اتنے تم چھمک چھلو۔۔۔۔۔"

منہ بسوڑ کر وہ باقاعدہ سراج کو ہنسنے پر اکسا چکی تھی، کتنی ہی دیر وہ بھی ہنستی چلی گئی۔

"وہ تو تم ہو، میری۔۔۔۔۔"

ہنسی تھمی تو سر سرائتی نظر لیے وہ چمکا را۔

"نو۔۔۔ میں صرف تمہاری جان ہوں۔ بولو میں تمہاری جان ہوں"

اترا کر حکم صادر کرتی وہ مسکائی۔

www.kitabnagri.com

"کیوں بولوں"

سراج کو بھی اٹکیلیاں سو جھ رہی تھیں۔

"بولو نہیں تو پیار کم کر دوں گی"

خطرناک دھمکی دیتی وہ سر اسر کیوٹ لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"جان تو معمولی شے ہے، تم تو روح ہو فاریہ۔ وہ روح جو ہمیشہ مہکتی، جیتی اور مسکراتی رہے" جبین چو متا وہ اعتراف کرتا بہت پیارا لگا اور فاریہ روہانسی ہوئے پھر سے اسکے سینے میں چہرہ چھپا گئی۔ شاید اس بار پگی کورونا بھی تھا اور آنسو سراج علی سے چھپانے بھی تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔

Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

سحر کی روشنی عالم جہاں پر پھیل چکی تھی، وہ اجلت میں ریڈی ہوئے اپنا فون اور گاڑی کی چابی لیتا نکلنے ہی لگا تھا جب نوراں کی پکار پر وہ رکا، وہ بیڈ پر لیٹی فکر سے اٹھ بیٹھی۔

ابھی تو آذان کو بھی وقت تھا، زین مسکراہٹ لیے چلتا ہوا اس تک آیا جو مہکتے ہوئے لمحات اور تفصیلی غور و فکر کے بعد ناچاہتے ہوئے بھی زین کے یوں توجہ سے دیکھنے پر نظر جھکائی۔

"مجھے اہم کام سے جانا پڑ گیا ہے، لیکن میں آجاؤں گا۔ اب روز آؤں گا، ہر گز تمہیں خود سے دور نہیں رہنے دوں گا۔ دن کے کسی بھی وقت میں کسی کو لینے بھیج دوں گا تاکہ تم فاضل سے مل سکو۔
لیکن۔۔۔۔۔"

اپنا ہاتھ بڑھا کر اسکی گال سہلائے وہ کہتے کہتے رکا تو وہ بھی چہرہ زین لاشاری کی جانب کیے افسردہ سی ہوئی۔

"لیکن۔۔۔۔۔"

وہ آج بے قرار ہوئی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"لیکن تم میرے ستم کار از فاش مت کرنا، درخواست کرتا ہوں۔ میں اپنی آخری سانس تک اپنے اس ستم کی تلافی کروں گا نور، مجھے خود سے دور مت کرنا، اب تو بالکل نہیں۔ نہیں جی پاؤں گا تم سے دور، میں وہ سب کروں گا جس سے مجھے تمہاری معافی اور قبولیت ملے گی"

Posted On Kitab Nagri

وہ زرا سی نزدیکی پائے ہی بیقرار و مضطرب ہو گیا تھا، وہ لمحے جوان دو کے لیے سکون تھے، بھلانے یا فراموش کرنے مشکل تھے۔

"تم زبردستی قریب آئے میرے، تکلیف دی۔ دے رہے ہو، مجھے مت باندھو خود کے ساتھ"

وہ درد میں تھی، بھلا سکون اسے کیسے آتا جو بے سکونی سے جینے کی عادی تھی، یہ چند جسم و جان پر گرتی پھواریں اسے کیا پر سکون کرتیں۔

"نور پلینز، تکلیف نہیں دی۔ تمہیں تمہاری تھوڑی اہمیت بتائی ہے۔ اور بندھ تو گئی ہو تم میرے ساتھ، بھلے اس نکاح کی کشش سے ہی سہی۔ نا سمجھ نہیں ہوں، سب محسوس کر چکا ہوں۔ تم جھٹلا نہیں سکتی۔ جاتا ہوں"

ان بھیگی پلکوں پر مسکرا کر عنایت کرتا وہ انھیں چومتا ہوا نور اں کا مرمریں ہاتھ پکڑے اپنے سینے سے لگا گیا۔

اور وہ آنکھیں بھرے بس دیکھتی ہی رہی۔

"زین۔۔۔۔"

وہ اٹھا تو نور اں کے اسکے نام پکارنے پر وہ قربان ہی تو ہوا مڑا، جی چاہا اس نام پکارنے والی کو اس عنایت پر خود میں بسا ڈالے۔

"کہو"

Posted On Kitab Nagri

وہ مسکرا کر بولا۔

"میں بھاگو نہیں بتاؤں گی، رکھ لوں گی تمہارا پردہ۔۔۔۔۔ نہیں چاہتی کہ وہ اس پر تمہاری جان لے لیں" یہ کہنا سکور لاچکا تھا مگر وہ ہمت جمع کیے کہہ گئی۔

"وقت آنے پر میں خود اس ستم کا اسکے سامنے اعتراف کروں گا، اور التجاء کروں گا کہ نور کو واپس لینے کے سوا جو بھی سزا دینی ہے دے لے۔۔۔۔۔ آئی لو ویو نور، خیال رکھنا اپنا"

جھک کر اسکی پیشانی چومتا وہ یہ لفظ تھکی سی مسکراہٹ سے ادا کرتا کمرے میں اور نور اں کے چار سواپنی مہک سی بکھیرتا چلا گیا۔

اور وہ بھیگی آنکھوں والی مسکرائی۔

"آپ نے اس کے دل میں یکدم مجھے کیسے ڈال دیا اللہ، یہ تو ا۔۔۔ اپنی محبت کی شدت سے ہی جان ل۔۔۔ لے جائے گا نور اں کی۔۔۔۔۔"

اپنی ہتھیلی سے آنکھیں رگڑتی وہ واپس سر تکیے پر رکھتی رو دی تھی، مگر فرق اب یہ تھا کہ یہ آنسو خوشی کی زیادتی کے تھے۔

دوسری طرف زین جب تک تھانے پہنچا، شیراز کی طرف سے ناجیہ کیانی کے بارے میں اطلاع موصول ہو چکی تھی۔

لیکن فی الحال وہ یہ معاملہ روک چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ساری رات ہوٹل کے کمرے میں سلگتی رہی تھی، اور پھر اگلی صبح فاضل گوجا کے مصنوعی رات و رات قتل کی جھوٹی خبر شیراز نے پوری پلاننگ سے میڈیا انوالو کیے پھیلائی۔
صبح ناشتے پر سرور اس خبر کو سن کر مسرور ہوا تھا، فوری کال لگائے ناجیہ کا نمبر ملا یا جو اس وقت وحشی بنی سر کے بال جکڑے صوفے پر نیم دراز تھی۔

ہوٹل کے ارد گرد زین نے اپنے لوگ پھیلا دیے تھے جو اسکے اشارے کے منتظر تھے۔
"اب کیا ہے لعنتی شخص"

فون لگتے ہی وہ حلق کے بل دھاڑی تھی مگر سرور جو س کا گلاس ہونٹوں کے لگائے مزے سے مسکرایا۔
"توبہ توبہ اپنے مجازی خدا کو گالی دے رہی ہو، میری جان اب تم سے کیسی ناراضگی۔ تمہارے اس بے کار بیٹے نے تو واقعی کام کر دیکھایا۔ مار ہی دیا فاضل گوجا کو۔ نیوز میں بتا رہے کہ سیریل کلر فاضل گوجا کا کسی نے جیل میں گلا دبا دیا"

لہکتا، مستیلا لہجہ اور شرارتی انداز اپنائے وہ ناجیہ پر قیامت ہی تو ڈھا چکا تھا۔

وہ بیقراری سے ریوٹ آن کرتی نیوز لگائے پتھرائی۔
آنکھوں سے نمی پھوٹ گئی۔

"اب ہم دونوں محفوظ ہیں، آجا میری جان میرے پاس۔ کل کے لیے یقیناً تم اپنے آوارہ عاشق مزاج شوہر کو معاف کر دو گی۔ پر کیا کروں، تمہارے بہکاتے حسن کے آگے بے بس ہو گیا تھا۔ سمجھ نہ آئی کہ

Posted On Kitab Nagri

پیار کر رہا ہوں یا نوچ رہا ہوں۔۔۔۔۔ ویٹ کروں گا میری بلبل۔ آج تو جشن بھی منائیں گے مل کر۔۔۔۔۔"

بے خود بہکتے خباثت سے بھرے لہجے میں وہ کہہ کر سرشار سا کال تو بند کر گیا مگر ناجیہ کے چہرے پر اس وقت سارا درد تکلیف کا روپ دھار گیا۔

"تم نے میرے بیٹے کو قاتل بنوا دیا سرور، بہت ہو گیا۔ آج جشن تو مناؤں گی پر تمہاری موت کا۔ تم نے جو میرے ساتھ کیا ہے اسکے لیے تمہیں دردناک موت دوں گی۔ تمہاری غلیظ آنکھیں کل کا سورج نہیں دیکھ سکیں گی۔ تم تباہ ہو جاؤ گے"

آنکھوں میں نفرت کی آگ بھرتی وہ اٹھ کر اپنے بیگ تک پہنچی، اس میں سے گن نکالے چھ کی چھ گولیاں میگزین میں بھریں اور وہ اس وقت کوئی خونی آتما کا روپ دھارے تھی۔
زین دوسری طرف اپنے آدمیوں کو صرف نگرانی کا حکم دے چکا تھا کیونکہ اسے یقین تھا کہ آج یہ کہانی بھی ختم ہو ہی جائے گی۔
وہ عباد سے مسلسل رابطے میں تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Posted On Kitab Nagri

صبح تک سراج کی طبعیت قدرے بہتر تھی مگر فاریہ دودن مسلسل اسکے ساتھ رہنے پر بضد تھی، تبھی عباد دونوں کو ہی ایک دوسرے کو سوئے خود منہا کے ساتھ پیس واپس آگیا تھا، ہو سپٹل بھی زین کے چند لوگ نگرانی پر تھے۔

عباد تو آتے ہی فریش ہونے چلا گیا تھا جبکہ منہا بھی ادا جان اور دادو کو بھرپور تسلی سوئے احد کو دیکھنے کمرے میں آئی جسے دادا نے ابھی سلا کر بھیجا تھا۔

یکدم دروازے کی دستک پر منہا چونکی، بیقرار سی عائشہ کو اندر آتا دیکھ کر منہا بھی اسکی جانب مڑی اور اسکے پاس پہنچی ہی تھی کہ عائشہ سیدھی منہا سے جا لگتی پھوٹ پھوٹ کر رودی۔ خود منہا اسکے یوں کرنے پر بوکھلا گئی۔

"عائشہ۔۔۔ کیا ہو گیا تمہیں۔ ایسے کیوں رو رہی ہو"

عائشہ کا دردناک رونا کسی صورت عام نہ تھا تبھی تو منہا کے بھی ہاتھ پیر پھول گئے۔

"وہ۔۔۔ وہ نیوز میں بتا رہے کہ اس سیریل کلر کا ڈر ہوا۔۔۔ میں نے فضل بھائی کو کہتے سنا کہ

انسپیکٹر کہہ رہے تھے اس کلر کو ج۔۔۔ حادثہ نے مارا۔۔۔"

وہ سخت رو رو کر کانپتی یہ انکشاف کرتی فریش ہو کر سادہ سے خلیے میں باہر آتے عباد کی توجہ میں بھی آئی جو

عائشہ کی نا صرف بات سن چکا تھا بلکہ اسکے رونے پر تشویش میں تھا۔

منہا نے عباد کو دیکھ لیا تھا مگر وہ اسے خاموشی سے عائشہ سے بات جاری رکھنے کا اشارہ کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تو تم کیوں رو رہی ہو، حادث کے بارے تو سب جانتے کہ وہ کیسے ہیں۔ تم کیوں ہلکان ہو رہی" منہا نے اس بار اسکے فضول میں بہتے آنسو پونجھ کر قدرے کریدتے انداز سے پوچھا تو وہ بے بس سی نظر اٹھائے منہا کو دیکھنے لگی۔

"وہ۔۔ وہ ویسے نہیں ہیں منہا۔ وہ ویسے نہیں ہیں۔ تم ن۔۔ نہیں سمجھو گی۔۔ وہ انسان ایسا کبھی نہیں کر سکتا، وہ کسی مجرم تک کون۔۔ نہیں مار سکتا۔"

وہ آنسو گرڑتی کہہ کر پلٹی ہی تھی کہ عباد کو دیکھ کر وہیں جم گئی۔

"عائشہ۔۔۔۔ یہ کیا سن رہا ہوں میں بچے"

خفیف سی برہمی سے وہ استفسار کیے بولا تو وہ جو آنسو پی گئی تھی، ناچاہتے ہوئے بھی اسکی آنکھوں سے بہنے لگے۔

"ب۔۔ بھائی۔۔۔۔ وہ بے قصور ہیں، بچالیں پ۔۔ پلینز"

سخت تکلیف میں وہ سسک اٹھی۔

www.kitabnagri.com

عباد اور منہا کے ایک دوسرے کی سمت افسردگی سے دیکھا اور پھر اس کملی کو جو جان ہارے بیٹھی لگی۔ اور پھر روتے سکتے وہ عباد کے پوچھنے پر سب بتا گئی اور یہ انکشاف سن کر عباد کے چہرے پر رنج تھا وہیں منہا حیرت و بے یقینی میں غرق ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"عائشہ۔۔۔ رومت، وہ خبر فیک ہے۔ لیکن چلو اسی بہانے یہ راز تو کھلے۔ پریشان مت ہو۔ جلد واپس آجائے گا وہ۔ اور معاف بھی کر دوں گا کیونکہ تم جزا بن گئی اسکی۔ جاو شاہاش، کچھ کھاو پیو اور تسلی رکھو" شفقت سے وہ عائشہ کے سر پر ہاتھ رکھے اس بے جان لڑکی کو جان تھمائے جب مسکرایا تو وہ بھی خوشی اور دکھ کی کیفیت سے بے حال سی ہوئی۔

عائشہ کے جاتے ہی منہا بنا کچھ سوچے عباد کے سینے میں سمٹ گئی، محبت ایک اور شکل اسے ہلکان کر گئی۔ "عائشہ، حارث سے محبت کرتی ہے۔۔۔۔۔ دیکھو منہا، محبت تو عیب نہیں دیکھتی۔ میرے عیب بھی در گزر کر دو۔ مجھے محبت کیوں نہیں بنا لیتی ہو راحت روح۔۔۔۔۔ بنالو"

اپنی آنکھوں سے محبتوں کی تکمیل دیکھتی وہ خود بھی اسکی پناہوں میں گرفتار آنسو بہا رہی تھی۔ ناجانے کیوں وہ رونا چاہتی تھی۔

یہ جان لیو اتقا ضا آنسو آنسو کر رہا تھا۔

"وہ انسان اتنا سار ابدل گیا، مم۔ مجھے یقین نہیں آ رہا عباد۔۔۔۔۔ محبت اتنی طاقت والی ہوتی ہے کیا۔ وہ کیسے رو رہی تھی حارث کے لیے، اسکی نجات کے لیے۔۔۔۔۔ وہ مجرم ہو کر بھی محبت کے امتحان میں

بازی لے گیا۔۔۔۔۔ اللہ نے اسکو اسکی غلطیوں کی سزا بھی دی اور پھر یہ اسکا انعام۔۔۔۔۔"

وہ عباد کے تقاضے کو نظر انداز کرتی گہرے گہرے سانس لیتی بولی کہ آواز ڈوبنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"یہی تو، محبت میں بھی عبادت جیسی وابستگی ہونی شرط ہے۔ بھرپور توجہ، لگن اور شدت کے ساتھ ساتھ نیت۔۔۔۔۔ حارث کے حوالے سے دل مطمئن سا ہوا ہے، اس نے جو کچھ کل سے اب تک سہا وہ اسکی سزا کے لیے کافی ہے۔ اپنی ماں کا اصل روپ، اپنی جنت کا روپ اس بکھرے ہوئے احساسِ جرم میں گرفتار کے لیے بہت تکلیف دہ ہے"

وہ حارث کیانی کی تکلیف سے انجان نہ تھا تبھی تو منہا حیرت سے اس سے الگ ہوتی دیکھنے لگی، وہ کیوں اتنا حساس تھا۔

"عباد، آپ بہت اچھے ہیں"

یہ پیار بھرا جملہ سننے کے لیے وہ بے تاب تھا، تبھی تو اسے دونوں بازوؤں میں حصار کر مسکرایا۔
"کچھ اور کہو"

من مانی کے سنگ وہ فرمائش کرتا اتنا پیارا لگا کہ منہا نے اسکی گال پر پیار دیے گردن میں بازو سمیٹ کر باندھے۔

www.kitabnagri.com

"آپ بہت پیارے ہیں"

بہت قریب سے وہ اعتراف کرتی عبادِ حشمت کیانی کا دل دھڑکا گئی۔
"اور"

ناک سے ناک رگڑے وہ بہک سا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"اور دل چاہتا ہے آپکے بڑے وجود کو قبول کر لوں"

یہ کہتے ہوئے وہ اداس تھی، عباد بھی اسے دیکھتا یکدم سنجیدہ ہوا۔

"گل مینے نے مجھے دھوکہ دیا تھا، اس نے مجھ سے شادی صرف مجھے لوٹنے کے لیے کی۔ اس نے اپنے بارے میں سب جھوٹ کہا۔ احد کی ماں بننے کے لائق ہی نہ تھی وہ تبھی یہ بچہ قدرت نے تم تک پہنچایا۔ وہ عورت اب میری کچھ نہیں لگتی، وہ میرے لیے کچھ بھی نہیں رہی۔ بھلے وہ احد کی ماں ہے لیکن اسکی سچائی جاننے کے بعد وہ مجھے اس حوالے سے بھی قبول نہیں رہی۔ میرا عشق، میری محبت، میرا جنون سب منہا ہے، تم ہو سب۔ نہ تم سے پہلے کوئی نہ تم سے بعد۔۔۔۔۔ میں صرف تمہارا ہوں اب۔۔۔۔۔ مکمل تمہارا"

یہ سب کہنا مشکل تھا، اور وہ کہہ گیا، اپنی افیت سے بھری کہانی کا اختتام منہا سے محبت کے جان نثار اعتراف پر کیا تو وہ ناچاہتے ہوئے رو ہانسی ہوئی۔

پلکیں بھیگ گئیں اور آنکھیں چھلکنے کو بے تاب۔

www.kitabnagri.com

"مم۔۔ میں معاف کر دوں گی کیونکہ آپ میرے دل میں دھڑکتے پہلے اور آخری مرد ہیں۔ بیوقوف سیاست دان آپ کو ابھی بھی شک ہے کہ محبت نہیں آپ سے، آپ کا تو پیار روح بن گیا ہے۔ محبت نہ ہوتی تو قریب بھی آنے نہ دیتی، محبت نہ ہوتی تو آپکے بڑے وجود پر اتنا کیوں روتی زرا سوچیں، نکاح سے

Posted On Kitab Nagri

پہلے ہی دل کے مکین تھے آپ۔۔۔ منہا کو تکلیف دی مگر مرہم بھی آپ بنے۔ جہاں آپ وہاں منہا کا سکون، جہاں احد وہاں ہم دونوں "

فرار آج ناممکن تھا، وہ سب کہتی گئی اور وہ سماعت میں اترتے عطر ساز اعتراف پر شاخ جان کو ہرا ہوتا محسوس کرتا رہا۔

اسکی آنکھوں میں پھیلتی سرخی اور آنسو منہا کی جان لے گئے، محبت مل جانا کسی انہونی سے کم نہیں۔ وہ رویا تھا، منہا کے سامنے، کیونکہ وہ اسیر تھا اسکا۔

"ت۔۔۔ تم نے میری ڈوبتی سانس بحال کی ہے یار، شرف ہے میرے لیے اپنے محبوب کا پسندیدہ ہوں۔ آئی لو ویو سوچ میری جان، میری راحت روح"

خوشی اور شادی مرگ کی سی کیفیت سے دو چار وہ واقعی جذباتی تھا اور منہا اسکے وجود میں گم حلول سی مسکرا دی۔

"آئی لو ویو ٹو عباد، سانس بن گئے ہیں آپ میری۔ اب دوبارہ آپ کو خود کی حسرت میں نہیں دیکھنا چاہتی۔ آپ جیسے بھی ہیں قبول ہیں۔ معاف کیا ہر لہجہ، ہر لفظ۔۔۔ میرے لیے اب سب سے قیمتی آپ ہیں۔ احد اور دادو سے بھی زیادہ پیارے ہیں آپ مجھے۔ پاگل اور جھلے سے"

وہ روح شناس سی سارے ستم ختم کرتی اس شخص کی خوشبو میں بسی تھی، وہ اسے خود میں بسائے جینے کا لطف لیتا ہوا اک باور الگا۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی ممکن تھا حدیں پار ہو جاتیں مگر احد صاحب کے جاگ جانے اور ماں کو تلاشنے پر روتی آواز نے
دونوں کو ایک دوسرے میں جذب ہونے سے روک لیا۔
مسکرا کر جہاں وہ احد تک پہنچی لاڈ سے اسے خود میں بسا گئی وہیں عباد بھی دونوں پر محبت سے لبریز نگاہ
ڈالتے ہی کمرے سے نکل گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی وٹس اپ کریں۔

www.kitabnagri.com

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

زین کا رابطہ مسلسل شیراز سے تھا جو اس وقت بھی ناجیہ کیانی پر کڑی نظر رکھے تھا۔ جب تک زین پہنچا تھا صبح ہو چکی تھی، اور آتے ہی وہ شیراز کو کال ملاتا آفس میں داخل ہوا۔
"کیا خبر ہے شیراز"

زین نے کال لگتے ہی کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے ہی پوچھا۔

"میں یہیں ہوں سر، ناجیہ اندر ہے۔ اگر وہ باہر نکلے تو کیا گرفتار کر لوں؟"

شیراز بھی اطلاع دیتا اگلا لائحہ عمل پوچھ رہا تھا جس پر زین نے ماتھا مسلا۔

"نہیں، تم اسے ایسے گرفتار نہیں کرو گے۔ بلکہ وہ جہاں بھی جائے اسکا پیچھا کرنا۔ ممکن ہے وہ سرور سے

ملنے جائے اور ہمارے پاس یہ آخری موقع ہو گا ان درندوں کو رنگ ہاتھ پکڑنے کا۔ مجھے خبر کرتے

رہنا"

زین نے کچھ ضروری احکامات جاری کیے وہ فون بند کرتا اس سے پہلے حارث سے ملنے جاتا، ایک کانسیبل

کسی لڑکی کو ساتھ لیے اندر آیا تو زین بھی متوجہ ہوئے پلٹا۔

وہ عائشہ تھی۔

"جی محترمہ"

اس بار زین کا لہجہ کسی عورت کے لیے چاہ کر بھی سخت نہ ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ چہرے سے اداس سی تھی۔

"مم۔۔ میں حارث سر کے لیے ناشتہ لائی تھی، کیا وہ ٹھیک ہیں؟"

بمشکل لفظ تراشے وہ بول سکی، زین نے مشکوک سی نگاہ ڈالے اسکے ہاتھ سے ٹفن لیا اور سنجیدہ ہوا۔

"پہنچ جائے گا ناشتہ، ٹھیک ہے وہ"

زین نے حد درجہ لہجہ نرم رکھے اس لڑکی کو مطمئن کرنا چاہتا تھا اور وہ آنکھوں میں کرچیاں سمیٹ کر اس سے پہلے پلٹ جاتی، زین کے پکارنے پر بیقراری سے مڑی، اس سے پہلے کندھے پر لٹکائی بوتل بھی حوالے کرتی، زین نے ارادہ بدلا۔۔

"جاو خود دے آؤ، لے جاوا انھیں حارث کے پاس"

زین کا یہ مہربان روپ تو واقعی قابل ستائش تھا، عائشہ کے چہرے پر اداس سی مسکراہٹ اور آنکھوں میں مشکور رنگ زین کو بھی خوشی دے گیا۔

وہ زین کا بڑھایا ٹفن پکڑے اہل کار کے ساتھ جیل کی سمت بڑھ گئی۔

حارث دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھا ایک ٹانگ پھیلائے اور ایک کھڑی کیے اس پر بازو ٹکائے سردیوار سے ٹیکے آنکھیں موندھے ہوئے تھا جب جیل کے دروازہ کھلنے پر وہ آنکھیں کھولے وہاں عائشہ کو آتا دیکھ کر حیران ہی تورہ گیا۔

اسے لگایہ کوئی خواب ہے یا پھر وہ مر گیا ہے اور یہ لڑکی اسکی موت کا انعام ہے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کب چلتی ہوئی اسکے پاس ہی زمین پر آ بیٹھی کہ حادث کے حواس تسلیم ہی نہ کر سکے کہ اس دنیا میں اسے جس لڑکی سے پہلی اور آخری محبت ہوئی وہ اسکے پاس اس طرح موجود تھی جیسے مسیحائی کرنے آئی ہو، تسلی دینے آئی ہو۔

"بہت زیادہ تکلیف ہے کیا؟"

وہ اسکی ہونق صورت پر بیٹھا کرب جانچ چکی تھی تبھی سوال کر رہی تھی۔

"اتنی تھی کہ گماں ہو رہا تھا مر گیا ہوں۔۔۔۔۔ لیکن۔۔۔۔۔ تم نے اس مجرم کو اپنی صورت دیکھا کر بچا لیا، تم کیوں آئی ہو یہاں۔ یہ جگہ تو ہم جیسوں کے لیے ہے ناں، تم تو حور ہو۔۔۔۔۔ اوری۔۔۔۔۔ یہاں نیچے کیوں بیٹھ گئی، دیکھو کتنی دھول ہے۔۔۔۔۔ فرش بھی ٹھنڈا ہے"

شروع میں وہ جیسے کرب زدہ تھا تو عائشہ بھی ہوئی اور آخر تک وہ جیسے تڑپ کر بے قرار ہوئے اٹھنے لگا، عائشہ نے اسکا ہاتھ تھامے واپس بیٹھایا۔

دونوں کی آنکھوں میں تشنگی اور تکلیف تھی۔
www.kitabnagri.com

"نہیں ہے کچھ بھی"

وہ اسکے تڑپنے پر دلبرداشتہ ہوئی۔

مگر وہ لاکھ روکنے کے اٹھا اور کونے دھری اپنی جیکٹ اس ٹھنڈے فرش پر بچھائی اور عائشہ کا ہاتھ پکڑے اٹھایا۔

Posted On Kitab Nagri

کتنے ہی آنسو عائشہ کی آنکھوں سے اس تعظیم پر بہے۔

"اب بیٹھو، آرام سے"

بہت پیار سے اسے بیٹھائے وہ خود مقابل عاجزی سے روبرو بیٹھا تھا کاسا مسکرایا۔

"ناشتہ کریں گے ناں؟"

ٹفن کھولتی وہ اپنی نم آنکھیں رگڑے مان سے پوچھ رہی تھی اور وہ تو ترس گیا تھا عائشہ کو دیکھنے کے لیے تبھی بنا سوچے ہی سر ہلا گیا کیونکہ بھوک تو اسکی مری ہوئی تھی۔

"تم نے ہر روز مجھے کھانا بجھوایا، بھوک نہ ہونے کے باوجود کھا لیتا تھا۔ صرف تمہارے لیے، تم نے مس کیا مجھے؟"

عائشہ کو ٹفن کھول کر الگ الگ رکھتے دیکھ کر وہ سر گوشیوں میں کہتا خود عائشہ کو دھیماسا مسکرانے پر مجبور کر گیا، کیا بتاتی کہ وہ تو اس کے لیے روتی رہی ہے۔

"ہم۔۔ آپ کی کمی تھی ہر طرف۔۔۔ آپ کے لیے آپکا فیورٹ چیز آلیٹ بھی بنایا ہے، اور ساتھ آپکی کافی بھی ہے"

اپنے کندھے سے کورڈ بوتل اتار کر وہ مسکراتی کافی کیپ کپ میں ڈالے اپنی اور جان لیوا نظر سے دیکھتے حارث کو بڑھاتی خود بھی تھمی۔

"یہ سب کیوں کر رہی ہو میرے لیے؟"

Posted On Kitab Nagri

مگ پکڑ کر زمین پر رکھتا وہ صرف عائشہ کو دیکھنا چاہتا تھا جو کسی سوال کا جواب تو رکھتی ہی نہ تھی۔
"دل چاہ رہا تھا، پی لیں ناں۔ ٹھنڈی نہ ہو جائے۔ یہاں اس سرد جیل میں کیسے رہے آپ حارث۔ میں نے جو گرم کپڑے بچھوائے تھے وہ بھی آپ نے واپس کر دئیے تھے۔ ایسا کیوں؟"
وہ پریشان تھی، فکر مند تھی اور حارث کافی کاسیپ بھرے دل جلاسا مسکرائے اک نظر اس زندان پر ڈال گیا۔

"سہولتیں ہی لینی ہوتیں تو سزا دلواتا ہی کیوں خود کو، مجھے خود کو یہ محسوس کروانا تھا کہ سزا ہے یہ میری۔ مجھے یہ شدتیں کیا اثر کرتیں جسکے دل میں آگ بھڑکی ہوئی تھی۔ چھوڑو یہ سب باتیں، کیا اپنے ہاتھ سے کھلا سکتی ہو۔ جانتا ہوں ایسا کوئی حق نہیں رکھتا لیکن اگر سانس بند ہو گئی تو کم از کم یہ حسرت تو باقی نہ رہے گی"

وہ بہت افیت پسند سا ہوئے خود کو کم وقعت کرتا گیا، مگر اسکی حسرت اور بس اتنی سی حسرت پر عائشہ کی آنکھوں کے کنارے نم ہوئے۔

"میں ک۔۔ کیسے۔۔؟"

وہ جیسے اس ستم سے منکر ہوئے گڑ بڑائی مگر حارث نے اسے مجبور نہ کرتے خود ہی ناشتہ کرنا شروع کیا۔
وہ جیسے دکھی ہوئی، وہ بہت بدل گیا تھا۔
کسی درویش، کسی فقیر کا روپ دھار چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ کب آئیں گے واپس؟"

حادث کا ہاتھ کھاتے ہوئے جیسے تھا، سلاٹس واپس ٹفن میں رکھے وہ کافی کا بڑا سائپ بھرے جیسے کھانے سے مزید منہ موڑ گیا۔

"نہیں پتا"

وہ جیسے نظریں چراسا گیا، عائشہ کے دل کو دھکا سا لگا۔

"آجائیں پ۔۔۔ پلیز"

وہ یہ التجاء کرتے آنسو نہ روک پائی۔

حادث نے آزر دگی سے اس لڑکی کی جانب دیکھا۔

"کہاں۔۔۔"

وہ غائب دماغی سے پوچھ رہا تھا۔

"پورے حق سے میرے قریب، م۔۔۔ میں آ۔۔۔ آپکی ہونا چ۔۔۔ چاہتی ہوں"

شاید ہی کسی لڑکی نے ایسی ہمت اور جرات کی ہوگی جیسی وہ کر بیٹھی، حادث کیانی اپنی جگہ جما ہوا یہ لفظ، یہ

انکشاف سن کر ہر حس سے عاری تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ک۔۔ کیا کہا؟ کیا کہا تم نے۔۔۔۔۔ تم میری ہونا چاہتی ہو عائشہ؟ میری۔۔۔۔۔ مجھ برے کی۔۔۔۔۔ مجھ وحشی کی۔۔۔۔۔ مجھ ناکارہ کی۔۔۔۔۔ مجھ سے مجرم کی۔۔۔۔۔ تم نے واقعی یہی کہا ہے ناں۔۔۔۔۔ تم نے واقعی یہی کہا ہے کیا"

وہ تو جیسے سرخ انگارہ آنکھیں لیے بے یقینی سے عائشہ کا ہاتھ پکڑے تڑپ سا اٹھا۔ مقابل کی آنکھیں اسکے پاگل پن پر مزید چھلکیں۔

"اب تو آئیں گ۔۔۔۔۔ گے ناں۔۔۔۔۔؟"

سراشات میں ہلاتی وہ بھی جیسے سسکا اٹھی۔

"ہمم۔۔۔۔۔ آؤں گا۔۔۔۔۔ صرف تمہارے لیے۔ تم مجھ پر ترس تو نہیں کھا رہی ناں، محبت چاہتا ہوں تمہاری۔ محبت ہی دینا"

عائشہ کا ہاتھ آنکھوں سے لگائے وہ جیسے التجائے دل بیان کر گیا۔

"مجھے جانا ہو گا، اپنا خیال رکھیے گا"

www.kitabnagri.com

یوں بنا کسی حق کے وہ حارث کو مزید تڑپانا نہیں چاہتی تھی تبھی فوری اٹھ کر آنکھیں رگڑے مڑ گئی۔ اٹھتے ہی حارث کی جیکٹ اٹھا کر واپس حارث کے روبرو ہوئی اور اسے پہنائی، وہ بھی چپ چاپ اسکے حکم پر سر خم کر گیا۔

"اسے نہیں اتارنا، ٹھنڈ بہت ہے۔۔۔۔۔ اور کافی پی لیجئے گا۔ اللہ حافظ"

Posted On Kitab Nagri

مان سے تاکید سو نہیتی وہ دھیماسا مسکرا کر اس مجرم کو زندگی تھمائے جیل سے ناصرف نکلی بلکہ اک نظر مڑ کر حارث کے مسکراتے نقوش پر ڈالتی او جھل ہو گئی۔
اور وہ درویشانہ مسکراہٹ دیتا جیکٹ پر ہتھیلی سہلائے واپس بیٹھ گیا، اب فرق تھا۔ اب بہت فرق تھا۔
اب حارث کیانی کے چہرے پر بہار اتر چکی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"سوئی نہیں تم؟"

جاگتے ہی فاریہ کا چہرہ نہارتے جناب کا مندی مندی آنکھیں کھولے سوال اسے مسکراہٹ دے گیا جو اسکے سر پر کھڑی بلیک شرٹ لیے ساتھ ہی جھک کر سراج کی کمر کے پیچھے تکیہ ٹیکے خود بھی بیٹھی اور اسے بھی بیٹھایا۔

"نیند نہیں آئی البتہ سکون بہت تھا، نرس سے پوچھا ہے میں نے۔ وہ کہہ رہی شرٹ پہنا دوں۔ ویسے بھی میں نہیں چاہتی کوئی بھی لڑکی تمہارے یہ بازو اور باڈی دیکھ کر فلیٹ ہو"

Posted On Kitab Nagri

خالص ٹچی بیوی کی طرح حکم سناتی وہ ساتھ ساتھ سراج علی کی نظروں کے وار بھی سمجھ گئی جو بازو لیپٹ کر فاریہ صاحبہ کی جان نکال کر شرعی حق استعمال کر گئے کہ کئی لمحے فاریہ کی دھڑکن راستے سے ہٹ رہی۔

"چلو پہناؤ"

مقابل کی تھم جاتی سانسیں پر لطف ہوئے دیکھتا وہ فاریہ کی حیا سے جھکی پلکیں دیکھ کر متبسم ہوا۔ اور وہ جانتی تھی اس شخص سے ہر بار قربت پر نیا احساس اور نئی نشاط انگیزی فطری ہے۔ وہ ہر بار نیا لمس عطا کرتا تھا، پہلے سے بڑھی شدت کے سنگ۔

زرا سا اٹھ کر وہ شرٹ سراج کی کمر سے لے جائے زخمی بازو پہلے احتیاط سے پہنائے اپنے دھیان میں سراج علی کو دیکھ بیٹھی تو شرٹیں مسکراہٹ لیے آنکھ چرا گئی۔

اور وہ تو بازو پہنائے جاتے ہی واپس تکیے سے ٹیک لگائے اب جن نظروں سے فاریہ کو دیکھ رہا تھا اس لڑکی سے توجہ بٹن بند کرنے پر رکھنا محال تھا۔

"فاریہ۔۔۔۔۔"

شرٹ کے بٹن بند کرتی اس پری کا اس پکار پر دم رکھا، نظر اٹھائے وہ سمٹا سا مسکائی۔

"اچھی لگ رہی ہو میری اتنی اپنی سی، جیسے واقعی میرا لباس ہو"

Posted On Kitab Nagri

اس ساحر کے عطا کیے شرف ہی تو تھے، وہ اسکے تمام بطنز بند کرتی گریبان والے دو کھلے ہی چھوڑے زرا پاس ہوئے بیٹھی اور اسکے سینے سے اپنی ہتھیلی جوڑے دیکھنے لگی۔

"تو وہ تو ہوں ناں، ہمیشہ رہوں گی۔ جیسے تم بنے، ڈھانپ لیا مجھے۔ ویسے ہی تم تک، تمہارے وجود تک، تمہاری سانسوں تک، تمہارے سائے تک صرف فاریہ ہی آسکتی ہے۔ صرف تم ہی ہو جو مجھے خود میں اتار سکتے ہو، مجھ پر سارے حق ہی صرف تمہارے ہیں۔ تم میرے لیے مختصر میری کل دنیا ہو۔ ہر بار تمہارے قریب آنے پر اک نیا سکون، اک نئی خوشی دریافت کرتی ہوں"

اب تو وہ ہر سانس کے ساتھ اظہار کرنا چاہتی تھی، اپنی ہتھیلی کی نرم ماہٹ سراج کے چہرے تک پہنچائے وہ اسکے خدو خال پر کسی ابر کی مانند چھائی اعترافات میں گم دیوانی لگی۔ وہ مبہم مسکراتا بھی جان لے رہا تھا۔

"اور اگر تمہارے ان لفظی اظہارات سے بندہ بور ہو گیا تو۔۔۔۔۔؟"

اس پھڑکتی شعلہ نماد و شیرہ کی کمر کستے وہ نیا سوال ڈھونڈ لایا۔

"تو ڈیٹ پر چلیں گے"

فاریہ کھکھلاتی مشورہ دے گئی۔

"ڈیٹ کس نوعیت کی ہو گی وہ؟"

سراج کو جیسے تجسس ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسکی مہکتی سانسیں اپنے چہرے تک پہنچ کر سکون پہنچاتی محسوس کر رہا تھا۔

"بہت ڈیپ اور پھڑکتی ہوئی آتش جیسی"

شرارت لیے وہ قریب ہوئے سراج کے کان کی اور جھک کر سرگوشی میں بولی تو جناب کے ہونٹوں پر آفت خیز تبسم مچلا۔

"آئی لائک اٹ"

گال چوم لیتا وہ اسکے بالوں کی آپشار میں چہرہ چھپائے سانس بھر گیا۔

فاریہ نے بیچ کا فاصلہ بنائے سراج کو تکیے سے واپس لگائے آنکھ ونگ کی۔

"پہلے اپنے ہلے جلے پائے سے تومرمت کروالو، رومینس بعد میں میری جان"

کھلی تروتازہ سی وہ بال جھٹک کر ہنسی اور سراج بھی کتنی ہی دیر اسکا ہاتھ پکڑ کر سینے سے لگائے مسکراتا رہا۔

دوسری طرف دن کے ایک بجے تک شیراز، زین کے کہنے پر نوراں کو لے آیا تھا۔

وہ سیدھا زین کے آفس ہی آئی تھی۔

www.kitabnagri.com

اداس سی، ملول اور بھا کے لیے پریشان جب زین اپنی جگہ سے اٹھ کر اندر آتی نوراں تک پہنچا اور پکڑ کر

اپنے سینے میں سمو گیا۔

"اسے کچھ نہیں ہونے دوں گا یہ وعدہ ہے میرا، تم ایسے اداس نہیں ملو گی اسے۔ مسکراؤ ناں جان تاکہ

تمہارا بھائی تمہیں مجھ کو دینے پر پرسکون ہو نہ کہ پچھتائے"

Posted On Kitab Nagri

زین کے مہربان رنگ اور محبت سے لاڈ جتاتے رویے پر وہ بھی اپنی اداسی دبا کر پھیکا ہی سہی پر مسکرائی تھی۔

نارمل سے سوٹ پر گرد اوڑھی شال اور بال ہمیشہ جیسے پونی میں مقید کیے وہ پیاری لگ رہی تھی۔
"مجھے یقین ہے تم پر، تم اپنا وعدہ پورا کرو گے"

آنکھوں میں آس لیے وہ زین لاشاری کے دامن سے بہت ذمہ داری باندھ رہی تھی، اور وہ ابھی تک تو پر عزم تھا مگر اب ذمہ داری کے ساتھ ساتھ نوراں کا حکم بھی آگیا تھا جو اسکے لیے افضل تھا۔
"کروں گا، کروں گا میری جان۔ آؤ"

دونوں ہتھیلوں میں اسکا چہرہ بھرے پیشانی لبوں سے چھوئے وہ اسکا ہاتھ پکڑے آفس سے نکلا۔
فاضل گو جیل کی سلاخوں کے پیچھے منجمد سادیوار سے لگ کر بیٹھا تھا مگر نوراں کو دیکھتے ہی وہ نم آنکھیں کیے بیقراری سے اٹھا تو نوراں بھی اپنے آنسو دباتی زین کے دروازہ کھولتے ہی لپک کر اندر بڑھی اور بھائی کے سینے جا لگی۔
www.kitabnagri.com

کئی آنسو تھے جو ان دونوں نے ناجانے کس کس کرب پر بہائے۔

وہ اس سے عمر میں دگن بڑا بھائی اسکی پیشانی چومتا بار بار اسے خود میں سمور ہا تھا، زین بھی اندر داخل ہوتا سلاخوں سے کمر ٹیکے یہ ملن دکھ اور رنج سے دیکھ رہا تھا۔

"بھائی سانسیں قربان اپنی نوراں پر، تو ٹھیک ہے ناں بچہ"

Posted On Kitab Nagri

تڑپ کر وہ نوراں کے آنسو اپنی ہتھیلوں میں چن کر پوچھ رہا تھا اور وہ اسکے سینے لگی بس رونے لگتی۔
"مم۔ میں ٹھیک ہوں، آپکو کچھ نہیں ہوگا بھ۔۔۔ آپ سب بتا کر اس سب سے نکل آئیں ناں۔ آپ
بے قصور ہیں، میں کیسے رہ سکتی ہوں آپ کے بنا۔۔۔"

نوراں کے بدلے لہجے اور اسکی ذات کا سنور نادیکھ کر وہ اسے خود میں سموئے اب زخمی آنکھیں زین پر گاڑ
چکا تھا، اسکی نوراں کو سمیٹ کر رکھنے والا یہ تھانیدار اس وقت فاضل گوجا کو بھایا تھا۔
"اس آدمی نے تجھے کوئی تکلیف تو نہیں دی ناں پتر، بتا مجھے۔ یہیں اسکا خون پی جاؤں گا۔۔۔ بتا پتر، ڈرنا
مت اس سے"

ابھی بھی جیسے اس وحشی کو صرف نوراں ہی یقین دلا سکتی تھی۔
اور بھا کے پوچھنے پر وہ آنسو گرے روبرو ہوئی۔

مڑ کر اک نظر زین پر ڈالی۔

"نہیں دی تکلیف، اس نے کوئی تکلیف نہیں دی بھ۔۔۔ بہت سی خوشیاں اور بہت سے سکھ دیے ہیں
مجھے۔ مم۔ میں خوش ہوں۔ میں اس کے ساتھ خوش ہوں بس آپ سچ بتا کر اپنی جان چھڑوائیں"
نوراں کا یقین دلاتا ہوا پر خلوص انداز جہاں فاضل کے چہرے پر طمانیت لایا وہیں زین نے بھی اس لڑکی
کے پردہ رکھنے پر دل پر ہاتھ رکھے سانس بھری۔

"ہمم۔۔ ٹھیک ہے بچہ۔۔۔ سدا آباد اور سہاگن رہے میرا پتر۔۔۔ بھا کی جان"

Posted On Kitab Nagri

وہ بھی جیسے قربان ہوا وہیں مشکور نظر زین پر ڈالی۔

کچھ دیر وہ بھا کے سینے سے لگی رہی مگر پھر خود زین نے قریب آئے اسے آفس میں جانے کا کہا تو وہ ایک اور بار بھا کے گلے لگتی جیل سے نکلی، زین کے قدم تو فاضل کی پکار نے روکے۔

"اسکے ساتھ ایک حادثہ ہوا تھا انسپیکٹر، اسکی۔۔۔۔۔، میرا بچہ میرے لیے ویسا ہی پاک اور پیارا ہے،

کیونکہ وہ میرے دل کا ٹکڑا جو ہے۔۔۔۔۔ پر تو۔۔۔۔۔"

فاضل گوجا کی تڑپ کے آگے خود زین نے مڑ کر اس مجبور بھائی کے کندھے پر اپنی تھپک سے خاموش کر دیا۔

"وہ میرے لیے بھی پاک اور پیاری ہی ہے فاضل، ساری سچائی جان چکا ہوں۔ اس گل مینے کی سچائی بھی۔ نور اں میری بیوی ہے اب، وہ صرف زین لاشاری کی ہے، اسکا ماضی، اسکی تکلیف سب کے ساتھ میں نے اسے قبول کیا ہے لہذا اسکی فکر کرنے کے بجائے تو اعتراف کرنے کے بارے میں سوچ۔ امید کروں گا اگلی پیشی آخری اور مبارک ثابت ہوگی"

دوستانہ انداز لیے وہ فاضل گوجا کو بہت کچھ باور کرواتا وہاں سے چلا گیا البتہ وہ کسی گہری سوچ میں اتر گیا۔ جب تک زین واپس آیا تو وہ گرد چادر لپیٹ کر جانے کی تیاری میں تھی۔

زین کو دیکھتے ہی وہ خود اسکے پاس چلی آئی۔

Posted On Kitab Nagri

"بھاسے مل کر بہت پر سکون ہو گئی ہوں، تمہارا شکریہ۔ بہت سے ایسے آنسو دل پر جمع تھے جو صرف انہی کے سینے لگ کر بہائے جاسکتے تھے"

خطرناک حد تک پیاری تھی وہ، پھر اسکے انداز، بھلا اپنے عکس سے بھی کوئی یوں شکریہ جیسے لفظ برتنا ہے۔

"سمجھ سکتا ہوں، روتی ہوئی جان لے جاتی ہو بس"

ہاتھ بڑھا کر اسکے چادر کے باوجود بکھرے سے بالوں کو سمیٹ کر چادر ٹھیک سے گرد لپیٹا وہ اسکی جبین چومتا گھمبیر لہجے میں بولا تو وہ بس دیکھ کر ہی رہ گئی۔

"آج مت آنا گھر"

تھوڑی پرے ہوتی وہ کہہ کر سر جھکا سا گئی۔

زین نے بھی مسکراہٹ کے سنگ یہ حکم سنا۔

"لیکن وجہ اس ظلم کی؟"

ٹھوڑی پر ہتھیلی کی گرفت جماتا وہ ظلم کی وجہ جاننے کو بے تاب تھا۔

"ڈر لگ رہا ہے تم سے، تم ک۔۔۔ کچھ بھی کبھی بھی کر سکتے۔۔۔۔۔ بس آج مت آنا۔۔۔۔۔ جارہی

ہوں"

Posted On Kitab Nagri

یہ کہتے سے نوراں کی پلکیں جھک کر زین کو مزید دیوانہ کر گئیں، اس کے فرار پر وہ اسکی کلائی جکڑتا رو برو لائے مسکاتے ہوئے نوراں کو دیکھ رہا تھا جو شدید متذبذب تھی۔

"پرسوں پھر میری حکمرانی ہوگی، سوچ لو"

آنکھ ونگ کرتا وہ اسے جان بوجھ کر بے بس و مضطرب کر رہا تھا۔

"ہم۔۔۔ اوکے۔۔۔ لیکن آج آئے تو جان لے لوں گی۔۔۔ اللہ حافظ"

جھٹک کر اپنی کلائی چھڑواتی وہ تیزی سی باہر بھاگی، اور وہ کتنی ہی دیر محترمہ کے لجاتے روپ کو ہی خواب کی مانند ارد گرد حاوی محسوس کرتا رہ گیا۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

گاڑی سرور حسین کے گھر کے باہر ہی پارک کرتی وہ چہرے پر اتر آتی وحشت دبائے ہر ممکنہ خود کو کمپوز کیے باہر نکلی، آج اسکی گن میں موجود چھ کی چھ گولیاں سرور حسین کی مستحق تھیں۔
دن ڈھلتے ہی شام کی راعنائیاں بکھرتا بلنگی اندھیرا تک آج کسی گناہ گار کا پردہ رکھنے کے حق میں نہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

شیراز اور اسکی ٹیم دو عدد گاڑیوں میں کچھ فاصلے پر ہی رک کر باہر نکل کر سرور حسین کی حویلی کو چاروں طرف سے گھیر چکے تھے۔

"کچھ بھی ہو جائے، مجھے سرور حسین رنگے ہاتھوں زندہ چاہیے شیراز، اسے اتنی آسانی موت نہیں ملنی چاہیے۔ اسے اس کے کیے پر سزائے موت دلوانی ہے مجھے"

ایئر فون کی جانب سے موصول ہوتی رہنمائی پر شیراز اپنی گن لوڈ کرتا اپنے ساتھ لگ بھگ نو لوگوں کو الرٹ رہنے کا اشارہ کر چکا تھا۔

بیرونی راہدای عبور کرتے ہی ناجیہ پورچ تک رک چکی تھی جہاں سرور کے گارڈز اس سے پہلے کہ اسکے پرس کی تلاشی لیتے، خود سرور اکڑ کر چلتا مغرورانہ انداز میں باہر آیا جہاں اسکے دو عدد گارڈز نے ناجیہ کیانی کو روک رکھا تھا۔

"بھئی یہ ہماری زوجہ صاحبہ ہیں، اب سے اسے اس گھر میں آنے کے لیے کسی اجازت کی ضرورت نہیں۔ آنے دو"

www.kitabnagri.com

خمار آلود نظریں ناجیہ کے ہوش رہا چہرے کی جانب اچھالتا وہ اپنے آدمیوں کو حکم دیتا اپنا ہاتھ بڑھا چکا تھا جسے ناجیہ نے فی الحال جبرے بھینچ کر تھاما اور اسکے ساتھ اندر روانہ ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

شیراز نے بہت صفائی سے چوکیدار کے دروازہ بند کرنے کے بیچ ہی اندر گھس کر ناصر اس چوکیدار کو گردن کی مخصوص رگ دبائے بیہوش کیا بلکہ سامنے کھڑے دونوں گارڈز کو پیچھے آنے والے اہل کار ایک ہی بار سائلنسر لگی گن سے ڈھیر کر گئے۔

شیراز نے سبکو پھیل جانے کا اشارہ کیے خود بھی اندرونی جانب قدم بڑھائے۔

دوسری طرف زین بھی تھانے سے اپنے تین لوگوں کے ساتھ روانہ ہونے سے پہلے فاضل گوجا کے پاس آیا جس نے کچھ دیر پہلے ہی اپنا بیان دے کر اس قتل کے اعتراف کے ساتھ ساتھ سرور حسین کے نام کو بے نقاب کیا تھا اور زین نے اس بار سرور حسین کا ریسٹ وارنٹ اسکی موت کے پیمانے کی مانند نکلوا یا تھا۔

فاضل گوجا کی آنکھوں میں ایک غرور تھا، اور زین لاشاری کو اس سارے معاملے کو حل کرنے کی ایک بہترین سمت مل چکی تھی۔

"ہماری کوشش یہی ہے کہ سرور حسین کو زندہ پکڑیں تاکہ تمہارے گواہی سے وہ پھانسی چڑھے، رہی

www.kitabnagri.com

بات ناجیہ کی تو مجھے یقین ہے وہ اپنے کیے کی سزا آج بھگت کر رہے گی۔ بس ہمیں اس کے اعترافات کی ضرورت ہے تاکہ یہ کیس مناسب طور سے حل کر کے تمہیں باعزت طریقے سے بری کروایا جاسکے"

رسان اور مہربان انداز میں زین اسے کہہ کر پلٹا تھا، فاضل گوجا نے سرسری سا سر ہلایا۔

زین آدھے گھنٹے کی مسافت طے کیے شیراز کی لوکیشن تک پہنچ چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سرور حسین کا یہ گھر چونکہ کسی میڈیا والے یا دوست احباب کی نظر میں نہ تھا تبھی یہاں اسکے گارڈز کی بھی کمی تھی۔

چوکیدار اور مین راہداری والے دو گارڈز کا تو پہلے ہی کام تمام ہو چکا تھا مگر اندر لگ بھگ سامنے نظر آنے والے گارڈز کی تعداد دو تھی جو گنز لیے ہمہ وقت سرور حسین کے ساتھ سائے کی طرح جڑے تھے۔

"مجھے پتا تھا تم ضرور آؤ گی، تمہارے اس حادث کی ضمانت کروالوں گا بے فکر رہو۔ ویسے بھی اس نے جو کارنامہ سرانجام دیا ہے اس پر مجھے بھی اسکا سوچنا چاہیے"

اپنے سامنے ہی مٹھیاں بھیج کر کھڑی ناجیہ کی پشت گھورتا وہ وائٹ کا گلاس لبوں سے لگائے لہراتا ہوا ناجیہ کی سمت لپکے بولا، شیراز کی ٹیم کا آدمی ریکارڈنگ آن کیے کیمرہ فوکس کر چکا تھا جبکہ دو اہل کار مناسب مخفی جگہ پر کھڑے سرور حسین کے دونوں گارڈز پر نشانہ لگائے کھڑے تھے۔

"ہاتھ مت لگانا مجھے"

اپنی کمر کو چھوتے سرور کے ہاتھ کو بری طرح جھٹک کر وہ حلق کے بل چلائی۔

سرور نے ناگواری سے اپنے دونوں گارڈز کو جانے کا اشارہ کیا تو شیراز نے فاتحانہ تبسم کے سنگ سب کو پیچھے ہٹ جانے کا اشارہ کیا۔

جیسے ہی وہ دولاونچ ایریا سے باہر نکلے، گردن مڑ کر جانے کے باعث اپنی جان سے چلے گئے۔

سامنے اب سارا ایریا کسیر تھا اور باقی کا کام پورے گھر میں پھیلی پولیس پہلے ہی کر چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

شیراز نے ریکارڈنگ کرتے آدمی کو کام ٹھیک سے کرنے کا اشارہ کیے خود ایئر فون سے زین کو میسج بھیجا۔
"سرسارے سرور کے گارڈز مارے جا چکے ہیں، ناجیہ اور سرور ہمارے سامنے ہیں۔ حکم کریں کیا آرڈر ہے اب"

دانستہ سرگوشی کی مانند وہ زین کو یہ اطلاع دیے اگلے حکم کا منتظر تھا۔
"ابھی رک جاو، ہمیں اعترافات چاہیں ان دو کے منہ سے۔۔۔۔۔ کھیل تو ان دونوں کا آج ختم ہو ہی چکا ہے، ایک کھیل ہم بھی کھیل لیتے ہیں۔ ریکارڈ کرو انکی ہر بات"
گاڑی میں بیٹھے زین نے اسے استہزاء یہ ہوئے بریفنگ دی جس پر اب خود شیراز کی توجہ بھی دروازے کی اوٹ میں چھپ کر سامنے جا چکی تھی۔
"لگتا ہے کل کی حرکت معاف نہیں کی میری بلبیل نے"

خباثت سے آنکھ ونگ کیے وہ ناجیہ کی گال کو چھونے کی کوشش میں تھا جب اس نے پوری قوت سے اسے پرے جھٹک کر لمحے کے ہزاروں سیکنڈ اپنے بیگ سے گن نکالی۔

سرور حسین بوکھلا کر دو قدم پیچھے ہٹا، چہرے پر درج حیرت یکدم ہی خوف کا روپ دھار گئی کیوں کہ ناجیہ کیانی کی آنکھوں میں اتری وہشت اسے لرزادینے کو کافی تھی۔

"معافی۔۔۔۔۔ معافی کا نام تجھ جیسا کمینہ کیسے لے سکتا ہے۔ آج تجھے کوئی معافی نہیں ملے گی سرور حسین۔ آج تجھے تیرے ہر گناہ اور زیادتی کا حساب دینا ہوگا"

Posted On Kitab Nagri

وہ پھری جن زادی کی مانند غرائی، سرور حسین کی شکل پر بیٹھا ڈر اور یہ سارا تماشا ریکارڈ ہو رہا تھا۔
اور آواز گھر سے باہر گاڑی میں بیٹھے زین لاشاری تک بھی پہنچ رہی تھی۔

"ک۔۔ کیا ہو گیا ہے ڈارلنگ، تت۔۔ تم پاگل واگل ہو گئی ہو۔۔ ہٹاؤ۔۔ ہٹاؤ اسے چل جائے گی۔۔۔ اب تو سب ٹھیک ہو گیا ناں۔۔ میں مانتا ہوں بہت غلط کیا پ۔۔ پر پر مجبور تھا

ناں۔۔۔۔۔ اب تو سب ختم ہو گیا، وہ کلر مر گیا ہے ناں، اب ہم دو کاراز بھی اسکی موت کے ساتھ دفن ہو گیا۔۔۔۔۔ حارث کی ضمانت کرواؤں گا یقین دلاتا ہوں"

موت کو سامنے دیکھ کر سرور حسین کے رونگٹے کھڑے تھے، ہاتھ پیر خود پر تنی گن سے کانپے۔
ناجیہ کی آنکھوں میں آج خون اتر آیا تھا، جیسے کوئی طاقت یا کوئی قوت اسکی سانس دبوچ رہی تھی۔
وہ اس سہمے، بے یار و مددگار شخص کے قابل رحم سراپے پر استہزایہ ہوئی۔

"تم نے غلط نہیں بلکہ ایسے گناہ کیے جنکی سزا موت سے کم کی نہیں، میں ناجیہ جس نے اپنی اولاد کے لیے
تا عمر جنگ لڑی، اس بچے آتے اپنے شوہر اور جیٹھ تک کو مروایا، شوہر بھی موت کی بھینٹ چڑھا کیونکہ وہ
مجھے طلاق دے کر اس عیش و عشرت سے بے دخل کرنا چاہتا تھا۔ میں نے جب انھیں نہ بخشا تو تو کس
کھیت کی مولیٰ ہے منحوس، میں ناجیہ جس نے اپنی حاکمیت اور حکومت کے لیے اپنی بیٹی کے سہاگ تک
کو مروانے کی کوشش کی، اپنی اولاد کو قاتل بننے دیکھنا پڑا تیری وجہ سے۔۔۔۔۔ تو نے مجھ سے نکاح کیا۔
اوقات ہے تیری کہ تو ناجیہ جیسی حسین عورت کو پائے۔ تجھے مار کر میں اپنی زندگی کا آخری ناسور ختم کر

Posted On Kitab Nagri

دوں گی۔ جہاں تک حادث کی بات ہے اسکی ضمانت کرانے کے لیے اسکی ماں موجود ہے۔ تیرا اس کہانی سے جانے کا وقت آچکا ہے"

ہیجانے پن میں وہ کھڑی کھڑی وہ سب کہہ رہی تھی جس پر سننے والی ہر سماعت ساکت و بے جان تھی۔ سرور حسین کے ماتھے پر خوف سے نمی تھی۔

"م۔۔۔ میں تجھے وارن کر رہا ہوں ناجیہ، یہ بیوقوفی مت کر۔۔۔۔۔ مت کر"

ہاتھوں کے اشاروں سے وہ ڈرتے اور للکار تے انداز میں منمنایا مگر ناجیہ اس پر کسی صورت رحم نہ کر سکتی تھی۔

ناجیہ اس سے پہلے کوئی بھی حرکت کرتی، گن چلنے کی آواز پر وہ دونوں ہی پتھر ہوئے، سامنے سے انٹر ہوتی پولیس کو دیکھتے ہی دونوں کے چہرے لٹھے کی مانند سفید پڑے، یہاں ناجیہ کی توجہ ہٹی وہیں سرور نے لپک کر اس کے ہاتھ سے گن جھپٹتے ہی سیدھی گولی ناجیہ کیانی پر چلائی۔

اس اچانک افتاد پر نہ تو ناجیہ کیانی کو سنبھلنے کا موقع ملا نہ ہی شیراز بروقت پہنچے ناجیہ کیانی کو اس قدر کم سزا سے ہی جان ہارنے سے بچا سکا۔

پولیس کے لوگوں نے سرور کے ہاتھ سے جھپٹ کر گن لیے حراست میں تو لیا مگر انکی آزرده نظر زمین بوس ہو کر آخری ہچکیاں لیتی ناجیہ پر تھی۔

ایک عہد تمام ہو گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اداجان کے دونوں بیٹوں کی قاتل اپنے انجام کو پہنچ چکی تھی۔
جیل کی سلاخوں کے پیچھے بیٹھے حارث کیانی نے بے ساختہ اپنا سینہ ہتھیلی سے جکڑ ڈالا، اسے لگانا جانے کیا
ہوا کہ اک لمحہ وہ موت کی اذیت سے گزرا ہو۔

آنکھ سے بھٹکی ہوئی نمی اسکے چہرے سے اترتی بڑھی بیرڈ میں جاد فن ہوئی۔
ہو سپیٹل کے کیفے میں اکیلی بیٹھی فاریہ ناجانے کیوں اس ایک لمحے خود بھی چونکی جب اپنے چہرے پر
کوئی نم پہنچاتا آنسو محسوس ہوا۔
ہاتھ بڑھا کر چھو اتو وہ ایک آنسو کئی اور آنسوؤں کا بند کھول گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"یہ وہ سب فائلز ہیں جو ہمیں ناجیہ کیانی کے روم سے ملیں اور یہ انکے اکاؤنٹ کی معلومات"

آفس ایئر یا میں اپنی کرسی پر بیٹھا عباد اپنے سامنے دھرے جانے والے ان کاغذات کی جانب متوجہ تھا۔
یہ سارا کام اس نے ناجیہ کی گمشدگی ہوتے ہی اپنے لوگوں کو سونپا تھا۔
وقت آچکا تھا کہ عباد حشمت کیانی اپنی کبوتر سی بند آنکھیں کھول لیتا۔
ایک بار تو اسکے ہاتھ کانپے مگر اس نے وہ سارے کاغذات ایک ایک کر کے دیکھنے شروع کیے۔
سب سے پہلی فائل کھول کر وہ توجہ سے پڑھ رہا تھا مگر تلخ حقائق نے عباد کی آنکھیں جلد لہو لہان کیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسکے بابا کی وصیت تھی، جسکی نقل عباد تک بابا کی حادثاتی موت کے بعد پہنچ تو گئی تھی مگر آج یہ اصل دیکھ کر وہ ناچاہتے ہوئے تکلیف میں اترے۔

وہ اپنا سارا سرمایہ عائش اور عباد کے نام کر کے گئے تھے مگر عباد کے چچا عائش نے اپنی زندگی میں ہی اپنے حصے کی تمام پر اپنی بھی عباد کے نام کر دی تھی کیونکہ انھیں حادث اور فاریہ کے اچھے مستقبل کے لیے ناجیہ سے زیادہ عباد پر بھروسہ تھا۔

بابا کی وفات حادثاتی نہ تھی اور اسکے ساتھ ساتھ اسی ایکسیڈنٹ میں سراج علی کے بابا بھی جان سے چلے گئے۔

یہ سب ناجیہ کی کارستانی تھی۔

وہ ساری تکالیف عباد کو از سر نو رنج میں مبتلا کر گئیں۔

دوسری فائیل میں دھر اطلاق نامہ دیکھ کر عباد کو حقیقی دھچکا لگا۔

وہ طلاق نامہ عائش نے اپنی موت سے پہلے بنوایا تھا، چونکہ اپنی زندگی میں ہی اسے ناجیہ اور سرور کے افسیر کا علم ہو گیا تھا اور اس نے تبھی ناجیہ جیسی عورت کو طلاق دینے کا فیصلہ لیا تھا مگر چونکہ زبانی طلاق کے بعد ہی ناجیہ نے اسے مروادیا تبھی اسے سائن کرنے کی مہلت نہ ملی تھی۔

عباد کتنی ہی دیر عائش کیانی کی سمت سے بنوائے گئے اس طلاق نامے کو پکڑے دکھی رہا۔

Posted On Kitab Nagri

"یعنی آپ ناجیہ کی حقیقت سے واقف تھے، آہ۔۔۔ میں آپکو اس ڈائن سے بچانہ سکا چاچو، بابا کے بعد آپ میرا سب تھے۔ اللہ آپکی مغفرت فرمائے"

دعا کرتا وہ رنجیدہ سا وہ فائیل سمیٹے اب کچھ پیپر کی جانب متوجہ تھا جو کسی ہو سپیٹل کی خاص میڈیسن کی رسیدیں تھیں، ان میڈیسن میں کئی طرح کے انجکشن تھے، عباد کی حیرت لمحہ بہ لمحہ بڑھی۔ مگر جوں جوں وہ ساری رسیدیں دیکھتا گیا اور ان خاص غلط انجکشنز کے نام پڑھ کر لپ ٹاپ پر سرچ کرتا گیا، اسکی آنکھیں پھٹ کر رہ گئیں۔

کچھ سال پہلے عباد کو ادا جان کی ڈاکٹر نے کچھ ایسے معاملے سے باخبر کیا تھا جس پر تب عباد بہت الجھ گیا تھا۔

ادا جان یکدم ہی بہتری سے پستی کی سمت گامزن ہونے لگیں تھیں، انکی ڈاکٹر کے بقول کوئی دوا اور تھراپی ان پر اثر نہیں کر رہی تھی اور یوں ادا جان ان ایک ماہ میں ہی اپنی ٹانگوں سے معذور ہو گئیں۔ یہ سارے انجکشن وہ تھے جو اس وقت ادا جان کو ناجیہ خود لگاتی تھی اور اسکے ان غلط انجکشنز سے ہی ادا جان معذور ہوئیں تھیں۔

عباد کو سارا معاملہ سمجھ آچکا تھا تبھی اسکی آنکھوں میں نفرت اور تکلیف ایک ساتھ اتری۔

Posted On Kitab Nagri

"یعنی تم یہ سارے انجیکشن ادا جان کو لگواتی رہی تاکہ وہ اپنی ٹانگوں سے محروم ہو جائیں، کتنی گھٹیا نکلی تم ناجیہ۔۔۔۔۔ تم نہ اس خاندان کے لائق تھی نہ ہی ماں بننے کے، اللہ کا شکر ہے جس نے حارث اور فاریہ کو تم جیسے نجس سائے سے بچالیا"

کدورت اور کینہ تو ز نظریں کسی غیر مرنی نقطے پر گاڑے وہ ہاتھ میں پکڑی ان رسیدوں کو بھینچ گیا، چہرے پر جیسے لہو چھلکا۔

اگلی فائیل ناجیہ کے تین عدد بینک اکاؤنٹس کی تمام انفارمیشن کی تھی جس میں صاف صاف اسکے اکاؤنٹ میں موجود رقم سے لے کر کب کب کتنی رقم نکلائی گئی اور کس کے نام ٹرانسور کی گئی سب درج تھا۔ لمحہ بہ لمحہ آگاہی عباد کو اس عورت کے لیے خونخوار بنا رہی تھی مگر دوسری طرف زین لاشاری کے اندر پہنچنے تک سرور تو آہ و بکا اور مزاحمت کے باوجود زندہ پکڑا جا چکا تھا مگر زمین پر بے جان پڑی ناجیہ کی لاش اسے بھی جیسے ہلا گئی۔

عباد کا فون بجا تو زین کی کال پر وہ ان کاغذات سے توجہ ہٹائے کال پک کیے متوجہ ہوا۔

"ناجیہ کیانی مر گئی ہے عباد صاحب، سرور نے اسے مار دیا۔ لیکن وہ سارے اعتراف کر کے مری ہے۔ میری ٹیم نے سب ریکارڈ کر لیا ہے۔ رہی بات سرور کی تو کل پیشی پر اسکی سزائے موت طے ہو جائے گی"

سماعت میں اترتی زین لاشاری کی آواز پر عباد نے جیسے گہرا طمانیت بخش سانس بھرا اور کال کاٹی۔

Posted On Kitab Nagri

زین اپنی ٹیم کو سرور کو لے جانے اور ناجیہ کو وائٹ پیس بھجوانے کا آرڈر دے چکا تھا۔
عباد تمام فائلز سمیٹتا ہوا آفس سے باہر نکل گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"کیا ہوا طبعیت تو ٹھیک ہے ناں، کیفے تو تم بڑی خوش گئی تھی مگر اب منہ لٹکا ہوا ہے۔۔۔ یہاں آؤ"
سراج اب تو پہلے سے قدرے بہتر تھا، کل شام تک تو اسے ڈسچارج بھی کر دیا جانا تھا۔
فارہ غائب دماغی سے واپس آئی تو اس کے چہرے پر اسی بھی تھی جسے سراج نے محسوس کی اور اپنا ہاتھ
بڑھا کر اسے پاس بیٹھایا۔

"ایسا لگا جیسے ک۔۔۔ کچھ بہت برا ہوا ہے سراج علی، بہت برا"
وہ پاس بیٹھے بہت خوف سے یہ بتا کر سراج کو بھی پریشان کر گئی مگر سراج علی کے بچتے فون نے جیسے یہ بیچ
کا ٹرانس توڑا۔
کال عباد کی تھی۔

فارہ اس کال کو دیکھ کر مزید سراج علی کا ہاتھ پکڑے ڈری جو اسکی گال سہلائے ریلکس کا اشارہ کیے خود
کال پک کیے فون کان سے لگا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

دوسری طرف ناجیہ کیانی کی ڈیڈ باڈی پیلس آچکی تھی، اور عباد نے کسی بھی غیر انسانی سلوک کو روانہ رکھتے ہوئے اس مردے کی حرمت مجروح نہ کرتے جنازہ اور تدفین بھی اپنے ذمے لی۔
وہ عورت جو اس محل نما آنگن میں عائش کیانی کے ساتھ ملکہ کی طرح آئی، آج ایک مجرم کی لاش میں بدلے واپس لوٹی۔

اور سب سے بڑی بد قسمتی اس کی یہی تھی کہ اس کی موت پر رونے والی آنکھیں تو تھیں پر دل کوئی نہ تھا۔

"سراج علی کیسے ہو میرے شیر، اور فاریہ کیسی ہے"

عباد نے اس زخمی نظر سفید کفن میں لپٹی ملازمین کے بیچ اور چند عورتوں کے بیچ اس سفاک عورت کی لاش کو دیکھ کر پوچھا مگر سراج بنا جانے بھی عباد کی آواز میں اتری افسردگی بھانپ گیا۔
اداس صاحبہ، معظم صاحب اور منہا بھی ایک طرف بیٹھے خاموش سے اس عورت ہی کو دیکھ کر ملول تھے جسکی موت پر خوشی یا ماتم کے بیچ فیصلہ لینا نہایت کٹھن تھا۔

"بھائی ٹھیک ہیں ہم۔۔۔ وہاں سب ٹھیک ہے ناں، کیا ہوا ہے؟"

سراج کی تشویش پر عباد وہاں سے نکل کر باہر آیا، اسکے گارڈز تیار تھے کیونکہ وہ تھانے جا کر یہ خبر حارث کو بھی خود دینا چاہتا تھا۔

کم از کم وہ جیسی بھی تھی، فاریہ اور حارث کی ماں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ناجیہ کو سرور نے مار دیا، کل شام جنازہ رکھا ہے۔ فاریہ کو اپنے طریقے سے بتا کر سنبھال لینا میرے شیر۔ باقی سب مل کر بتاتا ہوں۔ اس سے اسکی سفاک ماں کی موت پر آنسو بہانے کا حق نہیں چھینوں گا" بھاری افسردہ سی آواز میں وہ یہ دردناک سی ذمہ داری سراج علی کو سونپتا اس سے پہلے گارڈز کے ہمراہ تھانے کے لیے نکلتا، منہا کے پکارنے پر رکا۔

دونوں آزرده سے اک دوسرے تک پہنچے۔

جو ہوا تھا وہ منہا کو ہلا کر رکھ گیا تھا۔ وہ جانتی تھی ماں کو کھونا اور ایسے حالات میں کھونا حارث اور فاریہ کے لیے بہت کٹھن ہو گا۔

"حارث بھائی کو سنبھال لیں گے آپ مجھے یقین ہے، آپ نے ناجیہ صاحبہ کی ڈیڈ باڈی کی بے حرمتی نہ کر کے بہت اچھا کیا، مجھے آپ پر فخر ہے۔ وہ اپنے کیے کی سزا پا چکی ہیں، اب انسانیت کے ناطے ہمارا فرض ہے کہ انکی آخری رسومات ادا کریں۔ اس لیے نہیں کہ انھیں معافی مل گئی بلکہ اس لیے کہ وہ فاریہ اور حارث کی ماں تھیں"

www.kitabnagri.com

قریب آئے وہ عباد کے ہاتھ مضبوطی سے پکڑے افسردگی سے گویا ہوئی، جانتی تھی اس سب سے عباد بھی دکھی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"ایسا ہی کروں گا، صرف فارسیہ اور حارث کی وجہ سے ہی اس سفاک عورت کو عزت سے قبر نصیب ہو رہی ہے۔ تم ادا جان کے پاس رہنا، وہ حارث اور فارسیہ کے لیے رنجیدہ ہیں۔ میں حارث کو لے کر آتا ہوں اور زین سے بھی کچھ بات کرنی ہے"

رسان اور نرمی سے وہ منہا کا اداس سا چہرہ تکتا اسکی گال سہلائے وہاں سے چلا گیا اور وہ بھی تھکا سا سانس خارج کرتی واپس اندر بڑھ گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"کیا کہا ہے عباد نے، بولو۔۔۔۔۔ ایسے دیکھ کر مزید دل مت دہلاؤ میرا"

بے تابی سے حراساں ہوئے وہ سراج علی سے یکدم پریشانی کی وجہ جاننا چاہتی تھی مگر وہ اسے یہ سچ کیسے بتائے جو سراج علی تک کے لیے ایک دل دہلاتا جھٹکا تھا۔

"ناجیہ صاحبہ۔۔۔۔۔"

سراج نے اسکی آنکھوں میں جمع ہوتی نمی کو دیکھ کر دانستہ جملہ ادھورا چھوڑا، اور وہ بے یقین نظر سراج علی پر گاڑے دم سادھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

سراج نے اسکے ماتھے کے زخم کو آزر دگی سے سہلایا اور پکڑ کر اسے اپنے سینے میں سمو یا جو خود بھی اپنا آپ سراج علی کے سہارے چھوڑے گہرے گہرے سانس بھر رہی تھی۔
"نہیں رہیں وہ اس دنیا میں، کل رات جنازہ ہے انکا۔۔۔"

کانوں کی اور سراج کی غمزہ سرگوشی پر فاریہ کی آنکھوں سے نمی بہنے لگی، وہ آنکھیں میچے اس غم پر ناجانے کتنی دیر آنسو بہاتی رہی اور سراج علی نے اسے چپ چاپ سوگوار ی سے بس رونے اور صبر کر لینے پر خود بھی فاریہ کی تکلیف محسوس کی۔

"وہ م۔۔۔ میری بیسٹ مما تھیں، میری چھوٹی سی تکلیف پر مجھے پیار سے سمیٹ لینے والی۔ لیکن پھر وہ عجیب ہو گئیں، دادو کو غلط انجکشن تک دیے میں گواہ تھی مگر کچھ نہ بولی کیونکہ تب ادا جان مجھے بھی زہر لگتی تھیں۔ مم۔ میں سب جانتی تھی، پھر بھی انکا ساتھ دیا۔ لیکن وہ بدل گئیں، وہ میری زندگی سے قیمتی سراج علی کو مار دینے والی تھیں۔۔۔۔۔ انکے جانے سے ب۔۔۔ بہت درد ہو رہا سراج علی لیکن انہوں نے م۔۔۔ جھے بہت تکلیف دی۔۔۔۔۔ مم۔ میں معاف نہیں کروں گی انکو"

سراج کے سینے لگی وہ رندھی آواز سے یہ سارے انکشاف کیے سراج کو بھی غمزہ کر گئی، وہ اسے بال نرمی سے سہلاتا اپنی شرٹ کو بھگیگوتے فاریہ کے آنسوؤں سے اس لڑکی کے اندر کی افیت جان چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"جو چلا جاتا ہے اسکا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیتے ہیں فاریہ، تمہارا سراج علی تمہارے پاس ہے۔ اس لیے میری جان خود کو اس تلخ فیصلے سے دوچار مت کرو۔ معاف کر دو انھیں، کم از کم وہ اپنی اولاد کی طرف سے معافی کی شدید طلب گار ہوں گی"

خود سے الگ کیے وہ فاریہ کا چہرہ ہاتھوں میں بھرے، آنسوؤں کی نمی جذب کرتا جو کہہ رہا تھا فاریہ کو اس پر مزید تکلیف ہوئی تھی۔

"وہ بری ماں تھیں۔۔۔۔۔ مم۔ میں کو نسا پاک صاف تھی، ان سے زیادہ ہی نجس تھی۔ لیکن تم کہو گے تو معاف کر بھی دوں گی۔ تمہاری کوئی بات نہیں ٹالوں گی"

بھگی آنکھیں لیے وہ اس درجہ تکلیف سے بولی کہ آواز گھٹ سی گئی۔

"انکے کیے گئے گناہوں کا حساب اب اللہ لے گا، جانتا ہوں یہ تکلیف بہت بڑی ہے، سہنا کٹھن ہے لیکن یہی حقیقت ہے۔ مجھے یقین ہے تم خود کو سنبھال لو گی۔ حارث، عباد، منہا، اور یہاں تک کہ میں ہوں تمہارے ساتھ"

وہ تو سمجھ رہا تھا وہ اس دکھ پر روئے گی مگر فاریہ کو اتنی جلدی سنبھلتا دیکھ کر وہ مطمئن بھی تھا اور اس بھی۔

"بس تم ہی کافی ہو، میرا بس سراج علی ہی سب ہے"

Posted On Kitab Nagri

پھر سے اسکے سینے پر سر رکھے وہ اپنے سارے سکھ بس سراج علی سے جوڑ چکی تھی مگر اس وقت وہ بلاشبہ دکھ میں تھی۔

دوسری طرف حارث پر یہ حقیقت کھولنے کی ذمہ داری بھی عباد پر آئی تھی اور وہ اس وقت اپنی آنکھوں میں جمع ہوتی نمی بہنے سے روک نہ سکا تھا۔

وہ، زین اور عباد تینوں ہی مین آفس میں تھے۔

"مر تو وہ اسی وقت گئیں تھیں جب مجھے قاتل بننے کا حکم سنایا تھا، م۔۔۔ میرے بابا کو مارا۔۔۔ ایسی ماں کیوں ملی مجھے لالہ۔۔۔۔۔ یہ اذیت تو انکی موت کے کرب سے ب۔۔۔ بھی دگنی ہے"

اپنا سب کچھ ہارے بیٹھا وہ اتنا بڑا مرد ہو کر بھی سسکا اٹھا، اسکی آواز کا کرب عباد اور زین دونوں کو کاٹ سا گیا۔

"حوصلہ کرنا ہے حارث، ہمت نہیں ہارنی۔ میرے بابا اور سراج کے والد صاحب کی حادثاتی موت کے پیچھے بھی وہی تھیں اور اسکا اور اک مجھے کئی سال پہلے ہی ہو چکا تھا لیکن میں عباد حشمت کیانی اپنے عزیز چاچو کے وعدے اور قسم کا پابند تھا۔ جو مجھ پر تمہاری اور فاریہ کی ذمہ داری ڈال کر گئے تھے۔ میں نے ہمیشہ تمہیں اور فاریہ کو بڑے بھائی کی طرح پر وٹیکٹ کیا، چاچو کے بعد ہر ممکنہ کوشش کیے تم دونوں بہن بھائیوں کو سیدھے راستے پر لانے کی کوشش کی مگر ہدایت تب تک نہیں ملتی جب تک اسے چاہانہ جائے"

Posted On Kitab Nagri

عبادِ حشمت کیانی نے بھی اس نازک وقت اپنے دل کو کھول کر حارث کیانی پر سکتہ اتارا تھا، وہ جو کچھ دیر پہلے ماں کی موت میں آبدیدہ تھا اب عبادِ حشمت کے صبر، حوصلے اور وعدے کی پاسداری پر سراپا درد میں مبتلا ہوا۔

"م۔۔ مجھے معاف کر دیں لالہ، نہایت گھٹیا ہوں"

اس بار وہ افیت کی انتہا پر گڑ گڑایا مگر عباد نہ صرف اٹھا بلکہ اس تڑپتے سسکتے بھائی کو اپنے سینے سے لگائے آج اپنی مہربان چھاؤں بھی بخش دی۔

"مجھے رشک ہے تم پر حارث کیانی، کہ تم کو اللہ نے چنا ہدایت کے لیے۔ میں تمہیں معاف کرتا ہوں، اللہ بھی تمہیں معاف کر دے گا۔ کل اس خاندان کی خوشیاں اجاڑنے والے سرور کے فیصلے اور ناجیہ کیانی کو زیر زمین دفن کرنے کے بعد سب بدل جائے گا، سب زخم بھر جائیں گے۔ میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں اور تم مجھے بابا اور بھائی دونوں سمجھ لینا۔ آج سے تمہاری ہر سزا ختم کرتا ہوں۔ امید کروں گا رہے سہے ہر درد سے بھی اللہ تمہیں جلد نکال دے"

اس وقت حارث کیانی کو بس اسی کی تو ضرورت تھی، کوئی سمیٹ لیتا، کوئی جوڑ دیتا۔

وہ مشکور تھا کہ جس عباد کو اسے ٹھڈے اور لاتیں مارنی چاہیں تھیں وہ اسے گلے لگا کر اپنا سایہ دے رہا تھا۔

یہ منظر تو زین لاشاری تک کو ادا اس کر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

عباد نے مڑ کر اس بار اس قابل انسپیکٹر کو دیکھا جو عباد کی جیت کے ساتھ برابر کا شریک تھا۔
"اور تم زین لاشاری، تمہاری صورت مجھے ایک اچھا مددگار اور ساتھی نصیب ہوا۔ بہت شکریہ، میری
زندگی کے اس الجھاؤ کو سلجھانے کا۔ امید ہے کل تم اچھی خبر سناؤ گے"
عباد کا انداز جاندار وہیں زین کی دھیمی مگر تھکی سی مسکراہٹ عہد لینے سی تھی۔
عباد بھی رسان سے حارث کیانی کو لیے نکل گیا۔
اور زین لاشاری کے پاس اب کل تک بہت سے کام تھے جنہیں نمٹا کر کل کے فیصلے کو اپنے حق میں کرنا
تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

حارث کے لیے یہ وقت مشکل سہی پر کاٹنا ممکن نہ تھا، وہ عباد کے ساتھ پیلس واپس آیا۔
ساری رات ناجیہ کیانی کے کیے بد فعل اسے رلانے کو کافی تھے، عباد جانتا تھا مشکل وقت ہے مگر وہ ہمیشہ
اسکے اور فاریہ کے ساتھ تھا۔

عائشہ بھی بہت دکھی تھی، خاص کر ساری رات حارث کے کرب سے خود بھی ملال میں لیٹی رہی۔
ایک سیاہ تاریک رات تو کٹ گئی مگر سب کے چہروں پر تھکن، اور آنکھوں میں رت جگے کی غماض سرخی
ہلکورے لیتی نظر آئی۔

www.kitabnagri.com

اگلے دن تک فاریہ اور سراج بھی واپس لوٹ آئے، سراج کی طبیعت ابھی اسقدر بہتر نہ تھی مگر وہ ہمہ
وقت فاریہ کے ساتھ رہا۔

دوسری سمت عدالت میں آخری پیشی کا وقت آن پہنچا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

فاضل گوجا نے اپنی تمام تر سچائی نج صاحبان کو گوش گزار کر دی تھی اور سرور کے خلاف بھی کئی ثبوت اور گواہ پولیس کے پاس موجود تھے۔

نوراں بھی عدالت آئی تھی، اسے یقین تھا آج زین لاشاری اس سے کیا ایک اور عہد پورا کرے گا۔ تمام ثبوتوں اور گواہوں کو پیش کیا جا چکا تھا، ہتھکڑی میں لپٹا سرور بھی آج اپنے سارے غرور کو خود اپنی آنکھوں سے مٹی میں مل ملتا دیکھ کر عبرتناک تھا۔

"تمام ثبوتوں اور گواہوں کے پیش نظر عدالت مجرم سرور حسین کو اسکے تمام جرائم اور ناجائز دھندوں، اور ناجیہ کیانی کے علاوہ گل مینے، اور کئی قتل کے جرم میں سزائے موت کا حکم سناتی ہے۔

اور چونکہ گل مینے کئی غیر قانونی دھندوں میں ملوث تھی اور ایک سنگین گناہ کی مرتکب ہوئی تھی جسکے باعث اسکے قتل کو واجب قرار دیتے ہوئے ملزم فاضل گوجا کو گل مینے کے قتل سے باعزت بری کیا جاتا ہے۔ اور تاکید کی جاتی ہے کہ دوبارہ قانون کو ہاتھ میں نہ لیا جائے۔ عدالت درخواست ہوتی ہے"

یہ فیصلہ صرف آج زین لاشاری کی جیت نہ تھا بلکہ اس نے اپنی محبت بھی امر کی تھی، نوراں کی تو خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا، وہ اپنے بھائے کے آزاد ہونے پر خوشی سے باولی ہو چکی تھی۔

خود فاضل گوجا کی آنکھیں آج زین لاشاری کو دیکھ کر پہلی بار طمانیت بخش تبسم میں ڈھل گئیں۔

سرور حسین کو پھانسی کا حکم دے دیا گیا تھا جسکی شکل پر اپنی حکومت کے مسمار ہونے کا خسارہ درج تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میری نور اب تیرے حوالے ہے، اسکا دھیان رکھنا۔ رہی بات میری تو یہاں میرا سفر پھر سے اسی لگن اور ارادے سے شروع ہو جائے گا۔ ہاں لیکن ایک وعدہ ضرور کروں گا تجھ سے کہ آگے بھی فاضل گوجا کسی بے گناہ کو موت کے گھاٹ نہ اتارے گا۔ میں نے جو راستہ چنا ہے وہ مجھے کسی اور سمت جانے کبھی نہیں دے گا۔ لیکن اب میں بہت خوش ہوں کہ میری بہن تم جیسے جی دار مرد کے حصار میں ہے۔ اب تک کے ساتھ کے لیے بہت شکریہ"

عدالت سے باہر کھڑے وہ تینوں اس وقت اداس تھے، نور اں کی آنکھوں میں تو پھر سے نمی سی تھی مگر فاضل گوجا کا سفر ایسا ہی تھا۔

"مجھے تم اپنا مددگار پاؤ گے فاضل گوجا، لیکن یہ پاگل تمہیں یاد کر کر کے ندیاں بہائے گی اسکا کیا" پہلی بات وہ پورے یقین اور دوستانہ انداز سے کہہ کر آخر میں نور اں کو بھا کے سینے لگ کر آنسو بہاتا دیکھ کر دانستہ شرارت اور اڑھے بولا مگر فاضل گوجا کے چہرے پر اک مطمئن سی سرشار مسکراہٹ تھی۔

"میں ملنے آتا رہوں گا بچہ، اب تم زین کے ساتھ زندگی کے سکھ جیو تا کہ تیرے بھاکا کلیجہ ٹھنڈا رہے"

فاضل گوجا کی تسلی کے باوجود وہ بہت اداس رہی مگر پھر زین لاشاری کے شعور میں اسکا احساس ندامت سلگا۔

"مجھے کچھ کہنا تھا، ان فیکٹ کچھ قبول بھی کرنا ہے۔ مجھ سے ایک ایسی خطا ہوئی تھی جو تمہاری معافی چاہتی ہے فاضل"

Posted On Kitab Nagri

یکدم ہی زین کا تمہیدی انداز جہاں نور اں کو زنج دے گیا وہیں فاضل گو جانے حیرت سے زین کی جانب نظر ڈالی جہاں اک ندامت تھی۔

"ایسا کیا ہے؟"

فاضل کو خدشہ سا گزرا جیسے کچھ غلط ہوا ہے اور پھر جب زین لاشاری نے ایک اور عہد نبھاتے ہوئے فاضل گو جا کے سامنے اپنی سنگین غلطی کا اعتراف کیا تو کئی لمحے وہ زخمی چہرہ اور سرخ آنکھیں لیے زین لاشاری کی جانب دیکھتا رہا۔

"میں اپنی اس خطا پر بہت شرمندہ ہوں، کیا تم مجھے معاف کر دو گے فاضل"

زین کا استفسار دردناک تھا، فاضل نے ناگوار سی نظر اس کے چہرے پر ڈالی اور پھر نور اں کی رحم طلب نظریں اسے پل میں پگھلا گئیں۔

"کرنا تو نہیں چاہتا پر کر رہا ہوں کیونکہ تو نے میرے جگر کے اس ٹکڑے کو بہت پیار سونپا۔ تیری جگہ کوئی اور تھانیدار بھی ہوتا وہ یہی کرتا کیونکہ بے حسی تم جیسے لوگوں کے لیے ایسے سسٹم کے ساتھ جینے کی شرط اول ہوتی۔ میرے بابا کو جو دکھ کھا گیا وہ نور کے ساتھ پیش آتا حادثہ تھا، اب جب وہ اسے تیرے ساتھ آباد دیکھ رہے ہوں گے تو مجھے یقین ہے تیرا گناہ معاف ہو گیا ہو گا۔ میں نے بھی کیا معاف زین لاشاری پر میرے بچے کی آنکھ میں کبھی آنسو نہ آنے دینا، میں جہاں رہوں گا تم دو میری دعاؤں میں رہو گے"

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنا دل بڑا کیے زین کو ہر بوجھ سے آزاد کیے نہ صرف گلے ملا بلکہ بہت سی دعائیں سونپتا اک نئے سفر پر رخصت ہو گیا۔

وہ بھرائی آنکھیں لیے زین کے ساتھ لگی کتنی ہی دیر روتی رہی، خود کو سمیٹ لینا فی الحال مشکل تھا۔
"میں ہوں ناں"

نرماہٹ کے سنگ اس روتی ہوئی رگ جان کو تسلی دیتا وہ پیارا لگا، جو اپنا سب کچھ زین لاشاری کو مان چکی تھی۔

نظر اٹھائے اس شخص کو دیکھا جو اپنے ہر وعدے کو نبھاتا تھا۔

"تم ہو یہی تو حوصلہ ہے اب تمہاری نور کا"

یہاں کھلے آسمان تلے وہ بھلے تکلیف میں تھی پر زین لاشاری سے اپنے جڑنے کا اعتراف کر رہی تھی۔
وہ پگلا، محافظ، پتھر سے موم بن جاتا عشق کا مجاور جسے اس وقت ہر شے رقص کرتی نظر آئی۔

محبت میں ہر چیز رقصاں ہو جاتی ہے، وہ مسکرائی اور زین لاشاری کو محسوس ہوا کہ روح زمین پر اس سے زیادہ مکمل اور پیارا تبسم شاید ہی کبھی کسی نے دریافت کیا۔

مجرم کا فیصلہ ہو گیا اور دن سے شام ڈھل گئی۔

ناجیہ کیانی کو قبر نشین خود حارث نے کیا، اپنے ہاتھوں سے اس ماں کو قبر میں اتارا جس سے وہ شدت سے ناراض تھا۔

Posted On Kitab Nagri

دل میں آہیں، سسکیاں اور بے پناہ درد موجزن تھا مگر وہ سب لوٹ گئے۔
اور وہ عورت تنہا اس ویران قبرستان کا مکس بن گئی، اب اس کے ساتھ کیا ہونا ہے یہ رب اور بندے کے
بیچ کی ذاتی کہانی تھی۔

یہ فانی دنیا ہے مگر افسوس کہ لوگ اس اکلوتی ملی حیات کو بہت بے دھیانی سے تباہ کر کے اپنے لیے
تاحیات اک عذاب کو چن لیتے ہیں۔
اور ایسے عذاب کبھی نہ ٹل سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"بہت بوجھ ہے دل پر"

عباد کے بہت بار کہنے پر وہ قبرستان سے پیس تو لوٹ آیا تھا مگر قدرے رنجیدہ حال تھا۔
سراج کو تو کافی بے آرامی کے باعث وہ فاریہ کو لے جانے کا کہے کمرے میں بجھوا چکا تھا مگر خود لان میں
بیٹھے شکستہ حال حارث تک آیا اور پاس ہی بیٹھا۔

وہ نہ بھی بتاتا تو عباد جانتا تھا بہت بوجھ اور تکلیف سے دوچار ہے۔

"ان شاء اللہ ہر خسارے پر صبر آجائے گا، تم بہت باہمت ہو۔ مجھے یقین ہے خود کو سنبھال لو گے"

Posted On Kitab Nagri

پر یقین انداز میں عباد اسے حوصلہ تمہارہا تھا، سیاہ اندھیاری عذاب ناک رات ڈھل رہی تھی اور اب سے راستے میں صرف روشنی تھی مگر اتنی جلدی دلوں کے زخم کب بھرا کرتے ہیں۔

"تھینک یو لالہ، ہر چیز کے لیے۔ مجھ ناکارہ کو اس کڑے وقت میں سنبھالنے کے لیے۔ آپ نہ ہوتے تو یقیناً اس صدمے کو سہنا میرے لیے بہت مشکل ہوتا"

وہ بھلے افسردہ تھا مگر عباد حشمت کیانی کے پاس ہونے کا اعتراف احسن طریقے سے کر گیا تھا۔ اسکی تھکن کے غلبے سے بھاری ہوتی آنکھیں اور چہرے پر درج رنج نے عباد کو بھی اداس کیا تھا۔ "میرے علاوہ اب اور بھی کئی پیارے میسر ہیں تمہارے پاس، جیسے ادا جان۔ فاریہ، میں اور اب تو عائشہ بھی ہے"

اپنی خوش بختیوں کی فہرست کا ذکر عباد سے سنتا وہ آخر تک تھوڑا مضطرب ہوا اور اسکا یوں جھجک جانا عباد کو بھایا تھا۔

"قل کے بعد میں تمہارا اور عائشہ کا نکاح کروانا چاہتا ہوں، امید ہے تمہیں اعتراض نہیں ہوگا"

رسان سے وہ یہ کہتے ہوئے حارث کے پرسکون خدو خال پر نظر رکھتا آسودہ تھا جہاں رضادرج تھی، جہاں اعتراف تھا۔

"اس کے لیے ایک بار پھر مشکور ہوں لالہ"

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنی آواز میں نمی چھپانہ سکا اور عباد بھی اٹھ کر اسے شانوں سے جکڑ کر کھڑا کرتے اسکے چہرے کو تھپک کر تھکا سا مسکرایا۔

"مجھے یقین ہے تمہارے سدھار میں خاصا حصہ محبت کا ہے، محبت تو ہوتی ہی تن، من پاک کر دینے والی۔ عائشہ سے محبت کرتے ہو جان چکا ہوں، یہ بھی کہ تم نے آج تک بدکاری نہیں کی۔ رہی بات باقی جرائم کی تو تمہاری سچی توبہ کافی تھی انکی تلافی کے لیے۔ اب جاو اور آرام کرو، خود کو تھکانے کی ضرورت نہیں"

اس وقت جب وہ بہت تھکن اور ملال میں تھا، عباد نے اسے زندگی تھمادی تھی، وہ مشکور و ممنون نگاہوں سے عباد کی مہربان ذات کا معترف ہوئے وہاں سے او جھل ہوا تو آہٹ پر عباد مڑا۔
سامنے زندگی کھڑی تھی، وہ احد کو اٹھائے سلانے کی سعی میں اسے مکمل پیک کیے باہر لے آئی تھی۔
عباد نے اک نثار نظر دونوں پر ڈالی اور منہا سے احد کو لیے اٹھایا، اسکی پیشانی چومی جو ہلکی پھلکی نیند میں تھا۔

www.kitabnagri.com

"وہ ٹھیک تھے ناں؟ آپ نے تسلی دی ہے انکو"

منہا کو حارث اور فاریہ کی بہت فکر تھی، فاریہ کو سمیٹنے کے لیے تو سراج تھا مگر حارث اس وقت زیادہ دکھ میں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں شکر ہے وہ ٹھیک ہے، ان شاء اللہ جب عائشہ کو پائے گا اور بزنس کی طرف لگن اور دل سے مصروف ہو جائے گا تو سارے دکھ بھول جائے گا۔ رہی بات فاریہ کی تو اسے میرا چیتا سنبھال لے گا" عباد کا یہ بتانا منہا کو بھی پر سکون کر گیا، فائنلی ساری الجھنیں ختم ہو گئی تھیں اور خود وہ عباد کو بہت ہلکا پھلکا محسوس کر رہی تھی۔

"اور آپ؟ آپ ٹھیک ہیں"

اس بار منہا کے چہرے پر مسکراہٹ اور فکر تھی۔

"میرے ٹھیک ہونے کے لیے تم جو ہو، راحت روح"

احد کے ساتھ ہی وہ اسے بھی حصار گیا جو ویسے ہی ٹھنڈ سی حاوی ہوتی محسوس کر رہی تھی یکدم ہی گرمائش دیتے حصار میں لپٹی مہبوت ہوئے عباد کو دیکھنے لگی جو اس کا کل جہاں تھا۔

"امید ہے سب خوبصورت ہو جائے گا"

منہا آنے والے لمحات کے سحر کا ٹل جانا محسوس کیے اداس سی بھی تھی مگر شاید یہ وقت انکے لیے اپنا رشتہ شروع کرنے کے لیے مناسب نہ تھا۔

"یقیناً۔۔۔ چلو اندر ٹھنڈ بڑھ رہی ہے"

منہا کی جبین چو متا وہ کہتے ہی اندر کی جانب لپکا۔

Posted On Kitab Nagri

حارث جو اپنے کمرے میں جانے کے بجائے ادا جان کے روم کی سمت بڑھ گیا تھا، وہ تو بھولے بھٹکے اس کلیجے کے ٹکڑے کو آتا دیکھ کر جی اٹھیں۔

آج وہ بھی بنا کچھ کہے آ کر انکی گود میں سمٹ گیا۔

وہ خود درد میں تھیں مگر انگلیوں کی نرم شفیق پوروں سے اپنے بچے کا درد زائل کرنے لگیں۔

"مجھے معاف کر دیں گی ناں دادو؟"

وہ بنا انکو دیکھے، اسکا وہیں جھڑیوں والا ہاتھ لبوں سے چوم کر التجاء کر رہا تھا جس پر وہ خود دلبرداشتہ سی ہوئیں۔

جھک کر حارث کی پتی پیشانی چومی۔

"کیوں نہیں کروں گی، جان قربان ہو دادی کی تم پر۔ جب اللہ نے معاف کر دیا تو یہ دادی بھی صدقے

واری۔ خود کو تنہا کبھی نہ سمجھنا میری جان، میں ہوں اب تیری ماں بھی اور دادی بھی"

اور وہ تو جیسے پہلے ہی اس کے لمس کو ترستی ہوئیں اسے خود میں بنا اعتراض سمیٹ گئیں۔

کتنی ہی دیر وہ انکے پاس لیٹا پرسکون رہا مگر پھر خود ہی اٹھا اور انکے دونوں ہاتھ باری باری چومے اور جبین

پر بھی بوسہ دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کل سے میں خود آپکو ایک سرسبز کرواؤں گا، آپکا خیال بھی رکھوں گا۔ ویسے تو منہانے آپکی ساری تکالیف دور کر ہی دیں ہیں لیکن دیکھیے گا آپ اب اپنے پیروں پر ٹھیک سے چلنے کے بجائے دوڑیں گی۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ آپکا سایہ ہم سب پر سلامت رکھیں"

نہایت فکر سے وہ یہ کہتا خود ادا جان کو بھی مسکراتے پر مجبور کر گیا۔

"میرے دل کا ٹکڑا، میری جان"

ادا صاحبہ تو واری چلی گئیں، خوشی کی اخیر زیادتی سے آنکھوں کے کنارے نم سے ہوئے تھے مگر وہ اسے دیکھ دیکھ کر اپنے دل کو سکون بہم پہنچتا محسوس کر رہی تھیں۔

انھیں آرام کا کہتا وہ اپنے کمرے ہی کی طرف بڑھا تو پیاس کا احساس ہوئے کچن کی سمت لپکا تو عائشہ کو وہیں ڈانگ پر بیٹھ کر سر میز پر رکھے سو یاد دیکھ کر ناچاہتے ہوئے بھی اسکی افسردہ سی صورت پر ہلکا سا تبسم جاگا۔

نور اسے بیشتر اپنی چادر اتار کر عائشہ کے گرد پھیلائی مگر وہ شاید ابھی سوئی تھی تبھی جانی پہنچانی کلون کی مہک اور دل پسند لمس پر جاگ گئی۔

سراٹھا کر اپنے قریب حارث کو دیکھتے اس سے پہلے اٹھ کر روبرو آتی وہ اس کے نازک وجود کے گرد اپنی چادر مکمل لپیٹ کر اسکی اداس آنکھوں میں جھانکا۔

"آپ ٹھیک ہیں ناں؟"

Posted On Kitab Nagri

اپنے وجود کے گرد حارث کا سحر بمشکل نظر انداز کرتی وہ اسکی سرخ کناروں والی آنکھیں دیکھ کر فکر سے گویا تھی اور وہ اپنا ہاتھ بڑھا کر یونہی بے دھیانی میں عائشہ کی گال سے جوڑے اسکے بالوں کی لٹ کو کان کے پیچھے اڑیسے اثبات میں سر ہلا گیا۔

"لالہ نے کہا ہے قل کے بعد ہمارا نکاح ہوگا، کیا تم واقعی مجھے قبول کرو گی عائشہ؟"

اس وقت وہ بہت جبر سے خود کو عائشہ سے دور رہنے پر آمادہ کیے سادگی سے یہ سوال کر رہا تھا۔

"کروں گی، دل و جان سے کروں گی۔۔۔۔۔ یہ چادر تب تک میرے پاس رہنے دیں۔"

اپنی گال سے جڑا حارث کا ہاتھ اپنی سرد ہتھیلی میں جکڑ کر وہ جذب سے کہتے اسکے حصارے لمس کو اپنے پاس رکھنے کی تمنا میں مسکرائی تھی۔

"آئی لوو یو سوچج عائشہ، یہاں مت سو۔ جا کر کمرے میں آرام کرو۔"

پیار کا بہت مشکل دوری پر منحصر اظہار سونپے وہ چلا گیا اور وہ کتنی ہی دیر حارث کے اظہار پر شاخ جان ہری ہوتی محسوس کرتی رہ گئی۔

www.kitabnagri.com

پھر کمرے میں گرمائش خاصی بڑھائے بھی وہ کانپ رہی تھی، سراج اسے اپنے سینے میں سموئے خود میں حلول کیے نیم دراز لیٹا تھا مگر وہ بہت گرم سم اور چپ تھی۔

"کچھ بولو میری جان"

نرمی سے اسکی جبین پر لبوں کی مہر لگاتا وہ اسکی خاموشی سے خوفزدہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اندر باہر سب خاموش سا ہے سراج علی، چپ چاپ ہے۔ سو گوار ہے"
ناجیہ کیانی دیکھتے ہی دیکھتے قبر نشین ہو گئی تھی اور یہ صدمہ فاریہ پر بہت گہرا اثر چھوڑ کر گیا تھا۔

"سب اچھا ہو جائے گا، میں ہوں ناں تمہارے پاس"

باز و لپیٹ لیتا وہ اسے اتنا قریب کر گیا کہ وہ اس کے قرین آن لگے نظریں سراج کے چہرے پر ڈالے اسے دیکھنے لگی، اسے سمیٹنے والا سراج علی تھا تبھی وہ بکھر کر بھی بکھری نہ لگ رہی تھی۔

"تم ہو میرے پاس، تبھی تو زندہ ہوں"

وہ اپنی نرم ہتھیلی سراج کے چہرے سے لگاتی افسردہ سا اظہار کرتی بھی پیاری تھی اسے، جسکی سانسیں فاریہ کے دل اور وجود سے آن جڑی تھیں۔

"جہاں زاد!"

دنیا میں میرا دل توڑنے والے لاکھوں سہی

یوں سر رہز چھوڑنے والے لاکھوں سہی

مگر پھر بھی دل کو ایمان ہے

کہ دنیا میں کوئی نہ کوئی مہربان ہے

جو سادہ محبت سے اس زندگی کو حسیں موڑ دے گا

Posted On Kitab Nagri

جو دل جوڑ دے گا۔

وہ تم ہو"

خود ہی سراج علی کی جانب بڑھتی وہ اسے حق دار قربت دیتی اپنی دونوں بازو اسکی گردن میں سمیٹے اس پر حاوی سی ہوئی، اور سراج نے مسکرا کر اسکی کمر کے گرد بازو باندھے ہاتھ سے کمر سہلائی جواب پر سکون تھی۔

"اگر تمہیں درد نہیں تو میں یہیں سو جاؤں سراج علی، بس اب یہیں سکون ہے"

بہت پیار اور مان سے وہ اس سے یہ حق مانگتی زرا چہرہ اٹھائے رو برو ہوئی تو وہ اسکی گال چومے شاہانہ اترایا۔

"تم جب میرے اتنے قریب ہوتی ہو تو درد بہت دور چلا جاتا ہے میری راحت، میرے سکون، میری جان"

www.kitabnagri.com

ان بھیگی پلکوں کو چوم لیتا وہ فاریہ کو یہ حق پوری شان سے دے چکا تھا، وہ جانتی تھی جسکے پاس سراج علی ہو وہ قسمت کا دھنی اور سکندر ہوتا ہے۔

تبھی تو تمام تکلیف کے وہ سراج علی کی آغوش میں سب فراموش کر گئی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بس اسکی شانت دھڑکن کو محسوس کرتا ہی پر سکون تھا، محبت میں محبوب کے سکون ہی کی توساری بات ہوتی ہے۔

اور انکی محبت تو ویسے بھی اب آسودگی کا سرچشمہ بن چکی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔

Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"اللہ کا شکر ہے میرے بچے کی مشکل ختم ہوئی، تم دونوں کے چہرے پر پھیلی یہ مسکراہٹ اور خوشی مجھے بہت عزیز ہے۔ اللہ تم دو کو دنیا و جہاں کی ہر آسودگی نصیب کریں"

ڈنر کے بعد فری نے جیسے دل کی ساری دعائیں ہی نوراً اور زین کے دامن سے باندھ دیں، خود زین بھی اس مشکل اور تھکا دیتے کیس کے بعد کافی پرسکون تھا، جبکہ نوراً کو اب اپنی شامت کی بھی فکر تھی۔

کل تو وہ زین لاشاری کے جذبات سے بچ گئی تھی مگر آج تو وہ گاہے بگاہے دیکھ بھی اس شروع آگیاں انداز سے رہا تھا کہ نوراً کو اسکی نظر کی روح سہلاتی تپش سے اپنی اتر دھڑکن سنبھالنی مشکل لگ رہی تھی۔

"آمین فری، سچ پوچھیں تو آج خود بہت پرسکون سا ہوں۔ جیسے کندھے سے بہت بڑی ذمہ داری ہٹ گئی ہو"

www.kitabnagri.com

زین نے بھی اس سکھ کا اعتراف فراغ دلی سے کیا۔

فرحین تو دونوں کو دل ہی دل میں لاتعداد دعائیں سوئے آرام کرنے کا کہتی کمرے سے چلی گئی البتہ وہ جو زین لاشاری کی نگاہوں سے گلاب ہو رہی تھی، اس سے پہلے فرار کرتی، زین نے اسکی کلائی کو معمولی سا جھٹکادیے اسے پھر سے پہلو نشین کیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بے خود ہوئے نور اں کے رخسار کو لبوں سے چھوئے جی سا اٹھا جواب رخ موڑ کر زین کے کمر حصار کر
قریب تر کرنے پر گلال سی حیا اور شرم لگیں مسکراہٹ میں ڈھلی اسکی نظروں کے تقاضے بھانپ کر دم
سادھ گئی۔

"آج تو زین لاشاری کی حکمرانی ہے، کیا تم تیار ہو دل دہلاتی آزمائش کے لیے"

گال سے گال مس کیے وہ اسکو تکتا گہرا سانس بھرے جان لیو اسرگوشی کیے بولا تو نور اں نے سہم کر
آنکھیں میچیں۔

"سنو! آنکھیں تو کھولو"

زرا سا فاصلہ بنائے وہ اسکے چہرے کی جانب تکتا اس بار اسے واقعی مشکل سے دوچار کر رہا تھا جو مشکل
سے سانس کھینچتی حیا میں لپٹی تھی، گال تنے لگے تھے۔

"تمہیں پتا ہے نور، گل مینے کا بیٹا بھی ہے۔ یعنی تم خالہ ہوئی اسکی۔۔۔۔۔ بے فکر رہو، اس بچے کو گل مینے
نے بس جنم دیا ہے، اس کو ملتا ہوا پہلا اور ممتا کا لمس منہا کا ہے جو عباد کیانی کی دوسری بیوی ہے۔ کیا تم
چاہتی ہو احد سے ملنا"

دھیمی سی سرگوشی میں وہ یہ بتاتا خود نور اں کو افسردہ کر گیا، اسے سمجھ نہ آئی وہ اس پر خوش ہو یا روئے۔
جب کچھ سمجھ نہ آیا تو زین کے سینے پر سر ٹکائے وہ ساتھ جا لپٹی۔

"ابھی نہیں، کچھ دن بعد۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ مدھم سی آواز میں جواب دیتی بے جان سی ہوئی تھی تبھی تو وہ اسکے بالوں کو ہاتھ سے پکڑ کر پرے کرتا
اسکی گال پر لبوں کی مہر رکھے نوراں کی جان لبوں تک لے آیا۔

"ک۔۔۔ کیا کر رہے ہیں، جان لینا چاہتے ہیں میری"

اس ظالم کی گہری نگاہوں اور بڑھتے شدت پسند لمس جب سہنے محال ہوئے تو وہ رحم طلب نظروں سے
تکتی روہانسی ہوئی۔

"نہیں، جان ڈالنا چاہتا ہوں تم میں"

ہتھیلی کھینچ کر سینے سے لگاتا وہ بے خودی میں بہکا تھا، ایسا بہکا کہ ہر پس و پیش کو نظر انداز کر دیا۔

"مم۔۔۔ میں زندہ ہوں پہلے ہی۔"

اپنے آپ کو اس ظالم کی گرفت سے چھڑوائے وہ بھونڈا سا جواز پیش کر رہی تھی اور اس پر زین لاشاری
کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آکر تہلکہ مچا گئی۔

"فری کو پیار سا گفٹ دینے کی بات کر رہا ہوں، وہ بھی تو بور ہو گئیں اس سو پونڈ کے کا کے کو پال پوس

کر۔ میرا مطلب کہ انھیں اب پھر سے ایک چھوٹا سا زین چاہیے ہو گا۔۔۔۔۔ نور بھی چلے گی"

مقابل کی تھر تھراتی پلکوں کو تکتا وہ اس زرا زرا قربت سے نڈھال ہو کر کانپتی لڑکی کو پلوں میں بے جان
ہی تو کر گیا، وہ ساکت ہوتی گم سم سی زین کی جانب شکوہ کناں ہوئے دیکھنے لگی۔

دیکھتے ہی دیکھتے اسکی آنکھیں دھندلائیں۔

Posted On Kitab Nagri

"شش۔۔۔ خبردار جو تم اب روئی"

نرماہٹ کے سنگ وہ اسکی آنکھ سے بہتا آنسو فوری انگوٹھے کی پور سے جذب کرتا خاموش دھمکی دے گیا اور نور اں ہچکی لیتی خود کو کمپوز کرنے کے باوجود تکلیف میں اتر چکی تھی۔

"مجھے تکلیف ہوئی، لیکن میری نیت آپکو تکلیف دینے کی نہیں ہے۔ لیکن یہ میری ذات کے وہ اندھیرے ہیں جنکو روشنی میں بدلنے میں مدت لگے گی"

مقابل کے افسردہ تاثر پر وہ فوری اپنی نرم گرم ہتھیلیوں کو اسکے چہرے سے جوڑے اپنی بے بسی کہہ رہی تھی مگر آج اسکا یہ دیوانہ کسی بے بسی اور مجبوری کو تسلیم کرنے کے حق میں نہ تھا۔

"غلط۔۔۔ میں بدل دوں گا سب کو روشنی میں، تمہیں قبول کروں گا، کبھی رد نہیں کی جاو گی تم زین لاشاری کی نظر میں۔ کتنا شدید چاہنے لگا ہوں تمہیں کہ اپنا آپ نظر ہی نہیں آتا اب۔ صرف تمہیں دیکھ کر جینے کی خواہش جاگتی ہے لیکن میں صرف دیکھنے پر صبر کیسے کروں۔ تم میری ہو، تو کیوں دور رہو اک پل بھی۔ ویسے بھی آج بہت پر سکون ہوں، مزید سکھ میرا تم ہو۔ آج سرشاری اپنے انگ انگ میں اترتی محسوس کرنا چاہتا ہوں۔ جب یہ نور دسترس میں ہے تو کیوں اس نور سے خود کو محروم رکھوں"

اس بے جان، سانس لیتے لیتے چھوڑ دیتی پری کی دھڑکن میں اپنی خوشبو حائل کرتا، اسکو خود میں بسائے اک حکایت دل سناتا، وہ اسکو خود میں بسا کر جذب کر لینے کی شدت رکھے جذب سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

اور نوراں اسکے ادا کیے لفظوں سے مہکنے لگی، پور پور پر اتری تھکاوٹ ٹوٹنے لگی، شاخ جان پر ہری ہری کو نپلیں پھوٹنے لگیں۔

"آپ سے محبت ہو گئی ہے مجھے بھی، بنا سوچے کر بیٹھی۔ اگر آپ مجھے چھوڑ بھی دیتے تو میں آخری سانس تک آپ کی محبت اوڑھے رکھتی"

اب جب وہ اتنا سب کہہ کر اسے معتبر کر گیا تھا تو وہ کیوں چپ رہتی، وہ اسکا تھا تو اپنا کہنے لگی، وہ اسکے ہر احساس کو خوشبو کی طرح سلامت رکھے اسے چاہتا آیا تھا تو وہ بھی چاہنے لگی، نا جانے کس پل اسکے دل میں زین لاشاری کو ثبت کر دیا گیا۔

وہ بھی اس اظہار پر مسکرا کر اسے خود میں سموئے کئی طرح کے احساس سکون خود میں اتارنے لگا، جتنا اسے قریب کرتا اتنی تشنگی اور طلب بڑھتی۔

وہ مدہوش سا اس پر چھایا جا بجا اپنے خوشبو کے جھونکے جیسے لمس اسکی بنجر ذات میں اتارتا اسے ہرا کر گیا، وہ کسی نو خیر کلی کی طرح کھلنے لگی۔

www.kitabnagri.com

زین لاشاری کی بازوؤں میں بے تاب و بے قرار سمٹنے لگی۔

"اب تم حق دار ہو، میری تمام تر محبتوں، شدتوں اور چاہتوں کی۔ بے انتہا عزیز نور، اب تم مجھ سے رہی

سہی بھی دور نہیں ہوگی۔ تمہاری مسکراہٹ، تمہارے سکون اور تمہاری خوشی پر زین لاشاری قربان"

دونوں بازوؤں میں بھینچ لیتا وہ اسے اپنے آپ سے ملوانے کا فیصلہ لیتا خوش تھا، نہال تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی دونوں آنکھیں عقیدت سے چوم لیں، پھر ہر خدو خال پر ابر کی مانند ٹھنڈک اتاری۔
وہ ایک دوسرے کے مکمل ہونے کے لیے ایک دوسرے میں ڈھل گئے، محبت کی انوکھی سی تکمیل ہو گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلے پانچ چھ دن یوں تو افسردگی اور خاموشی کی نذر ہوئے تھے مگر پیلس پر اترتا یہ ساتواں دن نئی خوشیوں اور امنگوں کو لے کر اتر اٹھا۔

زین اور نوراں کی زندگی ایک حسین سفر پر گامزن ہو چکی تھی، بہت بار محبت میں چاہنے سے زیادہ قبولیت اہم درجہ رکھتی ہے۔

کسی بھی حال میں محبت کرنے والے میدان چھوڑ کر نہیں جایا کرتے، جو اس سفر کا اک بار مسافر بن جائے پھر یہی مسافت اسکی زندگی کا سفر بن جاتی ہے۔

حارث اور عائشہ کے نکاح کی آج رات تقریب رکھی گئی تھی، کل ہی سرور حسین کو اسکے تمام جرائم کی پاداش پھانسی کی سزا پر عمل درآمد کیے اسے کیے کا پھل دے دیا گیا تھا۔

فاطمہ اور معراج بھی پیلس پہنچ آئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

سراج کی ایک بار پھر سنبھل جاتی طبعیت جہاں سسکی آسودگی بنی تھی وہیں فاطمہ صاحبہ اتنا سب چھپانے پر دکھی بھی تھیں۔

جو بھی تھا، انکے لیے سراج علی دل کی دھڑکن سے زیادہ افضل تھا۔

اداساحبہ کی میڈیکل رپورٹ کے مطابق وہ اب اپنی ٹانگوں پر جلد چل پھر سکنے والی تھیں اور اسکی خوشی آج پیلس میں موجود ہر فرد کے چہرے پر تھی۔

زین اور نوراں بھی آج مدعو تھے۔

منہا اسکے آتے ہی اسے روم میں لائی تھی جہاں بے بی کارٹ میں لیٹا ہاتھوں پیروں سے کھیلتے احد کی قلقلاریاں مانو دور سے ہی نوراں کو مسکرانے پر مجبور کر گئیں۔

فاطمہ صاحبہ، ادا جان اور فاریہ تورات نکاح کے لیے تیاریوں میں مگن تھے، سراج کی ذمہ داری فی الحال بھی آرام کرنے اور معظم صاحب اور زین کی کمپنی انجوائے کرنی تھی جبکہ عباد کہیں غائب تھا۔ کافی دیر سے وہ کسی کو بھی نظر نہیں آیا تھا۔

www.kitabnagri.com

بے بی کارٹ سے احد کو اٹھائے نوراں کی گود میں دیتی منہا خود مسکرائی جب احد کو بھی اس آغوش میں جا کر پرسکون دیکھا۔

"یہ تو بہت پیارا ہے"

بے ساختہ ہی وہ احد کو دیکھتے مسکرا دی۔

Posted On Kitab Nagri

"بلکل، خوش بھی ہے۔ ایک اور پیاری سی خالہ جو مل گئی اسے۔ آپکو پتا ہے یہ میری اندھیر زندگی کا وہ روشن پہلو ہے جو میری آخری سانس تک میرے لیے افضل رہے گا۔ مختصر کہ اگر احد میری اور داد و دو کی زندگی میں نہ آتا تو شاید میں اب تک مٹ چکی ہوتی"

اسکی گداز گال چھو کر وہ پہلی بات تو رشک سے مگر آخری کہتی کہتی کسی رنجیدہ کردیتی یاد میں اتر گئی۔ وہ دن اسے آج بھی یاد تھا جب اسکے دکھوں کا مداوا کرنے احد اسکی آغوش میں آیا تھا۔
نوراں خود رشک میں تھی۔

"اسے دیکھ کر مجھے گل یاد نہیں آئی آج اور یہی میری خوشی ہے، یہ آپ جیسا ہے، عباد بھائی جیسا ہے۔ اللہ کے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے۔ وہ بہتر جانتا ہے کہ کس کے نصیب میں کیسی راحت لکھنی ہے" نوراں کا پر اعتماد انداز اور اسکی ساری کہانی پہلے ہی جاننے کی وجہ سے منہا کو بہت تسلی ملی تھی۔
"اللہ آپکو بھی جلدی سے ننھا سا مہمان دیں تاکہ رہے سہے ہر دکھ کو بھول جائیں، مجھے بہت خوشی ہوئی کہ آپ نے زین بھائی کو موقع دیا، انھیں معاف کر کے اپنے در پر دستک دیتی خوشیوں کو آگے بڑھ کر خوش آمدید کہا"

منہا کی دوستانہ خواہش اور محبت پر نوراں بھی آسودہ مسکرائی، اب تو اسے ویسے بھی کسی تکلیف کا احساس باقی نہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پھر وہ بھی تو منہا اور عباد کی کہانی جان کر بہت متاثر تھی، محبت کے نئے نئے اور منفرد رنگ دیکھائی، سنائی اور سو جھائی دیتے دیتے دل کو پر سکون کر رہے تھے۔

دوسری طرف عباد پورچ کی جانب کھڑا فضل سے کوئی راز درانہ بات کرتا پایا گیا تھا۔

"لیکن آپ اس کچی بستی کیوں جانا چاہتے ہیں سر؟"

فضل کو عباد کے اس مطالبے نے اس وقت خاصا حیران کیا تھا۔

"مجھے ان سب لوگوں سے ملاقات کرنی ہے جو منہا اور معظم صاحب کے ہمسائے تھے، تم کل میری وہاں ملاقات طے کرواؤ"

عباد کا بنا تمہد باندھے دیا حکم اس وقت فضل فوری فرما برداری سے مان چکا تھا۔

وہ واپس جب تک اندر آیا، زین، سراج اور معظم صاحب مسکرا کر حارث کو چھیڑ رہے تھے تبھی وہ خود بھی معظم صاحب کے ساتھ ہی آکر بیٹھا۔

"لالہ دیکھیں یہ مجھے تنگ کر رہے ہیں، عائشہ کا نام لے لے کر"

www.kitabnagri.com

حارث کی معصوم سی شکایت پر عباد بھی میدان میں اترا، اب کوئی اسے چھیڑنے والا نہ تھا تو وہ خود تو اس چھٹکے پیس کے لیے موجود تھا۔

"حالانکہ اس وقت یہ حالت عائشہ کی ہونی چاہیے تھی، لگتا ہے سیٹنگ الٹی ہو گئی"

Posted On Kitab Nagri

عباد کے بھی متبسم چہرے کے سنگ بات کہنے پر حارث بھی ہنسا جبکہ معظم صاحب کی توجہ تو عباد ہی پر تھی۔

"کیا لالہ، آپ بھی۔۔۔ سچ پوچھیں تو میری سچویشن اس وقت کسی دلہن سے کم نہیں، وہ لڑکی میرے لیے کیا ہے شاید آپ چاروں نہ سمجھ سکیں"

محبت اور چاہت کی انتہا آنکھوں میں بسائے وہ یہاں ان چاروں کے سامنے اعتراف کرتا حسین لگا تھا، اس سفید آشیانے، اس پیلے میں اتنی ساری رونقیں اور خوشیاں پہلی بار جمع تھیں۔

"سمجھ سکتے ہیں ہم، تمہارے سامنے چار عدد عاشق اور دیوانہ مزاج نفوس براجمان ہیں۔۔۔۔۔ سب کی محبت تکمیل پر پہنچی سوائے ہمارے پیارے معظم صاحب کے۔ ویسے کیا خیال ہے آپ کے لیے بھی کوئی حسینہ ڈھونڈیں"

حارث کی بات کے جواب میں اس بار سراج میدان میں اتر اٹھا اور اسکی شوخ بات پر اب سب چھوڑے خوشگوار حیرت کے سنگ بوکھلا جاتے دادا جان پر نظر جما کر پر اسرار تھے جس پر وہ خود اتنی توجہ پر خفیف سا مسکرا دیے۔

"بھئی اب مجھ بڑھے کو بس تم سب کے بچوں کو گود میں لے کر کھلانا ہے، اب کہاں رہی عمر عشق و عاشقی کی۔ ہر چیز اپنے وقت پر ہی چلتی ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ ہر انسان کے دل میں اک نہ اک بار شدید عشق ضرور پھوٹتا ہے مگر وہ سنا ہو گا تم سب نے کہ

Posted On Kitab Nagri

یہ عشق نہیں آسان، بس اتنا سمجھ لیجئے

اک آگ کا دریا ہے، اور ڈوب کے جانا ہے۔

تم سب یہ سمجھ لو کہ میں ڈوب کر پار نہ جاسکا

ہائے اس ادا نے خود شناسی پر تو عباد، زین، سراج اور حارث تک فدا ہوئے، وہ ان چاروں کے بھی اب

پیارے دادا تھے، منہا نے سراج کے بعد اپنے دادا کو باقی سب کے ساتھ بانٹ لیا تھا۔

مختصر یہ کہ پیلس میں ادا جان اور معظم صاحب کے ہونے سے ہی اب شفقت، محبت اور آسودگی کا وجود

قائم تھا۔

"آپ پریشان کیوں ہو گئے؟"

حارث، زین اور سراج کو باتوں میں مگن دیکھتا عباد، اس وقت معظم صاحب کی جانب پوری توجہ سے

دیکھ کر بولا جو زرا سرسری سی حیرت میں چونک سے گئے۔

یہ سچ تھا وہ تھوڑے پریشان تھے۔

www.kitabnagri.com

"بس ایسے ہی، منہا کے ایسے روشن نصیب پر شکر گزار ہوں اللہ کا۔ ورنہ جو زندگی جی تھی اس میں تو بس

منہا کے ایسے مقدر کا خواب ہی دیکھتا تھا۔ برسوں اس محلے میں عزت سے رہے تھے مگر جاتے جاتے ان

لوگوں نے ایسے زخم دیے تھے جو آج بھی تکلیف دیتے ہیں۔ وہ لوگ اب بھی منہا کو غلط سمجھتے ہوں

گے، بس یہی چیز ادا اس کرتی ہے"

Posted On Kitab Nagri

عباد کی سوچ اور اسکی سوچ کی تکمیل اس وقت فتح یاب ہوئی تھی کیونکہ وہ خدشہ اور ادا سی جو عباد کا اک خیال تھی، سچ نکلی تھی۔

محبت تھی وہ اسکی اور وہ جانتا تھا کل اس نے منہا کو ایک اور مرتبہ سونپنا ہے۔

وہ بستی کے لوگ بھلے زمانے کی فہرست میں آتے ہوں مگر عباد حشمت کیانی کیسے برداشت کرتا کہ اس دنیا میں کوئی ایک بھی فرد ایسا ہو جو اسکی منہا کے کردار کے بارے میں مشکوک ہو۔

وہ رساں سے انکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں جکڑے انھیں خاموش سی تسلی دے رہا تھا، اور خدا گواہ تھا کہ معظم سلطان کے دل کو ڈھارس ملی تھی۔

"کیا واقعی آپ نے محبت کی تھی، پھر اسے پایا کیوں نہیں؟"

کچھ دیر خاموش مسکراہٹ کے بعد عباد نے دلچسپی سے یہ سوال کیے انھیں بھی حسین سے تبسم میں مبتلا کیا۔

"ہاں کی تھی لیکن مجبوری، بزدلی اور حالات کی بے رحمی کی نظر ہو گئی۔ میرے خیال میں بزدلی سب

سے اہم نقطہ ہے محبت کھو بیٹھنے کا"

وہ اپنا تجربہ بیان کرتے دل شکن مسکرائے۔

عباد کو بھی جیسے افسردگی نے گھیرا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ نے محبت نہ پائی ہو بھلے مگر منہا جیسی پوتی آپکی خوش قسمتی تھی، آپ نے اسے جس طرح مجھے سونپا وہ میرے لیے شرف تھا۔ آپکی رہی سہی فکر ہٹا دوں گا وعدہ ہے۔ آپکی تربیت اور آپکی خودداری نے ہی منہا کو اتنا انمول پروان چڑھایا کہ عباد حشمت کیانی کے لیے قابلِ عشق بنی۔ آپکے اس احسان کا بدلہ تو یہ بندہ تا عمر تک نہ چکا پائے گا"

وہ مہربان، عاجز اور دیوانہ تو انکی منہا کی فلاح تھا، وہ اور کیا مانگتے کہ اب تو دامنِ خوشیوں سے بھر سا چکا تھا۔

"جیتے رہو"

محبت اور شفقت سے وہ عباد کے ہاتھوں پر دباؤ ڈالے مسکرائے تو وہ بھی مبہم سا مسکرا دیا۔ اسکا بس چلتا تو ہر لمحہ منہا کی ذات کو معتبر کرتا رہتا۔

دوسری سمت عائشہ کو سجانے اور سنوارنے میں اب ساری لڑکیاں روم میں جمع تھیں۔ احد صاحب بھی معراج کی گود میں چڑھ کر مزے سے یہ ارد گرد کے رنگ دیکھتا اس چھٹکے پٹاکے کی لاڈیوں پر کھکھلا رہا تھا۔

معراج صاحب کی تو گویا احد کی دوسری اماں بن کر سنبھالنے کی ذمہ داری لگی تھی۔
"ماشاء اللہ میری عائشہ تو چاند کا ٹکڑا لگ رہی ہے"

Posted On Kitab Nagri

نکاح کے سرخ رتن سی چمک والے جوڑے میں لپٹی وہ سب سے پہلے منہا ہی کے لاڈ سے مسکائی، حیا میں لپٹا اسکا چہرہ آج اک من پسند ساتھ کے باعث گلنار تھا۔

"ماشاء اللہ، واقعی۔ اللہ تم سے راضی ہو پتر، میرے بکھرے اور ٹوٹے ہوئے حارث کو تم نے سمیٹنے کا جو یہ عہد لیا وہ قابلِ محبت ہے۔ جیسا کہ تم سب کو پتا ہے کہ وہ کتنے بڑے امتحان سے گزر کر یہاں آیا ہے لہذا اب اپنے کسی بھی بچے کی تکلیف سہنے کی ہمت نہیں رکھتی۔ تم سب آباد رہو، یہ پیلس، گھر اور خوشیوں کے گہوارے کا روپ دھار لے"

اپنے بے انتہا سکھ کہتیں ادا جان نے بھی اس پور پور سچی عائشہ کی پیشانی چومے اسے بہت سی دعائیں دیں۔

فارہ، منہا، نوراں اور فاطمہ صاحبہ بھی رشک و محبت میں لپٹیں نظر آئیں۔

"آمین۔۔۔ میرے لالہ تمہارے ساتھ بہت خوش رہیں گے جانتی ہوں۔ اس لیے اب تم بھی میرے لیے اتنی ہی عزیز ہو عائشہ۔ ہمیشہ آباد رہو"

www.kitabnagri.com

فارہ نے بھی دامن بھر کر دعائیں دیں اور وہ تو ابھی سے سمٹ کر گلابی ہو رہی تھی۔

جس بے باک طور سے وہ حارث سے اظہار کیے بیٹھی تھی اب تو دل و جان سے خوفزدہ بھی تھی۔

مہکتے، مسکراتے اور زندگی سے بھرے یہ سب اپنے تھے مگر عائشہ کے لیے تو اب اس دنیا میں صرف ایک ہی شخص کل حیات تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حارث کیانی۔

خوشی کی ایک شکل وہ گرم جوش ہاتھ بھی ہیں جو آپ کو کبھی جانے نادیں اور ناچھوڑیں خواہ دنیا پوری سر
کے بل الٹی ہو جائے...

☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی وٹس اپ کریں۔

Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

نکاح کا مبارک اور مقدس فریضہ انجام دیا جا چکا تھا، حارث کیانی پورے حق کے ساتھ عائشہ کی قسمت میں درج ہو گیا تھا۔

ہر کوئی خوش تھا، پر سکون اور آسودہ تھا۔

کھانے کے بعد زین اور نوراں نے بھی اس مبارک نکاح کے لیے دونوں کو ڈھیر سی دعائیں سونپ کر جانے کی اجازت طلب کی۔

خود منہا اور فاریہ، سچی اور پیاری سی دلہن کو پورے حق سے حارث کیانی کے کمرے میں لائیں۔
کمرہ زیادہ تو نہیں مگر حسین انداز سے سجا تھا۔

جہازی بیڈ پر نرم فرل لگی بیڈ شیٹ اور اس پر جا بجا بکھری گلاب کی پتیاں، اسکے علاوہ چاروں جانب دھرے گئے پھولوں کے خوشبو بکھیرتے گلدستے ماحول کو الگ ہی دلکشی اور راعنائی بخش رہے تھے۔
عنابی ہونٹوں پر مسکراہٹ اور گہری سیاہ آنکھوں میں اپنی حسین خواہش کی تکمیل پر دل افروز رنگ تھے۔

www.kitabnagri.com

خود منہا اور فاریہ دونوں ہی بہت پیاری اور اچھوتی لگ رہی تھیں۔

منہانے تو بنفشی اور نیلے رنگ کی میکسی پہن رکھی تھی جبکہ فاریہ کاڈریس بالکل عائشہ جیسا تھا۔
پھر وہ حسینائیں ویسے بھی غضب کی آپس رائیں تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ دل کا بہت اچھا ہے، اب اسے رہا سہا سنبھال لینا عائشہ۔ میں دعا کرتی ہوں کہ لالہ اور تم بہت سی خوشیاں دیکھو۔ تھینک یو سوچ انکی زندگی میں اتنا من پسند ہونے کے لیے۔ کبھی یہ مت سمجھنا کہ تم اکیلی ہو۔ اس گھر کا ہر فرد اب تمہارا اپنا ہے۔ تم اب یہاں ور کر نہیں بلکہ کیانی خاندان کی چھوٹی بہو ہو۔ بڑی تو میری پیاری منہا ہے"

عائشہ کو مضطرب و بوکھلایا دیکھ کر وہ خود اسکے قریب بیٹھی اور اسکی ٹھوڑی پر پکڑ جمائے ر سان اور نرم ہٹ سے کہتی آخر تک رشک سے منہا کو دیکھنے لگی جو خود فاریہ کے ایسے نرم مزاج پر بہت خوش تھی۔

بقول اسکے، سراج کے رنگ میں رنگی اسکی جو گن تو اس جیسی میٹھی، شیریں اور دلکش ہو گئی تھی۔
"جی، میں اپنی پوری کوشش کروں گی فاریہ آپنی"
گھبراہٹ کے باوجود وہ پر عزم تھی۔

فاریہ دونوں پر نثار سی نگاہ ڈالے کمرے سے نکلی تو اس سے پہلے منہا بھی جاتی، عائشہ اسکا ہاتھ جکڑے بے قراری سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

مسکراہٹ لیے منہا نے اسکے سر د تاثرات اور چھینپے روپ پر اک آسودہ نگاہ ڈالے ہتھیلوں میں چہرہ سمو یا۔

"عباد لالہ کو تھینک یو کہہ دینا منہا، یہ سب انکی وجہ سے ہوا کہ حارث ملے مجھے"

Posted On Kitab Nagri

اپنے سکھ کو الفاظ کا پیر ہن پہنائے وہ ممنون تھی، گویا زندگی تھمانے والے کی مشکور بھی۔
"تم محبت ہو اسکی عائشہ، اور اسی محبت کی وجہ سے وہ تمہیں ملا۔ کوئی انسان فرشتہ نہیں ہوتا، ہم سب
بہت گناہ گار ہوتے ہیں۔ لیکن توبہ کرنے والے تو خود اللہ کو پیارے ہیں، اور اللہ اپنے پیاروں کا بہت
امتحان لیتا ہے۔ جیسے حارث بھائی کا لیا۔ اب تو وہ لگتے ہی نہیں پہلے جیسے، اب تو وہ عباد جیسے ہو گئے ہیں۔
تھینک یو تو تمہارا کہ کسی بہانے ہی سہی اس شخص نے زندگی سے محبت تو کی"
ساری کی ساری ہی وہ عباد کے روپ میں ڈھلی عائشہ کو اس شکریہ کی زحمت سے نکالے پکڑ کر خود میں
سمو گئی۔

عائشہ پر تو آج حسن کی راعنائیوں کی حدیں ختم تھیں، بھلے وہ کوئی توپ حسینہ نہ تھی مگر وہ بہت معصوم
سی اور پیاری لڑکی تھی، سادہ، خودار، سمجھدار اور زمانے کی سختیوں سے واقف سی۔
یوں منہا کا اسے گلے لگانا بہت بڑی ڈھارس تھی۔

"کافی ڈر لگ رہا ہے منہا، مطلب وہ انسان۔۔۔۔۔"

منہا سے الگ ہوتی اس بار وہ سخت متذبذب سی اپنی کیفیت نہ چھپا پاتی منمنائی جس پر منہا بھی آفت خیز
مسکائی۔

"بھئی یہ تو اب تم دو کا ذاتی معاملہ ہے۔ وہ کیا ہے کہ اس معاملے میں تم کو تسلی اور دلاسا نہیں دے پاؤں
گی۔ لیکن اتنا ضرور کہوں گی کہ ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ سب بہت خوبصورت ہوگا"

Posted On Kitab Nagri

نرماہٹ کے سنگ وہ عائشہ کو شیر سا چھیڑے باہر نکلی تو وہ بھی دم سادھے اپنا لہراتا شرارہ سنبھالے گھبرائی سی واپس بیٹھی۔

باہر سب نے ابھی تک دلہے کے گرد محصور ہوئے اسے چھیڑنے کا کام پکڑ رکھا تھا۔
معراج نے تو یہاں آکر سب سے زیادہ انجوائے کیا تھا۔

اداسا صاحبہ کو کچھ دیر پہلے ہی منہا انکے روم میں چھوڑ کر آئی تھی۔

"اب جانے دو بھی ہمارے بچے کو، تم سب بھی آرام کرو جا کر"

حارث کی بلش ہوتی صورت دیکھ کر معظم صاحب میدان میں اترے تھے جس پر سب ہی اب حارث کی کھسیانی مسکان پر مسکائے۔

جناب خندہ پیشانی سے سبکی مشکوک اور شیر نظروں سے اجازت ملتے ہی روانہ ہوئے۔

فاریہ بھی اپنے جناب کا ہاتھ تھامے روانہ کرتی فاطمہ ماما اور معراج کو ان کا کمرہ دیکھانے بڑھ گئی جبکہ احد تو مزے سے بہت سی مستی کے بعد عباد کی گود میں سو گیا تھا۔

"لائیں دادو میں اسے لے جاؤں، آپ بھی آرام کریں"

منہا نے اس ننھی جان کو سویا دیکھ کر اٹھانا چاہا تو عباد نے گھور کر منہا کو دیکھا جو آگے سے بمشکل ہنسی روک پائی مگر یہ منظر دادا جان بہت چالاکی اور مہارت سے دیکھ چکے تھے۔

ویسے بھی چھ سات دن سے احد صاحب اماں بابا کے بیچ کافی حد تک ولن بن چکے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"ارے روز تو لے جاتی ہو اسے، آج میرے پاس چھوڑ دو اسے۔ بھی مجھے بھی تو اس سے لاڈ کرنے ہوتے۔ جاو آرام کرو تم دونوں، میں آج احد صاحب کو اپنے پاس ہی سلاؤں گا"

فور اسے منہا کو منع کرتے وہ اسے اسی طرح گود میں اٹھائے اٹھ کھڑے ہوئے، عباد نے فتح مندانہ ہوئے منہا کی بوکھلائی شکل دیکھے یوں نظر گمائی کہ وہ ناچاہتے ہوئے آنکھ چراتے مسکرا دی۔

معظم صاحب دونوں کو شفیق سی نگاہ میں لیتے شب بخیر کیے چلے گئے مگر منہا تو تب لہرا کر رہ گئی جب عباد نے اسکی کلائی کھینچے جھٹکا دیے خود پر گرایا۔

اس اچانک افتاد پر وہ گلاب ہوئی۔

نظریں خود بخود مقابل کے ارادوں پر حیا کے بوجھ سے جھک گئیں۔

"بڑا شوق ہے ولن احد صاحب کو ساتھ چمٹا کر رکھنے کا، ناٹ فٹیر جانم۔ ایسے تو تم مجھے گڑیا کے لیے ترستاتی رہو گی"

خمار بھرے لہجے میں وہ منہا کی کمر ہاتھ سے جکڑتا اسکی دبی بھینی مسکراہٹ بھانپتا شوخ ہوا جو یہاں لاونچ میں ہی اس بندے کے فیلٹ ہو جانے کے خدشے سے ہانپ کر دور ہٹی۔

ہاں مگر اس جان لیوا گرفت سے نکلنا ابھی بھی ناممکن تھا۔

"بری بات ہے، وہ ولن نہیں۔ جان ہے میری۔ ویسے بھی جب تک وہ میری خوشبو محسوس نہیں کرتا، آرام سے نہیں سوتا۔ رہی بات گڑیا کی تو۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

اپنے مخصوص سمجھاتے انداز میں کہتی کہتی وہ تب تھمی جب عباد اسکے ہونٹوں کی جنبش بڑی دلچسپی سے دیکھتا اسکے چپ ہو جانے پر متبسم ہوئے آنکھوں سے آن ملا۔
اس ساحر کی قربت کی شدت سے منہا کے حواس مختل ہونے لگے تھے۔

"تو؟"

جان بوجھ کر وہ منہا کو مشکل سے دوچار کرتا اسکی دھڑکن بے ہنگم کیے قریب آنے کا ارادہ کیے مسکرایا تو وہ یہاں کچھ نامناسب ہونے کے خدشے سے دونوں بازو اسکے گرد لپیٹ کر کان کی اور جھکی۔
"تو یہ کہ میں تو کب سے راضی ہوں"

یہ عطر ساز اعتراف سنتے ہی وہ اسے ہنس کر مزید ٹائٹ لاک کر چکا تھا اور خود منہا نے اپنی مسکراہٹ روکے عباد کے اٹھتے ہی ساتھ کھڑا کروانے پر بازو سمیٹ کر الگ کیے اور شرمیلیں سا مسکرائی۔
"مطلب آج احد کی غیر موجودگی کو سیلبریٹ کرنا پڑے گا، اہم اہم عباد حشمت کیانی آج تو تم گئے جوان"

www.kitabnagri.com

اس منسب، اس زندگی جیسے شرف کو حاصل کرنے کا ذوق ہی اس دیوانے کو کملا گیا، وہ کسی دل دہلا دیتی ہوش ربا حسینہ کی طرح عباد کی گرفت سے نکل کر بھاگ گئی۔
اور وہ کتنی ہی دیر کھڑا من ہی من میں زندگی کے اس نئے رنگ کو جیتا چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں آجاؤں؟"

اد اصاحبہ جو آرام دہ انداز میں کسی کتاب کی جانب متوجہ تھیں، حارث کے دروازہ کھول کر مخاطب کرنے پر مسکراتی ہوئیں سر ہلاتے ہی اپنی باہیں کھولے جی اٹھیں جو سیدھا آکر نہ صرف ان سے لپٹا بلکہ قریب ہی بیٹھے اپنی اور شفقت سے تکتیں دادو کا ہاتھ جکڑ گیا۔

آج وہ حارث کے چہرے پر انتہائی خوشی کے رنگ دیکھ رہی تھیں، وہ عائشہ جیسا تھا، خوبنو، اب تو مزاج بھی ویسا ہو گیا تھا۔

"دعا لینے آیا تھا سپیشل والی، دیں گی ناں"

بے قراری سے وہ اپنی خواہش کہتا انھیں بھی جی جان سے نیاں لگا۔

"او میری جان کے ٹکڑے، میری ڈھیر سی دعائیں تیرے لیے۔ مجھے یقین ہے بہت خوش رہے گا میرا بچہ، عائشہ بہت اچھی بچی ہے۔ بھلے اسے ناجیہ لائی ہو یہاں لیکن چلو اس عورت نے کوئی ایک کام تو ڈھنگ کا کیا"

ماضی تلخ تھا تبھی تو چھلکتا تھا، کبھی زبان سے کبھی آنکھوں سے، وہ خود بھی ایک لمحے کو افسردہ ہوا۔
"آپ کو پتا ہے دادو، وہ عائشہ کو یہاں لائی ہی میرے دل بہلانے کو تھیں۔ شروع سے وہ جانتی تھیں کہ میں اسکی سمت کچھ الگ طرح سے راغب ہوتا تھا۔ اور یہی سچ تھا، مجھے بے سکونی لاحق تھی تب تک جب

Posted On Kitab Nagri

تک وہ نامحرم تھی۔ لیکن آپ یقین کریں زندگی بھر کا سکون مل گیا ہے۔ میں اس لیے بھی خوش ہوں کہ میں نے اپنی محبت کو بروقت پہچان لیا، ورنہ اسے بھی اپنی دردندگی کی بھینٹ چڑھا کر اپنے تاعمر کے سکھ اجاڑ بیٹھتا۔ میرا دل چاہا کہ میں یہ آپ سے شئیر کروں، کیونکہ آپ میری بیسٹی بھی ہیں اب " آج اس لمحے وہ جیسے اپنی بے اختیار یوں اور کوتاہیوں کے قصے سمیٹ رہا تھا، ادا صاحبہ تو اسکے اس روپ پر حیران تھیں۔

آخر تک دونوں ہی کھلکھلا سے دیے۔
"بلکل، پکی والی بیسٹی۔۔ اچھا اب جا۔ انتظار کر رہی ہوگی۔ اللہ تم دونوں کو ایک دوسرے کا سکھ اور سکون بنائے"

وہ خود بھی تو جیسے دوشیزہ بنیں سہیلی ہی کا روپ دھار چکی تھیں، اور وہ بھی آنکھوں میں بے انتہا جذباتیت بھرتا اٹھ کر انکی جبین چومتا شب بخیر کہے باہر نکل گیا۔
کتنی ہی دیر وہ من ہی من میں مسکراتی رہ گئیں۔
وہاں سے وہ سیدھا اپنے کمرے کی ہی طرف گیا۔

وہ بیڈ پر اک طرف سرک کر بیٹھی ٹیک لگائے ہوئے گم سم تھی جب ڈور ناب کی حرکت پر چونکی۔
اگلے ہی لمحے اسکی خوشی اور سکھ اسکے سامنے تھا، وہ تو بس حارث کی نظروں سے ہی مہکنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

دروازہ بند کرتا وہ اس پر بہار سراپے پر اپنی پر شوق نگاہیں ڈالتا قریب آیا تو عائشہ بھی ٹیک چھوڑے پہلے بیٹھی اور پھر حواس باختہ سی اٹھ کر کھڑی ہوئی۔

دونوں کی نظریں ملیں۔

محبت اور وابستگی کے کئی فسانے کھلے۔

وہ آج سرتاپا اسکے لیے سچی تھی، اور وہ آج پورے حق سے اپنی محبت لینے آیا تھا۔

اپنے دونوں مضبوط ہاتھ پھیلائے وہ تو عائشہ کے حسن سے جھر جھری لے بیٹھا، دھڑکنیں اپنی ڈگر بھلا رہی تھیں۔

عائشہ نے اپنے دونوں مرمریں ہاتھ حارث کے ہاتھ میں آج اتر کر دیے، ان آنکھوں میں محبت تھی۔ دسترس کا سکھ تھا۔

"میں آگیا عائشہ، ایک صحیح اور مقدس راستے سے چلتا ہوا تم تک۔ بنا کسی شارٹ کٹ کے، لمبی مسافت پر صبر کیے۔ گو تم جیسی دل آفروز کے لیے صبر ممکن نہیں تھا، لیکن دیکھو کر لیا مجھ سے بے صبرے نے بھی"

وہ اسکے ہاتھوں کو گرفت میں لیے ایک ہی جھٹکے سے قریں کیے عائشہ کو سانس روک کر دیکھنے پر مجبور کر گیا، وہ لڑکی تو سرتاپا اب اسکی محبت کا کوئی آٹھواں رنگ بنے دھڑکی۔

یہ قربت، یہ حواس منجمد کرتی اس ساحر کی آنکھیں سبھی عائشہ کے لیے بھاری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں پتا ہے شروع میں تم صرف حارث کیانی کو بھائی تھی، پھر تمہیں چھونے کی طلب جاگی تھی مجھ میں بہت شدید۔۔۔ اس کے بعد کامر حلہ تھوڑا عجیب تھا، تم آس پاس بھی ہوتی تو سکون رہتا تھا، پھر اگلی منزل اس سے بھی عجیب۔ میرادل پہلی بار تمہارے سامنے کھل جانے کو مچلا۔ بے خونی اور بے باکی سے۔ یہاں تک مجھے تم سے محبت و حبت سا کچھ تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ دیوانہ، کہتا گیا اور وہ اس کے ہونٹوں کی جنبش سے ادا ہوتی اس کہانی کو سنتے سنتے آخر تک افسردہ ہوئی۔
تھا لفظ عائشہ کو رنج دے گیا۔

وہ عائشہ کی آنکھوں میں اٹتی نہی پر مسکرایا۔

"ہے گرل۔۔۔ رونے کی کوشش بھی مت کرنا۔ میری بات ابھی ختم تھوڑی ہوئی ہے"

اس سے پہلے عائشہ کی آنکھوں سے نمی مچل کر رخسار تک آتی وہ اسے ہاتھ چھوڑے اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرے انگوٹھے کی نرم پور سے آنسو جذب کرتا اسے نرم تنبیہ کر گیا۔

"تو پھر تھا کیوں کہا؟"

گلے میں ہی گھٹ کر آنسوؤں میں ڈھلتی آواز کے سنگ کیے شکوے نے حارث کے لبوں پر گہری دل آویز مسکراہٹ رقصا کی۔

"سنو تو۔۔۔۔ تب تک مجھے محبت کا گماں تھا، لیکن جیل میں گزارے وہ قید تنہائی کے دن گزار کر مجھے محسوس ہوا کہ میں تو تمہارے عشق میں ڈوب گیا ہوں۔ سرتاپیر، آخری کنارے تک۔ وہ عشق جس

Posted On Kitab Nagri

میں تمہاری صورت کو آنکھوں میں بسا کر چپ چاپ سیاہ دن اور راتیں روشن کیں۔ وہ سزا میرے لیے میرا انعام سا بن گئی، جب تم میرے پاس آئی تو مجھے ایسا محسوس ہوا کہ اگر تمہیں نہ دیکھتا تو میری روح میرے تھک چکے جسم سے نکل جاتی۔

پھر تم نے کہا وہ سب، وہ سب کہہ کر تم نے میری رخصت ہو چکی خوشی، سکون، راحت اور زندگی مجھ میں واپس پھونک دی۔

اس بار بھی ان خوشبو سے اٹے لفظوں نے عائشہ کی آنکھیں دھندلا دیں، وہ ایسے اظہار کے لیے کہاں تیار تھی۔

"حادث۔۔۔"

وہ اسکے جذبات سے بھی دلبرداشتہ ہوئے پکار بیٹھی مگر حادث نے خفیف سی برہمی سے ایک ہاتھ کی انگلی جہاں اسکے نرم ہونٹوں پر رکھی وہیں کمر کے گرد بازو حصار کر اسے خود کے مزید قریب بسایا۔

"شش۔۔۔ لڑکی رکو۔ ابھی تو بہت کچھ کہنا ہے مجھے"

www.kitabnagri.com

ایک تو وہ باولا ہو رہا تھا دوسرا عائشہ کو اب اپنا آپ سنبھالنا مشکل لگ رہا تھا، کہنے کی اس میں تاب نہ تھی اور سننے کے لیے بھی تو ہمت چاہیے تھی۔

"تم نے مجھے قبول کیا عائشہ، میں اپنے اس سکھ کو بیاں کرنے سے قاصر ہوں۔ آج تک میں نے جو جو گناہ کیا، اسکی معافی اور توبہ کا معاملہ بھلے میرے اور میرے رب کے بیچ ہو مگر تمہاری امانت میں جتنی

Posted On Kitab Nagri

خیانت ہوئی تم مجھے اسکے لیے معاف کر دو۔ تم، تمہارا دل، وجود اور خوشبو ہی اب میرا سکون بنے گا،
میری عافیت، میری راحت سب تم سے ہوگی "
نرم مگر پشیمان سالجہ لیے وہ حکایت دل سناتا اس لڑکی پر نجانے کونسا اسم پھونک گیا کہ وہ اپنی جگہ منجمد ہو
گئی، خون رکنے لگا، رگوں میں اس شخص کی محبت دوڑنے لگی۔
"میں معاف کر چکی ہوں آپکو، معافی مت مانگیں "
اتنے قریب سے کچھ کہنا مشکل تھا مگر وہ ہمت جمع کیے اس روح سہلاتے حصار میں مقید پورے اعتماد سے
مقابل کی آنکھوں میں جھانک کر بولی۔
"تھینک یو، بہت پیاری لگ رہی ہو۔ صرف میری ہو کر "
محبت کا اظہار وہ الگ طرح کرتا اب زرا ہوش میں آئے حسن کی فتنہ پروری سے ہمکلام تھا، ان نظروں کا
مرکز اب شوخ سچے خدو خال تھے۔
اپنے آپ کو حارث کی نظروں میں اس قدر شدت سے مرکوز پائے وہ بوکھلائی، دل کی دھک دھک
سماعت میں آکر سنائی دینے لگی۔
"آپ بھی "
دھیمی سی شریلیں مسکان لیے وہ بھی تعریف کر گئی۔

Posted On Kitab Nagri

اور تب چونکی جب کتنی ہی دیروہ محبت پاش نظروں سے بس قناعت پسندی سے اسکے نقش نقش کو دیکھتا ہی رہ گیا۔

اور وہ کیا بتاتا کہ دھڑکتے دل کے شور سے بدحواس ہو رہا ہے، بے خود ہونے کو مچل رہا ہے۔ ہاتھ بڑھا کر ان حیران دلکش آنکھوں کو دیکھتے اسکے لبوں کو چھوا تو وہ کانپ کر سانس روک گئی، چھوئی موئی کالر زنا حارث کو مزید اپیل کر رہا تھا۔

اب کی بار وہ دونوں بازوؤں میں عائشہ کو حصار کر مکمل متوجہ ہوا تھا۔
"تم سے ایسی ملاقات تو حسرت تھی میری عائشہ۔"

ملاقات دید تو نہیں نہ ہی کلام

ملاقات کوئی لمس بھی نہیں

ملاقات تو بس ایک لمحہ ہے

بند آنکھوں اور بند سماعت کے ساتھ

موجودگی محسوس کرنے کا ایک لمحہ

باقی سب اضافی ہے

دنیا داری ہے

طلب ہے



Posted On Kitab Nagri

تقاضا ہے "

عقیدت سی الفاظ میں پروئے وہ عائشہ کی روشن جبین پر لبوں کی مہر لگاتا اک جذب سے بولا۔
وہ آنکھیں موند کر اس احساس سکون کو اپنے اندر اتارتی گئی۔

"مجھے محبت لینا ہے تم سے مگر تھوڑی تھوڑی کر کے، یہ جانتے ہوئے کہ یہ سمندر اب میرا ہے پھر بھی
تشنگی عشق کا اک دکھتا سارنگ ہے، مجھے محبت کی انتہا چاہیے تم سے مگر اسی شدت سے جیسی شدت
میرے دل، وجود اور روح کو درکار ہے"

اس بار ان تشنہ لبوں کی ٹھنڈی مہر عائشہ کو اپنے رخسار پر محسوس ہوئی تو وہ بند آنکھوں سے ہی مسکرا دی،
اس شخص کی قربت بھی لمحوں میں راحت کا روپ دھار چکی تھی۔

"آپ کا ہر حکم، ہر خواہش، ہر تقاضا سر آنکھوں پر۔ اب تو پورے حق سے ملی ہوں نا، اب آپ کے
سکون میں کمی کیسے ہونے دے سکتی۔ مجھے سچ میں آپ سے پتان۔۔۔ نہیں کب کس وقت محبت ہو گئی۔
جب آپ نے وہ سب سچائی بتائی تو مجھے ان کہی سی خوشی اور اطمینان ملا تھا۔ اب تو اک غرور سا ہے آپ کو پیا
کر، سچ میں بہت غرور ہے"

مقابل کی نرم مگر بہت کچھ کہتی آنکھوں میں جھانک کر وہ بھی اپنا ہر اختیار چھوڑے خود کو اظہار محبت
کیے قید کروا بیٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس بار ان ہونٹوں کے نرم لمس اسے جان لیوا ہوتے بہت قریں تک محسوس ہوئے، وہ آنکھیں بند کیے بس اجازت دیے خود کی دسترس کا ہر دھاگہ حارث کیانی کے سپرد کر چکی تھی۔
"میں اب جیسے بھی چاہوں، جتنا بھی چاہوں، جہاں بھی چاہوں قریب آ سکتا ہوں"
وہ جو حواسوں پر قربت کے حصار سے مدہوش سی تھی، کانوں کی اور سلگتے تقاضے پر جھینپ کر حارث کیانی کے وجود کی پناہ میں حلول سی ہوئی۔

"جی"

دھڑکتے دل کے ساتھ وہ اسے خود سپردگی کا پروانہ سونپ چکی تھی، حارث کیانی مسرور ہوا۔
سرشاری سی رگ و پے میں سرایت کرتی گئی۔
"دیکھ لو یہی سچ ہے۔ حیات کے سانچے میں پھونکی گئی میری سانسیں رائیگاں نہیں گئیں۔ اس سے پہلے ابہام و شبہات تھے، مجھے تمہاری شکل میں تحفہ عطا ہوا، دم آخر تک، زندگی کی تشکیل میں، اور سانسوں کی تکمیل تک، عکسِ من! تم! مجھے خود کے گرد محبت میں مبتلا پاؤ گی۔!!"
وہ ایک دوسرے کے عکس کی طرح جسم و جان پر ثبت تھے اب، نہ الگ نہ دور نہ مزید تنہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Posted On Kitab Nagri

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595



www.kitabnagri.com

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟"

سینے پر اپنی مخروطی انگلیوں سے لکیریں بناتی بناتی وہ خود کی جانب جی سرانج کی نظر پر اتر کر بولی۔
"دیکھ رہا ہوں کہ کتنی ساری میری ہے فارسیہ اب، سب کہہ رہے تھے تم میرے لہجے اور انداز میں ڈھل
گئی ہو، کیا ایسا ممکن تھا کہ ہم اتنی شدید نسبت کے بعد جدا ہوتے، ہر گز نہیں"
وہ اعتراف تھا، رشک تھا۔

Posted On Kitab Nagri

دیوانے کی اخیر دیوانگی، جیسے اپنے سکھ کو من پسند زبان دی گئی ہو، محبت کرنے کی اجازت مانگنا اور دینا تو اک رسم ہے، یہ جذبے کب کسی مزاحمت اور اجازت کے طلب گار تھے۔
یہ تو وہ پانی تھا جو اپنا رستہ خود بناتا تھا۔

"ہاں۔ مجھے تم میں ڈھل کر سکون ملا ہے، نس نس میں تمہاری موجودگی باعث تسکین ہے۔ محبت میں جدائی تو ممکن ہی نہیں سراج علی، کوئی جا کر بھی جا نہیں پاتا۔ کوئی بچھڑ کر بھی بچھڑ نہیں پاتا۔ مجھے اب کوئی دکھ نہیں، مجھے اب صرف سکون ہے"

سینے پر سر رکھتی وہ اب اس سفر میں آگے جا چکی تھی، محبت کے گیت اسے اس آچکے تھے۔
وہ بھی اس آسودہ پیکر کے ہر دکھ کے خاتمے پر سکھی تھی، اسے فاریہ کے جوگن بن جانے پر یقین تھا۔
محبت میں جوگن کا روپ دھارنے پر ہی تو جوگ سچا ثابت ہوتا ہے، عشق میں ڈھل کر اپنے سارے بوسیدہ رنگ اتار کر محبوب کے رنگ اوڑھنا ہی تو محبت کی معراج تھی۔

"اب ہم گاؤں رہیں گے سراج، وہاں رہنا چاہتی ہوں۔ دیہاتن بن کر۔ روز صبح جب تم گھر سے نکلو تو میں سکھڑ بیویوں کی طرح تمہیں دعاؤں اور محبت کے حصار میں روانہ کروں۔ پھر سارا دن تمہارا انتظار مجھے مہکائے رکھے، تمہارے آنے پر سبجوں، سنوروں اور تمہارے لیے سکون بن جاؤں۔ چلیں گے ناں ہم سراج"

Posted On Kitab Nagri

اس کملائی سی دیوانی کی باتیں وہ دلچسپی سے سنتا مسکراہی تو رہا تھا، اور وہ سراٹھائے یقین دہانی کو بے قرار سراپا منتظر تھی۔

"ان شاء اللہ چلیں گے، جیسا تم کہو گی"

گال سہلا کر وہ اسے یہ خواہش کی تکمیل بھی سونپ گیا۔

"میں چاہتی ہوں اب حارث لالہ بھی اپنی ذمہ داری نبھائیں، عباد کی حفاظت کر کے انھیں خود بھی راحت ملے گی۔ رہی بات تمہاری تو اب تم صرف میرے ہو، میں، تم، معراج اور فاطمہ ممّا۔ پیپی فیملی" اسکی محبت اور حسرت کے بیچ سراج کو جو سب سے زیادہ بھایا وہ فاریہ کا ایک مکمل فیملی چاہنا تھا۔

"ڈن ہو گیا، اور کچھ"

نرمی سے جبین پر محبت کی مہر لگاتا وہ اس بار لاڈ سے بولا، فاریہ نے مسکرا کر اسکے بالوں میں انگلیاں چلائے ماتھے سے سہلائے جھک کر بوسہ دیا اور وہیں اسکی گال سے گال جوڑے سمٹ گئی۔

"اور یہ کہ تم بہت بہت بہت پیارے ہو"

www.kitabnagri.com

زرا سی حیا میں لپٹ کر وہ آج یہ ریکارڈ بھی توڑ گئی، وہ اس کمپلیمنٹ پر بلش کیے فاریہ کی دبی شیریں سی مسکراہٹ دیکھنے لگا۔

"محبوب جو بن گیا ہوں، پیار کیسے نہ ہوتا۔۔۔۔۔"

جناب کی اتراہٹ تو بنتی تھی، بھلا کی کیونکر کرتا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں پتا ہے میرے یونی کے دوست اور وہ ٹھہر کی لڑکیاں تم پر مرتی تھیں، جب تم مجھ پر حق جما کر غصہ کرتے تو وہ ٹھنڈی آہیں بھرتی تھیں"

اس بار فاریہ آفت خیز ہنسی لیے یہ راز فاش کر رہی تھی اور سراج کا سمسٹا سا قہقہہ واقعی اس وقت کمرے میں گونجا۔

"اور وہ جسے ڈوز دی تھی، ابھی تک اسکی بازو پر چڑھا پلستر نہیں ہٹا۔۔۔۔۔ اور اور میرا تو اب ان سب سے رابطہ بھی نہیں۔ میں نے سب دوستوں کو چھوڑ دیا تھا تب ہی، انھیں گھر بھی جان کر بلاتی تھی تاکہ تم مجھ پر حق جماؤ۔ تمہیں پتا ہے جب تم مجھ پر حق جما تے تھے، جلاد بن کر چلاتے تھے تو مجھے بڑی خوشی ملتی تھی۔ اف تم سوچ بھی نہیں سکتے کتنا انجوائے کرتی تھی۔ لیکن پھر اپنی بے بسی، مجبوری بہت رلاتی بھی تھی۔۔۔۔۔"

آج وہ بس سراج علی سے ڈھیر سی باتیں کرنا چاہتی تھی، اب تو وہ اسکے بہت قریب تھا تبھی اپنا سایہ بنا چکی تھی۔

www.kitabnagri.com

"سب جانتا ہوں ڈھیٹ قسم کی دیوانی صاحبہ"

ناک دباتا وہ اس بار بھی ہنسا تھا اور وہ پہلے سے یہ سب پتا ہونے پر منہ بگھاڑ گئی۔

"جب تم مجھے ڈریگن کی طرح ڈانٹتے تھے تو میری اماں ہی لگتے تھے"

منہ بسورے وہ اس بار اسکی گردن دبائے غرائی تھی مگر سراج اس پر ہنس پڑا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاہا پاگل کہیں کی"

خود میں سمیٹ کر لاڈ کرتا وہ اسکی پاگلیوں پر تادیر مسکرایا۔

"اچھا اب زیادہ فری مت ہو، پھر مجھ میں جن آجائے گا ٹھہر کی"

سراج کے بہکتے تیور پر وہ دامن چھڑواتی منمنائی۔

"آنے دواسے، دیکھ لیں گے۔ ڈرتا تھوڑی ہوں"

آنکھ ونگ کیے وہ اسے ساتھ ہی پہلو نشین کیے جتا گیا تھا۔

"تم نہیں ڈرتے، سوچ لو۔ جان بھی لے سکتا ہے وہ جن"

چیلنج کرتی وہ اس پر جھک کر خاصے نخوت سے آگاہ کر رہی تھی اور وہ تو مسلسل مسکرا ہی رہا تھا۔

"اپنی ننھی منی جان پر نظر ثانی کر کے چیلنج کیا کرو لڑکی، ضائع نہ ہو جانا"

مسکراہٹ لبوں میں ہی دبالی تا وہ ہنسا تھا اور میڈم نے ناک ٹیڑھا کیے آنکھیں گمائیں۔

"نان رومینٹک سراج علی"

www.kitabnagri.com

رنجیدہ منہ بناتی وہ اسکی گردن میں چہرہ چھپائے جناب کی سوئی حسیں بیدار کر چکی تھی۔

"آہاں، آج پھر ہو جائے مقابلہ۔۔۔۔۔ لٹس سٹارٹ"

پلوں میں جان لبوں پر لاتا وہ فاریہ کو سہم جانے پر مجبور کر گیا، اور وہ اگلے لمحے کی بے اختیاری میں قید یہ

بھول ہی گئی کہ کچھ دیر پہلے کونسا چیلنج کیا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

رگ جان بنالیتا وہ اسکے احساسات سے ہمکلام تھا اور اب باتوں سے کہیں افضل ایک دوسرے کو محسوس کیے خاموشی کی زبان میں محبت کے نغمے گنگنا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اپنے دھیان میں ہی وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی من ہی من میں آنے والے حسین لمحوں کو سوچتی اُیر رنگز اتار رہی تھی جب اسکی سوچوں میں محو ہونے کا فائدہ اٹھائے عباد نے اسکو کمر سے حصارا، وہ نا صرف چبچ کر چکی تھی بلکہ مہکتی حسینہ کی تیاری سے عباد حشمت کیانی کے رہے سہے ہوش بھی اڑ چکے تھے۔

"ڈر دیا آپ نے"

رخ موڑ کر پیار سے اسکی گال چھوئے وہ ساتھ ہی اسکے حصار میں ہی پلٹی، آج وہ عباد کے سکون کے آگے کوئی مزاحمت نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"عام کہانی نہیں تھی ہماری، مشکل اور آسانی ہمقدم تھی عباد۔ لیکن اظہار کے بعد ہی میں نے اپنے آپکو آپکے حوالے سونپ دیا تھا۔ محبت تو آپکی دیکھ لی میں نے جو کسی بھی طرح شرف سے کم نہیں ہے لیکن اب اس رشتے کا سکھ آپکا حق ہے۔ میرے لیے تو میرا حد ہی کافی تھا مگر آپکی خواہش اب میری بھی رضا ہے۔ کہیں میرے دل کے نہاں خانے میں آپکا ہونے کی خوشی بھی بیدار ہے، منہا تو آپکا سکون ہے لیکن آپکی ہر طرح کی محبت پانا میرا سکون ہے اب"

Posted On Kitab Nagri

اپنی باہیں عباد کی پشت پے لے جا کر باندھتی وہ پھر سے پنچوں کے بل اٹھے اس مبہوت ہوتے دیوانے کی کشادہ پیشانی پر اپنے لبوں کی مہر لگائے اعتراف کرتی اس بندہ بشر کے دل کی دنیا تہہ و بالا ہی تو کر گئی۔ عباد کے استحقاق میں گندھے شدت پسند جواب پر وہ کتنی ہی دیر اسکے نازک وجود میں واقع لرزش اور سانسوں کی روانی میں حلال محسوس کرتا رہا۔

جو اسے سرور اور بے خودی کو مدہوشی میں بدل گیا۔

لیکن وہ جیسا بھی اظہار کیے قریب آتا آج وہ راضی تھی۔

خود بھی تو عباد کے لیے اب ویسی ہی دیوانی تھی۔

"انسان جان لینے سے پہلے وارنگ تو دے دیتا، کیا سارے ہسبند آپ جیسے ہوتے"

زرادھڑکن رواں ہوئی تو محترمہ بڑے سنجیدہ ہوئے بولیں، گلال تو چہرے پر درج تھا جو آج کم ہونا ناممکن تھا۔

"سب کا تو نہیں پتا، عباد حشمت کیانی بھی بس تمہارے سامنے ہی ایسا بے خود ہوتا ہے۔ تم کیا ہو منہا، جب سے ملی ہو میری ہر تکلیف جذب کر گئی۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ جب کبھی آئندہ میری سانسیں رکنے لگیں تو تم اتنی ہی قریب آ کر انھیں بھی بحال کر دو گی۔ کیا کیا ہو تم منہا میرے لیے، اتنی عزت۔ اتنی میٹھی، اتنی راس۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

آج تو وہ بھی حدیں پار کر رہا تھا، ایک تو اسکی خوبصورتی اور پروقار سراپے کے رعب کا جاندار اثر تھا کہ اسے دیکھ کر کچھ کہنا منہا کو آج بھی کٹھن لگتا، پھر اس کا سحر جو منہا پر حاوی ہو جاتا، پھر اس شخص کے حصار میں موجود تسکین اور راحت، اک انوکھی سی لذت، منہا کی روح، دل اور وجود کی روشنی بنتی۔ حواسوں پر دھند کی طرح اثر کرتی اسکی خوشبو جو جان پر وبال ہونے لگتی۔

"ضرور بحال کروں گی، ٹارزن کی فسٹ کزن سمجھ رکھاناں"

منہ بسور کر مقابل کی اس سے اتنی بے باکی امید کرنے پر وہ شکوہ کناں ہوئے منہائی، عباد نے شرارت سے اپنے کہے پر موقع ملتے ہی عمل کیا، اور تب رہائی دی جب مقابل کی دھڑکن اپنے دل میں دہائی دیے اترتی محسوس نہ ہوئی۔

"عباد۔۔۔۔۔ اتنی بھی بہادر نہیں ہوں۔ ننھی سی جان ہوں یار، اور بندہ اگر اتنا ڈیشنگ ہو تو کم از کم رو مینس تو کم کرے۔ ایسے تو مزید جان لیوا ہو جاتا"

اس قدر عاشقانہ تشدد پر وہ منہ پھلائے روہانسی ہو کر بولی مگر عباد تو آج صرف اسے ہی چاہتا تھا، دل کے قریب، زبان پر، جسم و جان کی ہر گہرائی تک۔۔

"آہاں کیا میں ڈیشنگ ہوں"

کمر حصارے وہ اس بار ڈرامائی ہوئے چہکا۔

منہا نے گھوری سے نوازے خاموش وار ننگ دی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپکو نہیں پتا، آدھا دل منہا کا تو آپ کی اس معصوم شکل نے پگھلا دیا۔ ورنہ میں خود کم تھی کیا آپ سے۔" "اف یہ اتر اہٹ جس پر عباد نے خوشگوار حیرت سے منہا کے بھرم ملاحظہ کیے۔"

"تم مجھ سے زیادہ خوبصورت ہو۔"

تمہارا دل میرے دل کی محبت میں مبتلا ہے۔

ہم دونوں کی طرح ہمارے دل بھی ایک دوسرے سے محبت کا اظہار کرتے ہیں، جب انکو کوئی پرابلم نہیں رو مینس سے تو ہم کیوں پیچھے ہٹیں"

اپنے مطلب کی بات کرتا وہ اس بار منہا کو واقعی شرماتا جانے پر اکسا گیا، وہ ہنستی ہنستی عباد کے گلے جا لگی۔

"عباد یہاں اس جگہ آپ سے بہت قریب آ جاتی ہوں، کمبخت ان دلوں نے ہی تو کہیں کانہ چھوڑا، وہ ساری باتیں اور اظہار جو آپ نہیں کر پاتے، آپکا دل کہہ دیتا ہے۔ تبھی تو میرا دل آپکے دل کی محبت میں گرفتار ہوا، میں آپکے گلے لگ کر ساری عمر گزار سکتی ہوں۔ بنا اعتراض، بنا مزاحمت، اور بنا زحمت"

وہ اسکی پناہوں میں قید اسکی گردن کی اور چہرہ کرتی بولتی گئی، اور وہ اسے حصار میں مزید جذب کرتا اپنے لمس بکھیرتا گیا۔

"میں بھی راحتِ روح، تم نے مجھ میں محبت سے بھری سرشار روح پھونکی جب جب میرے قریب آئی۔ میں بھی تا عمر نہ تو ان دلوں کو جدا ہونے دوں گا نہ خود کو تم سے"

Posted On Kitab Nagri

وہ اسے خود میں مقید کیے منہا کی ہر دھڑکن پر اپنا نام لکھ دینے کا متمنی تھا، وہ اس کے حصار سے بے دم ہوئے نگلی مگر ہنوز وہ باہیں اس کے گرد محصور رہیں۔

"پراس؟"

راحتِ روح نے اتر کر وعدہ چاہا تھا۔

"پکاپراس، میری سانس، میری روح، میرا سکون، میری زندگی، میرا عشق، میری خوشی منہا ہے، آج سے تم عبادِ حشمت کیانی کی روح ہو، راحتِ روح"

ایک بار پھر اس جبین کی طاق پر نرم ہونٹوں کی شدت مچلی، منہا نے سانس سادھے اس ظالم کے خود میں بسانے کے تیور بھانپے تھے۔

تمام مزاحمت دم توڑ گئی تھی۔

اور منہا، بندھی پتنگ کی طرح اس دیوانے کے آسمان میں اک آزاد پروان بھر گئی۔

تارِ رگِ گلاب سے پوششِ عشق سی گئی
www.kitabnagri.com

وصل کے پھول کاڑھ کر نجم گری بھی کی گئی

عشق ہے اور عشق میں ہوش و خرد کو چھوڑے

ذہن جدھر گیا، آنکھ جدھر گئی، گئی

Posted On Kitab Nagri

"تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے"

وہ جو فریش ہو کر اپنے لمبے سیاہ بالوں میں برش پھیرے آئینے میں نظر آتے چہرے کی جانب مسکرا کر دیکھ رہی تھی، زین کے چپکے سے حصار لینے پر خوشگوار حیرت سے مسکرائی۔

"تو بتائیں پھر"

نوراں کو تجسس تھا مگر اتنی جلدی اتنا پیار اس سرپرائز کیسے ملتا۔

باہوں کا گھیرا بڑھا تو وہ دم بخود ہی اسکے حصار میں ہی پلٹ کر سرخیوں میں ڈھلتے چہرے کو رو برو لائے زین لاشاری کو دیکھنے لگی۔

ابھی کل ہی وہ فاضل کو بہت یاد کر رہی تھی اور آج وہ ان دونوں سے ملنے گھر بھی پہنچ آیا تھا۔ وہ فری کو اسکی خاطر تو واضح کا کہتا خود اسے یہ نیوز سنانے اندر آیا تھا۔

"اتنی آسانی سے تھوڑی بتاؤں گا، پہلے یہ بتاؤ خوش ہو میرے ساتھ"

اتنی حسین قربت، اتنی شدید محبت اور چاہت کا پورا جہاں پائے بھی بھلا وہ ناخوش کیونکر ہوتی، اپنی نرم ہتھیلیوں کا لمس اسکے چہرے کے ارد گرد پھیلانے وہ سنجیدہ ضرور ہوئی مگر دل جیسے اپنی خوشی کے اعتراف کو شدت سے مچلا۔

"بہت بہت بہت خوش، سب سے زیادہ خوش"

Posted On Kitab Nagri

بچگانہ انداز میں آنکھیں میچ لیتی وہ نہ صرف خود مسکرائی بلکہ زین لاشاری کو بھی مسکرا نے کاد لکش لمحہ
سونپا۔

ان گلابی لبوں پر سچی مسکراہٹ اور حیا سے جھکی گھنیری پلکوں نے اس بندہ بشر کے دل کی دنیا کو تہہ و بالا
کیا تھا، اور جناب نے بھی تائیدی انداز میں سر کو شاہانہ جنبش دی جیسے اس شرف کی داد و صولی کی گئی
ہو۔

"بس مجھے یہی سننا ہے، ہر وقت، ہر لمحہ۔۔۔ چلو آؤ تم سے کوئی ملنے آیا ہے"
نرمی سے اسکی پیشانی چومتا وہ اگلے ہی لمحے اسکا ہاتھ مضبوطی سے جکڑ کر کمرے سے نکلا۔
فرحین کے لیے تو جیسی نوراں اور زین تھے اب ویسا ہی فاضل تھا۔
فرحین اور فاضل نے بیک وقت دونوں کو ایک مکمل جوڑے کی صورت آتا دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی
کیں اور نوراں تو بھا کو دیکھتے ہی دوڑ کر اسکے سینے جا سمٹی۔
یہ منظر فرحین اور زین کے لیے بھی باعث سکھ تھا۔
"بھا۔۔ آپ آگئے، میں نے بہت یاد کیا تھا آپکو"

اتنے دن کی جدائی کے بعد ہی وہ آدھی سی ہو گئی تھی، فاضل گو جانے بھی وحشی بہروپ بدلے ایک
سلجھے روپ کو اوڑھ لیا تھا۔

نوراں کو اس گھر کی ملکہ وہ خود اپنی آنکھوں سے بنی دیکھ کر نہال ہو گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے بھی کیا، کل زین نے بتایا کہ میرا بچہ مجھے بہت یاد کر رہا ہے تو چلا آیا۔ اور اتنا یاد کرنے کی بھلا کیا ضرورت ہے۔ میں آتا رہوں گا ان شاء اللہ"

نرمی سے اس پیاری بہن کا چہرہ ہاتھوں میں بھرے پیشانی چومے وہ نوراًں کو بھی مسکراہٹ دے چکا تھا۔

فرحین بھی خوش تھیں، فاضل کو سب نے ہی دن کے کھانے تک روک لیا تھا جبکہ آج نوراًں بھی کچن میں فری اور ملازمہ کی مدد کروانے میں لگی تھی۔

لاونچ میں اب صرف فاضل اور زین ہی تھے۔

"ایک آفر ہے تمہارے لیے"

زین کی بات پر فاضل تھوڑا حیران تھا، اتنا تو وہ بھی جانتا تھا کہ ان پولیس والوں کی نہ دوستی اچھی ہے نہ دشمنی پر اب کیا ہو سکتا تھا، جناب نے تو سیدھا بہن دے کر رشتہ داری جوڑ لی تھی۔

"کیا بات ہے، یہ دن بھی آنا تھا کہ اس علاقے کا اتھر انسپیکٹر مجھے یعنی فاضل گوجا کو آفر دے گا"

جناب بالکل بھی سنجیدہ نہ تھے مگر زین اس کے انداز پر مسکرا دیا۔

"ہاں کیونکہ اس اتھرے تھانیدار کا اکلوتا سالہ جو بن گئے ہو تم، تم میرے ساتھ پروفیشنل منیجر بن کر کام

کرو۔ اس سے ایک فائدہ ہو گا کہ یہ جو کئی گولیاں کھا چکے ہو اور کئی بار حوالات کی سیر کر چکے ہو اس سے

نجات مل جائے گی۔ میں خود کروں گا تمہاری حفاظت"

Posted On Kitab Nagri

زین کی آفر فاضل گوجا جیسے جنگلی کے لیے بھلے ہضم کرنی مشکل تھی مگر وہ زین لاشاری کی ہمت پر متاثر تھا۔

"ایک خطرناک سیریل کلر کی حفاظت۔۔۔۔۔ سوچ لو جوان"

فاضل کی دل جلی تنبیہ پر زین نے اسکا کندھا بردار انہ انداز سے تھپکا۔

"میں نہیں جانتا فاضل کہ تم اس خطرناک رستے پر کیسے آئے لیکن اب حقیقت جاننے کے بعد اور نوراں کی خوشی کے لیے مجھے تمہاری زندگی بھی بہت عزیز ہے، اگر تم میرے ساتھ کام کرو تو یہ اور اچھا ہو گا۔ تمہارا مقصد بھی پورا ہوتا رہے گا اور مجھے بھی تمہاری طرف سے تسلی رہے گی"

اس بار نہ تو زین لاشاری نے کوئی تمہید باندھی اور نہ کچھ بھی مخفی رکھا، فاضل گوجا کے چہرے کے خدو خال اک الگ ہی سرشاری سے مسکرا دیے تھے۔

"ٹھیک ہے منظور ہے، تمہارا خلوص اور یہ وابستگی مجھے اچھی لگی۔ اپنے کام اور جذبے کے ساتھ

ایمانداری ہی اصول ہے میرا اور تمہارا ساتھ دے کر میرا نہیں خیال کے کوئی خیانت ہو گی"

اپنے مختصر مگر جامع اعتراف سے وہ زین لاشاری پر سے رہا سہا بوجھ بھی اتار چکا تھا۔

زین کو یہ کر کے خود بھی دلی راحت ملی تھی، اب اپنا گناہ قدرے ہلکا ہو چکا تھا اور شاید ان قانون کے محافظوں کی زندگی ایسی ہی الجھی اور خوشیاں ایسے ہی چھوٹی چھوٹی ہوا کرتی ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

رات عباد کی زندگی میں سب سے پیاری اور دلفریب جگہ پائے وہ سرخ گلاب کا روپ دھارے آئینے
کے سامنے کھڑی خود ہی سے لاج کھا رہی تھی، جناب اسے تسخیر کیے خود نا جانے کہاں تھے مگر وہ اسے
ریڈی ہونے کا کہہ کر گیا تھا۔

خود سے محبت ہونے میں دیر ہی کتنی لگتی ہے، محبوب کا محبوب بننے تک۔

Posted On Kitab Nagri

اسے عباد کی محبت پر کامل یقین تھا، وہ جیسا کہتا تھا ویسا ہی اسکے لیے بے تاب و بیقرار تھا۔

اپنی روح کی گہرائیوں میں بسائے سرشار ہوا تھا۔

کمرے کا دروازہ کھلتے ہی وہ ہڑبڑا کر پلٹی تو ڈیشننگ سے سوٹڈ بوٹڈ عباد کو آتا دیکھ کر شرمگین سا مسکاتی نظر جھکائی۔

وہ اسی کے دلائے وائیٹ اینڈ بلو سوٹ میں لپٹی صبح کا نور بنی عباد کے دل کو گدگدائی۔

پلوں میں بیچ کا فاصلہ طے کرتا وہ اس چاندنی شب کے واحد چمکتے چاند تک پہنچا اور اپنے کوٹ کی جیب سے چمکتی ہوئی چین نکالی، منہا تو خوشی سے کھل اٹھی۔

اس پینڈٹ پر آئی اور ایم سے جڑا اور انکے ہالے میں مقید ڈائمنڈ تھا جو جناب نے بنا دیری نا صرف منہا کی شفاف گردن کی زینت بنا تا بلکہ اس پر اپنے لبوں کی مہر لگائے بیتابی سے گلے لگایا۔

اک احساس سکون سادونوں نے محسوس کیا۔

"منہا، میری راحت روح تم نے مجھے بھر دیا ہے۔ میرے خالی ہاتھ اب سکون سے لپٹی لکیروں سے بھر گئے، تم نے مجھے معتبر کیا۔ جان سے بھی پیاری ہو تم اور آج تم دیکھو گی کہ تمہارا میری نظر میں کیا رتبہ ہے"

جذب سے لبریز روح سہلاتے اعتراف کے ساتھ ہی وہ بے پناہ محبت ان عارضوں، آنکھوں اور اس ان

چھوٹی مسکراہٹ پر لٹائے اسکا ہاتھ پکڑے کمرے سے نکلا۔

Posted On Kitab Nagri

منہا کو شدید تجسس تھا۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں عباد، بتائیں تو"

صبح صبح ہی وہ اسے اجلت میں ریڈی کروائے ہوا کے گھوڑے پر سوار کیے کہیں لے جا رہا تھا، پہلے تو ٹھیک مگر اب سسپینس کے بڑھنے پر وہ مزید چپ نہ رہ سکی۔

"تمہارا مقام ایک اور جگہ بھی واقع کرنا باقی ہے، دنیا، دل اور روح کے علاوہ بھی"

عباد کو گاڑی اپنے جانے پہچانے، لاشعور میں مثبت راستے کی جانب لے جاتے بھانپ کر وہ بھرائی آنکھوں سے اسے مڑ کر دیکھنے لگی۔

وہاں صبح کا سارا نور تشفی کا روپ دھارے ہوئے تھا۔

باقی کا سارا راستہ خاموشی سے کٹا تھا۔

منہا اور معظم صاحب کے اس کچے گھر وہ پہلے ہی خرید چکا تھا اور اس بستی میں ایک بار پھر منہا کے قدم اسکی آنکھوں سے آنسو بہانے کا سبب بنے۔

www.kitabnagri.com

وہ سب لوگ دیکھتے ہی دیکھتے جمع ہو گئے جنگی نظروں میں منہا مشکوک تھی۔

عباد نے اسکا ہاتھ مضبوطی سے پکڑے ان سب لوگوں کے بیچ جا کر اپنے قدم روکے۔

ہر کوئی شش و پنج میں مبتلا سا منہا سلطان کا یہ روپ اور یہ مرتبہ دیکھ کر دنگ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میرا نام عبادِ حشمت کیانی ہے، میں اس پورے علاقے کا ایم این اے ہوں۔ یہ منہا ہے جسے آپ سب جانتے ہیں۔ کچھ وقت پہلے ایک شیر خوار اجنبی بچے کی وجہ سے آپ سب نے اسکے اور اسکے دادا کی مدتوں کی نیک نامی بھلا کر رسوا کیے یہاں سے نکالا تھا"

وہ سارے ساکت کھڑے اس شخص کے سحر اور دبدبے کے حاوی ہوتے اثر تلے اپنی اپنی شکلوں پر مختلف حیرت و بے یقینی کے رنگ لیے کھڑے تھے۔

منہا کو تو بس عباد کے ہاتھ پکڑنے کی تسلی تھی ورنہ وہ کب پھوٹ پھوٹ کر رو دیتی کچھ کہنا مشکل تھا۔

"ہاں کیونکہ اسکے دادا نے جھوٹ کہا تھا، وہ بچہ اسکی بہن کا نہ تھا۔ بلکہ اسکا کوئی کار۔۔۔۔۔"

مجھے میں کھڑے ایک جوشیلے ہمسائے نے جب حمایت میں آواز بلند کیے زہرا گلنا چاہا تو عباد کی خونخوار نظر نے اسکا سانس تک سوکھایا۔

"وہ بچہ میرا تھا، ہو سہیٹل سے اسے کوئی لے کر یہاں قریب پھینک گیا تھا۔ منہا نے اس بچے کو وہاں سے اٹھایا اور اپنے گھر لے گئی۔ اس نے اسکے دادا نے میرے بچے کی جان بچائی تھی۔ بہت افسوس کی بات ہے کہ آپ سب نے ایک لمحے میں ان دو کی ذات پر کیچڑا چھال دیا۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ اس دنیا میں ہر انسان ایک علیحدہ جنگ لڑ رہا ہے"

وہ اپنی پروقار شخصیت اور پر اثر آواز میں بیان کرتے اس انکشاف سے وہاں موجود ہر فرد کو پتھر کر رکھ چکا تھا، وہ لوگ گویا آپس میں چہمگیوں سے اپنے تعجب کا اظہار کرنے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

"ہمیں اس کا علم نہیں تھا جناب، اب الہام تھوڑی ہونا تھا کہ یہ معاملہ ہے"

یہ وہی شخص تھا جس نے معظم صاحب کو زلیل کیے بہتان لگائے رنج دیا تھا۔

عباد نے ناگوار نیت سے اسکی ٹون برداشت کی، اک نظر منہا پر بھی ڈالی جو شدید کرب زدہ تھی۔

"منہا سلطان نے میرے بچے کو بچایا، یہی نہیں وہ اب میری زوجیت میں ہے۔ نہ صرف پاکیزہ کردار کی مالک ہے بلکہ مجھے اسکو اپنی بیوی بنا کر حقیقی خوشی ملی۔ میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ کوئی اسکے کردار کے بارے میں شک و شبہ میں مبتلا ہو۔ میرے بچے کو بچانے سے پہلے اس نے آپ سبکی تنگ نظری اور زمانے کے الزامات کی پرواہ نہ کی۔ کیونکہ یہی انسانیت کا تقاضا ہے میرے بھائیو۔ کوئی خاموش ہے، مجبور ہے یا بے بس ہے تو اسکی اس چپ کا مزاق بنانا ایک غیر انسانی فعل ہے"

وہ سارے لوگ شرمندہ کھڑے عباد کے آگے اپنے کیے پر نادم تھے اور اب کی بار انکی نظروں میں منہا کو دیکھنے پر اک احترام اتر چکا تھا۔

"ہمیں معاف کر دو منہا پتر، وہ سب حالات ہی ایسے تھے کہ ہم نے تم پر اور تمہارے دادا پر یہ گندے الزامات تھوپے۔ ہمیں معاف کر دو پتری"

سامنے سے ایک محلے دار کی کرب آمیز معذرت آئی اور باقی سب بھی اسی کی طرح شرمندہ تھے۔

منہا کی آنکھوں میں پھر سے نمی بڑھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"بلکل۔ ہم تب نہ سمجھ سکے کہ ہمارے بیچ فرشتہ صفت منہارہ رہی ہے۔ تم نے اس بچے کو بنا کسی زمانے کی تہمت کے ڈر کے بچایا، اپنے پاس رکھا۔ ہمیں تم پر رشک ہے"

اس بار نم آنکھیں رگڑتی عورت سامنے آئی تھی جس نے منہا کا ہاتھ پکڑ کر عقیدت سے چوما۔

"آپ سب معافی مت مانگیں، بس میرے دادو آج تک اس وجہ سے افسردہ تھے۔ میں نے کبھی کچھ ایسا نہیں کیا جو میرے دادا کی عزت پر حرف لاتا یا اس بستی کی آبرو خراب کرتا"

ان سب کی شرمندگی دیکھ کر خود ہی منہا بولنے کی ہمت کر گئی، سب کے چہرے مسکرائے تھے۔

اور وہ عباد حشمت کیانی کی جانب دیکھ کر اسے آنکھوں آنکھوں سے ہی جان سے افضل سا پکار رہی تھی۔

بستی والوں نے انکو مہمان بنایا، گھر میں موجود ہر نعمت انکے سامنے لادھری، محبت اور خلوص سے مہمان نوازی کی۔

وہ وہاں سے رخصت ہوئے جب واپس پہنچے تو کتنی ہی دیر منہا اسکے سینے لگی روتی رہی، اس شخص نے اسے مقدس کہا نہیں مقدس بنا بھی دیا تھا۔

www.kitabnagri.com

☆☆☆☆☆☆☆☆

ایک سال بعد۔۔۔

سب اپنے اپنے مدار میں محور قص ہو گیا تھا، ایک سال کیسے گزر اپتا بھی نہ چلا۔

Posted On Kitab Nagri

عبادِ حشمت کیانی کی زندگی اب تک حسین سفر پر گامزن تھی، آج پیلس میں بہت خاص دن تھا۔
کیونکہ آج احد کیانی کی پہلی سالگرہ منائی جانی تھی۔

ویسے تو محترم پچھلے ماہ ہی سال کے ہو گئے تھے مگر سب کا پلین اسکی برٹھ ڈے اسکی چھٹکی گڑیا بہن کے
آنے پر منانے کا تھا۔

سیاہ آنکھوں والی وہ دس دن کی پری عبیر کیانی حسب وعدہ عبادِ حشمت کیانی کی گڑیا بن کر دنیا میں آچکی
تھی۔

وہ سیاہ آنکھوں والی ننھی سی پری، جو منہا نے عباد کو تحفہ دی تھی۔

خونخو منہا جیسی پیاری تو تھی ہی مگر اتفاق کہہ لیں یا عباد صاحب کی لمحہ قبولت میں کہی گئی خواہش کہ
جنابہ بھی الٹی طرف دل نسب کروائے دنیا میں نمودار ہوئی تھیں۔

اور آج اسکے دس دن کا ہو جانے کی خوشی اور احد کیانی کی برٹھ ڈے کا ایک ساتھ کمپائن جشن پیلس میں
منعقد ہونا تھا۔

www.kitabnagri.com

اس گزرے وقت نے سب کو ہی بدل دیا تھا۔

زین لاشاری اور فاضل گوجا اپنے مقررہ سفر پر گامزن اب ایک ساتھ کام کرتے تھے، فری اور نوراں
نے مل کر فاضل گوجا کے لیے کافی عرصے تک رشتہ تلاش کیا مگر آخر کار منہا کی سہیلی حور کو اس منصب
کے لیے چنا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

حور کی والدہ کی اچانک وفات کے بعد اس نے منہا سے ہی رابطہ کیا تھا جس پر عباد نے حور کو پیلس میں رہنے کی پیش کش بھی کی مگر حور وہاں ان سب پر بوجھ بننے کے بجائے کام کرنے پر مانی تھی۔ لیکن جلد ہی فاضل کے لیے رشتے کی بات نور اں نے ہی منہا سے اتفاقا ڈسکس کی اور یہیں سے سب کی باہمی مشاورت اور رضا کے علاوہ حور کی اجازت کے بعد اسکا فاضل کو جاسے عقد کروادیا گیا۔ منہا تو سب سے زیادہ خوش ہی حور کے لیے تھی۔

فاضل گوجانہ صرف ایک اچھا انسان بن چکا تھا بلکہ اپنے فرض کو لے کر وہ آج بھی زین لاشاری کا مددگار تھا۔

زین اور نور اں کی زندگی میں فیہانامی پری بھی ایک ماہ پہلے ہی آئی تھی، وہ خوبخو نور اں جیسی نیلی آنکھیں اور زین جیسی پیاری شبابت رکھتی تھی۔

عائشہ اور حارث کا پرنس عبداللہ بھی خیر سے عبیر کے ساتھ ہی دنیا میں آیا تھا۔ سب ہی بچوں والے ہو چکے تھے سوائے وکھرے، اتھرے اور دل جانی جوڑے سراج اور فاریہ کے۔ فاریہ امید سے تھی اور آخری ہی دن تھے ننھے مہمان کی آمد کے۔

سراج نے تب ہی فاریہ کی خوشی کو گاؤں ہجرت کر لی تھی اور خود عباد نے اسے اس پر قائل کیا تھا۔ کیونکہ اب سراج کی جگہ حارث کیانی نے نہ صرف سنبھال لی تھی بلکہ وہ اپنی جان سے بڑھ کر عباد کی حفاظت کرتا تھا۔

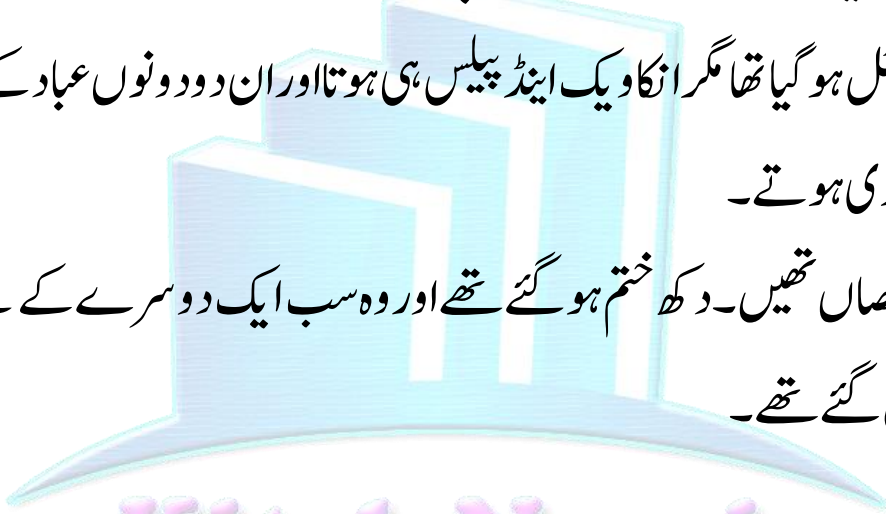
Posted On Kitab Nagri

سراج علی نے اپنا فارم ہاوس از سر نو سنبھال لیا تھا اور ڈیری فارم میں اسکی مدد خود فاریہ کرتی تھی۔
فاطمہ صاحبہ اور معراج بھی خوش تھے کیونکہ سراج اور فاریہ کے بنارہنا ان دو کے لیے اب ناممکن تھا۔
جبکہ سب سے زیادہ آسودہ تو اپنے پیروں پر چلتیں ادا جان تھیں جنکا یہ پیلس اب خوشیوں کا گہوارہ بن چکا
تھا اور انکے سارے بچے آسودہ اور نہال تھے۔

آج بھی عباد حشمت کیانی کے کئی دشمن تھے مگر اب اسکے محافظ اس سے بڑھ کر تھے۔

سراج بھلے گاؤں سیٹل ہو گیا تھا مگر انکا ویک اینڈ پیلس ہی ہوتا اور ان دو دونوں عباد کے سارے کام
سراج علی کی ذمہ داری ہوتے۔

خوشیاں ہر جانب رقصاں تھیں۔ دکھ ختم ہو گئے تھے اور وہ سب ایک دوسرے کے لیے اصل معنوں
میں راحت روح بن گئے تھے۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

☆☆☆☆☆☆☆☆

"تھک گئی میں تو، سفر منع تھا پھر بھی اپنے دل کے ٹکڑے کی برتھ ڈے کے لیے آگئی۔ دیکھ لو احد، کتنی
پیاری پھپھو ہیں ناں تمہاری"

Posted On Kitab Nagri

فاطمہ صاحبہ اور معراج تو دو ہفتے پہلے ہی آگئے تھے جبکہ فاریہ میڈم کو آج شوہر صاحب بہت ضد کے لائے تھے، اب تو وہ بہت پیاری اور گول مٹول ہو گئی تھی۔
چہرہ الگ سرخیوں میں گھلا لگنے لگا تھا۔

سب ہی اپنے کا کے کا کیوں کے ہمراہ آئے تھے، معراج صاحب تو کنفوز تھے کہ عبداللہ کو اٹھایا جائے یا عبیر کو، یا پھر فیحا کو سو اس نے دس دس دن والے بچوں کو چھوڑ کر مہینے بھر کر مٹکوسی فیحا کو گود میں بھرے لاڈیاں کرنی شروع کر دی تھیں۔

احد تو فاریہ کی گود میں شریف بن کر اسکے گلے میں ڈالے پینڈٹ کو جکڑے دھیماد دھیماسکا رہا تھا،
سراج بھی اسی کی احد سے لاڈ اور پیار دیکھ کر آنے والے وقت کی خیر مانگ رہا تھا۔
منہا، نور، عائشہ اور نوراں بھی کھلی ہوئی بھری بھری ہو چکی تھیں، سب کے چہروں پر خوشی تھی اور پھر
سب کے ڈیشننگ سے دلہے بھی کسی سے کم تھوڑی تھے۔
آج تو فرحین بھی آئی تھیں، اور انھیں تو ادا جان اور معظم صاحب کی صورت اپنے ہم نوا پارٹنرز مل گئے
تھے۔

"اللہ سلامت رکھے پھپھو کو لیکن آرام کرنا ہے تمہیں، ویسے بھی برتھ ڈے شام میں ہے لہذا منہا سے
لے جاؤ تاکہ تھوڑا آرام کر لے"

ادا جان کو تو فاریہ کی شدید فکر تھی تبھی وہ احتیاط برتنے کا کہہ گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

مرد خضرات نے الگ ہی اپنی محفل سجا رکھی تھی۔

فارہ کے ہاتھ منہ بگاڑنے کے باوجود منہا مسکراتی ہوئی عبیر کو ادا جان کے سپرد کرتی خود فارہ کو لیے کمرے میں چلی گئی۔

اسکا اور سراج کا کمرہ صبح ہی منہا نے سجوا دیا تھا کیونکہ آج کل میں اسے ڈاکٹر نے ڈیٹ دے رکھی تھی اور تبھی یہ سجاوٹ ایڈوانس اسکے بے بی کے لیے تھی۔
کمرے کو اتنا سجا دیکھ کر فارہ تو نہال ہو گئی۔

"ہائے میرے کا کے لیے ایڈوانس ویلکم کروا رکھا ہے تم سب نے، سو سوٹیٹ۔ یہ دیکھ کر تو لگتا ہے یہ آفت صاحب بھی ایکساٹڈ ہوئے ہیں"

نرمی سے منہا کے گلے لگتی وہ نہ صرف اس سجاوٹ پر فدا ہوئی بلکہ آخر تک اپنے وجود میں محسوس ہوتی حرکت پر منہا کو دیکھتے ہنسی جو خود پر جوشی کے سنگ مسکائی۔

یہ کہنا غلط نہ تھا کہ ان سب کو ہی سب سے زیادہ انتظار ہی فارہ اور سراج کے بے بی کا تھا اور وہ وی آئی پی صاحب اتنا ہی ستارہ ہے تھے۔

"ہا ہا ہونے دیں اسے ایکساٹڈ، بنتا ہے اسکا بھی۔ مجھے تو یہی لگتا تھا کہ عبیر اور عبداللہ کے ساتھ ہی یہ بھی آجائے گا مگر ہماری پری اور شہزادے کو تھوڑی جلدی تھی اسکی آپی اور اسکے بھیا بننے کی۔ ویسے کتنا پیارا لگ رہا ناں، سب کے بچے ہو گئے۔ کتنی ساری خوشیاں ہیں اب، بس نظر نہ لگے"

Posted On Kitab Nagri

خود منہا بھی دس دن پہلے ہی تو عبیر کو دنیا میں لانے کا فریضہ سرانجام دیے فارغ ہوئی تھی پھر بھی اسے فاریہ کے بے بی کا ویٹ تھا اور جس طرح وہ خوش ہو رہی تھی فاریہ بھی اسکے سہارے پر بیڈ پر بیٹھتی دل میں شدت سے آمین کہہ گئی۔

"آمین ثم آمین، ان شاء اللہ خیر کا وقت آئے۔ یہ خوشیاں اور یہ سکون بہت سے دکھوں کے بعد ملا ہے۔ اللہ اسے دوام دے"

فاریہ کی دعائیہ بات سن کر منہا بھی مسکرائی مگر سراج علی کی انٹری پر اب کی بار منہا کے چہرے پر شرارت تھی۔

"اہم اہم بیوی نظر نہ آئی دوپیل تو پیچھے ہی آگئے سراج بھیا، ارے فکر مت کریں۔ آپکی فاریہ کو اغوا تھوڑی کیا۔ چلیں اب آپ آگئے تو کمپنی دیں دونوں کو۔ تب تک میں لنچ لگواتی سب کے لیے"

وہ جو خود فاریہ ہی کو دیکھنے آیا تھا، منہا کے چھیرنے پر مسکراتا ہوا اسکی گال کھینچے جاتے ہی اپنی اور مہکتی سرشار نگاہوں سے تکتی بھالو بنی فاریہ تک آیا اور بیٹھتے ہی اسکے دونوں ہاتھ اپنی مضبوط گرفت میں لیے۔

اب ٹائم ہی ایسا تھا کہ وہ ہر وقت فاریہ کے پاس ہی رہتا تھا اور یہی عادت اسے اس وقت یہاں کھینچ لائی تھی۔

"دیکھو کمرہ پہلے ہی سجوا دیا ان سب نے، اب ہماری ویلیو کم اس کی زیادہ ہے"

Posted On Kitab Nagri

شرارت سے وہ کمرے کی زیبائش تکتی مسکرائی تو خود سراج بھی اسکے ہاتھ کو چومتا سر ہلا گیا۔
"ظاہر ہے بھی ہم ہو گئے ہیں پرانے، نئے مہمان کا پروٹوکول تو بنتا تھا۔ ویسے مجھے اچھی اچھی فیلنگز آرہی ہیں۔ لگتا ہے یہ بھالو بھی اب کوئی کارنامہ کرنے والا"

اول تو وہ مزے سے بولا مگر آخر تک فاریہ کے بھرے بھرے وجود کی جانب اک نظر ڈالتا آنکھ ونگ کیے بولا تو وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس بھالو کہنے پر ہنسی۔

پچھلے چار ماہ سے وہ اسے فاریہ کے بجائے بھالو ہی پکار رہا تھا کیونکہ وہ واقعی بھالو بن چکی تھی۔
"کوئی نہیں جی، پھر سے سمارٹ ہو جاؤ گی۔ اب کچھ پانے کے لیے کچھ کھونا تو پڑتا ہے۔ ویسے بھی آئی نو فاریہ اگر ڈھول بھی بن جائے تب بھی تمہیں اتنی ہی پیاری رہے گی سو مجھے کوئی ٹنشن نہیں۔ آخر کو تمہیں بابا بنانے والی ہوں، اب تھوڑی قربانی تو تم بھی دو مجھے ایسا دیکھنے کی"
اف یہ لڑکی تو اس وقت بھی سراج علی کے جذبات جگانے میں پیش پیش تھی، اب تو واقعی کیوٹ پٹاکہ تھی۔

www.kitabnagri.com

ہنستا ہوا وہ اسے اپنی مضبوط گرفت میں لیے سرخم تسلیم کرتا مزید پیارا لگا۔
دوسری طرف منہا جو کمرے سے نکل کر کچن میں ہی کھانے کے انتظامات دیکھنے جا رہی تھی، نرم سے حصار نے گویا اسے راستے سے ہی اچک کر اپنے قریں کیا۔
چہرے پر منصوعی خفگی لیے گھورتی وہ عباد کے مسکرا نے پر سٹپٹائی۔

Posted On Kitab Nagri

پچھلے دس دن سے تو اسے منہا دیکھنے تک کو کم ملی تھی، پہلے تو اسکی انتہائی اتر کنڈیشن میں ڈیلوری ہونا پھر وہ خود کافی ویک ہو گئی تھی تو پچھلے دس دن سے محترمہ سب سے بستر پر لیٹے اپنے ناز نخرے ہی اٹھوار ہی تھیں۔

یہاں تک کہ پیلس میں آتے دونوں ننھے مہمانوں کی پر اپر دیکھ بھال کے لیے دو ہفتے سے فاطمہ صاحبہ یہیں تھیں۔

عبداللہ اور عبیر اتفاق سے ایک ہی دن پیلس میں اترے تھے تبھی دونوں بہورانیوں کو دس دن کا مکمل آرام سے ریست کروایا گیا تھا۔

آج گھر میں ہوتے فنکشن پر ہی وہ بھی تھوڑی خلیہ بہتر کیے سچی سنوری تھی اور یہاں موقع ملا، جناب نے اسے قبضے میں لیا۔

"عباد۔۔۔ آپ کہاں سے آگئے"

اپنی حیرت لاکھ چھپانے کے باوجود وہ بولی۔

"آسمان سے گرا ہوں۔۔۔ بتانے آیا تھا کہ کوئی بہت حسین لگ رہا ہے۔ ویسے بائے داوے لڑکیاں تو بچوں کے بعد موٹی ہو جاتیں۔ تم تو ویسی ہی ہو۔ کیا راز ہے"

جان بوجھ کر متبسم چہرہ لیے وہ اسکی دونوں گالوں کو چومتا بڑے غور و فکر سے سوال کر رہا تھا۔

منہانے بمشکل اپنی ہنسی دبائی۔

Posted On Kitab Nagri

"در اصل میں ربڑ کی ہوں، اب خوش"

زیر لب مسکراہٹ دباتی وہ اسے بھی ہنسا گئی۔

"چڑیل"

نرمی سے اسکی روشن پیشانی چومتا وہ اب تو جان ہی لے رہا تھا مگر منہا کو بھی اب خوب ستانا آچکا تھا۔

"جن۔۔۔۔۔ اپنے گڈے اور گڑیا کو سنبھالیں۔ مجھ سے فلرٹ کی کوشش بھی نہیں مسٹر ہسبنڈ"

شوخ انداز سے اسکی دونوں گال زور سے کھینچتی وہ فوری ہنستی ہوئی آنکھ ونگ کرتی وہاں سے گئی اور جناب کتنی ہی دیر اپنی اس آسودگی پر مسکاتے چلے گئے۔



☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

احد کی سالگرہ پوری شان سے منائی گئی، عباد اور منہانے تو اسکا ہاتھ پکڑ کر باقاعدہ کیک بھی کٹ کر وایا۔

سب کو ہنستا مسکراتا دیکھ کر وہ یہی سوچ رہا تھا کہ یہ سب مجھے کیوں لفٹ نہیں کروا رہے۔

فنکشن کے اینڈ ہوتے ہی اچانک فار یہ کی طبیعت بگھڑ گئی جسکے باعث سب ہی تھوڑے فکر مند اور

پریشان ہوئے۔

Posted On Kitab Nagri

فاریہ کی یکدم بگھڑتی طبعیت اس حد تک متاثر ہو گئی کہ ایک بار تو ڈاکٹر نے اسکی جان خطرے میں ہے کہہ کر سب ہی کے پیروں تلے زمین کھینچ لی تھی۔

اور وہ لمحہ سراج علی کے لیے زندگی کے ہاتھوں سے جانے جیسا تھا۔

اپنی آنکھوں سے بہتے ہر آنسو اور سینے میں ہلچل مچاتی ہر دھڑکن کے ساتھ اس نے فاریہ کی زندگی مانگی تھی۔

ہو سپٹل سراج، فاطمہ صاحبہ اور عباد گئے تھے باقی سب ہی گھر ہی رکے تھے۔

مسلسل درد و پریشانی میں ڈوبے نفوس کو آخر کار خوشی کی خبر سے حوصلہ دیا گیا تھا۔

فاریہ نے بہت پیارے سے بیٹے کو جنم دیا تھا اور وہ اور اسکا بے بی دونوں ہی اب ٹھیک تھے۔

تو گویا جس کا تھا انتظار وہ شہکار بھی دنیا میں آچکا تھا۔

رات پوری دونوں ماں اور بچے کو سپیشل کئیر میں رکھنے کا کہا گیا تھا اور بس سراج علی ہی کو ملنے کی اجازت تھی تبھی رات میں سب گھر چلے گئے۔

www.kitabnagri.com

فاریہ کی طبعیت سٹیبل ہوتے ہی رات سراج کو اس سے ملنے کی اجازت مل گئی تھی، گھر ہر کوئی بارگاہ

رہی میں ہاتھ بلند کیے اس مشکل وقت میں خیر کے لیے شکر گزار تھے۔

اپنے آپ کو بہت سی تکلیف سے گزروا کر وہ سراج علی کو باپ بننے کا شرف دیے اب خود بھی خطرے

سے تو باہر تھی مگر سراج علی کی پری بلکل مرجھا گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بھلے یہ موقع خوشی کا تھا مگر اسکی آنکھوں میں جمع ہوتی نمی بھی تو شکر گزاری کی تھی، جان سے افضل اس لڑکی کو زرا سی تکلیف بھی کہاں برداشت تھی اسے۔

آپریشن کے باعث وہ اس وقت غنودگی اور ڈرپ کی گرفت میں تھی جب سراج علی کی موجودگی اور احساس اس نڈھال کو آنکھیں کھول کر مسکراہٹ دے گیا۔

سرخ آنکھیں اور تکلیف کا اثر فاریہ کے چہرے سے وہ پڑھ چکا تھا، تبھی جھک کر فاریہ کی پیشانی چومی، نمی اس مرد جاہ کی آنکھوں سے پھسل کر فاریہ کے چہرے پر گئی تو وہ ڈرپ والا ہاتھ ہی بڑھا کر زرا فاصلہ بناتے ہی سراج علی کے اس فضول میں بہتے آنسو کو جذب کر گئی۔

"مرد روتے نہیں پاگل، وہ بھی کسی لڑکی کے لیے"

دانستہ اس پیارے پیا کو ہنسانے کو وہ منہ پھلا گئی مگر سراج کا تو اس وقت عجیب خوشی اور تکلیف کی ملی جلی کیفیت سے برا سا حال تھا۔

فاریہ کو کھونے کی سوچ تک اسے اندر تک ہلا چکی تھی اور وہ بہت ڈر گیا تھا۔

"لڑکی نہیں ہو تم صرف، سراج علی کی سانسیں ہو"

فور اسے حق جماتا وہ بگھڑا تھا اور اس دھونس پر وہ پگی واری ہی تو چلی گئی۔

"اف رو مینس وہ بھی بستر مرگ پر پڑی بیوی سے"

Posted On Kitab Nagri

یہ لڑکی بھی اسکی جان لینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رہی تھی، سراج نے آزر دگی سے فار یہ کا ہاتھ چومے جس تکلیف سے اسے دیکھا یہ خود فار یہ کا دل دہلا گیا۔

"سوری میری جان، تمہیں یوں سینٹی دیو داس کی طرح دیکھ کر مزاق کیا بس۔ یہاں آو میری جان کے ٹکڑے، تم تو میرے آج پیدا ہونے والے کا کے سے بھی زیادہ والے نازک کا کے ہو"

اپنی بازو پیار اور لاڈ سے پھیلاتی وہ ناچاہتے ہوئے بھی سراج کو اس ٹرانس سے نکال گئی، اب وہ اتنا بھی ظالم تھوڑی تھا کہ اس جوڑ جوڑ ہلی ڈرامہ کوئین کی یہ بے جا قریب آنے کی فرمائش مانتا تبھی اٹھ کر خود ہی قریب ہوئے بیٹھا، بیڈ کروان کے اٹھے ہونے کے باعث وہ کافی آرام دہ انداز میں لیٹی تھی، ویسے بھی ابھی تکلیف کا اتنا احساس نہ تھا۔

سراج علی پاس تھا۔

اسکے ہر ایک بوجھ میں دے خدو خال پر اپنے ہونٹوں کی زماہٹ دھرے وہ کتنی ہی دیر فار یہ کا چہرہ دیکھتا رہا۔

www.kitabnagri.com

"سچ کہوں تو جب ڈاکٹر نے کہا تھا ناں کہ تمہاری جان خطرے میں ہے تو سانس آنی بند ہو گئی تھی۔ تب تو نہ اپنا خیال تھا نہ ہمارے بچے کا۔ تمہارے نہ ہونے کا احساس ہی مجھے بھری دنیا میں اکیلا کر دینے جیسا تھا فار یہ۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے مجھے فار یہ لوٹا دی، میری جان سے پیاری بیوی تم نے مجھے دہلا

دیا تھا"

Posted On Kitab Nagri

روانی لفظوں میں لیے بھی وہ بھاری آواز میں پڑتے لرزاں خیز اثر کو ضبط نہ کر پایا، اسکے بکھرے بال بھی فاریہ نے لاڈ سے سمیٹے، وہ سراج کی سرخ متورم آنکھوں سے اندازہ لگا چکی تھی کہ وہ کس قدر تڑپا ہوگا۔ "آاا میری نازک جان۔ کہیں نہیں جاتی یہ جونک تمہیں چھوڑ کر، اب بس یہ جذباتی کنگ مت بنو۔ رحم نہیں کھایا اپنی کلر آنکھوں پر۔ سو جھار کھیں" بیوی سے بوابنتہ دیر ہی کب لگتی تھی اسے، سراج بھی اسکی پیشانی لبوں سے چھوئے مسکرا ہی رہا تھا۔

اسے اسکی کیفیت کو سننا چاہتا تھا۔

"تمہیں پتا ہے یہ احساس کتنا پیارا ہے۔ اف ہم دونوں ماما بابا بن گئے۔ ایک تیز ہوا کا جھونکا تھا بس۔۔۔ ہمارا بچہ اس دنیا میں آگیا سراج، کتنی خوش ہوں یار بتا نہیں سکتی۔ جب اسے پہلی بار گود میں لیا تو ماما کو یاد کیے روئی بھی۔ بہت روئی" اپنی ہی دھن میں کہتی کہتی وہ تکلیف میں اتر گئی، خود سراج اسکی حالت اور درد کو گہرائی سے محسوس کر رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

"بس۔۔۔ خوشی کے موقع پر روتے نہیں ہیں۔"

اسکے رونے پر گھبرا اٹھتا وہ دونوں ہاتھوں کی نرم پوروں سے اسکے آنسو جذب کر گیا۔ وہ بھی جبراً مسکرائی۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ بھی تو مجھے جنم دے کر میری طرح ہی خوش ہوئی ہوں گی سراج، پھر کیسے وہ مجھے غلط راہ پر چلانے پر مطمئن کر سکی ہوں گی اپنے ضمیر کو۔ میں انکی جیسی ماں نہیں بنوں گی عباد، میں منہا جیسی بنوں گی جو سکی نہ ہو کر بھی احد کے لیے ماں سے بڑھ کر رہی ہے"

اپنے خسارے گنوا تی گنوا تی وہ یکدم مسکرا اٹھی۔

سراج نے بھی محسوس کیا کہ فاریہ میں زندگی حرکت کرنے لگی ہو۔

"سب بھول جاو، میری جان۔ تم تو آئیڈیل ماں بنو گی جسکا یقین ہے مجھے"

اسے زندگی کی نئی کرن دیکھائے اپنے قریب کیے وہ پر امید اور پر یقین تھا اور یہی فاریہ کی اب خوشیوں کا سرچشمہ تھا۔

صبح تک سب ہی ماں اور بیٹے کو ملنے پہنچے۔

وہ ننھا سا وجود آکر سراج اور فاریہ کی زندگی بھی مکمل کر چکا تھا۔

"نام کیا رکھا ہے آپ نے باجو، یہ تو بالکل میرے پر ہے"

سب سے زیادہ تو معراج صاحب پر جوش تھے اور اسکے اس طرح اس روئی کے گولے کو چھو کر پوچھنے پر مسکرا دیے۔

"شاہ زیب علی، سراج علی کے بابا کے نام پر۔ میں چاہتی ہوں انکا نام کبھی بھی فراموش نہ ہو۔ اور ان شاء

اللہ جب ہمارا ایک اور بیٹا ہوگا تو اسکا نام عائش رکھیں گے"

Posted On Kitab Nagri

یہ خواہش فاریہ کی تھی جس کو سن کر ادا جان، سراج علی، حارث اور عباد، فاطمہ صاحبہ، پانچوں کے چہروں پر خوشی کی اک الگ ہی چاشنی درج تھی۔

"جیتا رہے میرا بچہ"

فاطمہ صاحبہ نے پیار سے اسکی پیشانی چومے لاڈ کیا تو وہ خود اپنے وجود کے اس حصے کو دیکھ کر نہال ہوئی۔
نظر سراج علی پر گئی تو وہ اسے ہی محبت سے بھری نگاہوں میں مرکوز کیے معتبر کر رہا تھا۔
محبت کی تکمیل ایسے خوبصورت انجام کے سنگ ہوئی کہ ہر کوئی حقیقی معنوں میں جی اٹھا تھا۔
سب خوبصورت ہو گیا تھا، مکمل اور دل کش۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کچھ ہفتوں بعد۔۔۔۔۔

"تو پھر ہنی مون کا کیا پلین ہے؟"

کندھے سے کندھا ملائے وہ اس وقت صرف منہا کو اپنے آس پاس محسوس کرنے میں انٹرسٹڈ تھا۔
اور وہ بھی دور فلک پر بکھرے ٹمٹماتے ستاروں کو تکتی تکتی اس حیرت انگیز آفر پر گردن موڑے اچنبھے سے دیکھتی کیوٹ لگی تھی۔

عبیر خیر سے دو ماہ کی ہو چکی تھی اور اب تو ادا جان اسے خود سے ایک لمحے الگ نہ کرتیں۔

Posted On Kitab Nagri

اور ان دو آزاد پنچیوں کو بھی فرصت سے سیر سپاٹوں کی چھوٹ ملی تھی۔

وہ دونوں آج سب سے چھپ کر یہاں شہر سے دور ڈھابے پر خاص نہاری کے ساتھ مزیدار ساڈنر کرنے آئے تھے اور اب وہیں کچھ فاصلے پر ہی گاڑی روکے دونوں ساتھ لگ کر کھڑی ڈھلوان سے نیچے کچی آبادی کی جانب متوجہ تھے جہاں رات ہوتے ہی چمنیوں سے اگلتا دھواں بتا رہا تھا کہ وہاں رات کے کھانے کی تیاریاں کی جا رہی تھیں۔

"شادی کے اتنے وقت بعد آپکو خیال آیا کہ ایک ہنی مون بھی ہوتا ہے" شکوہ کناں سے وہ جتنا نہ بھولی۔ عباد نے اپنی بازو گرد حصار کر اپنے اور راحت روح کے بیچ فاصلہ کم کیا۔

"مجھے لگا تم عام لڑکی نہیں ہو تو تمہاری خواہشیں بھی عام نہیں ہوں گی، سیاست، گھر بار، بچے، ذمہ داریاں ان سب سے دامن چھڑوا کر صرف تمہارا پہلو نشین ہونے کا جی چاہتا ہے اب۔ اینڈ آئی تھنک تم بھی ایسا ہی ڈیپ ہنی مون ڈیزر و کرتی ہو"

جذبات کی رو میں بہتا ہوا وہ اپنی خواہش کس چالاکی سے منہا پر ڈالے آنکھ دبائے مسکایا کہ کتنے ہی لمحے وہ اس چالاک سیاست دان کی چالاکی پر محو حیرت رہی۔

"کتنے چپکے ہیں آپ عباد، جب سے شادی ہوئی ہے، ایک دن بھی دوری نہیں آئی۔ میرا تو میکہ بھی سسرال میں تھا کہ مجھ بچاری کے پاس میکے جا کر سکھ کا سانس لینے کا آپش بھی نہیں۔ پھر بھی دل ہے کہ

Posted On Kitab Nagri

آپکا بھرتا ہی نہیں۔ اللہ کا شکر ہے اس نے آپکو مصروف انسان بنایا، ورنہ آپ تو مجھے اب تک غائب کر چکے ہوتے "

ہائے یہ لڑکی بھی ناں، کتنی ناشکری تھی۔

عباد نے منصوعی خفگی سے ابرو اچکائے اس دلکش لاپرواہ حسینہ کو گھوری سے نوازا جسکے دانت اس پر نکل چکے تھے۔

"مطلب لڑکیاں میکے سکھ کا سانس لینے جاتی ہیں، او آئی سی۔ شوہر سے ڈر کر میکے جاتی ہیں۔ او پس میرا کوئی میکا نہیں ناں تبھی پتا نہیں تھا۔ شکر ہے تم آئی میری زندگی میں مجھے یہ نایاب انفارمیشن سوپنی "

چنا کا کا بنے وہ غائب دماغی سے سر کھجاتیوں پگلا پگلا اتنا کیوٹ لگا کے منہا کتنی ہی دیر ہنستی رہی پھر اسکی گال پر پیار دیے مسکراتی کندھے سے جا لگی۔

"ہا ہا عباد آپکا میکا ہوتا بھی کیسے۔ آپ لڑکی تھوڑا ہیں۔ ہاں آپکا سسرال ضرور ہے، دادو کا کمرہ "

ہنستی ہوئی تو وہ عباد حشمت کیانی کے لیے روح افزائی تھی، وہ تو آخری سانس تک اسکی مسکراہٹ کے وسیلے بنانے کا خواہش مند تھا۔

منہا کے آگاہ کرنے پر وہ بھی منہ بگھاڑ چکا تھا۔

لڑکی سیدھا سیدھا سسرال کی دھمکی دے کر دبانا چاہ رہی تھی۔

"او ہیلو، تم سے زیادہ وہ میرے دادا ہیں۔ چلو بھاگو آئی بڑی دادا کی لاڈلی "

Posted On Kitab Nagri

بس یہ معاملہ تو تھا ہی ایسا، منہا اب ادا جان کی لاڈلی تھی اور تبھی عباد نے جیل سے ہو کر اسکے دادا سنبھال لیے تھے۔

وہ اتنا بڑا ہو کر یوں بچوں کی طرح لڑتا بہت کیوٹ لگا تبھی تو وہ بھینا بھینا مسکراتی گئی۔
"اف آپ اتنے کیوٹ نہ بنا کریں، زہریلے لگتے ہیں"

گد گدی دیتا شرارتی تبسم لیے وہ اس بار عباد کو خاصا چھیڑ چکی تھی اور دل تو اسکا یہی چاہا منہا کو اچھی خاصی گد گدی کرے مگر پھر یکدم ہی دیوانے نے دیوانگی اوڑھ لی۔

ہلکا ہلکا دور پار جلی روشنی کا ملگجاسا سویرا انکے ارد گرد حصار بنائے ہوئے تھا، وہ یہاں دنیا جہاں سے کٹ کر عباد کے ساتھ واقعی بہت خوش تھی۔

"منہا۔۔۔ جب سے عبیر آئی ہے، مجھے تم سے مزید عشق ہو گیا۔ کتنی مکمل ہے نا اب زندگی۔ کمی بس ان خساروں کی ہے جو ذات میں ثبت رہ کر تلخ یادوں کے جنم کا باعث بنتے۔ کبھی کبھی میں سوچتا ہوں کہ مجھے پہلے ہی تم کیوں نہ ملی۔ گل مینے کیوں ملی، کیوں اسکا آنا میری زندگی میں شامل کیا گیا"
اسے اسکی اہمیت بتاتا ہوا وہ ماضی کی تلخ پر چھائی پر دل جلا بنا۔

"کیونکہ مکمل جہاں کسی کو نہیں ملتا، ہر انسان کے دامن میں اک اکاش اور اک شاید 'بندھارہ' ہی جاتا ہے، یہ انسان کی فطرت ہے کہ وہ مکمل آسودہ بھی ہو جائے تو اپنے خسارے اور زندگی کے تلخ واقعات یاد رکھتا ہے"

Posted On Kitab Nagri

وہ سمجھدار اور سیانی تھی، اسکی ہر بات پر عباد کا دل سر ہلاتا تھا۔

وہ اک ٹرانس میں لپٹی یہ سب کہتے کہتے آخر تک مبہم سی مسکان کے سنگ عباد کو دیکھنے لگی جو آنکھوں سے اسکا خوبصورت پیکر دل میں اتار رہا تھا۔

"ایسا ہی ہے راحتِ روح، لیکن میں صرف تم سے ملنا یاد رکھوں گا اب۔ تم ملی مجھے تو بدل گیا۔ کتنی مبارک ہونا تم، میری اولاد کی ماں۔ اور میری شریک حیات مگر تا عمر اب تم عبادِ حشمت کیانی کی محبوبہ رہو گی۔ ہم اپنی زندگی احدا اور عبیر کے سنگِ مکمل کر چکے ہیں۔ اب تم صرف میرے لیے ہو، میرے دل کے لیے، میری سانسوں کے لیے اور میرے سکون کے لیے"

زرا سارخ بدل کر منہا کے دونوں ہاتھ عقیدت سے تھامے وہ انکو چومتا یہ عاشقانہ عہد لیتا ہوا منہا کے دل کی دھڑکنیں ہی تو بڑھا گیا تھا۔

"یہ تو زبردست ہے جناب، ویسے بھی ہماری فیملی تو مکمل ہو گئی ناں۔ اب بندی آپکے لیے ہے بس، احد اور عبیر کی ماں بعد میں ہوں پہلے آپکی منہا ہوں، راحت، وہ بھی روح کی۔ تھینک یو فار ایوری تھنگ"

اتنا حسین اعتراف کیے وہ اس کے سینے میں سمٹ کر آسودہ سانس بھر گئی۔

جناب کے ہونٹوں پر بھی دل آویز مسکراہٹ اتری۔

"تم جانتی ہو کہ

جب میں

Posted On Kitab Nagri

کارِ جہاں سے تھک جاوں

اور میری روح

تھکن سے چور چور ہو

تو میری ہجرت

تمہاری انہی بانہوں کے حصار تک ہوتی ہے،

اور اگر تم چاہو تو

میرے دل میں ڈبکی لگا کر دیکھ سکتی ہو

وہاں تمہیں اپنے نام کے سوا

اور کچھ نہیں ملے گا"

مخمور لہجے میں وہ منہا کے کان میں روح تک اترتی سرگوشی کیے اپنے سکون کا بھی اعتراف کر رہا تھا۔

دونوں کے چہروں پر کبھی نہ بجھنے والی روشنی تھی، ایسی روشنی جس نے ان دو کے مقدر چمکا دیے تھے۔

یہاں راحتِ روح کا سفر اپنی حسین ترین منازل کو طے کرنے اڑان بڑھ چکا تھا۔

آسمان کے وسیع و عریض چمکتے ستارے، کہکشائیں، سرد ہوائیں، راعنائیاں، دلکشی، دلفریبی اور سکھ سب

ان دو کے خوبصورت سراپوں پر خوشی سے کھکھلا اٹھے۔

"تمہیں جب دیکھتی ہوں

Posted On Kitab Nagri

تو مری آنکھوں پہ رنگوں کی پھواریں پڑنے لگتی ہیں...
تمہیں سنتی ہوں

تو مجھ کو قدیمی مندروں سے گھنٹیوں
اور مسجدوں سے ورد کی آواز آتی ہے
تمہارا نام لیتی ہوں

تو صدیوں قبل کے لاکھوں صحیفوں کے
مقدس لفظ میرا ساتھ دیتے ہیں
تمہیں چھو لوں

تو دنیا بھر کے ریشم کا ملائم پن

مری پوروں کو آکر گدگداتا ہے

تمہیں گرچوم لوں

تو میرے ہونٹوں پر الوہی آسمانی ناچشیدہ

ذائقے یوں پھیل جاتے ہیں

کہ اس کے بعد مجھ کو شہد بھی پھیکا سا لگتا ہے

تمہیں جب یاد کرتی ہوں



Posted On Kitab Nagri

تو ہر ہر یاد کے صدقے میں اشکوں کے

پرندے چوم کر آزاد کرتی ہوں

تمہیں ہنستا ہوا سن لوں

تو ساتوں سر سماعت میں سما کر رقص کرتے ہیں

کبھی تم روٹھتے ہو

تو مری سانسیں اٹکنے اور دھڑکن تھمنے لگتی ہے

تمہارے اور اپنے عشق کی ہر

کیفیت سے آشنا ہوں میں "

عباد کے ہاتھ راحت لگ گئی تھی، تا عمر کی راحت۔ انکی یہ کہانی تک راحت روح کا روپ دھار گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ختم شد

☆☆☆☆☆☆☆☆

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595